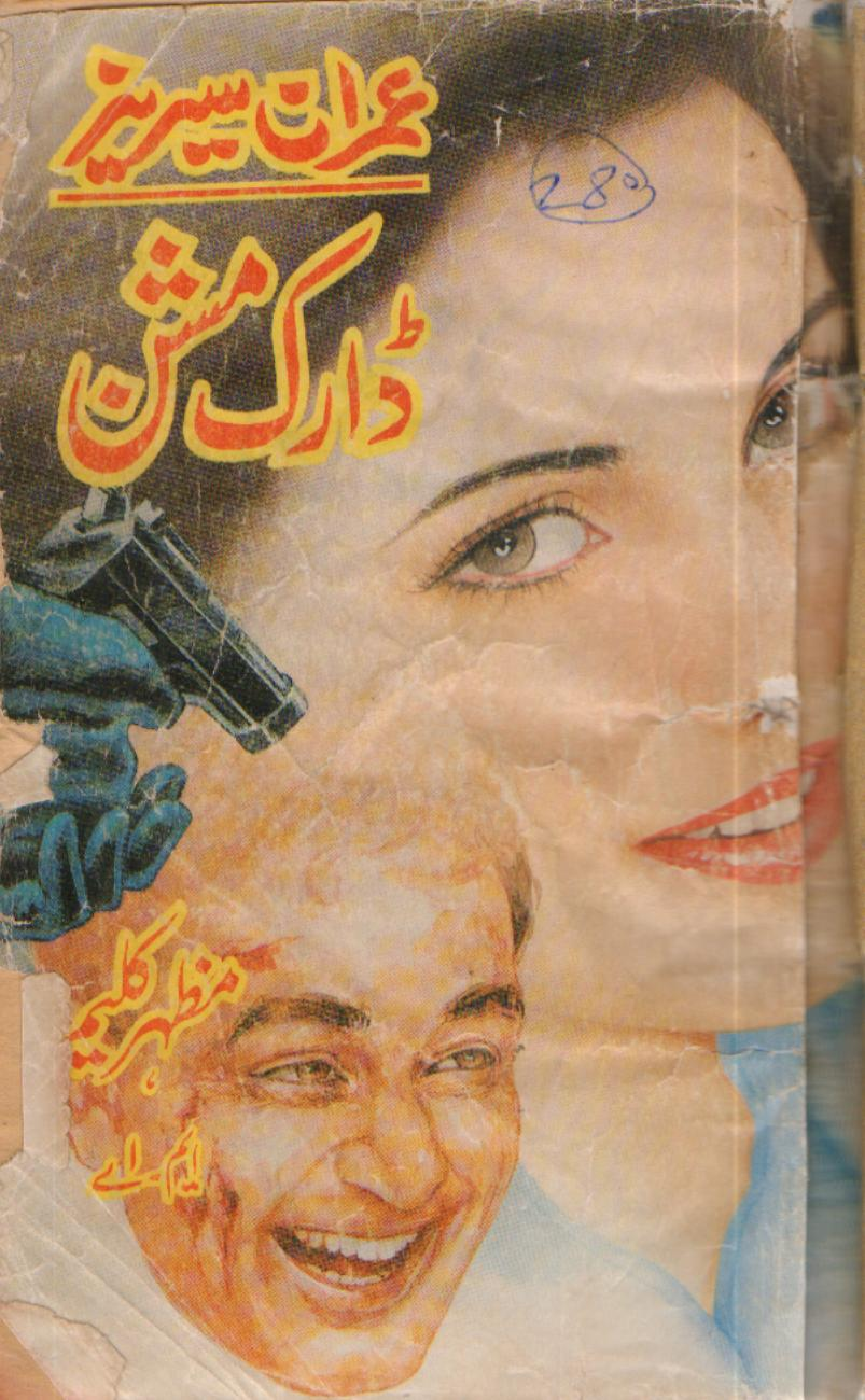

عمران سیریز
ڈارک مشن
مظہر کلیم
ایم اے

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کیلئے پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ——— اشرف قریشی

——— یوسف قریشی

پرنٹر ——— محمد یونس

طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور

قیمت ——— -/40 روپے

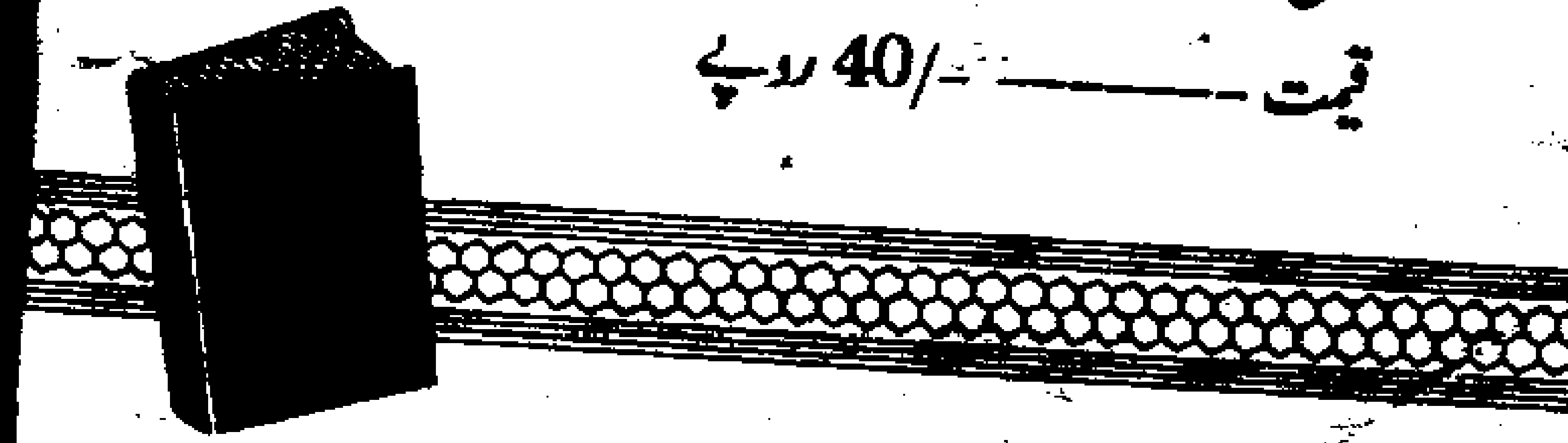

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ نیا ناول "ڈارک مشن" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ ایک ایسا مشن جس کا انجام تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے۔ اس لئے اس مشن کو بیک وقت کامیاب بھی قرار دیا جا سکتا ہے اور ناکام بھی۔ یقیناً یہ ایک منفرد اور دلچسپ مشن ہی ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کو بھی یہ منفرد انداز کا ناول ضرور پسند آئے گا البتہ آپ کی آرا کا منتظر رہوں گا لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے۔

چار قارئین نے ایک مشترکہ خط لکھا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ ان کا خط ناول میں شائع نہ کیا جائے بلکہ انہیں براہ راست جواب دیا جائے لیکن چونکہ براہ راست جواب دینا میرے لئے ممکن نہیں ہے اس لئے ان کے نام درج کئے بغیر ان کا خط حاضر ہے۔ "ہم آپ کے ناولوں کے خاموش قاری ہیں اور ہم بچے نہیں ہیں بلکہ ہم ہائی کلاس کے طالب علم ہیں۔ عمران ہمارا آئیڈیل ہے اور ہم عمران کی طرح محب وطن، سچے مسلمان، ظالم فرشتہ اور معصوم شیطان بننا چاہتے ہیں لیکن تعلیم مکمل کر لینے کے بعد"۔

خاموش قارئین صاحبان۔ خط لکھنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے چونکہ خاموش رہنے کا فیصلہ کیا ہے اس لئے ہم نے بھی آپ کے نام

نہیں لکھے۔ آپ تعلیم مکمل کر لینے کے بعد سب کچھ بن سکتے ہیں۔ البتہ ظالم فرشتہ اور معصوم شیطان بننے کی آپ کو کیا ضرورت ہے۔ آپ صرف محب وطن اور سچے مسلمان بن جائیے تو پھر آپ کو نہ ہی ظالم فرشتہ بننا پڑے گا اور نہ معصوم شیطان۔ امید ہے آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے کیونکہ آپ بچے نہیں ہیں ہائی کلاس کے طالب علم ہیں۔

اسلام آباد سے چودھری بلال احمد ساہی لکھتے ہیں۔ " آپ نے اپنے ناول سے جو مشعل روشن کی ہے اس سے بلامبالغہ ہزاروں، لاکھوں نوجوان مستفید ہو رہے ہیں۔ آپ واقعی اپنے ناولوں سے نوجوانوں کے کردار اور ان کی سرگرمیوں کو مثبت رخ پر لے جا رہے ہیں۔ امید ہے آپ اپنا یہ قلمی جہاد اسی طرح جاری رکھیں گے"۔

محترم چودھری بلال احمد ساہی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میری ہمیشہ یہی کوشش رہی ہے کہ میرے ناولوں سے نوجوانوں کے دلوں میں حب الوطنی اور اسلام دوستی کے پاکیزہ جذبات پیدا ہو سکیں اور میرے قارئین اپنی عملی زندگیاں اسی ڈھب سے گزاریں کہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سرخروئی اور کامیابی ان کا مقدر بن جائے۔ مجھے خوشی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اس کوشش کو کامیابی سے ہمکنار کیا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

نارووال ضلع چکوال سے سید فخر عباس ہمدانی لکھتے ہیں۔ " آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ ان میں خاص طور پر جوانا اور کیپٹن شکیل کا کردار زیادہ پسند ہے۔ میں آپ کو ایک خطاب دینا چاہتا ہوں اور وہ ہے "شمس المصنفین" امید ہے آپ یہ خطاب ضرور قبول فرمائیں گے"۔

محترم سید فخر عباس ہمدانی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے محبت سے جو خطاب دیا ہے میں اس کے لئے آپ کا بے حد ممنون ہوں لیکن یہ خطابات و القابات اتنی اہمیت نہیں رکھتے جتنی اہمیت آپ کی محبت اور آپ کا خلوص رکھتا ہے اور آپ کا صرف خط لکھنا ہی میرے لئے اس خطاب سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے کیونکہ یہ بھی آپ کی محبت اور خلوص کا پیغام ہوتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

صادق آباد ضلع رحیم یار خان سے وسیم صدیقی لکھتے ہیں۔ " آپ کے ناول مجھے بے حد پسند ہیں۔ خاص طور پر "ڈیشنگ ایجنٹ" ناول مجھے سب سے زیادہ پسند آیا ہے البتہ آپ سے ایک بات پوچھنی ہے کہ [illegible] اس کے ساتھی اکثر ایسا میک اپ کرتے ہیں جو سادہ پانی سے تو صاف ہو جاتا ہے ویسے کسی چیز سے بھی صاف نہیں ہوتا اور نہ [illegible] ہو سکتا ہے لیکن آپ نے کسی ناول میں یہ تفصیل نہیں لکھی کہ میک اپ کس چیز سے ہوتا ہے۔ امید ہے آپ ضرور جواب دیں گے"۔

محترم وسیم صدیقی صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد

شکریہ۔ آپ نے سپیشل میک اپ اجزاء کے بارے میں پوچھا ہے تو محترم اگر یہ اجزاء ناول میں لکھ دیئے جائیں تو پھر وہ سپیشل تو نہ رہے گا۔ اس کے سپیشل ہونے کی وجہ یہی ہے کہ اس کے اجزاء کا سوائے عمران کے اور کسی کو علم نہیں ہے۔ امید ہے آپ بات سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران اپنے بیڈ روم میں گہری نیند سو رہا تھا کہ اچانک دروازے پر قدرے زور سے دستک کی آواز سنائی دی تو عمران کی نیند کھل گئی۔ چند لمحوں تک تو حیرت سے ادھر ادھر دیکھتا رہا پھر وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھا۔ اس نے ٹیبل لیمپ کا بٹن آن کر دیا اور کمرے میں روشنی پھیل گئی۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور سلیمان اندر داخل ہوا۔

"جلدی کریں صاحب۔ بڑے صاحب کو ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے کوٹھی سے ملازم کا فون آیا ہے۔ انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے"۔ سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہی انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر شدید تشویش کے تاثرات پھیل گئے۔

"اوہ۔ ویری سیڈ"...... عمران نے کہا اور اچھل کر بیڈ سے اترا اور تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کمرے سے باہر آیا تو وہ لباس بدل چکا تھا۔

"میں بھی ساتھ جاؤں گا صاحب" ...... سلیمان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور دوڑتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سلیمان اس کے پیچھے تھا۔ عمران تو فلیٹ سے باہر نکل کر بیک وقت دو دو تین تین سیڑھیاں پھلانگتا ہوا نیچے اتر گیا جب کہ سلیمان نے دروازہ بند کر کے اسے لاک کیا اور پھر وہ تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے پہنچا تو عمران گیراج سے کار نکال چکا تھا۔

"جلدی بیٹھو" ...... عمران نے تیز لہجے میں کہا تو سلیمان جلدی سے دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ کار کی رفتار لحہ بہ لحہ بڑھتی چلی جا رہی تھی۔ عمران کا چہرہ جیسے پتھر کا ہو چکا تھا۔ سلیمان منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ رہا تھا شاید وہ سر عبدالرحمن کے بچ جانے کی دعائیں مانگ رہا تھا۔ چونکہ رات کے دو اڑھائی بجے کا وقت تھا اس لئے سڑکیں سنسان پڑی ہوئی تھیں اکا دکا کاریں گزر رہی تھیں۔ کار کی رفتار خوفناک حد تک بڑھ گئی تھی لیکن عمران اور سلیمان دونوں پر اس کا کوئی اثر نظر نہ آرہا تھا حالانکہ عام حالات میں سلیمان تیز رفتاری سے بے حد گھبراتا تھا لیکن اس وقت شاید اسے یہ رفتار بھی کم محسوس ہو رہی تھی اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد کار آفیسرز ہسپتال کے کمپاؤنڈ گیٹ میں مڑ رہی تھی۔ عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تقریباً دوڑتا ہوا استقبالیہ کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا کسی رجسٹر میں اندراج کرنے میں مصروف تھا۔

"سر عبدالرحمن ڈائریکٹر جنرل سنٹرل انٹیلی جنس کی کیا پوزیشن ہے" ...... عمران نے قریب جا کر انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔ اسی لمحے سلیمان بھی دوڑتا ہوا اس کے قریب پہنچ چکا تھا۔

"سر عبدالرحمن۔ کیا مطلب جناب وہ تو یہاں نہیں آئے کیا ہوا خیریت" ...... ادھیڑ عمر نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ان کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے تو ظاہر ہے انہیں یہیں لایا جانا تھا" ...... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں جناب۔ یہاں تو وہ نہیں آئے اور نہ ہی ہمیں کوئی اطلاع ہے" ...... ادھیڑ عمر نے کہا۔ اسی لمحے ایک راہداری سے ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر نکل کر آیا۔

"عمران صاحب آپ اور اس وقت یہاں" ...... ڈاکٹر نے عمران کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔ یہ ڈاکٹر اعظم تھا جو ان کا فیملی ڈاکٹر تھا اماں بی اسے ہی بلوایا کرتی تھیں۔

"مجھے اطلاع ملی ہے کہ ڈیڈی کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے لیکن یہ صاحب کہہ رہے ہیں کہ وہ یہاں نہیں آئے" ...... عمران نے کہا۔

"سر عبدالرحمن کو ہارٹ اٹیک۔ نہیں جناب ہمیں تو کوئی اطلاع نہیں ملی" ...... ڈاکٹر اعظم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے جھپٹ کر استقبالیہ پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف

سے کچھ دیر تک گھنٹی بجتی رہی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"ہیلو"...... نیند میں ڈوبی ہوئی ایک آواز سنائی دی لیکن عمران پہچان گیا کہ یہ ان کے گھریلو ملازم مراد بخش کی آواز ہے۔

"مراد بخش میں عمران بول رہا ہوں۔ ڈیڈی کہاں ہیں"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ چھوٹے صاحب آپ اور اس وقت فون۔ بڑے صاحب اپنے بیڈ روم میں ہوں گے کیوں۔ آپ کیوں پوچھ رہے ہیں"۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"کیا کہہ رہے ہو۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کوٹھی سے فون کیا گیا ہے کہ ڈیڈی کو ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے اور انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے۔ میں یہاں ہسپتال پہنچا ہوں تو یہاں ڈیڈی نہیں ہیں۔ تم کہہ رہے ہو کہ وہ اپنے بیڈ روم میں ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"چھوٹے صاحب فون تو رات کو میرے سرہانے پڑا ہوتا ہے اور میں نے تو کوئی فون نہیں کیا اور نہ بڑے صاحب کو کچھ ہوا ہے"...... مراد بخش نے کہا۔

"اوہ اچھا سنو۔ اماں بی یا ڈیڈی کو کچھ نہ کہنا۔ خدا حافظ"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سوری ڈاکٹر کسی نے شاید مذاق کیا ہے۔ آؤ سلیمان"۔ عمران نے ڈاکٹر اعظم سے کہا اور تیزی سے واپس کار کی طرف بڑھ گیا۔

"یہ کیا ہوا صاحب۔ آواز بھی مراد بخش کی تھی اور اس نے کہا

ہے کہ میں کوٹھی سے مراد بخش بول رہا ہوں"...... سلیمان نے کار میں بیٹھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"چوٹ ہو گئی۔ ہمیں فلیٹ سے نکلنے کے لئے یہ کھیل کھیلا گیا ہے"...... عمران نے کہا اور کار تیزی سے موڑ کر کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"اوہ۔ مگر"...... سلیمان نے مزید حیرت بھرے لہجے میں کچھ کہنا چاہا لیکن پھر وہ خاموش ہو گیا۔ اب کار پہلے جیسی رفتار سے ہی واپس فلیٹ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی عمران کے چہرے پر ویسی ہی سنجیدگی تھی۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے کار روکی اور باہر نکل کر تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر چلا گیا۔ اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا تھا لیکن فلیٹ کے دروازے پر لگے ہوئے تالے کو دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔ اسی لمحے سلیمان بھی اوپر آ گیا۔

"یہ تو ویسے ہی تالا لگا ہوا ہے جیسے میں لگا کر گیا تھا"...... سلیمان نے تالے کو دیکھ کر حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے حفاظتی نظام آن نہیں کیا تھا۔ وہ کھلا ہوا ہے"۔ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس وقت کسے ہوش تھا ان باتوں کا"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور تالا کھولنے کے لئے آگے بڑھنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اسے روک دیا۔

"رک جاؤ میں گاڑی سے چیکر لے آؤں ہو سکتا ہے کہ دروازے

کی جھری سے کوئی چیز اندر ڈالی گئی ہو"...... عمران نے کہا اور ایک
بار پھر تیزی سے سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے آیا جہاں اس کی کار کھڑی
تھی۔ اس نے پہلے تو گیراج کھول کر کار اندر کی اور پھر کار کے ایک
خفیہ خانے سے ریموٹ کنٹرول جیسا ایک چھوٹا سا آلہ نکالا اور گیراج
بند کر کے وہ دوبارہ سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا جہاں سلیمان بیزار
سی شکل بنائے کھڑا ہوا تھا۔

"نجانے کس احمق نے ہمیں خراب کیا ہے۔ خواہ مخواہ نیند بھی
برباد کی اور کچھ ہوا بھی نہیں"...... سلیمان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" تمہارا مطلب تھا کہ ڈیڈی کو واقعی ہارٹ اٹیک ہو جاتا پھ
تمہاری نیند برباد نہ ہوتی"...... عمران نے ریموٹ کنٹرول جیسے آلے
پر لگے ہوئے دو بٹنوں کو یکے بعد دیگرے پریس کرتے ہوئے کہا۔

"میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میرا مطلب تھا کہ چلو تالا کھول کر کچ
کر جاتا۔ تب بھی کوئی بات تو ہوتی"...... سلیمان نے جواب دیا
عمران نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے آلے
ایک سرخ رنگ کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا تو عمران نے آلے
نکلنے والے ایریل کا پنسل کی نوک جیسا سرا دروازے کی درمیا
جھری میں ڈالا اور ایک سرخ رنگ کا بٹن پریس کر دیا۔ سرخ رنگ
بٹن پریس ہوتے ہی سرخ رنگ کا جلتا بجھتا بلب بجھ گیا لیکن
لمحوں بعد اس کے ساتھ اوپر ایک چھوٹا سا بلب جل اٹھا۔ اس بلب
رنگ سبز تھا اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے بٹن

کے اور ایریل کو باہر نکال لیا۔

" اندر سب او کے ہے۔ اب تالا کھول دو"...... عمران نے کہا تو
سلیمان جو اس وقت چابی ساتھ لے گیا تھا، نے آگے بڑھ کر تالا کھولا
اور پھر دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹ گیا تاکہ پہلے عمران اندر
داخل ہو۔ عمران جیسے اندر داخل ہوا اور پھر وہ سیدھا سپیشل روم کی
طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس نے سپیشل روم کی خاص طور پر مزید چیکنگ
کی لیکن سپیشل روم بھی بالکل کلیئر تھا۔ اس کے باوجود عمران نے
سپیشل روم سے ایک انتہائی طاقتور چیکر نکال کر فلیٹ کے تمام
کمرے راہداری وغیرہ کو اچھی طرح چیک کیا لیکن سب او کے تھے اور
پھر وہ آخر کار سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گیا کیونکہ کچن چیک کرتے
ہوئے اس نے دیکھ لیا تھا کہ سلیمان چائے بنانے میں مصروف ہے۔
ظاہر ہے کہ اب نیند کہاں آنی تھی اور پھر اچانک اور شدید پریشانی کی
وجہ سے اسے چائے کی طلب بھی ہو رہی تھی اس لئے واپس بیڈ روم
میں جانے کی بجائے سٹنگ روم میں آکر بیٹھ گیا تھا تاکہ چائے آنے
تک اس فون کال کے بارے میں بھی سوچ لے۔ ایک بار پھر اسے
خیال آیا کہ یہ کسی کی شرارت ہو سکتی ہے لیکن وہ جانتا تھا کہ
سلیمان مراد بخش کی آواز کو بخوبی پہچانتا ہے اور اگر وہ کہتا ہے کہ آواز
مراد بخش کی تھی تو اس کا مطلب ہے کہ جس نے بھی یہ کال کی تھی
اس نے باقاعدہ منصوبہ بندی سے کال کی تھی۔ اسے مراد بخش کے
بارے میں سب معلوم تھا اور اس نے کسی حد تک اس کی آواز کی

نقل بھی کر لی تھی۔ کیونکہ گہری نیند سے بیدار ہونے پر آدمی زیادہ باریکیوں کے بارے میں نہیں سوچ سکتا لیکن بہرحال وہ مجموعی طور پر آواز تو پہچان لیتا تھا لیکن اس سارے واقع کا اسے کوئی سر پیر ہی نظر نہ آ رہا تھا۔ جب اسے سوچتے سوچتے کافی دیر ہو گئی اور چائے نہ آئی تو اس نے سلیمان کو آواز دی۔

"کیا اس چائے کے سری پائے پک رہے ہیں جو اتنی دیر لگا دی"۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"آپ اگر چائے کے انتظار میں سٹنگ روم میں بیٹھے ہیں تو پھر اٹھ کر بیڈ روم چلے جائیں۔ چائے میں اپنے لئے بنا رہا تھا"۔ سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"اپنے لئے بنا رہے تھے تو اس کے ساتھ ہی میرے لئے بھی بن سکتی تھی۔ پھر......" عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بن تو سکتی تھی لیکن مسئلہ یہ ہے کہ رات بہت گزر چکی ہے اور آپ نے جو شام کو ڈنر کیا تھا وہ اب تک ہضم ہو چکا ہو گا۔ اور خالی پیٹ چائے پینا حکمت کے نقطہ نظر سے مضر ہوتا ہے"۔ سلیمان نے باقاعدہ تفصیل سے جواب دیا۔

"یہ حکمت پرانے زمانے کی بات تھی۔ اس دور میں تو صبح اٹھتے ہی بیڈ ٹی پی جاتی ہے اور ظاہر ہے کہ وہ خالی پیٹ ہی پی جاتی ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اسی لئے تو ہسپتال بھرے پڑے ہیں۔ قدیم دور میں تو حکیم بھلا دن ہاتھ پر ہاتھ دھرے فارغ بیٹھے رہتے تھے اور دور دور تک مریض ہی نظر نہ آتا تھا"...... سلیمان بھلا اتنی آسانی سے کہاں قابو میں آنے والا تھا۔

"پھر تم کیوں پی رہے ہو۔ تمہارا پیٹ بھی تو خالی تھا"۔ عمران نے دوسرے رخ سے دلیل دیتے ہوئے کہا۔

"میں بھلا ایسی غلط حرکت کہاں کر سکتا ہوں۔ میں نے پہلے دو سیب کھائے ہیں اور پھر چائے پی رہا ہوں"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"تو مجھے بھی سیب لا دو۔ مجھے سیب کھانا منع تو نہیں ہے"۔ عمران نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"منع تو نہیں ہے۔ لیکن اس وقت تو پھل کی دکانیں ہی بند ہوں گی اور خاص طور پر وہ دکان جہاں سے ادھار پھل آتا ہے اور فریج میں دو سیب موجود تھے جو میں نے کھا لئے اس لئے آپ اچھے بچوں کی طرح جا کر سو جائیں۔ صبح ناشتے کے ساتھ آپ کو چائے بھی مل جائے گی"...... سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"چلو سیب نہ سہی سیب کا مربہ ہی لے آؤ۔ مجھے معلوم ہے کہ تم نے سیب، گاجر، ہرڑ، آملہ اور نجانے کن کن چیزوں کے مربے لا کر رکھے ہوئے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اچھا اس کا مطلب ہے کہ آپ کچن کی باقاعدہ تلاشی لیتے رہتے ہیں۔ یہ مربے کھانے کے لئے نہیں ہیں بلکہ رعب ڈالنے کے لئے

ہیں۔ میں بھی آٹھ مربعوں کا مالک ہوں۔ اب کسی نے یہ تو نہیں پوچھا کہ یہ اراضی والے مربعے ہیں یا سیب گاجر کے"...... سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس کا مطلب ہے تم باقاعدہ جاگیردار بن چکے ہو۔ تو جناب جاگیردار صاحب آپ کے ڈیرے پر اگر کسی کو چائے تک نہ مل سکے تو پھر جاگیرداری کا بھرم تو ٹوٹ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں آپ کی یہ بات تو واقعی درست ہے چلو اپنی جاگیرداری کی خاطر آپ کو ایک کپ مل جائے گا آخر بڑے لوگوں کا لنگر تو چلتا ہی رہتا ہے اور غریب غربا اس لنگر سے مستفید ہوتے ہی رہتے ہیں"۔ سلیمان کی آواز سنائی دی اور پھر چند لمحوں بعد وہ ٹرے اٹھا کر اندر داخل ہوا۔ ٹرے میں چائے کے کپ کے ساتھ بسکٹوں کی ایک پلیٹ بھی موجود تھی۔ اس نے چائے کا کپ اور بسکٹوں کی پلیٹ میز پر رکھی اور واپس جانے لگا۔

"ایک منٹ"...... عمران نے کہا تو سلیمان تیزی سے مڑ گیا۔

"جی صاحب"...... سلیمان نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں کہا کیونکہ عمران نے اسے سنجیدگی سے پکارا تھا اور سلیمان عمران کی آواز اور لہجے سے ہی اس کا موڈ پہچان لیا کرتا تھا۔

"تم نے خواب میں تو فون کی گھنٹی نہیں سنی تھی اور فون اٹنڈ کیا تھا"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں صاحب۔ میں نے خواب میں نہیں سنا اور مجھے اب بھی

یقین ہے کہ آواز مراد بخش کی ہی تھی"...... سلیمان نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہ سب کیا اور کیوں کیا گیا ہے۔ پہلے تو میرا خیال تھا کہ شاید ہمیں یہاں سے باہر نکال کر وہ لوگ یہاں کوئی خاص چیز رکھنا چاہتے ہیں لیکن یہاں کوئی چیز بھی نہیں ہے"...... عمران نے بسکٹ منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کہہ سکتا ہوں صاحب"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"چونکہ تم نے مجھے نیند سے آکر بیدار کیا تھا اس لئے اب یہ تمہاری ڈیوٹی ہے کہ تم اس کی وجہ تسمیہ سوچو اور اگر یہ شرارت ہے تو پھر شرارت کرنے والے کو ٹریس کرو۔ ورنہ تمہاری ساری اگلی پچھلی اور آئندہ کی تنخواہیں ختم"...... عمران نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے کہا۔

"جی بہت بہتر۔ لیکن اس کے لئے مجھے کوٹھی جانا پڑے گا"۔ سلیمان نے جواب دیا تو عمران بے اختیاچونک پڑا۔

"وہ کیوں فون یہاں آیا ہے اور تفتیش کرنے تم کوٹھی جاؤ گے"۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا

"اس وقت تو ایک ہی کردار سامنے ہے اور وہ ہے مراد بخش ظاہر ہے اس سے ہی تفتیش کا آغاز ہو گا اور مراد بخش کوٹھی میں رہتا ہے"...... سلیمان نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن جب مراد بخش نے بتایا ہے کہ اس نے فون نہیں کیا اور

مجھے معلوم ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا تو پھر اس سے تفتیش کا کیا مطلب"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ اسے خواب میں چلنے اور اس طرح کی حرکتیں کرنے کی عادت ہو۔ بہرحال تفتیش تو تفتیش ہی ہوتی ہے وہ تو بہرحال کرنی ہی پڑتی ہے"...... سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن پھر تو اماں بی اور ڈیڈی کو بھی معلوم ہو جائے گا اور وہ خواہ مخواہ پریشان ہوں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا ہوا۔ باقی تفتیش وہ خود آپ سے کر لیں گے کہ آپ نے کیوں مراد بخش کو منع کیا تھا کہ انہیں اس واقعے کے بارے میں نہ بتایا جائے اور آپ کے فون پر ایسی کالیں آتی ہیں اور کون ایسا بھیانک مذاق آپ سے کرتا ہے وغیرہ وغیرہ"...... سلیمان نے جواب دیا۔

"بس بس ہو گئی تفتیش۔ تم جاؤ میں خود ہی اس پر مغزماری کر لوں گا"...... عمران نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مرضی میں بہرحال تفتیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ ویسے ایک بات بتا دوں کہ جس نے بھی یہ فون کال کی ہے اس کا مقصد صرف ہمیں فلیٹ سے نکالنا نہ تھا"...... سلیمان نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"تو اور کیا مقصد تھا"...... عمران نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس کا مقصد آپ کی کار گیراج سے باہر نکالنا تھا"۔ سلیمان نے

جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"لیکن کار تو ہم اپنے ساتھ لے گئے تھے اور اب بھی کار گیراج میں بند ہے اور صحیح سالم کھڑی ہے اور گیراج بھی بند رہا ہے"۔ عمران نے کہا۔

"صاحب پہلی بات تو یہ ہے کہ اس کال کے نتیجے میں ضروری نہیں کہ میں آپ کے ساتھ جاتا۔ آپ نے بہرحال جانا تھا اور ظاہر ہے آپ نے کار لے جانی تھی اور آپ گیراج میں بھی حفاظتی سسٹم رات کو آن رکھتے ہیں تاکہ آپ کی کار میں کوئی چیز نہ رکھی جائے اور اس پریشانی کے عالم میں لامحالہ آپ نے بھی میری طرح گیراج سے کار نکالنے کے بعد اس کا حفاظتی سسٹم آن نہیں کیا ہو گا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ ان کا مقصد ہماری عدم موجودگی میں گیراج میں کچھ رکھنا ہو یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ آپ اور میں واپسی میں کار کو باہر ہی بغیر لاک کئے اوپر فلیٹ پر آتے کیونکہ عام حالات میں تو یہی سوچا جا سکتا ہے کہ یہ سب کچھ ہمیں فلیٹ سے نکالنے کے لئے کیا گیا۔ اس دوران کار میں بھی کچھ رکھا جا سکتا ہے آپ نے یقیناً اس فلیٹ کو چیک کیا ہے لیکن نہ ہی آپ نے گیراج چیک کیا ہے اور نہ ہی کار کو"...... سلیمان نے کہا تو عمران کے چہرے پر بے اختیار تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

"ویری گڈ۔ تم میں واقعی بے حد صلاحیتیں ہیں۔ اگر تم باورچی نہ ہوتے تو لامحالہ کرنل فریدی کے پائے کے جاسوس ہوتے لیکن

اب قسمت کو تو نہیں بدلا جا سکتا۔ بہرحال یہ بتاؤ کہ کار یا گیراج میں اگر کوئی بم رکھا جاتا تو اسے اب تک پھٹ جانا چاہئے تھا اور پھر اتنی سی بات کے لئے اتنا بڑا ڈرامہ کھیلنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ کام زیادہ آسان طریقے سے بھی کیا جا سکتا تھا"...... عمران نے چائے کا آخری گھونٹ حلق میں انڈیلتے ہوئے کہا۔

"کرنل فریدی اور اپنے بارے میں تو میں کچھ نہیں کہہ سکتا البتہ یہ کام کرنے والے آپ سے بہرحال زیادہ صلاحیتیں رکھتے ہیں۔ آپ کی سوچ صرف بم تک ہی جا سکتی ہے جب کہ اس ڈرامے کے بعد کار میں یا گیراج میں ایسا آلہ بھی نصب کیا جا سکتا ہے جس سے وہ آپ کے خیالات اور منصوبے چیک کر سکیں"...... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"یہ آلہ یہاں فلیٹ میں بھی نصب کیا جا سکتا تھا بلکہ ایسا آلہ یہاں زیادہ مفید ہوتا"...... عمران نے مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے انہیں معلوم ہے کہ واپسی پر آپ جیسے اعلیٰ سطح کے جاسوس نے لامحالہ فلیٹ کو چیک کرنا ہے اس لئے وہ ایسی حرکت کیسے کر سکتے ہیں"...... سلیمان نے کہا تو عمران کے چہرے پر حقیقی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ٹھیک ہے۔ واقعی یہ لوگ مجھ سے زیادہ اعلیٰ سطح کی ذہانت کے حامل ہیں۔ چلو اب تمہاری ذہانت کو بھی چیک کر لیتا ہوں"۔

عمران نے کہا اور اٹھ کر سپیشل روم کی طرف بڑھ گیا جس میں سپیشل گائیگر موجود تھا۔ اس نے گائیگر وہاں سے اٹھایا اور سیڑھیاں اتر کر وہ گیراج میں آ گیا۔ اس نے جیسے ہی گیراج میں داخل ہو کر گائیگر کو آن کیا۔ گائیگر کا بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس نے گائیگر کا ایک اور بٹن پریس کر دیا اور پھر تیزی سے مڑ کر وہ گیراج کی ایک سائیڈ میں پڑے ہوئے پرانے ٹائر اور کار کے سامان کی طرف بڑھ گیا کیونکہ بٹن دبتے ہی گائیگر پر موجود ڈائل نے اس سمت کی نشاندہی کی تھی اور پھر جب اس نے آہستہ سے دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے پرانے ٹائر کو ہٹایا تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں کیونکہ وہاں ایک انتہائی خوفناک بم موجود تھا۔ عمران نے دیکھا تو اس بم سے ایک باریک سی تار نکل کر اس جگہ کی طرف جا رہی تھی جہاں کار کھڑی تھی اور دوسرے لمحے عمران کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا کیونکہ تار اس جگہ پر فرش کے رخنے میں غائب ہو رہی تھی جہاں عام طور پر وہ کار کھڑی کرتا تھا اور کار کے اگلے پہیئے کے نشانات عین اس جگہ پر تھے جب کہ اس وقت کار کا وہ پہیہ اتفاق سے صرف ایک اینٹ دور کھڑا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ اگر اتفاق سے کار کا پہیہ اس جگہ پر آ جاتا تو اب تک عمران کا خاتمہ بالخیر ہو چکا ہوتا۔ عمران تیزی سے مڑا اور اس نے کونے میں موجود اس بم کو جو ایک پنسل کی شکل کا تھا اور تقریباً اتنے ہی سائز کا تھا۔ آہستہ سے اٹھایا اور پھر اس کے عقبی حصے

میں موجود اس تار کا کلپ آہستگی سے نکال لیا جو آگے کار کے پیچھے کی طرف جا رہا تھا۔ تار کا کلپ علیحدہ ہوتے ہی بم بے ضرر ہو چکا تھا۔ وہ بم کو اٹھائے تیزی سے واپس مڑا اور اس نے گیراج کا دروازہ بند کر کے اس کا حفاظتی نظام آن کیا اور پھر سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ سیدھا سپیشل روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"یہ کیا چیز ہے"...... سلیمان نے عمران کے ہاتھ میں وہ پنسل نما چیز دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ پہلے اسے مکمل طور پر بیکار کر دوں پھر بات ہو گی"۔ عمران نے کہا اور سپیشل روم میں داخل ہو گیا۔ اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک بیگ نکال کر باہر رکھا اور پھر اس بیگ میں سے ضروری آلات نکال کر اس نے اس بم کو بے کار کرنے کی کارروائی شروع کر دی۔ بم کو بیکار کرنے کے بعد اس نے مختلف آلات کی مدد سے اس کی چیکنگ شروع کر دی اور اس چیکنگ کے نتیجے میں اسے معلوم ہوا کہ یہ انتہائی طاقتور ترین بم ہے جو اس کے گیراج تو کیا اس کے فلیٹ کے ساتھ ساتھ نجانے اور کتنے فلیٹس کو راکھ میں بدل دیتا۔ یہ خصوصی ساخت کا بم کافرستان کا بنا ہوا تھا۔ اس پر ایک ایسا خصوصی نشان موجود تھا جو کافرستان کے دفاعی اسلحے پر عام طور پر لگا ہوتا ہے۔ عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر بیکار بم کو الماری میں رکھ کر وہ سپیشل روم سے باہر آ گیا۔

"تم آج میری زندگی بچانے کا دنیاوی وسیلہ بن گئے ہو سلیمان

میں تمہارا مشکور ہوں۔ اصل رحمت تو اللہ تعالیٰ کی ہے لیکن پھر بھی تم نے گیراج والی بات کر کے مجھے اس طرف متوجہ کیا ہے"۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیا ہوا ہے کیا وہاں واقعی کوئی بم موجود تھا"...... سلیمان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ اوہ۔ میں نے تو ویسے ہی برسبیل تذکرہ بات کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے آپ کو نئی زندگی بخش دی ہے۔ جیسے آپ بتا رہے ہیں اگر کار کا پہیہ اس جگہ آ جاتا جہاں عام طور پر آتا رہتا ہے تو پھر......" سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... فوراً ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کے ساتھ ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔ اس کی آواز بتا رہی تھی کہ اسے جاگے ہوئے کافی دیر ہو چکی ہے لیکن عمران کو اس پر کوئی حیرت نہ ہوئی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بلیک زیرو ہمیشہ اس وقت اٹھ جاتا ہے اور باقاعدگی سے تہجد کی نماز پڑھتا ہے۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر"...... عمران نے سلام کے بعد کہا۔

"اوہ آپ اور اس وقت فون کر رہے ہیں خیریت۔ یہ وقت تو آپ کی گہری نیند سونے کا ہے کیونکہ صبح کی نماز میں تو ابھی کافی وقت ہے"...... دوسری طرف سے بلیک زیرو نے سلام کا جواب

دینے کے بعد حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آج اگر سلیمان کی صلاحیتیں کام نہ آتیں تو اس وقت تم سے بات ہی نہ ہو سکتی تھی"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے پریشان ہوتے ہوئے کہا تو عمران نے اسے شروع سے لے کر اب تک ساری تفصیل بتا دی۔

"ویری بیڈ۔ یہ تو انتہائی خوفناک قاتلانہ حملہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے رحمت کی ہے۔ اس کا لاکھ لاکھ شکر ہے واقعی مارنے والے سے بچانے والا زیادہ طاقتور ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں لیکن ایک بات میرے ذہن میں کھٹک رہی ہے کہ بم تو کافرستانی ساخت ہے لیکن جس ذہانت سے منصوبہ بندی کی گئی ہے اس ذہانت کی توقع مجھے کسی کافرستانی سے نہیں ہو سکتی۔ اس قدر ذہانت سے منصوبہ بندی کی گئی ہے کہ حقیقتاً میں بھی اس منصوبہ بندی سے شکست کھا گیا۔ ایسی منصوبہ بندی کوئی باکمال شخص ہی کر سکتا ہے"۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے کرم کیا ہے لیکن ظاہر ہے اس حملے کی ناکامی کے بعد دوسرا حملہ لازماً کیا جائے گا اور پھر اچانک یہ سلسلہ کیسے شروع ہو گیا اور کون اس کے پیچھے ہو سکتا ہے۔ یہ تو معلوم کرنا ہی پڑے گا"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ جولیا کو اٹھا کر کہو کہ صفدر اور نعمانی کی ڈیوٹی میرے فلیٹ کے باہر لگا دو۔ ان لوگوں نے یہ تو سمجھ لیا ہو گا کہ اتفاق سے کار کا پہیہ اس جگہ پر نہیں آیا جہاں تار نصب تھی اس لئے بم بلاسٹ نہیں ہوا لیکن وہ لازماً اس بات کا انتظار کریں گے کہ صبح ناشتے کے بعد جب میں کار نکالوں گا تو ہو سکتا ہے بیک کرتے ہوئے پہیہ اس جگہ پر آ جائے اور ان کا کام ہو جائے اور لامحالہ ان کا کوئی نہ کوئی آدمی نگرانی پر موجود ہو گا اور صفدر اور نعمانی نے اس آدمی کو ٹریس کرنا ہے"...... عمران نے کہا۔

"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ صبح آپ کے نیچے آتے ہی آپ پر فائر کھول دیں کیونکہ انہیں یہ بھی تو خیال ہو سکتا ہے کہ صبح آپ کو گیراج میں داخل ہوتے ہی وہ بم یا تار نظر آ سکتی ہے۔ جب رات کو نظر نہ آ سکی ہو اس لئے آپ بہرحال محتاط رہیں گے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ بہرحال تم ان دونوں کو نگرانی پر لگا دو مجھے یقین ہے کہ وہ مشکوک آدمی کو ٹریس کر لیں گے"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

پراگل کے دارالحکومت لاز کے خوبصورت ساحل پر اس وقت عورتوں اور مردوں کا بے حد رش تھا۔ دور دور تک مختلف رنگوں کی چھتریاں ریت میں نصب اس طرح نظر آ رہی تھیں جیسے خوبصورت پھول کھلے ہوئے ہوں ایک چھتری کے نیچے ایک خوب صورت اور نوجوان لڑکی آنکھوں پر سرخ رنگ کی گاگل لگائے مختصر سا لباس پہنے مخصوص بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی ساتھ ہی ایک چھوٹا سا ٹیپ ریکارڈر موجود تھا جس میں سے انتہائی دھیمے سروں میں موسیقی کی تانیں نکل رہی تھیں۔ لڑکی کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اس علاقے اور موسم کو خوب انجوائے کر رہی ہے کہ اچانک اس کے سرہانے دائیں طرف پڑے ہوئے بیگ میں سے ہلکی سی ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دی تو لڑکی بے اختیار چونک کر اٹھ بیٹھی اس نے ٹیپ ریکارڈر بند کر دیا اور بیگ اٹھا کر اس کی زپ کھولی اور اس میں سے ایک موبائیل فون

پیس نکال کر اس نے کان سے لگا لیا۔ ٹوں ٹوں کی مخصوص آوازیں اس میں سے ہی نکل رہی تھیں۔

"ہیلو سوزی بول رہی ہوں"...... لڑکی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"فشر بول رہا ہوں سوزی۔ فوری طور پر آفس پہنچو"...... دوسری طرف سے ایک سخت سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوزی کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس نے جلدی سے سامان سمیٹنا شروع کر دیا۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ سرخ رنگ کی سپورٹس کار میں بیٹھی لاز کی فراخ اور خوب صورت سڑکوں پر آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ اب اس کے جسم پر پورا لباس تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے کار ایک کمرشل پلازہ کی پارکنگ میں جا کر روکی اور نیچے اتر کر اس نے کار لاک کی اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتی وہ پلازہ کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمرشل پلازہ کی ساتویں منزل کے ایک دروازے پر دستک دے رہی تھی جس کے باہر مینجر کے ساتھ ساتھ امپورٹ ایکسپورٹ کی ایک کمپنی کی پلیٹ موجود تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ خود بخود کھل گیا اور سوزی اندر داخل ہوئی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جس کے آخری حصے میں ایک میز کے پیچھے ایک نوجوان موجود تھا۔ اس کا چہرہ لمبوترہ سا تھا لیکن آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

"کیا بات ہے فشر کیوں اس طرح کی کال کی ہے"...... سوزی نے میز کے قریب جا کر بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا اور ایک کرسی

گھسیٹ کر اطمینان سے بیٹھ گئی۔

"چیف تم سے بات کرنا چاہتا ہے"...... نوجوان نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"سوزی آ گئی ہے چیف"...... فشر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر اس نے رسیور سوزی کی طرف بڑھا دیا اور خود اس نے ہاتھ بڑھا کر فون میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس چیف سوزی بول رہی ہوں"...... سوزی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سوزی تمہارے لئے ایک بری خبر ہے۔ لارک ہلاک ہو گیا ہے"۔ دوسرے طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی تو سوزی کے ساتھ ساتھ میز کی دوسری طرف بیٹھا ہوا فشر بھی بے اختیار چونک پڑا۔

"لارک ہلاک ہو گیا ہے۔ میرا بھائی کس طرح۔ اوہ ویری بیڈ کیا ہوا ہے اسے کیسے ہلاک ہوا ہے کہاں ہوا ہے"...... سوزی نے انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ پاکیشیا ایک سپیشل مشن پر گیا تھا۔ اور وہاں سے اطلاع آئی ہے کہ اس نے دانت میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے کیونکہ اس کا منصوبہ ناکام ہو گیا تھا اور وہ دشمنوں کے ہتھے چڑھ گیا تھا"...... چیف نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا منصوبہ کیسے ناکام ہو سکتا ہے چیف وہ تو ایسے ذہانت بھرے منصوبے بناتا ہے کہ آج تک اس کا کوئی منصوبہ کبھی ناکام نہیں ہوا تھا پھر کیا ہوا۔ کوئی تفصیل تو بتائیں۔ ویسے اس نے مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہا تھا لیکن افسوس میں نے ایک پس ماندہ ملک میں اس کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا تھا۔ کاش میں اس کے ساتھ چلی جاتی"...... سوزی نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے اس کی موت کا بے حد افسوس ہے لیکن بہرحال ہمارے پیشے میں تو ایسا ہوتا ہی رہتا ہے ناکامی کا مطلب ہمیشہ یقینی موت ہوتا ہے اس کے باوجود لارک نے اپنے ملک اور اپنی سروس کی خاطر قربانی دی ہے میں اس کی عظمت کو سلام کرتا ہوں۔ لارک کی موت نے میری سروس کا ذہین ترین ممبر مجھ سے چھین لیا ہے۔ اس کی تفصیل ابھی تک مجھے نہیں ملی جب ملے گی تو تم تک پہنچ جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوزی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"مجھے ذاتی طور پر لارک کی موت پر بے حد افسوس ہوا ہے وہ میرا بہترین ساتھی تھا۔ مجھے تم سے ہمدردی ہے سوزی"...... فشر نے کہا۔

"میرا بھائی اب اس دنیا میں نہیں رہا مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میں اچانک کسی خلا میں پہنچ گئی ہوں۔ میں جا رہی ہوں۔ میں رونا چاہتی ہوں۔ دل کھول کر رونا چاہتی ہوں"...... سوزی نے کہا

اور ایک جھٹکے سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ چند لمحوں بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے اس کے رہائشی فلیٹ کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔ اس کا رہائشی فلیٹ ایک رہائشی پلازہ میں تھا اس لئے فلیٹ میں پہنچ کر سوزی واقعی بیڈ پر گر کر کافی دیر تک روتی رہی۔ جب اس کے دل کا غبار نکل گیا تو وہ ایک طویل سانس لیتی ہوئی اٹھی اور باتھ روم کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جب وہ باتھ روم سے واپس آئی تو اس کے چہرے پر انتہائی سنجیدگی طاری تھی اس نے الماری کھول کر اس میں سے شراب کی ایک بوتل اور ایک گلاس نکالا اور اسے لا کر میز پر رکھا اور پھر بوتل کھول کر اس نے گلاس میں شراب ڈالی اور گلاس اٹھا کر منہ سے لگا لیا۔ آدھے سے زیادہ گلاس خالی کر کے اس نے گلاس واپس میز پر رکھ دیا۔ اب اس کا ستا ہوا چہرہ قدرے نارمل ہو گیا تھا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"گیری بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سوزی بول رہی ہوں گیری"...... سوزی نے کہا۔

"اوہ سوزی مجھے لارک کی موت کا بے حد افسوس ہے۔ میں تمہیں فون کرنے ہی والا تھا کہ تمہاری کال آ گئی"...... دوسری طرف سے افسوس بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"اس ہمدردی کا شکریہ گیری میں لارک کے لئے اب تک روتی رہی ہوں لیکن اب میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ لارک کی موت کا ایسا انتقام لوں گی کہ اس کی روح مطمئن ہو جائے گی۔ تم مجھے یہ بتاؤ کہ وہ پاکیشیا کس مشن پر گیا تھا۔ اس کا منصوبہ کیا تھا اور وہ کس طرح ناکام ہوا۔ مجھے پلیز ساری تفصیل بتا دو"...... سوزی نے کہا۔

"یہ بات فون پر بتانے والی نہیں ہے۔ تم فلیٹ سے ہی بول رہی ہو میں خود وہیں آ رہا ہوں پھر تفصیل سے بات ہو گی"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوزی نے رسیور رکھا اور شراب کا گلاس اٹھا لیا۔ پھر وہ اس وقت تک مسلسل شراب پیتی رہی جب تک کال بیل کی آواز نہیں سنائی دی۔ کال بیل کی آواز سنتے ہی اس نے گلاس رکھا اور اٹھ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کون ہے"...... سوزی نے دروازہ کھولنے سے پہلے پوچھا۔

"گیری ہوں"...... باہر سے گیری کی آواز سنائی دی اور سوزی نے دروازہ کھول دیا۔ ایک بھاری جسم کا نوجوان اندر داخل ہوا۔ سوزی نے دروازہ بند کر دیا اور پھر وہ دونوں اس کمرے میں آ گئے جہاں سوزی بیٹھی شراب پی رہی تھی۔

"ہاں اب تفصیل بتاؤ۔ میں نے چیف سے پوچھا تھا لیکن وہ ٹال گیا تھا اس لئے تمہیں فون کیا"...... سوزی نے الماری سے ایک

گلاس نکال کر میز پر رکھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے کرسی پر بیٹھ کر اپنے گلاس کے ساتھ ساتھ دوسرے گلاس میں بھی شراب ڈال دی۔

"جس وقت تم نے چیف سے تفصیل پوچھی تھی اس وقت تفصیل ہیڈ کوارٹر میں پہنچی ہی نہیں تھی اب پہنچی ہے اور میرے یہاں آنے سے پہلے چیف نے مجھے خاص طور پر کہا کہ میں تمہیں جا کر تفصیل بتا دوں۔ ویسے چیف کو بھی لارک کی موت سے بہت گہرا صدمہ پہنچا ہے"...... گیری نے کہا۔

"چیف لارک کو پسند بھی بے حد کرتا تھا اور وہ اسے پروفائل سروس کا دماغ کہا کرتا تھا"...... سوزی نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"وہ واقعی ایسا ہی تھا لیکن اس بار اس کا مقابلہ جس شخصیت سے تھا اس کی ذہانت کی بھی مثالیں دی جاتی ہیں"...... گیری نے کہا تو سوزی بے اختیار چونک پڑی۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اچھا کون ہے وہ"...... سوزی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں تمہیں تفصیل سے بتاتا ہوں پھر بات تمہاری سمجھ میں آئے گی۔ پراگل اور ایشیائی ملک کافرستان کے درمیان حال ہی میں ایک دفاعی معاہدہ ہوا ہے۔ اس معاہدے کے تحت پراگل نے ایک خصوصی ساخت کے میزائلوں کی ٹیکنالوجی کافرستان کو منتقل کرنی

ہے اور نہ صرف ٹیکنالوجی منتقل کرنی ہے بلکہ پراگل کے خاص سائنس دانوں نے ان میزائلوں کی تیاری کے سلسلہ میں کافرستان جا کر کافرستانی سائنس دانوں کی مدد بھی کرنی ہے۔ یہ خصوصی ساخت کے میزائل پراگل کے سائنس دانوں کی ایجاد ہیں۔ بظاہر تو یہ عام سے میزائل ہیں ایسے میزائل جو پوری دنیا میں بنائے جاتے ہیں اور جن کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی جاتی۔ کیونکہ ایسے میزائلوں کے انٹی نظام تقریباً ہر ملک کے پاس موجود ہیں لیکن پراگل کے یہ خصوصی ساخت کے میزائل ایسے ہیں جو زیادہ فاصلہ تک تو مار نہیں کرتے لیکن اپنی رینج میں یہ دنیا کے انتہائی خوفناک ترین میزائل ہیں۔ یہ ریز میزائل ہیں اور ان میں ایسی ریز استعمال کی گئی ہیں جو انسانوں اور زمین کے لئے ایٹم بم سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہوتی ہیں۔ ان کے اثرات انتہائی طاقتور تابکاری سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اقوام متحدہ نے ان ریز میزائلوں کی تیاری اور ان کے استعمال پر باقاعدہ پابندی لگا رکھی ہے اور اس سلسلے میں ہر ملک نے باقاعدہ ایک بین الاقوامی معاہدے پر دستخط کر رکھے ہیں چونکہ ان ریز میزائلوں کی ساخت مخصوص ہوتی ہے اس لئے یہ فوری طور پر چیک ہو جاتے ہیں اس لئے کوئی ملک بھی ان کی تیاری کا رسک نہیں لے سکتا کیونکہ پوری دنیا اس کے خلاف ہو جائے گی اور اس کا معاشی بائیکاٹ بھی ہو سکتا ہے اور بہت سے اقدام بھی ہو سکتے ہیں۔ ویسے بھی چونکہ بین البراعظمی میزائلوں کا دور ہے

اس لیۓ اس محدود رینج کے میزائلوں کی طرف کسی کی توجہ ہی نہیں جاتی لیکن پراگل کے سائنس دان ان کی ساخت تبدیل کرنے میں کامیاب ہو گۓ ہیں اور یہ انتہائی اہم بات ہے۔ کیونکہ اب جب تک انہیں فائر نہ کر دیا جاۓ تب تک کسی کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ ریز میزائل ہیں یا عام میزائل اور پھر چونکہ ان کی تیاری اور استعمال ممنوع ہو چکا ہے اس لیۓ اس کا انٹی نظام بھی اب تک ایجاد نہیں ہو سکا لیکن اسے خفیہ طور پر ہی فروخت کیا جا سکتا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ پراگل کے حکام کو اپنے ملک کی تعمیر و ترقی کے لیۓ دولت کی ضرورت ہے اس لیۓ میزائلوں کو خفیہ طور پر فروخت کیا جا رہا ہے اور اس سے کثیر دولت کمائی جا رہی ہے۔ کافرستان کا ہمسایہ ملک پاکیشیا ہے اور پاکیشیا اور کافرستان کے درمیان بے حد دشمنی ہے۔ دونوں ملکوں کو ہر لمحہ ایک دوسرے سے ہوشیار رہنا پڑتا ہے۔ چنانچہ کافرستان نے یہ محدود رینج کے میزائل پاکیشیا کے خلاف استعمال کرنے کے لیۓ پراگل سے سودا کیا لیکن اس کے ساتھ ہی شرط لگا دی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اس کا تحفظ پراگل کے ذمہ ہو گا۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس نے کافرستان میں ان کی لیبارٹری تباہ کر دی تو پھر پراگل کو معاہدے کی رقم واپس کرنی ہو گی لیکن مزید بات چیت کے بعد طے ہو گیا کہ صرف ایک شخص علی عمران کو ہلاک کر دیا جاۓ۔ یہ علی عمران فری لانسر ہے لیکن پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لیۓ کام کرتا ہے۔ یہ دنیا کا مشہور ترین سیکرٹ ایجنٹ ہے اور

ناقابل شکست سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ کافرستان ان میزائلوں کی ٹیکنالوجی کی بہت زیادہ قیمت دے رہا ہے تھا اس لیۓ پراگل یہ سودا ہر قیمت پر کرنا چاہتا تھا اس لیۓ پراگل نے علی عمران کی ہلاکت کی ذمہ داری لے لی اس طرح معاہدہ ہو گیا اور ٹیکنالوجی کافرستان کو ٹرانسفر کر دی گئی۔ شرط یہ تھی کہ اس ٹیکنالوجی کی بنیاد پر جب تک لیبارٹری تیار ہو گی تب تک پراگل عمران کا خاتمہ کر دے گا۔ چنانچہ پراگل حکام نے یہ مشن پروفائل سروس کے ذمے لگا دیا اور چیف نے اس عمران کے بارے میں جو تفصیلات حاصل کیں وہ انتہائی خوفناک تھیں۔ یہ شخص بظاہر احمق مسخرہ اور عام سا نوجوان ہے۔ ایک عام سے فلیٹ میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے عام سی زندگی گزارتا ہے۔ لیکن آج تک باوجود کوشش کے کوئی اسے ہلاک نہ کر سکا اور یہ شخص پوری دنیا کے لیۓ دہشت بنا ہوا ہے چنانچہ چیف نے اس کی ہلاکت کے لیۓ لارک کا انتخاب کیا کیونکہ چیف کو مکمل یقین تھا کہ لارک اپنی بے پناہ ذہانت کی بنیاد پر یہ کام کر سکتا ہے۔ چنانچہ لارک کو اس مشن پر بھیج دیا گیا۔ لارک پہلے کافرستان گیا وہاں سے اس نے عمران کے بارے میں مزید تفصیلات حاصل کیں اور اس کے بعد وہ پاکیشیا پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ دو آدمی بھی تھے لیکن ان کا کام نگرانی کی حد تک محدود تھا۔ لارک کو یہ حکم دے دیا گیا تھا کہ چاہے اس کا منصوبہ کامیاب ہو یا ناکام اسے بہرحال اس عمران کے ہاتھ نہیں لگنا چاہیۓ کیونکہ اگر عمران کو ان میزائلوں کے بارے میں

تفصیلات کا علم ہو گیا تو پھر پراگل میں نہ ہی وہ سائنس دان زندہ رہیں گے اور نہ لیبارٹری جو یہ میزائل تیار کر رہی ہے اور نہ پروفائل سروس کا وجود رہے گا۔ عمران کی لیڈر شپ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس اس مشن پر کام شروع کر دے گی لیکن پھر اطلاع ملی کہ لارک نے زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے۔ اس طرح لارک نے اپنی جان تو قربان کر دی لیکن اس نے بہرحال پروفائل کے بارے میں اور اس کے ذریعے اس سودے اور اس لیبارٹری اور میزائلوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا راستہ روک دیا۔ اس کے ساتھی بھی وہاں سے واپس آگئے ہیں اور انہوں نے پاکیشیا سے باہر آ کر جو تفصیلات پہنچائی ہیں۔ ان کے مطابق لارک نے کافرستانی ساخت کا ایک خصوصی سپیشل بم تیار کیا۔ وہ اس بم کے ذریعے عمران کے اس فلیٹ کو اس وقت تباہ کرنا چاہتا تھا جب عمران حتمی طور پر فلیٹ میں موجود ہو اور وہ خود بھی سامنے نہ آسکے۔ لیکن پھر اسے معلوم ہوا کہ عمران نے اپنے فلیٹ اور گیراج میں ایسا حفاظتی نظام نصب کر رکھا ہے کہ کوئی بم اس نظام کی موجودگی میں فائر ہو ہی نہیں سکتا تو اس نے اس بارے میں باقاعدہ منصوبہ بندی کی۔ اسے معلومات مل گئیں کہ عمران کا والد علیحدہ کوٹھی میں رہتا ہے اور عمران علیحدہ فلیٹ میں۔ اس نے اس کوٹھی میں موجود ملازمین کے بارے میں معلومات حاصل کیں ان سے ملاقات کی۔ ان کے لہجے وغیرہ کی تفصیلات حاصل کیں اور پھر اس نے ایک انتہائی

شاندار منصوبہ تیار کر لیا۔ اس نے رات کو دو اڑھائی بجے عمران کے فلیٹ پر فون کر کے اس کے والد کے ملازم کی آواز میں اس کے باورچی کو یہ خبر دی کہ عمران کے والد کو ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے اور انہیں ہسپتال لے جایا گیا ہے اور خود وہ عمران کے فلیٹ کے قریب چھپ گیا۔ اس کے منصوبے کے عین مطابق عمران اور اس کا باورچی کال ملتے ہی بوکھلائے ہوئے انداز میں فلیٹ سے نکلے اور انہوں نے گیراج سے کار نکالی اور ہسپتال چلے گئے۔ بوکھلاہٹ میں انہوں نے نہ ہی فلیٹ کا حفاظتی نظام آن کیا اور نہ ہی گیراج کا لیکن لارک جانتا تھا کہ جب ہسپتال سے انہیں معلوم ہو گا کہ یہ اطلاع غلط ہے تو وہ لامحالہ یہ سمجھ جائے گا کہ انہیں فلیٹ سے باہر نکالنے کے لئے کال کی گئی ہے اس لئے وہ واپسی پر انتہائی محتاط ہو گا اور فلیٹ کو پوری طرح چیک کرے گا اس لئے اگر اس نے بم فلیٹ میں نصب کر دیا تو وہ لامحالہ ٹریس ہو جائے گا جب کہ گیراج کی طرف اس کی اتنی توجہ نہیں رہے گی۔ چنانچہ ان دونوں کے ہسپتال جاتے ہی لارک نے گیراج میں یہ بم نصب کر دیا۔ اور اسے چھپا کر اس کی آپریٹنگ تار اس نے عین اس جگہ فکس کر دی جہاں کار کا پہیہ آکر رکتا تھا۔ گیراج چونکہ تنگ جگہ پر مشتمل ہوتا ہے اور ہر شخص جب بھی اپنے گیراج میں کار روکتا ہے تو ننانوے فیصد اس کی کار ایک خاص اینگل اور خاص جگہ پر ہی رکتی ہے اس لئے واپسی پر جیسے ہی عمران کار گیراج میں کھڑی کرے گا اور اس کا پہیہ اس تار پر آئے گا تار پر دباؤ پڑتے ہی

انتہائی طاقتور بم پھٹ جائے گا اور عمران لازماً ہلاک ہو جائے گا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور پھر وہ فلیٹ کے سامنے کسی عمارت میں بیٹھ کر چیک کرنے لگا کچھ دیر بعد عمران اپنے باورچی سمیت کار میں واپس آگیا انہوں نے کار گیراج میں لے جانے کی بجائے باہر ہی روکی اور پھر فلیٹ پر جانے کے لئے سیڑھیاں چڑھ گئے کچھ دیر بعد عمران واپس اترا اس نے گیراج کھولا اور کار اندر لے گیا لیکن شاید یہ اس کی خوش قسمتی تھی کہ پہیہ اس تار پر نہ آسکا اس لئے بم پھٹ نہ سکا اور عمران گیراج بند کر کے واپس فلیٹ پر چلا گیا۔ لارک نے دوربین سے چیک کر لیا کہ اس کے ہاتھوں میں ایسا آلہ تھا جس سے چیکنگ کی جاتی ہے یہ آلہ شاید کار میں موجود تھا اس لئے وہ اسے کار سے نکال کر لے جا رہا تھا تاکہ اس سے فلیٹ کو چیک کر سکے لیکن اب چونکہ کار کو وہ دوسرے روز ہی نکال سکتا تھا اور ابھی دن ہونے میں بہت وقت تھا اس لئے لارک اپنے آدمیوں سمیت واپس اپنے ہوٹل آگیا۔ اسے عمران کی عادتوں کا علم تھا کہ عمران تقریباً گیارہ بجے سے پہلے گیراج سے کار نہیں نکالتا تھا۔ چنانچہ دوسرے روز لارک نو بجے ہوٹل سے واپس اسی عمارت میں پہنچ گیا جبکہ اس کے ساتھی اس سے علیحدہ رہ کر نگرانی کر رہے تھے۔ لارک کو یقین تھا کہ جیسے ہی عمران کار گیراج سے نکالنے کے لئے اسے بیک کرے گا لامحالہ پہیہ تار پر آ جائے گا اور بم بلاسٹ ہو جائے گا اور اگر پھر بھی ایسا نہ ہوا تو جب دوبارہ عمران کار گیراج میں لے جائے گا تو بم بلاسٹ ہو جائے گا۔

لارک نے بم کو اس طرح چھپایا تھا کہ وہ کسی طرح بھی عام حالات میں چیک نہ ہو سکتا تھا۔ لارک کے ساتھی علیحدہ جگہ پر نگرانی کر رہے تھے پھر تقریباً دس ساڑھے دس بجے عمران فلیٹ سے نیچے اترا اس نے گیراج سے کار نکالی اور چلا گیا۔ اور بم بلاسٹ نہ ہوا تو لارک کے ساتھیوں نے لارک سے رابطہ کیا لیکن لارک کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو انہیں تشویش ہوئی وہ اس عمارت میں گئے تو وہاں لارک کی دوربین نیچے پڑی ہوئی تھی اور لارک غائب تھا اور اس کمرے کی صورت حال بتا رہی تھی کہ اسے زبردستی بے ہوش کر کے لے جایا گیا ہے۔ یہ ایک ریستوران کی اوپر والی منزل کا کمرہ تھا۔ لارک کے ساتھی فوراً اپنے ہوٹل واپس آئے اور انہوں نے اپنا اور لارک کا سامان وہاں سے اٹھایا اور ہوٹل چھوڑ دیا اور ایک متبادل جگہ پہنچ کر انہوں نے کاشن مشین آن کر دی۔ مشین کا یہ کاشن لارک کے دانتوں میں موجود مخصوص زہریلے کیپسول سے ملتا تھا۔ اس وقت تک لارک زندہ تھا کیونکہ کاشن مل رہا تھا کہ اچانک کاشن ملنا بند ہو گیا اور مشین میں موجود کمپیوٹر نے اسے ڈیڈ ظاہر کر دیا کیونکہ کاشن صرف اسی صورت میں بند ہو سکتا تھا جب یہ کیپسول چبا لیا جائے اور اس کیپسول میں اس قدر تیز زہر موجود تھا کہ کیپسول چبانے کے بعد آدمی دوسرا سانس نہیں لے سکتا تھا۔ چنانچہ لارک کے ساتھیوں کو یقین ہو گیا کہ لارک نے پکڑے جانے پر زہریلا کیپسول چبا کر خود کو ہلاک کر لیا ہے چنانچہ انہوں نے چیف کو اطلاع دے

دی چیف نے انہیں فوراً وہاں سے نکل آنے کا حکم دیا اور ساتھ ہی کہہ دیا کہ وہ اس کی تفصیل پاکیشیا کی حدود سے باہر آنے کے بعد ہیڈ کوارٹر کو دیں۔ کیونکہ چیف کو خطرہ تھا کہ لارک کی ہلاکت کے بعد اگر ان دونوں میں سے کوئی عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ لگ گیا تو سارا راز کھل جائے گا اور عمران پروفائل کے پیچھے لگ جائے گا یا کافرستان سے ریز میزائل کی ٹیکنالوجی حاصل کرے گا اس طرح ٹیکنالوجی بھی ہاتھ سے جائے گی اور کافرستان کو معاہدے کی رقم بھی واپس کرنی پڑے گی اور پراگل حکام نہیں چاہتے کہ ریز میزائل کی ٹیکنالوجی مسلم ممالک میں سے کسی کے ہاتھ لگے"۔ گیری نے مزید تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ جب لارک نگرانی چھوڑ کر واپس ہوٹل آ گیا۔ اس وقت اس عمران نے گیراج کو چیک کیا اور اس نے بم ٹریس کر لیا۔ اس کے بعد ظاہر ہے انہوں نے نگرانی کی ہو گی اور لارک کی دوربین کے شیشوں کی چمک انہوں نے چیک کر لی اور لارک کو لے گئے۔ لارک سے واقعی حماقت ہوئی ہے اسے چاہئے تھا کہ وہ ایک آدمی کو وہیں نگرانی پر چھوڑ دیتا اور اس کے علاوہ ایک آدمی کو مارنے کے لئے اس قسم کی منصوبہ بندی سراسر حماقت ہے ایسے آدمی کو تو اچانک فائر کر کے ہلاک کیا جا سکتا ہے"...... سوزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر عمران اس طرح مر سکتا تو اب تک کئی ہزار بار مر چکا ہوتا

سوزی وہ واقعی عفریت ہے۔ اس کی ہزاروں آنکھیں ہیں۔ اب بھی دیکھو لارک کا منصوبہ کس قدر شاندار تھا لیکن اس کے باوجود وہ ناکام رہا"...... گیری نے کہا۔

"اب یہ منصوبہ میں مکمل کروں گی اور تم دیکھنا کہ میں کس طرح اس عمران کا خاتمہ کرتی ہوں"...... سوزی نے بڑے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ چیف تمہیں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ تم اس کے ہاتھ چڑھ گئیں تو پھر پروفائل اور ریز میزائل کی ٹیکنالوجی خطرے میں پڑ جائے گی"...... گیری نے کہا۔

"لیکن یہ مشن تو بہرحال پروفائل سروس کو ہی مکمل کرنا ہے کیونکہ معاہدے کے مطابق پراگل نے یہ ذمہ داری لی ہے"۔ سوزی نے کہا۔

"لارک کی موت نے چیف کو ہلا دیا ہے اور میرا خیال ہے کہ چیف اب پراگل حکام پر زور ڈالے گا کہ وہ کافرستان سے بات چیت کر کے اس سے ٹیکنالوجی واپس لے لیں اور اسے بنے بنائے میزائل فروخت کر دیں۔ ظاہر ہے بنے بنائے میزائل تو بظاہر عام سے میزائل ہوں گے اور پھر کافرستان انہیں نصب کر دے گا۔ ان کی طرف کسی کی توجہ نہ جائے گی اور عمران کی ہلاکت والی شرط بھی ختم کر دی جائے گی"...... گیری نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہو میں بہرحال اس عمران سے اپنے بھائی لارک کا

بدلہ ضرور لوں گی۔ یہ میرا آخری اور حتمی فیصلہ ہے"...... سوزی نے کہا۔

"دیکھو سوزی لارک کا تعلق بھی پروفائل سروس سے تھا اور تمہارا تعلق بھی پروفائل سروس سے ہے۔ اگر تمہارا تعلق سروس سے نہ ہوتا تب تو تم انتقام لینے کے لئے آزاد ہوتیں لیکن اب ایسا نہیں ہے اس لئے تم فی الحال صبر کرو۔ البتہ جب معاملات ختم ہو جائیں پھر تم کسی بھی وقت خاموشی سے اپنا مشن مکمل کر لینا۔ لارک تو اب واپس نہیں آ سکتا اس لئے تمہارے پاس وقت ہی وقت ہے۔ انتقام ہی لینا ہے لے لینا"...... گیری نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ لیکن تم ایک وعدہ کرو کہ اگر چیف اس عمران کے خاتمے کے لئے پھر کسی کو بھیجے تو تم نے مجھے ضرور ساتھ بھجوانا ہے"...... سوزی نے کہا۔

"او کے۔ میں پوری کوشش کروں گا۔ اب اجازت دو"۔ گیری نے اٹھتے ہوئے کہا اور سوزی نے اس کا شکریہ ادا کیا اور پھر اسے بیرونی دروازے تک پہنچا کر اس نے دروازہ بند کیا اور واپس آ کر وہ ایک بار پھر کرسی پر بیٹھی اور اس نے رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لارج کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"سمتھ سے بات کراؤ میں سوزی بول رہی ہوں"...... سوزی نے

کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے اسی طرح چیختی ہوئی آواز میں کہا گیا۔

"ہیلو سمتھ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک دوسری مردانہ آواز سنائی دی لیکن سمتھ کا لہجہ سنبھلا ہوا اور باوقار تھا۔

"سوزی بول رہی ہوں سمتھ"...... سوزی نے کہا۔

"اوہ۔ تم خیریت کیسے فون کیا ہے"...... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"تمہارا دوست اور میرا بھائی لارک ہلاک ہو گیا ہے سمتھ"۔ سوزی نے رندھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ لارک ہلاک ہو گیا ہے۔ اوہ۔ ویری سیڈ۔ رئیلی ویری سیڈ۔ یہ تم نے بہت بری خبر سنائی۔ مجھے بہت افسوس ہوا ہے سوزی مجھے تم سے ہمدردی ہے"...... سمتھ نے اس بار افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"شکریہ۔ میں خوب دل بھر کر رو چکی ہوں سمتھ اور اب میں نے لارک کی روح سے وعدہ کر لیا ہے کہ میں اس کے قاتل کو ہر صورت میں ہلاک کروں گی۔ کیا تم اس کام میں میری مدد کر سکتے ہو"۔ سوزی نے کہا۔

"لیکن یہ سب ہوا کیسے۔ لارک تو پاکیشیا گیا ہوا تھا"...... سمتھ نے کہا۔

"ہاں۔ وہیں پاکیشیا میں ہی ہلاک ہوا ہے۔ کسی علی عمران نے اسے ہلاک کیا ہے۔ اس کی لاش بھی نہیں ملی۔ صرف ہلاکت کنفرم ہوئی ہے"...... سوزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"علی عمران۔ پاکیشیا۔ اوہ۔ اوہ تو وہ پاکیشیا علی عمران کے خلاف کام کرنے گیا تھا۔ اوہ ویری سیڈ اس نے مجھے بتایا ہی نہیں ورنہ میں اسے روک لیتا۔ وہ عمران تو عفریت ہے۔ اس سے بھلا لارک کیسے ٹکرا سکتا تھا۔ ویری سیڈ اور سنو سوزی تم بھی یہ بات ذہن سے نکال دو۔ عمران تمہارے بس کا روگ نہیں ہے"...... سمتھ نے کہا۔

"جو کچھ بھی ہے میں بہرحال اس کا خاتمہ ضرور کروں گی۔ مجھے معلوم ہے کہ تم ایشیائی ملکوں میں رہ چکے ہو اور جس طرح تم نے عمران کی بات کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تم عمران کو میری توقع سے بھی زیادہ اچھی طرح جانتے ہو۔ پلیز میری مدد کرو"۔ سوزی نے کہا۔

"سوری۔ سوزی میں اس معاملے میں تمہاری کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ اگر عمران کو معلوم ہو گیا کہ میں نے اس کے خلاف کام کیا ہے تو پھر چاہے میں سات پردوں میں کیوں نہ چھپ جاؤں وہ مجھے ڈھونڈ نکالے گا۔ مجھے لارک کی موت پر افسوس ہے اور تم سے بھی ہمدردی ہے لیکن ویری سوری میں اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتا"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو سوزی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"سب ہی اس سے بری طرح خوفزدہ ہیں۔ نجانے وہ کیا ہے"۔ سوزی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر بیڈ روم کی طرف بڑھ گئی۔ وہ اب کچھ دیر کے لئے سونا چاہتی تھی لیکن اس کا فیصلہ برقرار تھا کہ وہ لارک کا انتقام اس عمران سے بہرحال لے گی۔

عمران دانش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

"بیٹھو"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور فون کو اپنی طرف کر کے اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے پراگل کا رابطہ نمبر اور اس کے دارالحکومت لاز گ رابطہ نمبر بتا دیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پراگل یہ یورپی ملک ہے شاید"...... دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"جی ہاں یہ یورپی ملک ہے"...... عمران نے کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔

"نمبر نوٹ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دو نمبر بتا دیئے۔

"شکریہ"...... عمران نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر ہاتھ اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... اس بار بھی نسوانی آواز سنائی دی لیکن اس کی زبان اور لہجہ سن کر ہی بلیک زیرو سمجھ گیا کہ یہ پراگل کی انکوائری آپریٹر بول رہی ہے۔

"نارک وچ ریڈی میڈ گارمنٹس کے شوروم جو سائیزا روڈ پر واقع ہے کا فون نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور ہاتھ اٹھا کر ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"نارک وچ ریڈی میڈ گارمنٹس شوروم"...... اس بار رابطہ ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"مینجر سے بات کرائیں میں ایشیائی ملک پاکیشیا سے چیف پولیس آفیسر بول رہا ہوں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا ایشیائی ملک اوہ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے بولنے والی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہیلو ٹیری بول رہا ہوں منیجر۔ فرمائیے"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"مسٹر منیجر میں ایشیائی ملک پاکیشیا سے بول رہا ہوں میں چیف پولیس آفیسر ہوں۔ پراگل کا ایک سیاح یہاں کے حادثے میں ہلاک ہو گیا ہے لیکن اس کے پاس کاغذات وغیرہ نہیں ہیں البتہ اس نے آپ کی کمپنی کی شرٹ پہنی ہوئی ہے۔ اس پر آپ کی کمپنی اور شوروم کا نام موجود ہے اور ساتھ ہی کمپیوٹر نمبر بھی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ یورپ میں فروخت کا باقاعدہ ریکارڈ رکھا جاتا ہے۔ اگر آپ اس ریکارڈ سے مجھے اس قمیض کے خریدار کا نام و پتہ بتا دیں تو میں پراگل حکام کو مطلع کر دوں گا تاکہ اس کے لواحقین اس کی لاش لے جانا چاہیں تو لے جائیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ آپ نمبر بتائیں ہمارے ہاں باقاعدہ کمپیوٹر ریکارڈ موجود ہے اس سے ابھی تفصیل معلوم ہو جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے ایک طویل نمبر بتا دیا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں بعد منیجر کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو چیف پولیس آفیسر صاحب کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد منیجر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے جواب دیا۔

"ہمارے ریکارڈ میں اس شرٹ کے خریدار کا نام لارک لکھا ہوا ہے اور پتہ پروفائل سروس درج ہے اور بس"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پروفائل سروس یہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے تو نہیں معلوم۔ لارک نے چونکہ پتہ لکھوایا تھا اس لئے یہی لکھا گیا"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"...... عمران نے کہا اور رابطہ ختم کر کے اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہیں نسوانی آواز سنائی دی۔

"پروفائل سروس کا نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"پروفائل سروس۔ کیا ہے یہ۔ ادارہ ہے یا کیا ہے"۔ دوسری طرف سے چونک کر پوچھا گیا۔

"مجھے تو صرف پروفائل سروس کا نام ہی بتایا گیا ہے۔ اب یہ جو کچھ بھی ہے اس کا نمبر بتا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں میں کمپیوٹر سے معلوم کرتی ہوں۔ ویسے میں تو یہ نام پہلی بار سن رہی ہوں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے ہونٹ بھینچ لئے ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی فرضی نام ہے۔

"ہیلو سر کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد آپریٹر کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... عمران نے کہا۔

"سوری یہ نام ہمارے ہاں رجسٹرڈ نہیں ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"طاہر وہ سرخ جلد والی ڈائری دینا"...... عمران نے بلیک زیرو سے مخاطب ہو کر کہا تو بلیک زیرو نے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے سرخ جلد والی ڈائری نکال کر عمران کی طرف بڑھا دی۔

"چائے پلوا دو ایک کپ"...... عمران نے ڈائری اٹھاتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں کہا اور بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کچن کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ڈائری کھولی اور اس کے صفحے پلٹنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس کی نظریں ایک صفحے پر جم گئیں۔ وہ کچھ دیر تک اس صفحے کو بغور دیکھتا رہا پھر اس نے ڈائری بند کر کے واپس میز پر رکھی اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"لارج کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پیٹر جانسن سے بات کراؤ"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو پیٹر جانسن بول رہا ہوں کون صاحب بات کر رہے ہیں"۔

چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں پاکیشیا سے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ پرنس آپ اتنے عرصے بعد۔ حکم فرمائیں"...... پیٹر جانسن نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارے ہمسایہ ملک پراگل کے دارالحکومت لاز کے ایک آدمی کے بارے میں معلومات حاصل کرنی تھیں۔ اس کے بارے میں صرف اتنا معلوم ہو چکا ہے کہ اس کا نام لارک ہے اور اس کا پتہ پروفائل سروس ہے۔ میں نے انکوائری سے معلومات کی ہیں لیکن انہیں بھی پروفائل سروس کا علم نہیں ہے جب کہ میں اس لارک کا درست پتہ معلوم کرنا چاہتا ہوں ہو سکتا ہے پروفائل سروس کا نام فرضی ہو لیکن لارک کا حلیہ تمہیں میں بتا سکتا ہوں تم اس حلیہ سے وہاں اپنے آدمیوں کو کہہ کر معلومات حاصل کر سکتے ہو"...... عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"پرنس پتہ تو آپ نے خود ہی درست بتا دیا ہے اور لارک کو میں ذاتی طور پر بھی اچھی طرح جانتا ہوں"...... پیٹر جانسن نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

"پتہ درست ہے۔ پھر یہ پروفائل سروس کیا ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پروفائل سروس پراگل کی ایک سرکاری ایجنسی کا کوڈ نام ہے ۔

یہ سیکرٹ سروس ٹائپ کی ایجنسی ہے۔ اس کا کام دوسرے ملکوں میں پراگل کے مفادات کا تحفظ کرنا ہے اور لارک پروفائل سروس کا بڑا مشہور ایجنٹ ہے۔ اسے پروفائل سروس کا دماغ کہا جاتا ہے کیونکہ یہ انتہائی ذہانت سے بھرپور منصوبہ بندی کرتا ہے اور آج تک اس کی منصوبہ بندی کبھی بھی ناکام نہیں ہوئی۔ اس کی بہن سوزی بھی پروفائل سروس سے متعلق ہے اور ان دونوں بہن بھائیوں میں اس قدر محبت ہے کہ سب لوگ یہی کہتے ہیں کہ ان کی روحیں مشرقی ہیں"...... پیٹر جانسن نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار طویل سانس لیا۔

"پروفائل سروس کا چیف کون ہے اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں اگر معلومات ہیں تو وہ بھی بتا دو"...... عمران نے کہا۔

"اتنی تفصیل سے تو علم نہیں ہے اور نہ میں نے کبھی انٹرسٹ لیا ہے۔ لارک اور سوزی دونوں کو البتہ میں اس لئے جانتا کہ میری بیوی، سوزی اور لارک کی فرسٹ کزن ہے اور پروفائل سروس کے بارے میں بھی مجھے سوزی نے ہی بتایا تھا"...... پیٹر جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا

"اس سوزی کا پتہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"وہ لاز میں رابرٹ روڈ پر واقع گلاس ٹاور نامی رہائشی پلازہ میں رہتی ہے اس کے فلیٹ کا نمبر ایک سو ایک ہے۔ میں ایک بار اپنی بیوی کے ساتھ اس کے فلیٹ پر گیا تھا اس لئے مجھے یاد ہے لیکن

لارک کے بارے میں آپ کیوں معلوم کر رہے ہیں۔ کیا اس نے پاکیشیا میں کوئی غلط کام کیا ہے"...... پیٹر جانسن نے کہا۔

"ہاں وہ یہاں پاکیشیا کے خلاف کام کرنے آیا تھا لیکن پکڑا گیا اور اس نے اپنے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اسی لمحے بلیک زیرو واپس آیا اس نے چائے کا ایک کپ عمران کے سامنے رکھا اور دوسرا کپ لے کر وہ اپنی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔

"اوہ۔ تو لارک ہلاک ہو گیا ہے ویری بیڈ۔ سوزی کی تو حالت بے حد بری ہو گی وہ تو اس سے بے حد محبت کرتی ہے"...... پیٹر جانسن نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے بھی اس کی موت پر ذاتی طور پر افسوس ہے لیکن اس نے بہرحال خودکشی کی ہے اور تم جانتے ہو کہ خودکشی اس کا ذاتی فعل ہے لیکن تم نے سوزی یا کسی اور سے میرے حوالے سے اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنی"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے پرنس میں سمجھتا ہوں آپ بے فکر رہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے تھینک یو اور گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر چائے کا کپ اٹھا کر اس نے چسکیاں لینی شروع کر دیں۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ پر باقاعدہ پراگل کی سرکاری ایجنسی نے حملہ کرایا ہے لیکن اس کا مقصد"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"مقصد تو اس وقت پتہ چلتا اگر لارک خودکشی نہ کرتا۔ میرے

تصور میں بھی نہ تھا کہ اس کے دانتوں میں زہریلا کیپسول موجود ہو گا ورنہ میں اس کی بے ہوشی کے دوران ہی اس کے منہ سے نکال لیتا۔ لیکن وہ بم جو استعمال کیا گیا ہے وہ تو کافرستان ساختہ تھا اگر یہ لارک کوئی پیشہ ور قاتل ہوتا تب تو میں سمجھتا کہ کافرستان نے مجھے ہلاک کرانے کے لئے اس کی خدمات حاصل کی ہوں گی لیکن پروفائل سروس تو بہرحال پراگل کی سرکاری ایجنسی ہے"۔ عمران نے چائے پیتے ہوئے جواب دیا۔

"پراگل سے تو کبھی پاکیشیا کا کوئی تعلق بھی نہیں رہا۔ پھر یہ لوگ کیوں پاکیشیا کے خلاف کام کر رہے ہیں"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی بات تو اب معلوم کرنی ہے"...... عمران نے کہا اور پھر چائے کی آخری چسکی لے کر اس نے پیالی کو میز پر رکھا اور رسیور اٹھا کر ایک بار پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹیل سٹار"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ فرام پاکیشیا سپیشل ممبر"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر حکم فرمائیے سر"...... دوسری طرف سے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مؤدبانہ لہجے میں پوچھا گیا۔

"گورنمنٹ ایجنسز یورپ سیکشن کے شعبے سے بات کرائیں"۔

عمران نے کہا۔

"یس سر۔ ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو انتھونی بول رہا ہوں انچارج گورنمنٹ ایجنسز یورپ سیکشن"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"مسٹر انتھونی میں سپیشل ممبر بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر مجھے اطلاع مل گئی ہے فرمائیے"...... انتھونی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پراگل کی ایک سرکاری ایجنسی ہے پروفائل سروس اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کس قسم کی معلومات جناب"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"اس کے چیف کے بارے میں اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں"...... عمران نے کہا۔

"چیف کا نام کرنل گریفن ہے اور ہیڈ کوارٹر اورین روڈ پر ایک کمرشل پلازہ جس کا نام انٹرنیشنل کمرشل پلازہ ہے کے نیچے تہہ خانوں میں ہے۔ اس پوری بلڈنگ میں پروفائل سروس کے آدمیوں کا ہی قبضہ ہے۔ بظاہر کمرشل کمپنیوں کے دفاتر بنائے گئے ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کوئی ایسا آدمی جو اس کے منصوبوں کے بارے میں معلومات

فروخت کر سکے"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ چونکہ سپیشل ممبر ہیں اس لئے آپ کو بتایا جا سکتا ہے۔ نوٹ کریں۔اس آدمی کا نام ایلن مارک ہے۔یہ پروفائل سروس میں ہی کسی عہدے پر کام کرتا ہے۔ بظاہر گرین امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن کا مینجر ہے اس کا ذاتی پتہ تھرٹی سکس چیمبر لین روڈ ہے۔ معلومات خریدنے کے لئے آپ کو لاز کے ٹاپ سین کلب کے فون نمبر پر بات کرنی ہو گی اور ٹپ کے لئے آپ کو ٹیل سٹار نمبر ایکس ون ایکس کا حوالہ دینا ہو گا۔ بھاری قیمت وصول کرے گا لیکن معلومات حتمی ہوں گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا گیا۔

"رقم کا کیا سلسلہ ہو گا"...... عمران نے پوچھا۔

"آپ ٹیل سٹار کے سپیشل اکاؤنٹ میں رقم بھجوا دیں اس تک پہنچ جائے گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن میں تو اس سے فوری معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں اور اس طرح تو کافی وقت لگ جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ چونکہ سپیشل ممبر ہیں اس لئے آپ ہمیں بعد میں رقم بھجوا دیجئے گا۔آپ کی اس سے جو رقم بھی طے ہو اس کے لئے ڈبلیو ایکس کا حوالہ دے دیں"...... انتھونی نے جواب دیا۔

"کیا اس وقت وہ کلب میں مل جائے گا"...... عمران نے پوچھا۔

"جی ہاں۔اس وقت وہ کلب میں ہی ہو گا لیکن پہلے آپ اس سے

مخصوص نمبر پوچھ لیں پھر اس نمبر پر بات کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آ جانے پر اس نے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ مسلسل نمبر ڈائل کرتا رہا۔

"ٹاپ سین کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایلن مارک سے بات کرائیں میں اس کا ایک دوست بول رہا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ایلن مارک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔لہجے میں بے حد سنجیدگی تھی۔

"مسٹر ایلن مارک اپنا مخصوص نمبر دے دیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

"اوہ اچھا۔نوٹ کریں"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا اور پھر ایک نمبر دے دیا گیا۔

"آدھے گھنٹے بعد اس نمبر پر رنگ کریں"...... ایلن مارک نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"کیا یہ ایلن مارک اصل منصوبہ بتا دے گا جبکہ یہ خود اس میں کام کرتا ہے"...... بلیک زیرو نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب سارے تو مجھ جیسے احمق نہیں ہیں کہ جو ایک چھوٹے سے

چیک کے لئے مارا مارا پھرتا رہتا ہو ورنہ بڑے اطمینان سے فون پر بیٹھے بیٹھے پاکیشیا سیکرٹ سروس کے منصوبے فروخت کر کے اتنی دولت کما لوں کہ آغا سلیمان پاشا کی ساری تنخواہیں اور بقایا جات بھی ادا ہو جائیں اور مجھے چیف کی منتیں بھی نہ کرنی پڑیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

"چلیں آپ کا موڈ تو درست ہوا ورنہ آپ جس طرح سنجیدہ نظر آ رہے تھے مجھے تو بار بار شک پڑ رہا تھا کہ آپ اصل بھی ہیں یا نہیں"....... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اصل میں لارک کے اس منصوبے نے مجھے الجھا کر رکھ دیا تھا اور مجھے ذاتی طور پر لارک کی موت پر افسوس ہوا ہے لارک واقعی انتہائی ذہین آدمی تھا۔ اگر سلیمان کے ذہن میں گیراج والی بات نہ آتی تو اس کا منصوبہ سو فیصد کامیاب رہتا"....... عمران نے کہا۔

"سلیمان میں واقعی بڑی صلاحیتیں ہیں۔ میں خود آپ سے تفصیل سن کر حیران رہ گیا تھا کیونکہ گیراج والی بات تو میرے ذہن میں بھی نہ آئی تھی۔ آپ ایسا کریں سلیمان کو سیکرٹ سروس کا ممبر بنا دیں اس طرح آپ کی اس کے سابقہ بلوں سے بھی جان چھوٹ جائے گی اور اس کی صلاحیتوں سے پاکیشیا بھی مستفید ہوتا رہے گا"۔ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ میں اس چھوٹے سے چیک سے بھی ہاتھ

دھو بیٹھوں۔ سلیمان اگر سیکرٹ سروس میں آ گیا تو پھر مجھے کون پوچھے گا"....... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا اسی طرح کی باتوں کے دوران جب آدھا گھنٹہ گزر گیا تو عمران نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو"....... رابطہ قائم ہوتے ہی ایلن مارک کی آواز سنائی دی۔

"مسٹر ایلن مارک میرا نام مائیکل ہے۔ میں آپ سے چند معلومات خریدنا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے حوالہ ٹیل سٹار نمبر ایکس ون ایکس ہے"....... عمران نے کہا۔

"مسٹر مائیکل آپ دس منٹ بعد پھر فون کریں میں اس دوران آپ کے حوالے کو چیک کر لوں"....... ایلن مارک نے کہا۔

"اگر آپ چیک کرنا چاہتے ہیں تو پھر ساتھ ہی آپ کی ادائیگی کے لئے ڈبلیو ایکس کا حوالہ ہے وہ بھی ساتھ ہی چیک کر لیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اب چیک کرنے کی ضرورت نہیں رہی مسٹر مائیکل یہ حوالہ ہی بتا رہا ہے کہ آپ درست کہہ رہے ہیں فرمایئے آپ کس ٹائپ کی معلومات خریدنا چاہتے ہیں"....... اس بار ایلن مارک نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"مجھے ٹیل سٹار سے ہی آپ کی ٹپ ملی ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ آپ پروفائل کے منصوبوں کے بارے میں معلومات فروخت کرتے ہیں"....... عمران نے کہا۔

"جی ہاں فرمائیے"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"پروفائل سروس نے پاکیشیا کے ایک شخص علی عمران پر اپنے خاص ایجنٹ لارک کے ذریعے قاتلانہ حملہ کرایا ہے جو ناکام رہا ہے اور لارک نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے۔ اس قاتلانہ حملے کے سلسلے میں جو خصوصی ساخت کا بم استعمال کیا گیا ہے وہ کافرستان ساختہ ہے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ پروفائل سروس نے کس منصوبے کے تحت یہ کام کرایا ہے۔ مجھے مکمل تفصیل چاہئے"...... عمران نے کہا۔

"اس کے لئے آپ کو بیس لاکھ ڈالر ادا کرنے ہوں گے"۔ ایلن مارک نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"مجھے منظور ہے ڈبلیو ایکس کے ذریعے آپ یہ رقم حاصل کر لیں لیکن یہ بتا دوں کہ معلومات حتمی اور تفصیلی ہونی چاہئیں"۔ عمران نے کہا۔

"یس سر میں غلط کام نہیں کرتا۔ میں آپ کو مختصر طور پر بتا دیتا ہوں کیونکہ اس منصوبے کی فائل میری ہی تحویل میں ہے پراگل ایسے ریز میزائل تیار کرتا ہے جو اقوام متحدہ کے تحت ممنوع ہیں لیکن پراگل کے سائنس دانوں نے انہیں عام میزائلوں جیسا بنا لیا ہے اس لئے کسی کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ یہ عام میزائل ہیں یا ممنوعہ ریز میزائل۔ وہ اسے سوائے مسلم ممالک کے باقی ممالک کو خفیہ طور پر فروخت کرتا ہے اور ان میزائلوں کی بے حد مانگ ہے۔ کیونکہ ان

کاؤنٹی نظام ابھی تک ایجاد نہیں ہوا۔ پراگل کا کافرستان سے سودا ہوا لیکن یہ سودا ٹیکنالوجی ٹرانسفر کرنے کا تھا اور ساتھ ہی یہ طے ہوا تھا کہ لیبارٹری میں ان کی تیاری کے دوران پراگل کے سائنس دان کافرستانی سائنس دانوں کی مدد کریں گے کافرستان نے اس کی اس قدر قیمت ادا کر دی کہ پراگل اس ٹیکنالوجی کو فروخت کرنے پر آمادہ ہو گیا لیکن کافرستان والوں نے شرط لگا دی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے اس لیبارٹری اور ٹیکنالوجی کا تحفظ پراگل کے ذمہ ہو گا پھر تفصیلی بات چیت کے بعد آخر کار یہ طے ہوا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بجائے اگر اس کے لئے کام کرنے والے ایک ایجنٹ علی عمران کو ہلاک کر دیا جائے۔ پراگل نے یہ آفر قبول کر لی اور یہ طے پایا کہ جب تک لیبارٹری کافرستان میں تیار نہیں ہو جاتی اس وقت تک پراگل اس عمران کو ہلاک کر دے گا ورنہ دوسری صورت میں اگر عمران نے ٹیکنالوجی حاصل کر لی یا لیبارٹری تباہ کر دی تو پراگل تمام رقم واپس کرنے کا پابند ہو گا۔ پراگل یہ ٹیکنالوجی کسی صورت بھی مسلم ممالک کے ہاتھ نہیں لگنے دینا چاہتا۔ چنانچہ یہ مشن پراگل حکام نے پروفائل سروس کے ذمہ لگایا اور پروفائل سروس کے چیف نے اس کے لئے لارک کا انتخاب کیا کیونکہ لارک آج تک اپنے کسی منصوبے میں ناکام نہیں ہوا۔ اس لئے چیف کو یقین تھا کہ وہ عمران کو ہلاک کرنے کے منصوبے میں بھی کامیاب رہے گا۔ لارک کو پہلے کافرستان بھجوایا گیا تاکہ وہاں سے اس عمران کے بارے میں مکمل

تفصیلات حاصل کرے کیونکہ پراگل کے پاس اس کے بارے میں تفصیلات موجود نہیں تھیں۔ اس کے بعد اطلاع ملی کہ لارک کا مشن ناکام ہو گیا ہے اور لارک پکڑا گیا ہے اور اس نے دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی ہے۔ یہ اطلاع اس لئے مل گئی کہ زہریلے کیپسول کے اندر ہی کاشنز موجود تھا کیپسول چبانے سے کاشنز نے کاشن دینے بند کر دیئے تھے"...... ایلن مارک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اب لارک کے بعد کیا منصوبہ بنایا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لارک کی موت چیف کے لئے بہت صدمے کا باعث بنی ہے کیونکہ لارک کو پروفائل کا دماغ کہا جاتا تھا۔ چنانچہ چیف نے پراگل حکام سے کہا ہے کہ لارک اگر ناکام رہا ہے تو پھر اس کے پاس کوئی ایسا ایجنٹ نہیں ہے جو کامیاب ہو سکے۔ پراگل حکام نے کافرستانی حکام سے طویل مذاکرات کئے ہیں اور ٹیکنالوجی ٹرانسفر کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ پراگل حکام نے آفر کی ہے کہ کافرستان ان کے بنے ہوئے میزائل خرید لے لیکن اب ٹیکنالوجی کو رسک میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ چنانچہ کافرستانی حکام مان گئے ہیں اس لئے اب انہیں بنے بنائے میزائل مطلوبہ تعداد میں فروخت کئے جائیں گے اس لئے اب اس سلسلے میں مزید کوئی منصوبہ بندی نہیں کی جا رہی ہے۔ البتہ معلوم ہوا ہے کہ لارک کی بہن سوزی جو خود بھی پروفائل سروس

ایجنٹ ہے ذاتی طور پر لارک کا انتقام لینا چاہتی ہے لیکن چیف نے اسے ایسا کرنے سے سختی سے منع کر دیا ہے"...... ایلن مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ریز میزائل کی فیکٹری کا پتہ کیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"اس کا علم پروفائل سروس کو نہیں ہے"...... ایلن مارک نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے تھینک یو آپ اپنی رقم وصول کر لیجئے گا۔ گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ریز میزائل کیا ہوتے ہیں عمران صاحب"...... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"پھر تو انہیں کافرستان کے پاس نہیں ہونا چاہئے کیونکہ ہمارے پاس اس کا دفاع بھی نہیں ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے کیونکہ ویسے تو ریز میزائل خصوصی ساخت کے ہوتے ہیں اس لئے وہ پہچانے جا سکتے ہیں لیکن پراگل کے سائنس دانوں نے انہیں عام میزائلوں جیسا بنا لیا ہے اس لئے انہیں پہچانا نہیں جا سکتا"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر اب آپ کا کیا پروگرام ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"ایک ہی حل ہے کہ اس کی ٹیکنالوجی حاصل کی جائے لیکن اس کے لئے طویل مدت چاہئے اور کافرستان نے بنے بنائے میزائل فوراً حاصل کر کے نصب کر دینے ہیں اور جب تک ہم ٹیکنالوجی حاصل کر

کے یہ میزائل تیار کر لیں گے یا انٹی نظام تیار کر لیں گے تب تک ہو سکتا ہے کہ کافرستان انہیں پاکیشیا کے خلاف استعمال ہی کر دے"۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی طرح کافرستان کو ان میزائلوں کے حصول سے روک دیا جائے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" لیکن کیسے"...... عمران نے کہا۔

" اگر کافرستان کو دھمکی دی جائے کہ اگر اس نے یہ میزائل حاصل کئے تو اسے پاکیشیا کے خلاف جارحیت سمجھا جائے گا اور اقوام متحدہ کے نوٹس میں یہ میزائل لائے جائیں گے۔ کوئی ایسی صورت نہیں ہو سکتی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" وہ آج خاموش ہو جائے گا۔ پھر کسی بھی وقت خاموشی سے انہیں حاصل کر کے نصب کر دے گا"...... عمران نے جواب دیا تو بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" اگر سرکاری طور پر پراگل حکام سے بات کی جائے"۔ بلیک زیرو نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" انہوں نے ان کے وجود سے ہی انکار کر دینا ہے۔ وہ کب تسلیم کریں گے کہ وہ ایسے ممنوعہ میزائل تیار کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

" پھر آپ کے ذہن میں اس کا کیا حل ہے"...... بلیک زیرو نے کہا۔

" بظاہر تو ایک ہی حل ہے کہ اس فیکٹری کو فوری طور پر ٹریس کر کے اسے تباہ کر دیا جائے اور ان میزائلوں کو ان کے سٹور میں ہی اس طرح بے کار کر دیا جائے کہ یہ فروخت نہ ہو سکیں پھر یہ ٹیکنالوجی حاصل کی جائے اور اس کا انٹی نظام تیار کیا جائے لیکن یہ کام فوری طور پر تو ظاہر ہے نہیں ہو سکتا"...... عمران نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ناٹران بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔

" ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر"...... ناٹران کا لہجہ انتہائی مؤدبانہ ہو گیا۔

" کافرستان یورپی ملک پراگل سے ریز میزائل حاصل کر رہا ہے۔ پہلے اس نے اس کی ٹیکنالوجی حاصل کرنے کا سودا کیا تھا۔ لیکن پھر یہ سودا ختم ہو گیا اب وہ بنے بنائے میزائل حاصل کر رہا ہے تا کہ انہیں پاکیشیا کے خلاف استعمال کیا جا سکے کیونکہ پاکیشیا کے پاس اس کا انٹی نظام نہیں ہے۔ یہ سودا لازماً کافرستان کی وزارت دفاع کے ذریعے ہو رہا ہو گا۔ تم فوری طور پر یہ ٹریس کرو کہ کافرستان کی طرف سے سودا کرنے والا کون شخص ہے"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" یس سر۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں"...... دوسری طرف

سے ناٹران نے کہا اور عمران نے بغیر کچھ کہے ہاتھ مار کر کریڈل دبایا اور پھر ٹون آجانے پر اس نے ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔ عمران کے پاس چونکہ ان کا مخصوص نمبر تھا اس لئے اس کی براہ راست سرداور سے بات ہو جاتی تھی۔

"حقیر فقیر پر تقصیر بندہ نادان......" عمران نے اپنا تعارف کرانا شروع کر دیا۔

"بس بس اس کے بعد کے تمام القابات مع تمہاری ڈگریوں اور یونیورسٹی کے مجھے نہ صرف معلوم ہیں بلکہ میرے ذہن پر نقش ہو چکے ہیں اس لئے تم بتاؤ کہ کیوں فون کیا ہے"...... سرداور نے اس کو ٹوکتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خون۔ لاحول ولاقوۃ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اگر کسی نے سن لیا اور ایمرجنسی پولیس کو بتا دیا تو ڈیڈی تو مقدمے سے پہلے میرا خون کر دیں گے"...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"تمہاری زبان روکنا واقعی میرے بس میں نہیں ہے۔ میں نے فون کہا ہے خون نہیں"...... سرداور نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"فون اس مہنگائی کے دور میں اور وہ بھی میں کروں۔ مجھ جیسا مفلس و قلاش آدمی بھلا اتنی مہنگی عیاشی کیسے کر سکتا ہے۔ پہلے ہی

میرے باورچی آغا سلیمان پاشا کی تنخواہیں، اوور ٹائم اور الاؤنسز میری طرف بقایا ہیں اور وہ مجھے روز گرفتار کرانے کی دھمکیاں دیتا رہتا ہے اور آپ کہہ رہے ہیں کہ میں فون کروں گا۔ اب اللہ تعالیٰ نے میری قسمت آپ جیسی تو نہیں بنائی کہ نہ کام نہ کاج بس بیٹھے مفت کی تنخواہیں وصول کرتے رہیں"...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والا تھا۔

"اوکے۔ پھر بات ہو گی اس وقت میں مصروف ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔

"سچ واقعی کڑوا ہوتا ہے بلکہ زہر ہوتا ہے چھوٹا سا سچ بھی برداشت نہیں ہو سکتا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"کم از کم سرداور کو تو آپ معاف کر دیا کریں وہ واقعی بے حد مصروف ہوتے ہیں"...... بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے کیا مطلب۔ اتنی بھاری تنخواہ لینے کے باوجود وہ مفلس ہیں کہ مانگتے پھرتے ہیں"...... عمران نے کریڈل پر ہاتھ رکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مانگتے پھرتے ہیں کیا مطلب۔ وہ کیوں مانگیں گے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر کہا وہ واقعی عمران کی بات نہ سمجھ سکا تھا۔

"پھر تم نے کیوں کہا کہ انہیں معاف کر دیا کروں۔ معافی تو گداگروں سے مانگی جاتی ہے"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے

اختیار ہنس پڑا۔ عمران نے ہاتھ اٹھایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... سرداور کی آواز سنائی دی۔

"عالی جناب۔ محترم و مکرم جناب سرداور صاحب میں آپ کا خادم علی عمران بول رہا ہوں۔ اگر آپ اپنے انتہائی قیمتی وقت میں سے ازراہ مرحمت کچھ لمحے عنایت فرما سکیں تو اس عنایت خسروانہ پر میں تو کیا میری آئندہ سات نسلیں اگر ہوئیں تو آپ کی ممنون رہیں گی"...... عمران نے پوری روانی سے بولتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران میں اس وقت واقعی بے حد مصروف ہوں پلیز یا تو کسی اور وقت فون کر لینا یا پھر بتاؤ کیا بات ہے"...... سرداور نے واقعی منت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آئی ایم سوری سرداور۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ پراگل کے سائنس دانوں نے ان ریز میزائلوں کو جنہیں اقوام متحدہ نے ممنوع قرار دیا ہوا ہے۔ خصوصی ساخت سے عمومی ساخت میں تیار کر لیا ہے اور اب وہ یہ میزائل کافرستان کو خفیہ طور پر فروخت کرنا چاہتے ہیں تاکہ کافرستان ان میزائلوں کی مدد سے پاکیشیا کو تباہ و برباد کر سکے۔ کیونکہ پاکیشیا کے پاس تو کیا کسی کے پاس بھی ان کا انٹی نظام نہیں ہے اور پھر چونکہ یہ عام میزائلوں جیسے ہیں اس لئے انہیں پہچانا بھی نہیں جا سکتا۔ میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ پراگل کا کوئی سائنس دان یا کسی اور ملک کا سائنس دان یہ کام کر سکتا

ہے"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ تم جو کچھ کہہ رہے ہو۔ یہ واقعی انتہائی ہولناک ہے۔ تم مجھے کچھ وقت دو مجھے اس سلسلے میں معلومات حاصل کرنی پڑیں گی"...... سرداور نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"کتنا وقت چاہئے آپ کو لیکن یہ بتا دوں کہ یہ انتہائی ایمرجنسی مسئلہ ہے"...... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"صرف ایک گھنٹہ"...... سرداور نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ میں ایک گھنٹے بعد آپ کو دوبارہ فون کروں گا"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"کیا سرداور معلوم کر لیں گے"...... بلیک زیرو نے پوچھا۔

"مکمل نہ سہی بہرحال کچھ نہ کچھ کلیو وہ حاصل کر لیں گے۔ ان کے تعلقات پوری دنیا کے بڑے بڑے سائنس دانوں سے ہیں اور سارے ہی ان کی بے حد عزت کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سرہلا دیا۔ پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"داور بول رہا ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی سرداور کی آواز سنائی دی۔

"علی عمران بول رہا ہوں جناب"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران بیٹے میں نے معلوم کر لیا ہے۔ یہ کام پراگل کے سائنس دان ڈاکٹر ٹاسٹر کا ہے۔ وہ طویل عرصے سے اس پراجیکٹ پر کام کر رہا تھا۔ اور اس سلسلے میں اس نے ایک بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں مقالہ بھی پڑھا تھا لیکن پھر اقوام متحدہ نے پراگل حکومت سے احتجاج کیا تو ڈاکٹر ٹاسٹر غائب ہو گیا اور یہ کہا گیا کہ وہ پراگل کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا ہے۔ یہ ایک سال پہلے کی بات ہے اور اس کے بعد سے اب تک کہیں نظر نہیں آیا۔ لیکن تم نے جو کچھ بتایا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کے پیچھے بہرحال وہ موجود ہے لیکن اب وہ کہاں ہے یہ معلوم نہیں ہو سکا"...... سرداور نے کہا۔

"کیا آپ کبھی ڈاکٹر ٹاسٹر سے ملے ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں"...... سرداور نے مختصر سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ بے حد شکریہ خدا حافظ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر سوچ کے تاثرات نمایاں تھے۔

"اس ڈاکٹر ٹاسٹر کو بہرحال ٹریس کرنا ہو گا اور اس کے لئے مجھے پراگل جانا پڑے گا"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں"...... رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... جولیا کا لہجہ یکلخت انتہائی مؤدبانہ ہو گیا ہے۔

"صفدر۔ کیپٹن شکیل اور تنویر کو کہہ دو کہ وہ ایک اہم مشن کے لئے پراگل جانے کے لئے تیار رہیں تم خود بھی تیار رہنا۔ عمران ٹیم کو لیڈ کرے گا اور وہی تم سے رابطہ کر کے تمہیں تفصیلات بھی بتائے گا"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"ناٹران اگر کسی آدمی کا سراغ لگا لے تو اسے کہہ دینا کہ وہ اس سے یہ معلوم کرے کہ ریز میزائل کے سلسلے میں ان کا پراگل کے کن حکام سے تعلق ہے اور پھر لانگ رینج ٹرانسمیٹر پر مجھے اطلاع دے دینا۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی اطلاع سے ہمیں مشن میں سہولت حاصل ہو جائے"...... عمران نے بلیک زیرو سے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

سوزی اپنے کمرے میں بیٹھی ایک رسالے کے مطالعے میں مصروف تھی کہ ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ سوزی نے چونک کر رسالے سے نظریں ہٹائیں اور فون کی طرف اس طرح دیکھا جیسے اسے اس وقت فون کی گھنٹی بجنے پر بے حد حیرت ہو رہی ہو۔ ویسے اس کا خیال درست بھی تھا کیونکہ اس وقت رات کے تقریباً بارہ بجے تھے۔ اس لئے اس وقت کسی کا اسے فون کرنا واقعی عجیب سی بات تھی۔ یہ تو وہ اپنا ایک پسندیدہ رسالہ خرید کر لائی تھی اور اسے پورا پڑھ لینے کے چکر میں وہ اس وقت تک جاگ رہی تھی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس سوزی بول رہی ہوں"...... سوزی نے کہا۔

"گیری بول رہا ہوں سوزی مجھے یقین تھا کہ تم ابھی تک جاگ رہی ہو گی۔ میں دراصل ایک انتہائی ضروری کام سے لاز سے باہر گیا

ہوا تھا اور ابھی میری واپسی ہوئی ہے۔ میں تمہیں یہ بتانا چاہتا تھا کہ جس عمران کو ہلاک کرنے کے مشن میں تمہارا بھائی لارک ہلاک ہوا ہے وہ عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت کل صبح کو لاز پہنچ رہا ہے۔ چیف کو اس کی اطلاع پاکیشیا سے مل گئی تھی اور اس سلسلے میں مجھے لاز سے باہر جانا پڑا تھا اور ابھی میری واپسی ہوئی ہے میں نے چیف کو رپورٹ دی ہے۔ چیف نے میری رپورٹ کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ ان لوگوں کی فی الحال نگرانی کی جائے اور اس نگرانی کے لئے میری سفارش پر چیف نے تمہارا انتخاب کر لیا ہے۔ وہ تمہیں کل صبح احکامات دے گا۔ میں نے سوچا کہ تمہیں پہلے ہی اطلاع دے دوں"۔ گیری نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"صرف نگرانی۔ وہ کیوں"...... سوزی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اس لئے کہ کافرستان سے ٹیکنالوجی ٹرانسفر کرنے کا معاہدہ ختم کر دیا گیا ہے اور اب انہیں صرف بنے بنائے ریز میزائل سپلائی کیے جائیں گے اور یہ کام ظاہر ہے وزارت دفاع کا ہے ہمارا نہیں۔ اس لحاظ سے یہ مشن ختم ہو چکا ہے لیکن چیف چاہتا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی نگرانی ہوتی رہے تاکہ ساتھ ساتھ یہ معلوم ہوتا رہے کہ ان کے لاز آنے کا اصل مقصد کیا ہے کیونکہ بظاہر تو ان کا کوئی مقصد سامنے نہیں ہے اور نہ ہی انہیں کسی طرح بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ لارک کا تعلق پروفائل سروس سے ہو سکتا ہے"۔ گیری

نے کہا۔

"دیکھو گیری تمہیں تو اچھی طرح معلوم ہے کہ لارک سے مجھے کتنی محبت تھی اس لئے میں کم از کم اس عمران کی صرف نگرانی نہیں کر سکتی۔ اسے دیکھتے ہی میری آنکھوں کے سامنے لارک آجائے گا اور پھر میرا دماغ لازماً گھوم جائے گا اگر تو انہیں ہلاک کرنے کا مشن ہو تو میں حاضر ہوں ورنہ نگرانی مجھ سے نہیں ہو سکتی اور دوسری بات یہ کہ اب جب کہ پروفائل سروس کا مشن ختم ہو چکا ہے۔ کیا چیف مجھے ذاتی طور پر اس عمران کے خلاف کام کرنے کی اجازت دے گا۔ اب تو مجھے پاکیشیا بھی نہ جانا پڑے گا"...... سوزی نے کہا۔

"یہ بات تم خود چیف سے کر لینا۔ میں نے تو صرف اس لئے تمہاری سفارش کی تھی کہ تم نے مجھے خود کہا تھا کہ جب بھی عمران کے بارے میں کوئی سلسلہ ہو تمہیں ضرور اس سلسلے میں شامل کیا جائے"...... گیری نے جواب دیا۔ اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ سوزی کے جواب نے اسے صدمہ پہنچایا ہے۔

"تم شاید ناراض ہو گئے ہو گیری۔ میرا مقصد یہ نہیں تھا لیکن تمہیں معلوم ہے کہ میرے جذبات کیا ہوں گے۔ اس صورت میں صرف نگرانی کا کام میں کس طرح درست طور پر سرانجام دے سکتی ہوں"...... سوزی نے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری بات بھی ٹھیک ہے واقعی میرے ذہن میں یہ بات نہ آئی تھی۔ بہرحال اب تو اس کا فیصلہ چیف نے ہی کرنا

ہے۔ تم اس سے بات کر لینا"...... گیری نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"لیکن گیری تم باس کے نمبر ٹو ہو۔ تمہیں تو معلوم ہو گا کہ آخر یہ لوگ لاز کیوں آ رہے ہیں آج سے پہلے تو یہ لاز نہیں آئے اگر ان کا کوئی مشن نہیں ہے تو یہاں آنے کا کیا مقصد ہوا۔ میرا تو خیال ہے کہ یہ لوگ لامحالہ یہاں ریز میزائلوں کے کسی سلسلے میں ہی آ رہے ہیں"...... سوزی نے کہا۔

"یہی بات تو چیف کے ذہن میں ہے اور اسی لئے وہ ان کی نگرانی کرانا چاہتا ہے کیونکہ بظاہر تو ان کا یہاں کوئی مشن نہیں ہو سکتا پھر ان کی اس وقت ٹیم کی صورت میں آمد چیف کو کھٹک رہی ہے"۔ گیری نے کہا۔

"ٹھیک ہے گیری میں چیف سے بات کروں گی تمہارا بے حد شکریہ"...... سوزی نے کہا اور پھر گڈ بائی کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا۔

"تمہاری وجہ سے میرا بھائی ہلاک ہوا ہے عمران اس لئے میں تمہیں کسی قیمت پر بھی زندہ واپس نہیں جانے دوں گی۔ چاہے مجھے خود کیوں نہ ہلاک ہونا پڑے"...... سوزی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسالہ بند کر کے وہ اٹھی اور بیڈ روم کی طرف بڑھ گئی۔ ساری رات اسے نیند نہ آئی کیونکہ اس کے ذہن میں مسلسل یہی خیال رہا کہ وہ آخر کس طرح اپنے بھائی لارک کا انتقام لے اور پھر یہی بات سوچتے

سوچتے صبح ہو گئی تو اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا اور بے اختیار اچھل پڑی۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے۔ مجھے بیک وقت دونوں کام کرنے چاہئیں۔ ٹھیک ہے میں چیف سے بات کروں گی"...... سوزی نے اس بار فیصلہ کن لہجے میں کہا اور تیزی سے باتھ روم میں داخل ہو گئی۔ باتھ روم سے واپس آکر اس نے فون اٹھایا اور پلازہ میں موجود ہوٹل کو اس نے ناشتہ بھجوانے کا آرڈر دیا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسے معلوم تھا کہ چیف اسے نو بجے کے قریب فون کرے گا اس لئے ناشتے کے بعد وہ کمرے سے جانے کی بجائے چیف کے فون کا انتظار کرتی رہی اور پھر تقریباً ساڑھے نو بجے کے قریب فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے رسیور اٹھالیا۔

"سوزی بول رہی ہوں"...... سوزی نے کہا۔

"چیف بول رہا ہوں سوزی"...... دوسری طرف سے چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"یس چیف"...... سوزی نے کہا۔

"مجھے گیری نے آفس آکر رپورٹ دی ہے کہ اس نے رات کو تمہیں فون کیا تھا اور تم نے اسے کیا جواب دیا تمہاری بات درست ہے۔ تمہارے جذبات چونکہ اس سلسلے میں متعلق ہیں اس لئے تم نگرانی کا کام بخوبی نہ کر سکو گی اور عمران انتہائی شاطر آدمی ہے۔ اسے معمولی سا شبہ بھی پڑ گیا تو پھر وہ تمہارے ذریعے پروفائل سروس او

تک پہنچ جائے اور ہمیں نقصان پہنچا دے گا اس لئے میں نے اس سلسلے میں تمہیں علیحدہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... چیف نے

"چیف میں نے اس سلسلے میں ساری رات سوچ بچار کی ہے اور میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ مجھے اس سلسلے میں جذبات سے کام نہیں لینا چاہئے بلکہ سروس کے ایک ایجنٹ کے طور پر کام کرنا چاہئے۔ چنانچہ میں اب یہ کام کرنے کے لئے تیار ہوں"...... سوزی نے کہا۔

"نہیں اب نہیں۔ اب پہلے میں نے یہ معلوم کرنا ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت آخر لاز کیوں آ رہا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ اس کا مقصد کچھ اور ہو۔ اور ہم خواہ مخواہ اپنے آپ کو ملوث کر لیں۔ کیونکہ لارک کی خودکشی کے بعد لامحالہ اسے کسی صورت بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ لارک کون تھا اور اس نے کیوں اس پر حملہ کیا"...... چیف نے کہا۔

"میرا خیال ہے چیف کہ اسے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ لاز آ رہا ہے اور اس کا ٹارگٹ لامحالہ ریز میزائل کی ٹیکنالوجی ہو گی"...... سوزی نے کہا۔

"یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسی بات تم نے کیسے سوچ لی ہے"...... چیف نے چونکتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"چیف میں نے آپ کو پہلے بتایا ہے کہ میں نے اس بارے میں

ساری رات غور کیا ہے اور میرے ذہن میں یہی بات آئی ہے ک
عمران کا حملہ کے فوراً بعد لاز آنا عام سی بات نہیں ہو سکتی۔ وہ لامحا
ایک پروگرام کے تحت آ رہا ہے اور یہ پروگرام ریز میزائل ک
ٹیکنالوجی ہی ہو سکتی ہے اس نے کسی نہ کسی طرح بہرحال اس
بارے میں معلومات حاصل کر لی ہوں گی"...... سوزی نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ نگرانی سے بہرحال سب کچھ سامنے آ جائے گا
چیف نے کہا۔

" چیف کیا مجھے اس بات کی اجازت مل سکتی ہے کہ اپنے طور
اس کے خلاف کام کروں میرا مقصد ہے سروس سے ہٹ کر"۔ سوز
نے کہا۔

" تم کیا کرنا چاہتی ہو"...... چیف نے پوچھا۔

" میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس سے تعلقات بڑھا کر پہلے اس سے
یہ معلوم کروں کہ وہ یہاں کس مقصد کے لئے آیا ہے اور اس کے
بعد اسے ہلاک کر دوں"...... سوزی نے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم لارک کی بہن ہو اور جس طرح لارک
بے پناہ ذہین آدمی تھا اس طرح تم بھی ذہانت میں اس سے کسی
صورت کم نہیں ہو۔ لیکن تمہارے ساتھ مسئلہ صرف اتنا ہے کہ
لارک کے معاملے میں جذباتی ہو اور تمہارا یہ جذباتی پن ہم
نقصان پہنچا سکتا ہے"...... چیف نے کہا۔

" نہیں چیف میرا وعدہ کہ میں قطعاً غیر جذباتی انداز میں کام نہ

کروں گی"...... سوزی نے کہا۔

" اوکے۔ لیکن تم نے اسے کسی صورت یہ نہیں بتانا کہ تم
لارک کی بہن ہو۔ یا تمہارا پروفائل سروس سے کوئی تعلق ہے اور
جب تک میں اجازت نہ دوں تم نے بہرحال اس پر حملہ بھی نہیں
کرنا"...... چیف نے کہا۔

" مجھے منظور ہے چیف"...... سوزی نے کہا۔

" اوکے۔ ایسی صورت میں تم جس طرح چاہو اس سے مل سکتی
ہو۔ تعلقات بڑھا سکتی ہو۔ میں تمہیں اس بات کی اجازت دیتا
ہوں"...... چیف نے کہا۔

" بے حد شکریہ چیف میں آپ کے اعتماد پر ہر لحاظ سے پورا اتروں
گی لیکن آپ مجھے بتائیں کہ یہ لوگ کب لاز پہنچ رہے ہیں اور آپ کو
ان کی آمد کی اطلاع کیسے مل گئی ہے"...... سوزی نے کہا۔

" یہ آج دوپہر کی فلائٹ سے آ رہے ہیں یہ فلائٹ لاز ساڑھے بارہ
بجے پہنچے گی۔ میں نے احتیاطاً پاکیشیا میں ایک گروپ کے ذمہ یہ کام
لگایا تھا کہ اگر عمران اپنے ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے باہر جائے تو
اس کی منزل مقصود معلوم کر کے مجھے اطلاع دی جائے چنانچہ مجھے
اطلاع ملی کہ عمران اپنے ساتھ تین مردوں اور ایک سوئس عورت
کے ساتھ پاکیشیا سے براہ راست لاز آ رہا ہے۔ اس نے وہاں سے
باقاعدہ لاز کی ٹکٹیں خریدی ہیں"...... چیف نے کہا۔

" کیا وہ سفر بھی اپنے اصلی ناموں سے کر رہے ہیں"...... سوزی

نے پوچھا۔

"ہاں چیف نے کہا۔

"ٹھیک ہے چیف اب میں اپنا لائحہ عمل خود ہی تیار کر لوں گی بہرحال آپ بے فکر رہیں آپ کے اعتماد کو ٹھیس نہیں پہنچے گی"۔ سوزی نے کہا اور دوسری طرف سے اوکے کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے وہ اٹھ کھڑی ہوئی لیکن دوسرے لمحے اسے خیال آیا تو وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئی اور اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"سمتھ ہاؤس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں سوزی بول رہی ہوں سمتھ سے میری بات کرائیں"۔ سوزی نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سمتھ بول رہا ہوں خیریت ہے سوزی صبح صبح کیسے فون کیا ہے"...... چند لمحوں بعد سمتھ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"سمتھ کیا تم ساڑھے بارہ بجے میرے ساتھ ایئرپورٹ چل سکتے ہو"۔ سوزی نے کہا۔

"ایئرپورٹ کیوں کیا وجہ"...... سمتھ نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ہمیں پاکیشیا سے اطلاع ملی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں کے

ساتھ آج ساڑھے بارہ بجے کی فلائٹ سے لاز آرہا ہے اور میں اس سے مل کر اپنے بھائی لارک کے بارے معلوم کرنا چاہتی ہوں کیونکہ لارک کی لاش نہیں مل سکی"...... سوزی نے کہا۔

"تمہیں اس کی آمد کی اطلاع کس نے دی ہے"...... سمتھ نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے اپنے طور پا کیشیا میں ایک آدمی سے رابطہ قائم کیا تھا تاکہ وہ عمران سے مل کر لارک کے بارے میں معلومات حاصل کر سکے۔ اس نے مجھے اطلاع دی ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت لاز کے لئے روانہ ہو گیا ہے اس لئے میں وہاں اس سے مل کر معلومات حاصل کر لوں لیکن میں اس عمران کو پہچانتی نہیں ہوں۔ اس لئے میں نے سوچا کہ تمہیں کہوں"...... سوزی نے کہا۔

"دیکھو سوزی تم جو کھیل کھیلنا چاہتی ہو وہ انتہائی خطرناک ہے تمہارا خیال ہے کہ عمران کوئی عام سا نوجوان ہے اور تم اس سے اپنے بھائی کا انتقام لے لو گی حالانکہ وہ حد درجہ ذہین اور خطرناک آدمی ہے اور اس کی اس طرح اچانک آمد سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسے لامحالہ یہ معلوم ہو گیا ہے کہ لارک کا تعلق پراگل سے ہے اور ہو سکتا ہے بلکہ مجھے یقین ہے اس نے پروفائل سروس کے بارے میں بھی مکمل تفصیلات حاصل کر لی ہوں گی۔ چونکہ لارک نے پکڑے جانے کے فوراً بعد خودکشی کر لی ہو گی اس لئے عمران کو یہ معلوم نہ ہو سکا ہو گا کہ لارک نے اس پر حملہ کیوں کیا ہے۔ اس کے پیچھے کیا

مقصد ہے اور اب اس کی اس طرح لاز آمد سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لامحالہ وہ اس مقصد کو معلوم کرنے کے لئے آرہا ہے اور اس نے الٹا تمہیں استعمال کر کے سب کچھ معلوم کر لینا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تمہارے چیف کرنل گریفن نے تمہیں گولی مار دینی ہے اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم عمران کے قریب ہی نہ جاؤ"۔ سمتھ نے اسے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

" تمہیں شاید علم نہیں ہے کہ میں نے پروفائل سروس سے استعفیٰ دے دیا ہے اس لئے اب میرا پروفائل سروس سے کوئی تعلق نہیں رہا اور جہاں تک کرنل گریفن کے بارے میں اور پروفائل سروس کے بارے میں معلومات کا تعلق ہے تو یہ سرکاری ایجنسی ہے اور اس کے بارے میں یہاں سب جانتے ہیں اور اس کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بھی سب جانتے ہیں"۔ عمران اگر ذہین اور شاطر آدمی ہے تو کیا اسے اپنے طور پر اس بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکے گا اور یہ بھی سن لو کہ میں بہت سوچ بچار کے بعد اس نتیجے پر پہنچی ہیں کہ لارک کی موت میں عمران کا کوئی قصور نہیں ہے۔ لارک نے اپنے منصوبے کی ناکامی پر خودکشی کر لی ہے اور اس کی یہی فطرت تھی۔ وہ اپنے آپ کو عقل کل سمجھتا تھا اس لئے اس نے ایسا ہی کرنا تھا میں تو صرف اس کی لاش کے بارے میں معلوم کرنا چاہتی ہوں اور بس"...... سوزی نے جواب دیا۔

" کیا تم نے واقعی پروفائل سروس سے استعفیٰ دے دیا ہے"۔

سمتھ نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

" ہاں میں درست کہہ رہی ہوں۔ لارک کی موت کے بعد مجھے اس نوکری سے کوئی دلچسپی نہیں رہی اور لارک نے اپنی زندگی میں بہت کما لیا تھا اور اس کی موت کے بعد وہ سب کچھ اب میری ملکیت بن چکا ہے اس لئے اب مجھے نوکری کی ضرورت نہیں رہی۔ اب میں نے آزاد رہنے کا فیصلہ کر لیا ہے"...... سوزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے اب ان حالات میں تمہیں عمران نے واقعی کیا استعمال کرنا ہے۔ اوکے میں ساڑھے بارہ بجے ایئرپورٹ پہنچ جاؤں گا۔ گو عمران نے مجھے اطلاع نہیں دی لیکن میں خود اس سے مل لوں گا"...... سمتھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" شکریہ سمتھ "...... سوزی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات موجود تھے۔

عمران جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کے ساتھ جہاز میں سوار لاز کی طرف پرواز کر رہا تھا۔ حسب روایت عمران کے ساتھ والی سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی۔ جب کہ ان سے عقبی سیٹوں پر صفدر اور کیپٹن شکیل تھے جب کہ جولیا کی دوسری طرف قطار میں پہلی سیٹ پر تنویر موجود تھا۔ اس طویل پرواز میں گو جولیا اور اس کے ساتھیوں نے عمران سے اصل مشن کے بارے میں معلوم کرنے کی بے حد کوشش کی تھی لیکن عمران نے اپنی عادت کے مطابق انہیں آئیں بائیں شائیں کر کے ٹال دیا تھا اور اب لاز پرواز پہنچنے والی تھی۔ صرف ایک گھنٹے کا سفر باقی رہ گیا تھا اس لئے جولیا نے ایک بار پھر عمران سے تفصیلات معلوم کرنے کی کوشش کی۔

"آخر تم بتاتے کیوں نہیں کہ لاز میں ہمارا کیا مشن ہے"۔ جولیا نے اس بار جان بوجھ کر جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"چونکہ اب تم جہاز سے اتر نہیں سکتیں اس لئے تمہیں اب بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کیا مطلب میں جہاز سے کیوں اتروں گی"...... جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"پراگل کا قانون پوری دنیا سے علیحدہ ہے۔ یہاں خالصتاً مردوں کی حکومت اور مردوں کا معاشرہ ہے اس لئے پراگل میں اگر کوئی مرد کسی عورت سے زبردستی شادی کر لے تو اسے غیر قانونی نہیں سمجھا جا سکتا البتہ کسی عورت کو یہ اجازت نہیں ہے وہ کسی مرد سے زبردستی شادی کر سکے اور یہ بھی قانون ہے کہ اگر کوئی مرد کسی عورت سے زبردستی شادی کر لے تو کوئی دوسرا مرد اس معاملے میں کسی طرح کی بھی مداخلت نہیں کر سکتا۔ مجھے واقعی اس قانون کا پہلے علم نہیں تھا لیکن جیسے ہی مجھے اس کا علم ہوا میں سچ پوچھو خوشی سے اچھل پڑا۔ اب مسئلہ تھا پراگل پہنچنے کا کیونکہ بہرحال اخراجات تو ہونے تھے اس لئے میں نے تمہارے چیف کو ایک چکر دیا اور اب ہم مشن کے بہانے وہاں جا رہے ہیں"...... عمران نے بڑے مسرت بھرے لہجے میں کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"لیکن تمہیں کیا ضرورت پڑی ہے زبردستی شادی کرنے کی"۔ جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے جب کوئی رضامندی نہ ہو تو زبردستی کرنی ہی پڑتی

ہے"...... عمران نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

" تم نے کسی سے کبھی پوچھا ہے کہ وہ رضامند ہے یا نہیں"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" پپ۔پپ۔پوچھا تو نہیں۔اس لئے کہ واقعی وہ کہیں رضامند ہی نہ ہو جائے۔ڈر تو بہرحال رہتا ہی ہے ناں"...... عمران نے کہا تو جولیا ہنس پڑی۔

" تم زبردستی شادی نہیں کر سکتے۔سنا۔اس لئے تم پراگل سے بھی اسی طرح نامراد ہی واپس آؤ گے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔ اس کا موڈ واقعی بدلا ہوا تھا۔

" میں پہلے یہ سن کر بڑا حیران ہوا تھا کہ آخر پراگل والوں نے ایسا عجیب قانون کیسے بنا لیا اور یہ قانون وہاں آخر چلتا کیسے ہو گا لیکن اب مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ پراگل کی آب و ہوا ہی ایسی ہے۔یہاں پہنچتے ہی خواتین کا مزاج اور موڈ سب کچھ بدل جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ تنویر یہاں کے قانون سے فائدہ اٹھا لے"...... جولیا نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔اس کا موڈ واقعی اس وقت بدلا ہوا تھا۔

" اچھا چلو چھوہارے تو کھانے کو ملیں گے بڑا عرصہ ہو گیا ہے چھوہارے کھائے ہوئے۔ اب تو میں ان کا ذائقہ بھی بھول گیا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا۔

" تم ہو ہی احمق۔ نانسنس۔ خاموش بیٹھو خبردار اگر اب کوئی بکواس کی تو"...... جولیا کا یکلخت موڈ بدل گیا تھا۔

" ارے ارے کیا ہوا۔ کیا جہاز پراگل کی حدود سے باہر نکل گیا ہے"...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا لیکن جولیا نے کوئی جواب دینے کی بجائے منہ دوسری طرف پھیر لیا۔ ظاہر ہے اسے کم از کم اتنی توقع تھی کہ تنویر کے بارے میں بات کرنے پر عمران کوئی ردعمل ظاہر کرے گا لیکن عمران نے جس فراخ دلی سے تنویر کے حق میں بات کر دی تھی اس پر جولیا چڑ گئی تھی۔

" عمران صاحب کیا ہوا ہے۔ مس جولیا ناراض ہو رہی ہیں"۔اچانک عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صفدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

" مجھ سے پوچھ رہی تھی کہ پراگل میں مشن کیا ہے جب میں نے مشن بتایا تو ناراض ہو گئی ہے۔اب تم بتاؤ اس میں ناراض ہونے والی کون سی بات ہے۔ مشن تو بہرحال مشن ہی ہوتا ہے۔ چاہے چھوہارے تنویر کھلائے یا صفدر"...... عمران نے جواب دیا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ ظاہر ہے وہ چھوہارے کے لفظ سے ہی ساری بات سمجھ گیا تھا۔

" ویسے عمران صاحب اس بار تو آپ نے ہمیں سرے سے بریف ہی نہیں کیا مشن کے بارے میں۔ ہمیں تو صرف اتنا معلوم ہے کہ آپ پر قاتلانہ حملہ ہوا۔ آپ بچ گئے حملہ کرنے والے آدمی نے دانتوں

میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خود کشی کر لی۔ اس کے بعد کیا ہوا۔ وہ آدمی کون تھا۔ اس کے حملے کا مقصد کیا تھا۔ اس بارے میں نہ ہی چیف نے کچھ بتایا ہے اور نہ ہی آپ نے"...... صفدر نے کہا۔

"کاش وہ خود کشی نہ کرتا تو بتا تو دیتا کہ اس نے آخر مجھے اپنے منصوبے کے لئے کیوں منتخب کیا تھا لیکن اب ظاہر ہے مردے کچھ بتانے سے رہے اور روحوں سے پوچھنے والا عمل مجھے آتا ہی نہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"چیف نے تو اس سلسلے میں ضرور تحقیقات کی ہوں گی۔ کیا اس کا تعلق پراگل سے تھا"...... صفدر نے کہا جولیا بھی اب ان کی باتوں میں دلچسپی لے رہی تھی۔

"حملہ سیکرٹ سروس کے کسی رکن پر ہوتا تو لامحالہ چیف تحقیقات کراتا۔ کرائے کے آدمی پر حملے سے چیف کو کیا دلچسپی ہو سکتی ہے۔ اس لئے کچھ بھی نہیں ہوا اور معاملہ ٹائیں ٹائیں فش"...... عمران نے جواب دیا۔

"تو پھر ہم پراگل کیوں جا رہے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہی بات جولیا نے پوچھی اور میں نے اسے بتا دی اور وہ میرا جواب سن کر ناراض ہو گئی۔ اب بتاؤ میں کیا کروں۔ اگر میں نے تمہیں بتایا اور تم ناراض ہو گئے تو پھر"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"وعدہ رہا میں ناراض نہیں ہوں گا"...... صفدر نے کہا تو عمران

نے وہی زبردستی شادی والے قانون کی بات دوہرا دی تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو آپ اس لئے پراگل جا رہے ہیں تاکہ زبردستی شادی کریں"...... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اب اور کیا کر سکتا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"لیکن اس کے لئے آپ کو پراگل آنے کی کیا ضرورت تھی۔ یہ کام تو پاکیشیا میں بھی ہو سکتا تھا"...... صفدر نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا مطلب زبردستی سے ہے"...... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں میرا مطلب ہے زبردستی کی کیا ضرورت ہے۔ رضامندی سے بھی ہو سکتی ہے"...... صفدر نے جواب دیا۔

"پھر کیا مزہ آئے گا شادی میں۔ رضامندی سے تو شادیاں ہوتی ہی رہتی ہیں۔ دونوں ایک دوسرے کو قبول کرتے ہیں۔ لطف تو جب آئے گا جب ایک فریق ناں ناں کرتا رہے پھر بھی شادی ہو جائے واہ کیا ایڈونچر ہے"...... عمران نے لطف لینے کے انداز میں کہا اور صفدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اس زبردستی کے لفظ کی وجہ سے مس جولیا ناراض ہو گئی ہوں گی ویسے یہ عورت کی توہین ہے اور ان کی ناراضگی بجا ہے"۔ صفدر نے جان بوجھ کر کہا۔

"تمہارا خیال غلط ہے بے شک جولیا سے پوچھ لو وہ تو اس لئے ناراض ہے کہ زبردستی کی کیا ضرورت ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"خاموش بیٹھو۔ تمہیں کوئی حق نہیں ہے اس طرح کسی کی ذات کا مذاق اڑانے کا سمجھے"...... جولیا نے یکلخت غراتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا آپ ادھر میری سیٹ پر آ جائیں"...... اچانک تنویر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔

"تم میری سیٹ پر بیٹھ جاؤ تنویر میں نے عمران صاحب سے ضروری باتیں کرنی ہیں"...... جولیا کے اٹھ کر تنویر کی سیٹ کی طرف بڑھتے ہی صفدر نے اٹھ کر عمران کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اگر تنویر عمران کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا تو عمران نے باز نہیں آنا اور ابھی کوئی لمبا جھگڑا کھڑا ہو جائے گا۔

"عمران صاحب اصل بات یہ ہے کہ جب اس بار ہمیں چیف کا حکم ملا کہ ہم تیار رہیں مشن کے لئے اور آپ ہمیں لیڈ بھی کریں گے اور بریف بھی کریں گے تو ہم نے جولیا کے فلیٹ پر میٹنگ کی اور وہاں یہ طے پایا کہ اس بار مشن ہم مکمل کریں گے۔ آپ صرف ہماری سرپرستی کریں گے اس لئے آپ ہمیں مشن کی تفصیلات بتا دیں"...... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اور اگر میں نہ بتاؤں تو پھر کیا فیصلہ ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو ہم ایئرپورٹ پر چیف کو فون کر کے اس سے معذرت کر لیں گے"...... صفدر نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار چونک

"تمہیں معلوم ہے کہ اس معذرت کے بعد تمہارے ساتھ کیا ہو"...... عمران نے کہا۔

"جی ہاں معلوم ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہم صرف دم چھلے بن ساتھ رہنے سے اب تنگ آ چکے ہیں۔ اب ہم خود کام کرنا چاہتے ہیں ہم نے بہت سوچ بچار کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ آپ کی کردگی اس قدر تیز ہوتی ہے کہ آپ اگر فیلڈ میں ہوں تو پھر ہمیں کرنے کا موقع ہی نہیں مل سکتا اس لئے آپ اس بار صرف پرستی کریں گے مشن ہم مکمل کریں گے"...... صفدر نے اسی رح انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ بات تم مجھے وہیں پاکیشیا میں بھی بتا سکتے تھے"۔ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہم نے خاص طور پر نہیں بتایا کیونکہ آپ نے چیف سے کہہ دینا اور چیف نے ہمیں روک کر دوسرے ممبرز کو آپ کے ساتھ بھجوا تھا"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تو باقاعدہ بغاوت ہے صفدر اس لئے میری گزارش ہے

کہ تم اپنے فیصلے پر نظرثانی کر لو"...... عمران نے کہا۔

"اب اس پر نظرثانی کی کوئی گنجائش نہیں ہے عمران صاحب ایک دوسرے سے حلف لے چکے ہیں"...... صفدر نے جواب دیا۔

"اوکے پھر تم چیف سے معذرت کر لو اور نتائج بھگتو"۔ عمر نے صاف اور دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو آپ چاہتے ہیں کہ چیف ہمیں موت کی سزا دے دے۔ جو کو بھی"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہارا اور چیف کا مسئلہ ہے میرا نہیں ہے"...... عمران صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو کیا آپ یہی چاہتے ہیں کہ ہم کام نہ کریں"...... صفدر کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ تم کام نہ کرو تمہیں ساتھ لے آنے مقصد بھی یہی ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن اب طویل عرصہ سے یہی ہوتا چلا آ رہا ہے کہ ٹیم آپ کے ساتھ آتی ہے لیکن بغیر کچھ کئے بس تالیاں بجاتی ہوئی واپس چلی جاتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اب ہمیں تنخواہیں لیتے ہوئے بھی شرم آتی ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا وہ اب صفدر کی بات اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

"لیکن اس کے لئے تم نے جو طریقہ کار سوچا ہے وہ اصولی طور پر غلط ہے تمہیں مجھ سے بات کرنی چاہئے تھی"...... عمران نے کہا۔

پ سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے عمران صاحب۔ ہم بے شمار بار آپ سے بات کی ہے لیکن ہر بار نتیجہ زیرو نکلا ہے لئے ہم نے یہ آخری قدم اٹھایا ہے ہم مجبور ہو گئے ہیں یا تو ٹ سروس چھوڑ دیں یا پھر کام کریں۔ استعفیٰ ہم دے نہیں سکتے لئے یہی ہو سکتا ہے کہ معذرت کر لیں اور پھر چیف جو فیصلہ ے چاہے ہماری موت کا بھی فیصلہ کیوں نہ ہو۔ ہم اسے قبول کر "...... صفدر نہ کہا۔

"کیا تم واقعی سنجیدہ ہو یا اس بار تم نے مجھ جیسے عقلمند کو احمق نے کا فیصلہ کیا ہے"...... عمران نے کہا۔

"ہم واقعی سنجیدہ ہیں عمران صاحب"...... صفدر نے کہا۔

"اوکے تو پھر اس بار میں تمہارے ساتھ تعاون کروں گا۔ میں مشن کی تفصیل بتا دیتا ہوں اور خود ایک طرف ہٹ جاتا پھر تم جانو اور مشن جانے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن آپ نے نہ ہی واپس جانا ہے اور نہ ہی کام کرنا ہے"۔ ر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے وعدہ رہا۔ چلو اس بار ایک چھوٹا سا چیک نہ بھی ملے ہی۔ اب میں اس چھوٹے سے چیک کے لئے تم جیسے ساتھیوں و موت کے منہ میں نہیں دھکیل سکتا"...... عمران نے طویل س لیتے ہوئے کہا۔

"چیک کی آپ فکر نہ کریں۔ اس مشن کا سہرا آپ کے سر بندھے

گا"...... صفدر نے جواب دیا۔

"نہیں مجھے چیف کو مشن کی تفصیلی تحریری رپورٹ دینی ہے اور میں جھوٹ نہیں بول سکتا۔ البتہ اس بار میں اس میں دوں گا کہ میں نے خود اپنی رضا مندی سے مشن تمہارے حوالے دیا ہے تاکہ چیف تمہیں کوئی سزا نہ دے سکے لیکن یہ بات طے ہے کہ مجھے بہرحال چیک نہیں ملے گا"...... عمران نے کہا۔

"آپ کا چیک ہماری ذمہ داری رہی"...... صفدر نے کہا۔

"نہیں صفدر یہ بات نہیں ہے بلکہ تم جیسے آدمی کے منہ سے کیپٹن شکیل کی اس فیصلے میں موجودگی سے مجھے پہلی بار احساس رہا ہے کہ واقعی میری وجہ سے تمہاری صلاحیتوں کو زنگ لگ رہا حالانکہ تم میں سے کوئی بھی صلاحیتوں کے لحاظ سے مجھ سے کم نہ ہے اور میں صرف ایک چھوٹے سے چیک کی خاطر تم سب صلاحیتوں کو زنگ آلود کر رہا ہوں اس لئے ٹھیک ہے۔ یہ پہلا ہو گا جس میں تم کام کرو گے میں صرف تماشہ دیکھوں گا اور اس بعد میں اس سلسلہ میں کوئی لائحہ عمل طے کروں گا کہ تمہا صلاحیتیں زنگ آلود نہ ہو سکیں اور میرا کام بھی چلتا رہے"۔ عمر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ ناراض ہو گئے ہیں"...... صفدر کہا۔

"نہیں اس میں ناراضگی والی کوئی بات نہیں۔ اگر تم یہی بل

وہاں پاکیشیا میں بتا دیتے تو وہاں بھی میں یہی فیصلہ کرتا بہرحال یہ فیصلہ ہو گیا ہے۔ اب مشن کی تفصیل تم مجھ سے سن لو اپنے ساتھیوں کو بتا دینا"...... عمران نے کہا۔

"یہ کام وہاں لاز پہنچ کر ہوٹل میں ہو جائے گا"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اور پھر تھوڑی بعد واقعی جہاز کے لاز ایئرپورٹ پر لینڈ ہونے کا اعلان ہونے لگا تو ب بیلٹس باندھنے میں مصروف ہو گئے۔ جہاز کے لینڈ کرنے کے وہ جہاز سے باہر آئے اور پھر ضروری چیکنگ کے بعد جب وہ سب یک گیلری میں پہنچے تو اچانک ایک طرف سے ایک ادھیڑ عمر آدمی ری سے آگے بڑھا تو عمران اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

"عمران صاحب لاز آنے پر میں آپ کو خوش آمدید کہتا وں"...... آنے والے نے قریب آ کر مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"سمتھ تم اور یہاں۔ تم تو ایکریمیا میں تھے"...... عمران نے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں بڑے طویل عرصے سے یہاں سیٹل ہوں۔ لارج کلب کے نام سے میرا یہاں کلب ہے"...... سمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر عمران کے ساتھیوں کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"میرا نام سمتھ ہے جناب اور میں نے پاکیشیا میں کافی عرصہ گزارا ہے۔ عمران صاحب کے ساتھ سرنٹنڈنٹ فیاض کی وجہ سے

کافی دوستی رہی ہے پھر میں ایکریمیا شفٹ ہو گیا وہاں بھی وقتاً فوقتاً عمران صاحب سے ملاقات ہوتی رہتی ہے"...... سمتھ نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"یہ میرے دوست ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے صفدر کیپٹن شکیل تنویر اور جولیا کا ان کے اصل ناموں سمیت تعارف کرا دیا۔

"آپ نے یہاں لاز میں آمد پر مجھے اطلاع کیوں نہیں دی عمران صاحب"...... سمتھ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اطلاع تو تمہیں بہرحال مل گئی۔ میرے دینے یا نہ دینے سے کیا ہوتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں تو اپنے عزیز کے استقبال کے لئے آیا تھا لیکن وہ راستے میں ہی ڈراپ ہو گیا میں واپس جا رہا تھا کہ آپ نظر آ گئے۔ آپ کی اگر ہوٹل بکنگ نہیں ہے تو پلیز آپ میرے مہمان بن کر رہیں"۔ سمتھ نے کہا۔

"نہیں کاسینو ہوٹل میں ہمارے کمرے بک ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"کیا نمبر ہے۔ میں وہیں آپ سے ملوں گا"...... سمتھ نے کہا تو عمران نے اسے اپنا کمرہ نمبر بتا دیا اور پھر سمتھ ان سے اجازت لے کر واپس چلا گیا۔ پھر سمتھ کے واپس جانے کے بعد عمران اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل کاسینو پہنچ گیا۔

"ہاں تو اب فائنل میٹنگ ہو جانی چاہئے"...... عمران نے سب کو اپنے کمرے میں لے جا کر کرسیوں پر بٹھاتے ہوئے کہا۔

"کیسی میٹنگ"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"میں نے راستے میں عمران صاحب سے اس فیصلے کے بارے میں مذاکرات کر لئے ہیں اور عمران صاحب اس بار اس مشن پر صرف سرپرستی کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا عمران اپنی رضامندی سے کام چھوڑ دے"۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کہ عمران صاحب مان جائیں گے اور دیکھ لو کہ وہ واقعی مان گئے۔ کیوں عمران صاحب"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب مجھے معلوم ہوا کہ کیپٹن شکیل جیسا مدبر آدمی بھی اس فیصلے میں شامل ہے تو مجبوراً تم لوگوں کو موت کی سزا سے بچانے کے لئے مجھے رضامند ہونا پڑا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا تم واقعی مان گئے ہو یا اس میں بھی کوئی چکر ہے۔ مجھے یقین نہیں آ رہا۔ کیونکہ اس بارے میں ہم سب میں سے صرف صفدر پُر امید تھا اور یہ سارا فیصلہ صفدر کے کہنے پر ہی کیا گیا تھا اور صفدر نے کہا تھا کہ وہ ہمیں سزا نہ ہونے دے گا"...... جولیا نے کہا۔

"میں اس لئے پر امید تھا کہ میں عمران صاحب کی نفسیات جانتا ہوں مجھے معلوم ہے کہ عمران صاحب خود تو قربانی دے سکتے ہیں

لیکن وہ ہم سب تو کیا تنویر کی انگلی پر ایک معمولی سا زخم بھی برداشت نہیں کر سکتے اور یہ بات مجھے بھی معلوم تھی اور عمران صاحب کو بھی معلوم ہے کہ اگر عمران صاحب نے ہماری بغاوت کی رپورٹ دے دی تو چیف لامحالہ ہمیں موت کی سزا دے دے گا اس کی دی ہوئی موت کی سزا پر عمل درآمد بھی بہرحال ہو ہی جاتا تھا"...... صفدر نے کہا۔

" تم نے خواہ مخواہ اتنی سردردی کی تم مجھے وہیں کہہ دیتے اور میں مان جاتا کیونکہ صفدر سے بات چیت کے بعد مجھے واقعی احساس ہوا ہے کہ میں اپنے معمولی چیک کے لئے سیکرٹ سروس کے ممبران کی بہترین صلاحیتوں کو زنگ آلود کر رہا ہوں"...... عمران نے جواب دیا۔

" تمہارا چیک چاہے جتنی بھی رقم کا ہو ہمارے ذمے رہا"۔ جولیا نے کہا۔

" نہیں مجھے کسی سے رقم لینے کی ضرورت نہیں ہے چھوٹا سا چیک ہوتا ہے اس کی قربانی میں بہرحال دے سکتا ہوں۔ جہاں تک آمدن کا تعلق ہے تو میں سر سلطان سے کہہ کر کوئی نوکری تلاش کر لوں گا۔ اس طرح ڈیڈی بھی خوش ہو جائیں گے کہ ان کا بیٹا نکھٹو نہیں رہا اور اماں بی خوش ہو جائیں گی کہ ان کا اکلوتا بیٹا اب ان کے ساتھ رہنے لگا ہے کیونکہ میں علیحدہ صرف سیکرٹ سروس کی وجہ سے رہتا ہوں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کیا مطلب کیا تم سیکرٹ سروس سے لاتعلق ہو جاؤ گے نہیں یہ ہمارا مقصد نہیں ہے اور اگر ایسا ہے تو پھر ہم اپنا فیصلہ واپس لیتے ہیں۔ یہ تو پاکیشیا کا اتنا بڑا نقصان ہو گا جس کی تلافی بھی نہیں ہو سکتی"...... جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یہ بعد کی باتیں ہیں مس جولیا آپ فکر نہ کریں اب عمران صاحب چاہیں تب بھی یہ ہم سے علیحدہ نہیں ہو سکتے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مس جولیا ٹھیک کہہ رہی ہیں صفدر۔ تم خواہ مخواہ ضد نہ کرو عمران اکیلا پوری سیکرٹ سروس سے زیادہ صلاحیتوں کا مالک ہے اور اس سے محرومی ملک و قوم کے لئے واقعی ناقابل تلافی نقصان ہے"...... تنویر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" تم واقعی صاف اور بڑے دل کے مالک ہو تنویر چلو ٹھیک ہے تمہاری اس بات کرنے پر میں نے اپنا فیصلہ بدل دیا ہے۔ تم جیسے مخلص دوستوں کا ساتھ چھوڑنا واقعی حماقت ہے لیکن یہ مشن اب تم خود مکمل کرو گے لیکن اس کے بعد کے مشن میں بھی میں اپنی رفتار کم کر دوں گا تاکہ تمہیں زیادہ سے زیادہ کام کرنے کا موقع مل سکے"۔ عمران نے جواب دیا تو سب ساتھیوں کے چہرے کھل اٹھے۔

" شکریہ عمران صاحب آپ کا یہ احسان ہم کبھی نہیں بھولیں گے۔ اب آپ ہمیں اس مشن کی تفصیل بتا دیں"...... صفدر نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"تاکہ یہ تفصیل سیدھی پروفائل سروس کے چیف تک پہنچ جائے اور تم سب اطمینان سے قبروں میں اتر جاؤ"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا یہ کمرہ محفوظ نہیں ہے"...... سب نے بیک آواز چونک کر کہا۔

"ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی اس لئے اہم بات کرنے سے پہلے چیکنگ ضروری ہے"...... عمران نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ شاید اپنے کمرے میں گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک جدید ساخت کا گائیگر موجود تھا۔ صفدر نے دروازہ اندر سے بند کیا اور پھر اس گائیگر کی مدد سے پورے کمرے کی چیکنگ شروع کر دی۔ کمرے کو چیک کرنے کے بعد اس نے باتھ روم کو بھی چیک کیا اور پھر اس آلے کا ایک اور بٹن پریس کر کے اس نے اس آلے کو دروازے کے ساتھ چپکا دیا۔ آلے کے ساتھ مخصوص ٹائپ کا سٹکر لگا ہوا تھا اس لئے وہ دروازے کے ساتھ چپک گیا تھا۔

"اب باہر سے بھی اندر کی آواز نہ سنی جا سکے گی"...... صفدر نے واپس آ کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"گڈ اب میں مختصر طور پر آپ لوگوں کو مشن کے بارے میں جو کچھ میں جانتا ہوں وہ بتا دیتا ہوں۔ مجھ پر اچانک قاتلانہ حملہ ہوا جس

میں اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلیمان کی ذہانت کی وجہ سے میں بچ گیا اس کی تفصیلات بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ بہرحال تم لوگوں نے وہاں سے ایک آدمی کو پکڑا اور اسے رانا ہاؤس میں پہنچا دیا لیکن اس نے ہوش میں آتے ہی دانتوں میں موجود زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی کر لی۔ اس کے پاس ایکریمین کاغذات تھے لیکن جب میں نے مزید انکوائری کی تو اس نے جو شرٹ پہن رکھی تھی اس کے کالر کے اندر پراگل کے دارالحکومت لاز کی ایک کمپنی کا سٹکر موجود تھا جس پر کمپیوٹر نمبر موجود تھا۔ میں نے اس کمپنی سے فون پر رابطہ کیا تو وہاں سے معلوم ہوا کہ اس شرٹ کے خریدار کا نام لارک ہے اور اس کا پتہ پروفائل سروس ہے۔ پروفائل سروس کے بارے میں فون انکوائری سے جب کچھ معلوم نہ ہو سکا تو میں نے ایک معلومات فروخت کرنے والی بین الاقوامی ایجنسی سے پروفائل کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو معلوم ہوا کہ پروفائل سروس پراگل کی سرکاری ایجنسی ہے جیسے پاکیشیا سیکرٹ سروس ہے۔ اس کے چیف کا نام کرنل گریفن ہے۔ اس ایجنسی سے پروفائل سروس میں کام کرنے والے ایک ایسے آدمی کی ٹپ مل گئی جو انتہائی بھاری رقم پر اپنی ہی ایجنسی پروفائل سروس کے بارے میں معلومات فروخت کر دیتا تھا۔ چنانچہ اس معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی کے ذریعے اس سے رابطہ کیا گیا اور اسے اس ایجنسی کے ذریعے بھاری رقم ادا کر کے جب معلومات حاصل کی گئیں تو معلوم ہوا کہ لارک کا تعلق

واقعی پروفائل سروس سے تھا اور وہ پروفائل سروس کا دماغ کہلاتا تھا
اس کے ذہانت سے بھرپور منصوبے آج تک فیل نہیں ہو سکے چونکہ
جس خصوصی ساخت کے بم سے مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا
کافرستان ساخت کا تھا اس لئے میری سمجھ میں بات نہ آ رہی تھی کہ
کافرستان ساخت کا بم کیوں استعمال کیا گیا ہے لیکن اس آدمی نے
جب تفصیل بتائی تب یہ عقدہ حل ہو گیا۔ وہ یہ کہ پراگل کے
سائنس دانوں نے ممنوعہ ریز میزائل جو خصوصی ساخت اور شکل
کے ہوتے ہیں سے ہٹ کر عام میزائلوں کی شکل میں تیار کر لئے ہیں
یہ محدود رینج کے ہوتے ہیں لیکن انتہائی خوفناک میزائل ہوتے ہیں۔
اس سے نہ صرف انسان مرتے ہیں بلکہ وسیع علاقے میں ایسی
خوفناک تباہی ہوتی ہے کہ شاید ایٹم بم بھی اتنی تباہی نہ پھیلا سکتا
ہو۔ اس لئے اقوام متحدہ کے تحت اسے ممنوع قرار دے دیا گیا اور
اس کی باقاعدہ نگرانی کی جاتی ہے کہ کوئی ملک ریز میزائل تیار نہ کر
سکے چونکہ ان کی ساخت اور شکل خاص قسم کی ہوتی ہے اس لئے دنیا
پر گردش کرنے والے مصنوعی سیارے فوراً اس کو ٹریس کر لیتے ہیں
چاہے انہیں سات پردوں میں کیوں نہ چھپا دیا جائے۔ یہی وجہ ہے
کہ پوری دنیا میں کوئی ملک بھی اسے تیار نہیں کرتا۔ بہرحال پراگل
کے سائنس دانوں نے اس کی شکل بدل کر جب اسے تیار کیا تو
مصنوعی سیارے چیک نہیں کر سکے۔ پراگل نے خفیہ طور پر میزائل
فروخت کرنے شروع کر دیئے چونکہ یہ تیار ہی نہیں ہوتے اس لئے

ں کا انٹی نظام بھی تیار نہیں کیا گیا اور نہ کسی ملک کے پاس ہے
فرستان نے پاکیشیا کو تباہ کرنے کے لئے پراگل سے خفیہ معاہدہ کیا
ور ان میزائلوں کی بجائے اس کی ٹیکنالوجی حاصل کرنے کی کوشش
ی تاکہ کافرستان میں انہیں تیار کیا جا سکے وہ شاید اس کی رینج وسیع
کر کے اس کو شوگران کے خلاف بھی استعمال کرنے کا ارادہ رکھتے
تھے۔ بظاہر تو اس قسم کے میزائلوں کی ٹیکنالوجی فروخت نہیں کی جاتی
لیکن نجانے کافرستان نے کیا آفر کی کہ پراگل کے حکام اس کی
ٹیکنالوجی فروخت کرنے پر آمادہ ہو گئے لیکن اس کے ساتھ ہی
کافرستان نے شرط لگا دی کہ وہ اس وقت تک ٹیکنالوجی نہیں
خریدے گا جب تک پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک نہیں کر دیا
جاتا۔ ورنہ ان کے خیال کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس نہ صرف
یہ ٹیکنالوجی لے اڑے گی بلکہ ان کی لیبارٹری اور فیکٹری بھی تباہ کر
دے گی۔ پراگل کے حکام نے بہرحال طویل مذاکرات کے بعد یہ
بات منوالی کہ وہ پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بجائے صرف علی
عمران یعنی مجھے ہلاک کر دیں گے۔ چنانچہ یہ معاہدہ ہو گیا۔ پراگل کے
حکام نے میری ہلاکت کا مشن پروفائل سروس کے حوالے کر دیا اور
پروفائل سروس کے چیف نے یہ مشن اپنی سروس کے دماغ لارک کو
سونپ دیا اور لارک میرے بارے میں مزید تفصیلات معلوم کرنے
کے لئے کافرستان گیا اور وہاں سے وہ خصوصی ساخت کا بم ساتھ لے
آیا اور پھر واقعی اس نے انتہائی بھرپور ذہانت کا مظاہرہ کیا اور میں

بھی اس کی ذہانت کے مقابل شکست کھا گیا۔ اگر گیراج میں کار آتے ہوئے اس کا پہیہ اس تار پر پہنچ جاتا تو میں یقینی طور پر اس وقت ہلاک ہو جاتا لیکن میری خوش قسمتی سے ایسا نہیں ہوا۔ لیکن لارک جانتا تھا کہ اگر اب ایسا نہیں ہوا تو پھر ایسا ہو سکتا ہے اور اسے معلوم تھا کہ میں فلیٹ کی چیکنگ ہی کرتا رہوں گا گیراج کی طرف میرا خیال نہ جائے گا اس لئے وہ مطمئن ہو کر واپس چلا گیا۔ کیونکہ اسے میرے معمولات کا علم ہو گا کہ میں کار دن چڑھے ہی نکالتا ہوں لیکن سلیمان کی ذہانت کی وجہ سے مجھے اس بم کا علم ہو گیا اور میں نے اسے آف کر دیا اور چیف کو رپورٹ دی جس نے ممبرز کو وہاں نگرانی کے لئے بھیج دیا اس طرح لارک تمہارے ہاتھ لگ گیا لیکن اس نے ہوش میں آتے ہی خودکشی کر لی۔ تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ وہ کون تھا اور کیوں اس نے ایسا کیا۔ اس طرح پروفائل سروس بھی بچ گئی اور سارا منصوبہ بھی۔ اس آدمی نے جس نے مجھے پروفائل منصوبے کی تفصیلات فروخت کی تھیں مزید بتایا کہ جب لارک کی موت کی اطلاع ملی تو کرنل گریفن کو بحد صدمہ پہنچا۔ اس نے پراگل کے اعلیٰ حکام سے بات کی اور انہیں صاف طور پر بتا دیا کہ وہ اس مشن پر مزید کام کر کے اپنے مزید ایجنٹ نہیں مروانا چاہتا۔ چنانچہ پراگل حکام نے کافرستان سے مذاکرات کئے اور ٹیکنالوجی کے معاہدے سے ہی انکار کر دیا کیونکہ انہیں خطرہ پیدا ہو گیا تھا کہ یہ ٹیکنالوجی پاکیشیا لے اڑے گا اور پاکیشیا کے ذریعے یہ دیگر مسلم

ممالک تک پہنچ جائے گی اور اس ٹیکنالوجی کو کسی قیمت پر مسلم ممالک کے ہاتھ نہیں لگنے دینا چاہتے تھے۔ چنانچہ یہ طے ہوا کہ کافرستان پراگل سے بنے بنائے میزائل خریدے گا اور انہیں سرحدوں پر نصب کر دے گا اس طرح کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا کہ عام میزائلوں کے ساتھ اس نے یہ خوفناک تباہ کن میزائل نصب کئے ہیں اور جب چاہے گا ان کی مدد سے پاکیشیا کو مکمل طور پر تباہ و برباد کر دے گا کیونکہ دوسرے میزائلوں کے اینٹی نظام تو موجود ہیں لیکن ان میزائلوں کا کوئی اینٹی نظام موجود نہیں ہے اس لئے پاکیشیا انہیں روک بھی نہیں سکے گا۔ یہ رپورٹ ملنے کے بعد میں نے مکمل رپورٹ چیف کو دے دی تو چیف نے فیصلہ کیا ایک طرف کافرستان کو ان میزائلوں کو فوری طور پر حاصل کرنے سے روکا جائے اس کے لئے اس نے کافرستان میں سیکرٹ سروس کے ایجنٹ ناٹران کی ڈیوٹی لگا دی تاکہ کافرستان کی وزارت دفاع میں سے ان لوگوں کو ٹریس کرے جو ان میزائلوں کے حصول کے لئے کام کر رہے ہیں۔ انہیں ہلاک کر کے فوری طور پر اس کام کو روکا جا سکتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اس نے فیصلہ کر لیا کہ پراگل میں ان میزائلوں کی فیکٹری کو تباہ کر دیا جائے۔ ان کی ٹیکنالوجی خفیہ طور پر حاصل کر لی جائے تاکہ اس کو سامنے رکھ کر پاکیشیائی سائنس دان اس کا اینٹی نظام تیار کر لیں۔ اس فیصلے کے بعد چیف نے یہ مشن میرے ذمے لگا دیا اور ساتھ ہی تم لوگوں کو بھی ساتھ جانے کا حکم دے دیا۔ میں نے

سرداور کی مدد سے یہ بات معلوم کر لی کہ اس قسم کے میزائل تیار کرنے کا آئیڈیا ایک سائنس دان ڈاکٹر ٹاسٹر کا تھا جو غائب ہو گیا۔ یقیناً ڈاکٹر ٹاسٹر ہی اس لیبارٹری یا فیکٹری کا انچارج ہو گا۔ میں نے کوشش کی کہ پروفائل سروس والوں سے ڈاکٹر ٹاسٹر یا اس لیبارٹری یا فیکٹری کے بارے میں کوئی اشارہ معلوم کر لوں لیکن مجھے حتمی طور پر معلوم ہو گیا کہ ان لوگوں کو اس کا علم نہیں ہے اور ویسے بھی یہ حکومت کا ٹاپ سیکرٹ ہے اس لئے پروفائل سروس والوں کو اس کا علم ہو گا ہی نہیں۔ چنانچہ میں ٹیم لے کر یہاں آیا ہوں تاکہ یہاں ڈاکٹر ٹاسٹر کو یا اس لیبارٹری یا فیکٹری کو تلاش کیا جائے اور پھر مشن مکمل کیا جائے"...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ نے یہ تفصیل بتانے سے پہلے یہاں چیکنگ کرائی اس کا مطلب ہے کہ آپ کے ذہن میں یہ بات موجود تھی کہ پروفائل سروس کو ہماری آمد کی اطلاع ہو گی اور وہ ہماری نگرانی کر سکتی ہے۔ کیا واقعی ایسا ہے"...... صفدر نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

"ہاں اس لئے کہ سمتھ جس انداز میں ہم سے ایئرپورٹ پر ملا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ خصوصی طور پر ہم سے ملنے کے لئے آیا تھا لیکن سمتھ ایک عام سا آدمی ہے اس کا کسی طرح پروفائل سروس سے تعلق نہیں ہو سکتا لیکن ایک بار اس نے چور نظروں سے ایک طرف دیکھا تو میں نے وہاں ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی کو کھڑے

دیکھا۔ سمتھ اس لڑکی کی طرف ہی دیکھ رہا تھا اور اس لڑکی کو دیکھتے ہی میں ساری بات سمجھ گیا۔ اس لڑکی کا نام سوزی ہے یہ لارک کی بہن ہے اور مجھے بتایا گیا تھا کہ ان دونوں کے درمیان مشرقی انداز کی محبت تھی میں چونکہ لارک کو دیکھ چکا تھا اور بہن بھائیوں کی شکلیں بہت ملتی ہیں اس لئے اسے دیکھتے ہی میں سمجھ گیا کہ یہ سوزی ہے اور سمتھ اس سوزی کو ہماری شناخت کرا رہا ہے۔ سوزی بھی پروفائل سروس کی ایجنٹ ہے۔ اب یہ معلوم نہیں کہ سوزی صرف نگرانی کرے گی یا کیا کرے گی اس لئے میں نے یہ بات کی تھی کہ یہ تفصیل سیدھی پروفائل سروس کے چیف تک پہنچ جائے اور تم سب اطمینان سے قبروں میں اتر جاؤ"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اب مس جولیا ہم نے یہ مشن مکمل کرنا ہے اور عمران صاحب اس مشن میں کوئی عملی اقدام نہیں کریں گے اس لئے اب اس مشن کی انچارج آپ ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہارا شکریہ عمران کہ تم نے ہمارے ساتھ تعاون کیا ہے اب تم بے فکر ہو جاؤ ہم خود ہی مشن مکمل کر لیں گے چلو ساتھیو اٹھو اب باقی میٹنگ میرے کمرے میں ہو گی"...... جولیا نے بڑے بااعتماد لہجے میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اب میں تفریح کرنے کے لئے آزاد ہوں ناں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں جو چاہو کرو لیکن ہمارے کام میں کسی قسم کی مداخلت نہ کرنا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"لیکن کیا تم مجھے نہیں بتاؤ گی کہ تم کیا کرنا چاہتی ہو اور کیا کر رہی ہو۔ اس طرح تو میں مکمل طور پر اندھیرے میں رہ جاؤں گا"...... عمران نے کہا۔

"سوری۔ تم چونکہ ٹیم لیڈر کی حیثیت سے ہمیں کچھ نہیں بتاتے تھے اس لئے ہم بھی تمہیں کچھ نہیں بتائیں گے"...... جولیا نے صاف جواب دیا۔

"پھر مجھے اجازت ہے کہ میں اپنے طور پر کام کروں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ تمہیں اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ اس طرح بات تو وہیں آجائے گی"...... جولیا نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ اب میں مشن مکمل ہونے تک عضو معطل بن کر رہوں۔ نہیں ایسا ممکن نہیں ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب آپ کام کریں لیکن ٹیم کے لیڈر کے طور پر نہیں بلکہ ٹیم کے ممبر کے طور پر اور مس جولیا کو رپورٹ دیں"۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن صفدر اسے اگر اجازت دے دی گئی تو ہم سوچتے ہی رہ جائیں گے اور یہ مشن مکمل ہونے کی رپورٹ دے دے گا"۔ جولیا

نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"اوکے۔ میں ایسا نہیں کروں گا البتہ اپنے طور پر کام کروں گا اور ساتھ ساتھ تمہیں اپنی کارکردگی کی رپورٹ دیتا رہوں گا"۔ عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب مسکراتے ہوئے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئے۔

سیاہ رنگ کی جدید ماڈل کی کار لاز کی مصروف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ کار کی عقبی سیٹ پر پروفائل سروس کا چیف کرنل گریفن موجود تھا وہ لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر کا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ اس طرح سپاٹ رہتا تھا جیسے اس کے اندر سرے سے جذبات کی رتی تک موجود نہ ہو۔ لیکن جب وہ بولتا تھا تو اس کا لہجہ نرم ہوتا تھا۔ وہ ایکریمیا سے تربیت یافتہ تھا اور طویل عرصے تک ایکریمیا کی مختلف جاسوسی ایجنسیوں میں کام کر چکا تھا۔ چونکہ وہ بنیادی طور پر پراگل کا رہنے والا تھا۔ چنانچہ ایکریمیا چھوڑ کر وہ پراگل آ گیا اور یہاں اسے پروفائل سروس میں جاب مل گئی پھر وہ ترقی کرتے کرتے اس کا چیف بن گیا تھا۔ یہ سروس چھوٹی سی تھی لیکن کرنل گریفن کی وجہ سے اس چھوٹی سی سروس نے خاصے کارنامے سر انجام دیئے تھے۔ اعلیٰ حکام کرنل گریفن کے خاصے مداح تھے۔ عمران

کے خلاف لارک کی ناکامی پروفائل سروس کا پہلا کیس تھا جس میں پروفائل سروس کو شکست ہوئی تھی اس لئے کرنل گریفن چاہتا تھا کہ کسی نہ کسی طرح اس کا انتقام لے کر اپنی ساکھ کو بحال کرے لیکن اعلیٰ حکام اسے اس بات کی اجازت نہ دے رہے تھے۔ اس وقت وہ ڈیفنس سیکرٹری کے آفس جا رہا تھا کیونکہ کرنل گریفن کے کہنے پر وہاں پراگل کے اعلیٰ حکام کی خصوصی میٹنگ ہو رہی تھی جس کی صدارت ڈیفنس سیکرٹری کر رہے تھے پھر اس میں پراگل کی ملٹری انٹیلی جنس کے چیف نے بھی شرکت کرنی تھی۔ چونکہ ریز میزائلوں کا تعلق دفاع سے تھا اس لئے اس کیس کا چارج شروع سے ہی ڈیفنس سیکرٹری کے پاس تھا۔ حالانکہ پروفائل سروس چیف سیکرٹری کے انڈر کام کرتی تھی لیکن اس کیس کے سلسلے میں چیف سیکرٹری نے پروفائل سروس کو بھی ڈیفنس سیکرٹری کی ماتحتی میں دے دیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ڈیفنس سیکرٹریٹ میں داخل ہوئی اور پھر کرنل گریفن خصوصی لفٹ کے ذریعے میٹنگ ہال میں داخل ہوا تو وہ وہاں ملٹری انٹیلی جنس کے کرنل بولارڈ کے ساتھ ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی کو بیٹھے دیکھ کر چونک پڑا۔ کیونکہ وہ اسے پہچانتا نہ تھا۔ لڑکی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"ہیلو"...... کرنل گریفن نے میٹنگ ہال میں داخل ہوتے ہی کہا تو کرنل بولارڈ اٹھ کھڑا ہوا لیکن وہ لڑکی ویسے ہی بیٹھی رہی اس کے چہرے پر کوئی خاص تاثر نہ تھا۔

"ہیلو کرنل گریفن کیسے ہیں آپ"...... کرنل بولارڈ نے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"فائن۔ آپ سنائیں"...... کرنل گریفن نے لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں ٹھیک ہوں۔ اور ان صاحبہ سے میرا تعارف بھی نہیں ہے اور نہ ہی انہوں نے تعارف کرایا ہے یہ مجھ سے پہلے سے یہاں موجود ہیں۔ میں نے ان سے بات کرنے کی بھی کوشش کی ہے لیکن انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا"...... کرنل بولارڈ نے کہا تو کرنل گریفن نے حیرت بھرے انداز میں کاندھے اچکائے جب کہ لڑکی اسی طرح خاموش اور ساکت بیٹھی رہی۔ ان کے کرسیوں پر بیٹھتے ہی اندرونی دروازہ کھلا اور ادھیڑ عمر ڈیفنس سیکرٹری اندر داخل ہوئے تو اس بار ان دونوں کرنلوں کے ساتھ ساتھ وہ لڑکی بھی اٹھ کر کھڑی ہوئی گئی۔

"بیٹھو"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور خود بھی وہ ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئے۔

"اس خاتون کو دیکھ کر آپ حیران ہو رہے ہوں گے اور انہوں نے اپنا تعارف بھی نہیں کرایا ہوگا اصل میں انہیں اس بات سے میں نے خصوصی طور پر منع کر دیا تھا ان کا تعارف میں خود کرانا چاہتا ہوں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو کرنل گریفن اور کرنل بولارڈ دونوں حیرت سے ڈیفنس سیکرٹری کو دیکھنے لگے۔

"ان کا نام مس ارینا ہے۔ یہ ہیں تو پراگلی لیکن طویل عرصہ سے گریٹ لینڈ میں رہ رہی ہیں۔ گریٹ لینڈ کی ایک ایسی ایجنسی جس کا تعلق دفاعی لیبارٹریوں سے ہے یہ اس ایجنسی کی سب سے مایہ ناز اور انتہائی ذہین ایجنٹ ہیں۔ انہوں نے وہاں زبردست کارنامے سرانجام دیئے ہیں جس کی وجہ سے اقوام متحدہ کے تحت جو خصوصی ایجنسی بنائی گئی ہے انہیں بھی اس کا ممبر بنایا گیا ہے اور سب سے قابل ذکر بات یہ ہے کہ ان کے پاکیشیا کے علی عمران سے بڑے گہرے تعلقات ہیں لیکن علی عمران کو یہ علم نہیں ہے کہ ان کا تعلق کسی ایجنسی سے ہے۔ اصل میں ان کے والد طویل عرصہ پہلے پراگل سے گریٹ لینڈ شفٹ کر گئے تھے اور پھر وہاں لارڈ براؤن نے انہیں اپنا بیٹا بنا لیا کیونکہ لارڈ براؤن کی اولاد نہ تھی۔ لارڈ براؤن کی وفات کے بعد ان کی وصیت کی مطابق لارڈ کا خطاب بھی ان کے والد تھامس کو مل گیا اور ان کی جاگیر بھی اس طرح ان کے والد لارڈ تھامس بن گئے۔ ارینا لارڈ تھامس کی اکلوتی اولاد ہیں اور یہ آکسفورڈ یونیورسٹی میں عمران کے ساتھ پڑھتی رہی ہے اور انہوں نے بھی عمران کی طرح آکسفورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں اعلیٰ ڈگری لی ہوئی ہے۔ اب بھی اگر عمران گریٹ لینڈ جائے تو وہ لارڈ تھامس سے ضرور ملتا ہے اور اس طرح ارینا سے بھی ملاقات ہوتی ہے۔ ارینا کے بارے میں عمران صرف اتنا جانتا ہے کہ ارینا نے گریٹ لینڈ میں ارینا انفرمیشن کا نیٹ ورک بنایا ہوا ہے اور بظاہر ایسا ہی ہے"...... ڈیفنس

مری نے بتاتے ہوئے کہا۔

" آئی ایم سوری کرنل صاحبان چونکہ سر نے مجھے سختی سے روک دیا تھا کہ میں نے آپ سے ان سے پہلے کوئی بات نہیں کرنی اس میں خاموش رہی تھی" ...... اس بار ارینا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لیکن سر آپ نے مس ارینا کو یہاں کس لئے کال کیا ہے۔ کیا عمران کے خلاف کام کریں گی" ...... کرنل گریفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نہیں بظاہر ایسا نہیں ہے۔ میں تفصیل بتاتا ہوں۔ عمران کی یہاں آمد سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بہرحال ریز میزائلوں کے سلسلے میں ہی آرہا ہے اسے لازماً کہیں نہ کہیں سے اس بارے میں معلومات مل گئی ہوں گی کیونکہ مجھے کافرستان سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں کی وزارت دفاع کا افسر کرنل شیکھر جو ریز میزائل کے ڈیسک کا انچارج تھا اچانک غائب ہو گیا ہے اور اب تک اسے ٹریس نہیں کیا جا سکا اس کا مطلب ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ آگیا ہو گا اس سے انہوں نے ساری معلومات حاصل کر لی ہوں گی"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" اگر کر بھی لی ہوں گی تو پھر بھی وہ یہاں آکر کیا کرے گا"۔ کرنل گریفن نے کہا۔

" میری ارینا سے تفصیلی بات چیت ہوئی ہے اور اس بات چیت کے بعد مجھے یقین ہو گیا ہے کہ عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں

لیبارٹری اور فیکٹری کو تباہ کرنے آیا ہے جہاں ریز میزائل تیار جا رہے ہیں اور وہ لامحالہ اس کی ٹیکنالوجی بھی لے اڑے گا تاکہ کی مدد سے اس کا اینٹی نظام تیار کر کے ہمیشہ کے لئے اس سے رہ سکیں" ...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو کرنل گریفن اور کرنل بولارڈ دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" اگر ایسی بات ہے بھی ہی سر تو پھر بھی وہ اس لیبارٹری کو اور کیسے تلاش کرے گا جب کہ ہمیں بھی اس بارے میں معلوم نہیں ہے" ...... کرنل گریفن نے کہا۔

" تمہیں واقعی معلوم نہیں ہے لیکن مجھے تو معلوم ہے اور کرنل بولارڈ کو بھی معلوم ہے اور بھی ایسے افراد موجود ہیں جنہیں معلوم ہے۔ ظاہر ہے اتنی بڑی لیبارٹری اور فیکٹری کو اس انداز میں تو خفیہ نہیں رکھا جا سکتا کہ سرے سے کسی کو معلوم ہی نہ ہو سکے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا۔

" اگر آپ کے خیال کے مطابق عمران اس لئے یہاں آیا ہے تو پھر آپ کے ذہن میں کیا پلان ہے" ...... کرنل گریفن نے کہا۔

" مس ارینا کو لیبارٹری کا خصوصی انچارج بنا دیا جائے گا انہیں لیبارٹری کی حفاظت کا خصوصی تجربہ حاصل ہے۔ اگر عمران لیبارٹری تک پہنچ بھی گیا تو مس ارینا اس کی حفاظت کریں گی اور اس عمران کا خاتمہ کریں گی" ...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

" لیکن کیا اس سے بہتر یہ نہیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو

اس لیبارٹری تک پہنچنے سے پہلے ہی ختم کر دیا جائے"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"ہاں ایسا ہی ہو گا لیکن اس وقت تک نہیں جب تک عمران اور اس کے ساتھی لیبارٹری کے لئے خطرہ نہیں بن جاتے کیونکہ اگر عمران پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور وہ بچ گیا تو پھر وہ انڈر گراؤنڈ ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد اسے ٹریس کرنا ہی مشکل ہو جائے گا جب کہ اب وہ سامنے موجود ہے۔ کرنل بولارڈ اس علاقے کے انچارج ہوں گے جہاں یہ لیبارٹری موجود ہے اور مس ارینا لیبارٹری کی انچارج ہوں گی اور ان دونوں کا مجھ سے براہ راست رابطہ ہو گا اور میں بظاہر دو ماہ کی طویل رخصت پر ملک سے باہر جا رہا ہوں تا کہ عمران میرے ذریعے اس لیبارٹری تک نہ پہنچ سکے لیکن میرا رابطہ ان سے بھی رہے گا اور تم سے بھی۔ تمہارے ذمے کام یہ ہو گا کہ عمران اور اس ساتھیوں کی مسلسل نگرانی کرو اور اس بارے میں مجھے باقاعدگی سے رپورٹیں دیتے رہو تا کہ یہ معلوم ہوتا رہے کہ عمران کیا کر رہا ہے اور یہ کام پروفائل سروس زیادہ اچھے طریقے سے کر سکتی ہے پھر جیسے ہی میں محسوس کروں گا کہ وہ لیبارٹری کے لئے خطرہ بن رہا ہے میں تمہیں کھل کر اس کے مقابلے پر آنے کا حکم دے دوں گا اور اس کے بعد اس کی اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے لئے ہم پوری کوشش کریں گے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"یہ درست رہے گا جناب۔ آپ نے واقعی شاندار پلاننگ کی

ہے"...... کرنل بولارڈ نے پہلی بار بولتے ہوئے کہا۔

"مس ارینا آپ کا کیا خیال ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے مس ارینا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"عمران بے حد تیز اور فعال آدمی ہے۔ وہ لامحالہ لیبارٹری تک پہنچ جائے گا لیکن آپ بے فکر رہیں میں اس لیبارٹری کو اس طرح سیلڈ کر دوں گی کہ وہ چاہے لاکھ سر پٹخ لے وہ اس لیبارٹری میں کسی صورت داخل نہ ہو سکے گا اور نہ اسے تباہ کر سکے گا۔ اس سے زیادہ میں کچھ نہیں کہہ سکتی"...... مس ارینا نے کہا۔

"مس ارینا آپ بے فکر رہیں میں اسے زندہ لیبارٹری تک پہنچنے ہی نہ دوں گا"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"اور اگر وہ لیبارٹری والے علاقے میں داخل ہو بھی گیا تب بھی وہ زندہ آپ تک نہ پہنچ سکے گا"...... کرنل بولارڈ نے کہا۔

"اوکے پھر سب باتیں طے ہو گئیں اور اب میٹنگ برخواست۔ مس ارینا آپ میرے ساتھ آئیں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی کرنل گریفن اور کرنل بولارڈ اور مس ارینا تینوں اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر مس ارینا ڈیفنس سیکرٹری کے پیچھے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کرنل گریفن آپ کا اور میرا آپس میں رابطہ رہے گا"...... کرنل بولارڈ نے کہا۔

"ہاں لیکن ایک بات ہے اس عمران کے بارے میں ڈیفنس

سیکرٹری صاحب کچھ ضرورت سے زیادہ ہی محتاط نظر آ رہے ہیں"۔ کرنل گریفن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں شاید مس ارینا نے انہیں کچھ زیادہ ہی ڈرا دیا ہے"۔ کرنل بولارڈ نے جواب دیا اور پھر وہ دونوں ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

سوزی نے کار ہوٹل کاسینو کی پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ہوٹل کے مین گیٹ کی طرح بڑھ گئی۔ وہ عمران سے ملنے جا رہی تھی۔ گو اس نے پہلے سمتھ سے یہی کہا تھا کہ وہ ایئرپورٹ پر عمران سے اس کا تعارف کرا دے لیکن پھر ایئرپورٹ پہنچ کر اس نے ارادہ بدل دیا۔ وہ سمتھ سے ہٹ کر علیحدگی میں عمران سے ملنا چاہتی تھی اس لئے اس نے سمتھ سے کہا کہ وہ اسے صرف اشارتاً بتا دے کہ عمران کون ہے اور عمران پر یہ ظاہر نہ کرے کہ وہ سوزی کے ساتھ آیا ہے یا اسے عمران کی آمد کی اطلاع ہے اور پھر سمتھ کی وجہ سے اس نے عمران کو دیکھ لیا۔ اسے بظاہر عمران ایک سیدھا سادھا اور قدرے احمق سا نوجوان نظر آیا جب کہ اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر اسے احساس ہوا کہ یہ لوگ واقعی انتہائی تربیت یافتہ ایجنٹ ہیں۔ سوائے اس لڑکی کے جو سوئس تھی۔ سوزی کے خیال

کے مطابق وہ راستے میں ان سے ملی ہوگی کیونکہ ظاہر ہے سوئس لڑکی کا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہو سکتا تھا۔ بہرحال عمران اور اس کے ساتھی جب ہوٹل کاسینو چلے گئے تو سوزی پہلے ایک اور آدمی کے پاس گئی۔ اس آدمی کا نام ڈوگ تھا۔ ڈوگ بھی سمتھ کی طرح پاکیشیا میں رہا تھا اور ایکریمین ایجنسی سے وابستہ رہا تھا اس ڈوگ سے جب اس نے عمران کا نام لیا تو ڈوگ نے اسے عمران کے متعلق جو کچھ بتایا وہ اس قدر عجیب تھا کہ سوزی کو اس پر ایک فیصد بھی یقین نہ آیا تھا۔ لیکن لارک کی منصوبہ بندی کے فیل ہو جانے سے اسے بار بار خیال آتا تھا کہ ہو سکتا ہے کہ عمران حقیقتاً ایسا ہی ہو۔ بہرحال اس نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ عمران سے ملے گی اور اس سے لارک کے بارے میں بات کرے گی۔ چنانچہ یہ فیصلہ کرنے کے بعد وہ ڈوگ کی رہائش گاہ سے سیدھی یہاں ہوٹل کاسینو آئی تھی۔ سمتھ نے اسے بتا دیا تھا کہ عمران کا کمرہ نمبر کیا ہے اس لئے سوزی کاؤنٹر کی طرف گئے بغیر سیدھی لفٹ کی طرف بڑھ گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ تیسری منزل پر کمرہ نمبر اٹھائیس کے دروازے پر موجود تھی دروازے کے ساتھ نیم پلیٹ موجود تھی لیکن نیم پلیٹ پر علی عمران کے نیچے لکھی ہوئی ڈگریاں پڑھ کر سوزی بے اختیار چونک پڑی۔

"ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) اوہ شکل سے تو نہیں لگتا کہ یہ اس قدر اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوگا"...... سوزی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر دروازے پر دستک دی۔

"کم ان پلیز"...... اندر سے آواز سنائی دی اور سوزی نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گئی۔

"اوہ آپ۔ سوری میں سمجھا تھا کہ ویٹر ہوگا ورنہ آپ جیسی حسین اور دلکش خاتون کا استقبال میں خود دروازے پر کرتا"...... سامنے کرسی پر بیٹھے ہوئے عمران نے جلدی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"میرا نام سوزی ہے جناب اور میں اس لارک کی بہن ہوں جس نے پاکیشیا میں آپ پر قاتلانہ حملہ کیا تھا اور پھر ناکام ہو جانے کی صورت میں اس نے خود کشی کر لی تھی"...... سوزی نے آگے بڑھ کر سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا۔ ویسے آپ کی شکل لارک سے ملتی ہے۔ مجھے ذاتی طور پر اس کی خود کشی کا بے حد افسوس ہے اور اس نے خواہ مخواہ خود کشی کی۔ حالانکہ میں اپنی ذات کے خلاف کام کرنے والے آدمی کو ہمیشہ آزاد کر دیا کرتا ہوں۔ بہرحال تشریف رکھیں"...... عمران نے کہا اور سوزی اس کا شکریہ ادا کر کے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔

"آپ کیا پینا پسند کریں گی مس سوزی"...... عمران نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جو آپ پلانا پسند کریں"...... سوزی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مس سوزی ہم مسلمان ہیں اس لئے شراب نہیں پیتے۔ شراب سے ہٹ کر آپ جو پینا پسند کریں وہ مجھے بتا دیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کافی منگوالیں"...... سوزی نے کہا تو عمران نے رسیور اٹھا کر ہوٹل کی ہوم سروس کو فون کر کے کافی بھیجنے کا آرڈر دے کر رسیور رکھ دیا۔

"مسٹر علی عمران آپ شاید میری آمد پر حیران ہو رہے ہوں تو میں آپ کو تفصیل بتا دیتی ہوں۔ لارک نے یہاں سے پاکیشیا جاتے ہوئے مجھے بتایا تھا کہ وہ پروفائل سروس کے مشن پر ایک آدمی علی عمران کو ہلاک کرنے جا رہا ہے پھر اس کی موت کی اطلاع آئی۔ میرا اپنا تعلق بھی پروفائل سروس سے تھا۔ میں نے پروفائل سروس کے چیف کرنل گریفن سے درخواست کی وہ پاکیشیا سے لارک کی لاش منگوا دے تاکہ میں اپنے بھائی کی تجہیز و تکفین اپنے ہاتھوں سے کروں لیکن اس نے انکار کر دیا۔ اس پر میں نے پروفائل سروس سے استعفیٰ دے دیا۔ کیونکہ بھائی کے بعد میرا ویسے ہی اس سروس میں رہنے کو جی نہیں چاہ رہا تھا۔ پھر کرنل گریفن کی سرد مہری نے مجھے مزید مایوس کر دیا تھا۔ پھر میں نے اپنے طور پر کوشش کی۔ یہاں لارج کلب کے مسٹر سمتھ ہیں جو پاکیشیا رہے ہیں وہ میرے اور لارک کے بڑے اچھے دوست تھے میں نے ان سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ اتنے دنوں بعد لاش کا ملنا ناممکن ہے۔ البتہ انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ

آپ سے پاکیشیا فون پر بات کریں گے۔ میں مسلسل ان سے معلوم کرتی رہی لیکن انہوں نے ٹال مٹول سے کام لیا۔ آج جب میں نے انہیں فون کر کے پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ آپ اپنے ساتھیوں سمیت یہاں لاز آئے ہیں اور اس کی آپ سے اتفاقاً ایئرپورٹ پر ملاقات ہوئی ہے اور انہوں نے مجھے آپ کا ہوٹل اور کمرہ نمبر بھی بتا دیا۔ اب یہ اتفاق ہے کہ جب آپ آئے تھے تو میں خود بھی ایئرپورٹ پر موجود تھی اور میں نے سمتھ کو آپ سے ملتے ہوئے دیکھا تھا لیکن مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ یہ آپ ہیں۔ اب جب کہ میں کمرے میں داخل ہوئی ہوں تو میں نے آپ کو پہچان لیا ہے میں اس لئے آئی ہوں کہ اگر ممکن ہو تو لارک کی لاش کسی طرح مجھے مل جائے چاہے تابوت ہی کیوں نہ مل جائے۔ لارک اور میرے درمیان مشرقی انداز کی محبت تھی اور اب بھی ہے۔ بہرحال جو کچھ اس نے کیا وہ اس کی ڈیوٹی کا حصہ تھا اس لئے میں اس کی آپ سے معذرت تو نہیں کروں گی۔ پہلے مجھے جب اطلاع ملی کہ وہ ہلاک ہو گیا ہے تو میں سمجھی کہ آپ نے اسے ہلاک کیا ہو گا اور میں نے جذبات میں آکر فیصلہ کر لیا کہ آپ سے اپنے بھائی کی ہلاکت کا انتقام لوں گی پھر مجھے اطلاع ملی کہ اس نے خودکشی کر لی ہے تو پھر میں نے انتقام والی بات دل سے نکال دی ہے"...... سوزی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ جب کہ عمران خاموش بیٹھا اس کی باتیں سنتا رہا تھا اس نے مداخلت نہ کی تھی۔ اور پھر جیسے ہی سوزی خاموش ہوئی دروازے پر دستک کی آواز سنائی

دی۔

"یس کم ان"...... عمران نے کہا تو دروازہ کھلا اور ایک ویٹر ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا۔ اس نے کافی کی پیالیاں میز پر رکھیں اور ساتھ ہی سنیکس کی دو پلیٹیں بھی اور ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"کافی لیجئے مس سوزی"...... عمران نے کہا تو سوزی نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

"مس سوزی آپ کے بھائی کی لاش کا تابوت آپ کو مل جائے گا۔ یہ میرا وعدہ کیونکہ چاہے کوئی مجرم ہی کیوں نہ ہو اس کے پوسٹ مارٹم کے بعد اسے باقاعدہ دفن کیا جاتا ہے۔ آپ اپنا پتہ بتا دیں یا فون نمبر دے دیں میں تابوت یہاں منگوانے کے انتظامات کر کے آپ کو اطلاع دے دوں گا۔ باقی لارک بے حد ذہین آدمی تھا اس کی موت پر مجھے ذاتی طور پر بھی بے حد افسوس ہے۔ یہ ٹھیک ہے کہ اس نے مجھے قتل کرنے کی کوشش کی لیکن ایسی کوششیں تو اب تک لاکھوں نہیں تو ہزاروں لوگ کر چکے ہیں لیکن بحیثیت مسلمان میرا ایمان ہے کہ موت اور زندگی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جب اس کا حکم ہو گا تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے بچا نہ سکے گی اور جب تک اس کا حکم نہ ہو گا تو پوری دنیا مل کر بھی کوشش کر لے تب بھی وہ میرا بال بھی بیکا نہیں کر سکتی۔ ویسے لارک نے جس ذہانت سے منصوبہ بندی کی تھی اس سے واقعی میں بے حد متاثر ہوا ہوں لیکن

شاید اس نے یہ سمجھ کر خودکشی کر لی کہ اس طرح وہ پروفائل سروس اور اپنے مقصد کو چھپا لے گا لیکن اس نے جو شرٹ پہنی ہوئی تھی اس کے کالر پر یہاں کی کمپنی کا نام اور کمپیوٹر نمبر موجود تھا۔ میں نے اس کمپنی کو فون کر کے معلوم کر لیا تھا کہ اس شرٹ کے خریدار کا نام لارک تھا اور اس کا پتہ پروفائل سروس ہے اور پھر پروفائل سروس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا کوئی مشکل نہ تھا اور مجھے کرنل گریفن کے بارے میں بھی بتا دیا گیا تھا اور آپ کے بارے میں بھی اور یہ بھی بتا دوں کہ مجھے یہ بھی معلوم ہو گیا تھا کہ مجھ پر حملہ کیوں کرایا گیا تھا لیکن جب اطلاع ملی کہ پراگل اور کافرستان کے درمیان ٹیکنالوجی کا معاہدہ منسوخ ہو گیا ہے اور اب کافرستان پراگل سے بنے بنائے ریز میزائل خریدے گا تو پاکیشیا کے لحاظ سے مشن ختم ہو گیا کیونکہ ہمیں ٹیکنالوجی کی ضرورت نہیں ہے ہمارے ملک میں ایسی لیبارٹریاں ہی نہیں ہیں کہ جن میں یہ ریز میزائل تیار کیے جا سکیں اور نہ ہم ایسے ممنوعہ ہتھیار تیار کرنے اور استعمال کرنے کے قائل ہیں۔ جہاں تک کافرستان کا تعلق ہے تو وہاں ہمارا نیٹ ورک ایسا ہے کہ ہم وہاں آسانی سے ان ریز میزائلوں کو بے کار کر سکتے ہیں"...... عمران نے کافی کی چسکیاں لیتے ہوئے جواب دیا تو سوزی بے حد حیران ہوئی۔

"تو پھر آپ کی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاز میں آمد کا کیا مقصد ہے"...... سوزی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"پہلی بات تو یہ ہے کہ میرے ساتھیوں کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے نہیں ہے اور میں بھی فری لانسر ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو جب ضرورت ہوتی ہے وہ مجھے ہائر کر لیتی ہے۔ جہاں تک ہماری یہاں آمد کا تعلق ہے تو میرے ساتھیوں کا تعلق بزنس سے ہے وہ قیمتی جواہرات کا بزنس کرتے ہیں اور اس سلسلے میں وہ یورپی ملکوں کے ٹور کرتے رہتے ہیں اور میں چونکہ فارغ تھا اس لئے ان کے ساتھ آگیا ہوں"...... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں نے تو چونکہ پروفائل سروس سے استعفیٰ دے دیا ہے اس لئے میرا تو ان جھگڑوں سے اب کوئی تعلق نہیں رہا۔ البتہ میں آپ کو یہ بتا دوں کہ کرنل گریفن کو یقیناً آپ کی آمد کی اطلاع مل گئی ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ اسے آپ کی اس بات پر یقین نہ آئے جو بات آپ نے مجھے بتائی ہے"...... سوزی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"اگر یقین نہ آئے گا تو اس سے کیا فرق پڑے گا مس سوزی جب ہم یہاں حکومت کے خلاف کسی مشن پر آئے ہی نہیں تو پھر ہمیں خواہ مخواہ ڈرنے کا کیا فائدہ۔ بہرحال آپ جس کام سے آئی ہیں یہ کام ایک دو روز کے اندر ہو جائے گا۔ یہ میرا وعدہ رہا"...... عمران نے کہا۔

"بے حد شکریہ اب مجھے اجازت دیں اور چونکہ آپ یہاں مہمان ہیں اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کو یہاں کے قابل دید

مقامات کی سیر کرا دوں گی میں بھی فارغ ہوں"...... سوزی نے کہا۔

"اس آفر کا بے حد شکریہ لیکن میں جن لوگوں کے ساتھ آیا ہوں ان سے ہٹ کر ظاہر ہے تفریح نہیں کر سکتا۔ ویسے آپ سے ملاقات ہوتی رہے گی"...... عمران نے کہا تو سوزی اٹھ کھڑی ہوئی۔ پھر عمران اسے دروازے تک چھوڑنے آیا اور سوزی کمرے سے نکل کر لفٹ کے ذریعے ہال میں پہنچی اور تھوڑی دیر بعد وہ اپنی کار میں بیٹھی واپس اپنی رہائش گاہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"یہ شخص انتہائی گہرا آدمی ہے"...... سوزی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اپنے فلیٹ میں پہنچ کر اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"سوزی بول رہی ہوں چیف سے بات کراؤ"...... سوزی نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو"...... چند لمحوں بعد چیف کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"چیف میں سوزی بول رہی ہوں۔ میں ابھی عمران سے اس کے ہوٹل میں ملاقات کر کے واپس آئی ہوں"...... سوزی نے کہا۔

"اچھا کیا باتیں ہوئیں"...... چیف نے بڑے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا تو سوزی نے شروع سے لے کر آخر تک ہونے والی تمام بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

"اوہ اس کا مطلب ہے کہ عمران کو ان سارے واقعات کا علم ہو گیا ہے جس کے بارے میں ہم سمجھ رہے تھے کہ اسے علم نہیں ہو سکتا"...... چیف نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"یس چیف اسے مکمل طور پر علم ہے اور جہاں تک میں نے اندازہ لگایا ہے یہ شخص حد درجہ گہرا آدمی ہے اور اس کے ساتھی بھی سیکرٹ سروس سے متعلق ہیں اور یہ یہاں ان ریز میزائلوں کے سلسلے میں ہی آئے ہیں"...... سوزی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے تم ان سے ملتی رہو۔ اعلیٰ حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ جب تک یہ ریز میزائلوں کے لئے حقیقی طور پر خطرہ نہ بن جائیں اس وقت تک ان کے خلاف کوئی ایکشن نہ لیا جائے کیونکہ ان کے خلاف ایکشن ان کے خدشات کو کنفرم کر دے گا اور پھر حکومت پاکیشیا اقوام متحدہ کے پاس پہنچ جائے گی اور یہ بات تم جانتی ہو کہ یہ ریز میزائل بہرحال ممنوعہ ہتھیار ہیں۔ اگر یہ بات ثابت ہو گئی کہ پراگل ایسے میزائل تیار کر رہا ہے تو اقوام متحدہ کے معاہدے کے مطابق پوری دنیا کے ممالک پراگل سے ہر قسم کے معاہدات منسوخ کر دیں گے۔ تمام تجارتی تعلقات ختم دیئے جائیں گے اور پراگل پوری دنیا میں اکیلا رہ جائے گا اور ہو سکتا ہے کہ ہمارا ہمسایہ ملک کسپانیہ اس صورت حال سے فائدہ اٹھا کر پراگل پر حملہ کر دے اور پراگل ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے"...... چیف نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ واقعی یہ پہلو تو میرے ذہن میں نہیں تھے چیف۔ ٹھیک ہے میں ان سے ملتی رہوں گی اور آپ کو رپورٹیں دیتی رہوں گی"۔ سوزی نے کہا۔

"ان کی باقاعدہ اور سختی سے نگرانی ہو رہی ہے لیکن تمہاری رپورٹ اس نگرانی سے کہیں زیادہ میرے لئے فائدہ مند ثابت ہو گی کیونکہ تم میں تجزیہ کرنے اور اندازہ لگانے کی جو صلاحیتیں ہیں وہ اور کسی میں نہیں ہیں"...... چیف نے کہا تو سوزی کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔

"اس حوصلہ افزائی کا بے حد شکریہ آپ واقعی قدر شناس ہیں"۔ سوزی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے اوکے اور گڈ بائی کے الفاظ سن کر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے کمر لگا دی۔ وہ اب کوئی جامع منصوبہ بندی کرنا چاہتی تھی جس سے وہ مستقل طور پر عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ رہ سکے۔

سفید رنگ کی نئے ماڈل کی کار خاصی تیز رفتاری سے لاز شہر کے شمالی نواحی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر تنویر تھا جب کہ اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور صفدر بیٹھے ہوئے تھے۔ چاروں نے مقامی میک اپ کر رکھا تھا۔ انہوں نے خاموشی سے اور بغیر عمران کو کچھ بتائے ہوٹل چھوڑ کر ایک سٹیٹ ڈیلر کی مدد سے ایک رہائش گاہ حاصل کر لی تھی۔ یہ کار بھی انہوں نے اس سٹیٹ ڈیلر کی مدد سے حاصل کی تھی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے اسلحہ مارکیٹ سے جا کر اپنی مرضی کا اسلحہ بھی خرید لیا تھا۔ پراگل میں اسلحہ پر کسی قسم کی کوئی قانونی پابندی نہیں تھی اس لئے یہاں مارکیٹوں میں ہر قسم کا جدید ترین اسلحہ آسانی سے مل جاتا تھا۔ البتہ اسلحے کے غیر قانونی استعمال پر پابندی تھی اور اس وقت وہ کار میں بیٹھے لاز کے شمالی

طرح کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ شہر کی حدود سے باہر نکلتے ہی سڑک پر ٹریفک کا رش تقریباً نہ ہونے کے برابر رہ گیا تھا۔

"عمران کو جب معلوم ہو گا کہ ہم اچانک ہوٹل سے غائب ہو گئے ہیں تو کہیں وہ پریشان نہ ہو جائے"...... جولیا نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"اس میں ہنسنے کی کیا بات ہے صفدر"...... جولیا نے برا مناتے ہوئے کہا۔

"مس جولیا آپ عمران کو بچہ سمجھتی ہیں وہ اگر چاہے تو وہیں بیٹھے بیٹھے ہماری تمام نقل و حرکت کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتا ہے۔ ان کی تیز رفتاری اور کامیابی کا بنیادی راز یہی ہے کہ اسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے کس وقت کیا کرنا ہے۔ کس سے رابطہ کرنا ہے اور کس طرح مشن کو آگے بڑھانا ہے جب کہ ہمارے رابطے نہ ہونے کے برابر ہیں اب بھی وہ چاہے تو یہاں کے کسی بھی گروپ کو ہماری تلاش میں یا نگرانی پر لگا سکتا ہے اور ہمیں علم تک نہ ہو سکے گا اور اسے ہماری رپورٹیں باقاعدگی سے ملتی رہیں گی"۔ صفدر نے جولیا کی ناراضگی کی وجہ سے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"جب ہم خود کام کریں گے تو لامحالہ ہمارے بھی رابطے ہو جائیں گے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے۔ اصل میں ہمیں کام کرنے کا موقع ہی

نہیں ملتا"...... جولیا نے فوراً ہی تنویر کی حمایت کی تو تنویر کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا اور صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد کار تو... علاقے میں داخل ہو کر ایک دو منزلہ عمارت کی سائیڈ میں بنی ہوئی پارکنگ میں جا کر رک گئی۔ عمارت کے اوپر کنگ کلب کا جہازی سائز کا بورڈ موجود تھا۔ وہ کار سے اترے اور تیز تیز قدم اٹھاتے کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ کلب کا ہال اس وقت خاصا بھرا ہوا تھا۔ ہال میں موجود افراد کا تعلق زیر زمین دنیا سے تھا۔ ہال میں منشیات کا دھواں اور شراب کی بو جیسے ماحول کا حصہ بن چکی تھی۔ ایک طرف ایک بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار نیم عریاں لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے دو سروس کرنے میں مصروف تھیں۔ ایک نے رسیور کان سے لگایا ہوا تھا جب کہ چوتھی سٹول پر اطمینان سے بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی نظریں جولیا اور اس کے ساتھیوں پر جمی ہوئی تھیں اور اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"روڈی سے کہو کہ مری اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئی ہے"۔ جولیا نے سٹول پر بیٹھی ہوئی لڑکی سے انتہائی جارحانہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"کیا روڈی سے تمہاری ملاقات طے ہے"...... لڑکی نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"اسی لئے تو ہم یہاں آئے ہیں ورنہ تمہاری پہاڑی بکری جیسی شکل کو دیکھنے ہم اتنی دور نہیں آسکتے تھے"...... جولیا نے اور زیادہ

جارحانہ لہجے میں کہا تو لڑکی کے چہرے پر یکلخت انتہائی کبیدگی کے تاثرات ابھر آئے لیکن اس نے منہ سے کوئی جواب دینے کی بجائے سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"باس کاؤنٹر سے میگی بول رہی ہوں ایک مقامی لڑکی مری اپنے تین مرد ساتھیوں کے ساتھ آپ سے ملاقات کے لئے آئی ہیں"۔ میگی نے کہا اور پھر دوسری طرف سے بات سن کر اس نے او کے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ساتھ ہی راہداری میں چلے جاؤ آخر میں دروازہ روڈی کے آفس کا ہے"...... لڑکی نے اسی طرح ناراض سے لہجے میں کہا۔

"اپنا لہجہ درست رکھا کرو ورنہ ایک لمحے میں تمہارا یہ بھدا سا جسم قبر میں اتر سکتا ہے سمجھیں"...... جولیا نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور تیزی سے اس راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ لڑکی کے چہرے پر اس بار حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ راہداری کے آخر میں ایک دروازہ موجود تھا جس کے باہر نیم پلیٹ پر روڈی اور منیجر کے الفاظ درج تھے۔ باہر کوئی دربان نہیں تھا۔ جولیا نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گئی اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی اندر آگئے۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا لیکن اس کی سجاوٹ اور فرنیچر میں گھٹیا پن نمایاں تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک بھاری جسم اور چوڑے چہرے والا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر خباثت کے تاثرات جیسے مجسم نظر آ رہے تھے۔ چھوٹی چھوٹی

آنکھوں میں تیز چمک تھی اور جولیا کو دیکھ کر یہ چمک واضح طور
شیطانی چمک میں تبدیل ہو گئی۔

"خوش آمدید مس مرسی۔ خوش آمدید"...... اس بھاری جسم والے آدمی نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی میز کی سائیڈ سے نکل کو جولیا کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا۔

"مجھے الرجی ہے اس لئے میں کسی سے مصافحہ نہیں کرتی۔ یہ میرے ساتھی ہیں اور ہمارے پاس زیادہ وقت نہیں ہے"...... جولیا کا لہجہ اسی طرح جارحانہ تھا۔

"اوہ اچھا تشریف رکھیں"...... روڈی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہلکے سے غصے کے تاثرات ابھر آئے تھا وہ واپس میز کے پیچھے اپنی کرسی پر بیٹھ گیا جب کہ جولیا اور اس کے ساتھی میز کی دوسری طرف صوفوں پر بیٹھ گئے جب کہ جولیا میز کے ساتھ رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"انتھونی روڈی کو اس کی مطلوبہ رقم دو"...... جولیا نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس میڈم"...... صفدر نے اٹھ کر مؤدبانہ میں کہا اور پھر جیب سے بڑے نوٹوں کی ایک بھاری سی گڈی نکال کر اس نے روڈی کے سامنے اچھال دی۔ روڈی نے جھپٹ کر گڈی اٹھائی نوٹوں کو بڑے ماہرانہ انداز میں انگلیوں سے پھڑپھڑایا اور پھر میز کی دراز کھول کر گڈی اس نے دراز میں رکھ دی۔

"ہاں اب فرمائیں آپ کیا معلوم کرنا چاہتی ہیں"...... روڈی نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"میزائل فیکٹری کو شراب سپلائی کرنے کا ٹھیکہ کس کے پاس ہے"۔ جولیا نے کہا تو روڈی بے اختیار اچھل پڑا۔

"میزائل فیکٹری وہ کون سے فیکٹری ہے میں تو یہ نام آج آپ کے منہ سے سن رہا ہوں"...... روڈی نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"دیکھو روڈی ہمیں یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ پراگل کے دفاعی اداروں کو شراب سپلائی کرنے کا بنیادی ٹھیکہ تمہارے پاس ہے اور تم نے آگے چھوٹے ٹھیکیداروں کو ٹھیکے دیئے ہوئے ہیں اور میزائل فیکٹری بھی وزارت دفاع کے تحت آتی ہے اس لئے لامحالہ اسے بھی شراب کی سپلائی یا تم کرتے ہو یا تمہارا کوئی آدمی۔ تمہیں یہ بھاری رقم صرف اس لئے دی گئی ہے کہ تم بتاؤ گے کہ یہ ٹھیکہ کس کے پاس ہے"...... جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر میں بتا دوں تو آپ اس کا کیا کریں گی"...... روڈی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہم اسے اس کی منہ مانگی رقم دیں گے۔ اس میزائل فیکٹری کے اندر ہمارے ریکٹ کا ایک مخالف کام کرتا ہے۔ اور ہمارے ریکٹ نے اس کی جنرل کلنگ کا حکم دیا ہے اور یہ ڈیوٹی ہمارے ذمے ہے۔ ہم اس ٹھیکیدار کی مدد سے اس آدمی کو ٹھکانے لگانا چاہتے ہیں"۔

جولیا نے کہا۔

" آپ کا ریکٹ کون سا ہے۔ کیا نام ہے "...... روڈی نے زیادہ چونکتے ہوئے کہا۔

" یہ تمہارا درد سر نہیں ہے روڈی۔ اپنی اوقات میں رہو۔ یہ تمہارے لئے آخری وارننگ ہے ورنہ تمہارا یہ کلب تم سمیت میزائلوں سے تنکوں کی طرح اڑایا جا سکتا ہے ہم نے تمہیں رقم دی ہے ورنہ اگر ہم چاہتے تو تمہیں یہاں سے اغوا کر کے تمہاری روح سے بھی سب کچھ معلوم کر لیتے لیکن ہم اپنے اصولوں کے تحت کام کرتے ہیں "...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

" آپ وہاں کس آدمی کو ٹھکانے لگانا چاہتی ہیں "...... روڈی نے کہا۔

" اس سے بھی تمہیں کوئی مطلب نہیں ہونا چاہئے تم اپنی بات کرو ہاں یا ناں میں جواب دو "...... جولیا نے کہا تو روڈی نے میز کی دراز کھولی اور اس میں موجود نوٹوں کی گڈی اٹھا کر جولیا کی طرف پھینک دی۔

" آئی ایم سوری میڈم۔ آپ جا سکتی ہیں اور جو کچھ آپ سے میرے اور میرے کلب کے خلاف ہو سکتا ہے کر لیں۔ یہ کلب لاوارثوں کا نہیں ہے اس کے وارث پورے پراگل کے کنگ ہیں "...... روڈی نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" اوکے۔ تمہاری مرضی "...... جولیا نے گڈی اٹھا کر صفدر کی

طرف اچھالتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

" آخری بار کہہ رہی ہوں رقم لے لو اور بتا دو۔ تمہارا نام سامنے نہیں آئے گا "...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔ جولیا کے ساتھی بھی اٹھ کھڑے ہوئے لیکن اسی لمحے روڈی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ہاتھ میں اب مشین پسٹل پکڑا ہوا تھا یہ شاید اس نے اس کھلی دراز سے اٹھایا تھا جس میں سے اس نے نوٹوں کی گڈی نکال کر واپس کی تھی۔

" مجھے دھمکیاں دینے کے باوجود تم لوگ زندہ واپس جا رہے ہو اسے میری مہربانی سمجھو اور یہاں سے دفع ہو جاؤ تم نے روڈی کو شاید کوئی عام سا غنڈہ بدمعاش سمجھ رکھا ہے جب کہ روڈی پراگل کا سب سے بڑا نام ہے "...... روڈی نے غراتے ہوئے کہا۔

" اوکے۔ غصہ تھوک دو۔ میں تو تمہیں چیک کر رہی تھی "۔ جولیا نے اچانک ہنستے ہوئے کہا تو روڈی کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

" انتھونی روڈی کو گڈی دو "...... جولیا نے مسکرا کر صفدر سے کہا اور صفدر نے ایک بار پھر جیب سے گڈی نکال کر جولیا کے ہاتھ میں دے دی۔ اور جولیا نے گڈی روڈی کے سامنے رکھ دی تو روڈی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور گڈی اٹھا کر اس نے دراز میں رکھی اور ساتھ ہی مشین پسٹل بھی رکھ کر دراز بند کر دی لیکن

دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ کرسی سمیت اچھل کر سائیڈ پر آگرا۔ جولیا کا بازو اچانک گھوما تھا۔ اسی لمحے تنویر نے آگے بڑھ کر لات چلائی اور جھٹکا کھا کر اٹھتا ہوا روڈی ایک بار پھر چیختا ہوا نیچے گرا اور ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔

"اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالو اور رسی سے باندھ دو"...... جولیا نے کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے مس جولیا۔ اس کا کوٹ پیچھے کی طرف کر دیں"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تنویر نے اسے اٹھا کر صوفے پر ڈالا تو صفدر نے اس کا کوٹ اس کی پشت کی طرف اتار دیا اور پھر اسے گھسیٹ کر ایک کونے میں بٹھا دیا اور پھر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو صفدر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔

"اس سے پوچھ گچھ میں کروں گا"...... تنویر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے تیز دھار خنجر نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"میں خود پوچھ گچھ کروں گی"...... جولیا نے کہا اور پھر جیسے ہی روڈی کی آنکھیں کھلیں جولیا کا ہاتھ گھوما اور روڈی کے چہرے پر زوردار تھپڑ پڑا اور روڈی ایک جھٹکے سے سائیڈ پر گرا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کا چہرہ بگڑ گیا تھا۔

"اس تھپڑ کا مقصد صرف تمہیں پوری طرح ہوش میں لانا تھا کیونکہ ہمارے پاس وقت نہیں ہے"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں اس کے لئے بھگتنا پڑے گا"...... روڈی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"لاسٹن اس کی ایک آنکھ نکال دو"...... جولیا نے تنویر سے کہا تو تنویر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا بازو گھوما اور کمرہ روڈی کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر نے اس کی دائیں آنکھ میں خنجر کی نوک اتار دی تھی۔

"تم دونوں باہر رکو۔ اچانک کوئی آ نہ جائے"...... جولیا نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے کمرے کا دروازہ کھول کر باہر نکل گئے اور دروازہ بند کر دیا گیا۔ تنویر نے اس دوران خنجر کو بڑے اطمینان سے روڈی کے کوٹ سے صاف کرنا شروع کر دیا۔ روڈی کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا تھا اور وہ مسلسل دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔

"اب بولو ورنہ دوسری آنکھ بھی نکال دی جائے گی پھر تمہارے جسم کی تمام ہڈیاں بھی توڑ دی جائیں گی اور تم جب بے حس و حرکت حالت میں کلب کے سامنے فٹ پاتھ پر پڑے ہو گے تب میں دیکھوں گی کہ تمہارے وارث تمہارے بارے میں کیا فیصلہ کرتے ہیں"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ اس قدر ظالم اور سفاک عورت میں نے پہلے

نہیں دیکھی"...... روڈی نے رک رک کر کہا۔

" لاسٹن میں صرف تین تک گنوں گی اگر تین تک روڈی ہمارا مطلوبہ جواب نہ دے تو دوسری آنکھ بھی نکال دینا"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رک رک کر گنتی شروع کر دی۔

" رک جاؤ میں بتاتا ہوں۔ میں اس حالت میں مرنا نہیں چاہتا رک جاؤ"...... یکلخت روڈی نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" جو کچھ تم بتاؤ گے اسے کنفرم بھی کرو گے ورنہ تمہاری حالت اس سے بھی بری کر دی جائے گی"...... جولیا نے کہا۔

" میزائل فیکٹری کو میزائل فیکٹری نہیں کہا جاتا بلکہ اسے ریڈ لیب کہا جاتا ہے میں ایک بار وہاں گیا تھا۔ میں نے وہاں میزائل بنتے دیکھے تھے اس لئے مجھے معلوم ہے کہ تم میزائلوں کی فیکٹری کسے کہہ رہی ہو۔ اس کی سپلائی براہ راست میرے پاس ہے کیونکہ اس کا انچارج ڈاکٹر ٹاسٹر ایک خصوصی کاک ٹیل شراب پیتا ہے اور یہ کاک ٹیل شراب صرف میں ہی بنا سکتا ہوں اور کسی کے ہاتھ سے بنی ہوئی کاک ٹیل ڈاکٹر ٹاسٹر کو پسند نہیں آتی۔ اس نے مجھے بلوایا تھا تاکہ میں اسے بتاؤں کہ میں یہ کاک ٹیل کس طرح بناتا ہوں اس لئے میں ایک بار وہاں گیا تھا۔ میں نے اس کے سامنے کاک ٹیل بنائی لیکن اس نے کہا کہ اس میں بہت وقت لگتا ہے اور اتنا وقت اس کے پاس نہیں ہے اس لئے بس میں خود ہی بنا کر اور بوتلوں میں پیک کر

کے اسے خصوصی طور پر سپلائی کر دوں میں نے اس کی قیمت بہت زیادہ بتا دی اور ڈاکٹر ٹاسٹر نے اسے بلا حیل و حجت تسلیم کر لیا اس لئے اس کا ٹھیکہ میرے پاس ہے۔ ہر ماہ لیب کے دو آدمی آتے ہیں اور کلب سے شراب لے کر چلے جاتے ہیں تین روز پہلے وہ آئے تھے اور ایک ماہ کا کوٹہ لے گئے ہیں اور اب ایک ماہ بعد وہ دوبارہ آئیں گے"۔ روڈی نے تیز تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

" تمہارا ڈاکٹر ٹاسٹر سے رابطہ تو ہو گا۔ فون کے ذریعے یا ٹرانسمیٹر کے ذریعے"...... جولیا نے پوچھا۔

" نہیں وہ انتہائی سخت ممنوعہ علاقہ ہے۔ مجھے بھی وہاں ایک بند باڈی کی ویگن میں لے جایا گیا تھا۔ اس کا آدمی آکر جو کچھ کہنا ہوتا ہے کہتا ہے"...... روڈی نے جواب دیا۔

" تم جیسے آدمی کو لازماً یہ معلوم ہو گا کہ یہ لیبارٹری کس علاقے میں ہے"...... جولیا نے کہا۔

" نہیں۔ مجھے واقعی نہیں معلوم"...... روڈی نے کہا۔

" لاسٹن میں دوبارہ تین تک گنتی شروع کر رہی ہوں تیار ہو جاؤ"۔ جولیا نے ایک بار پھر غراتے ہوئے کہا۔

" یس میڈم"...... تنویر نے بھی سرد مہرانہ لہجے میں کہا تو جولیا نے ایک بار پھر گنتی شروع کر دی۔

" رک جاؤ۔ میں جو کچھ جانتا تھا میں بتا دیتا ہوں"...... روڈی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور جولیا نے نہ صرف گنتی بند کر دی بلکہ ہاتھ

اٹھا کر اس نے تنویر کو بھی روک دیا۔

"دیکھو روڈی اگر زندگی چاہتے ہو تو سب کچھ سچ سچ بتا دو اس میں تمہارا فائدہ ہے۔ مرنے کے بعد نہ تمہارے وارث تمہیں دوبارہ زندہ کر سکیں گے اور نہ تم اس دنیا کی رنگینیوں سے کوئی فائدہ اٹھا سکو گے اس لئے زندگی کی قدر کرو اور تم مجھے جو کچھ بتا رہے ہو اس سے تم کسی قسم کی کوئی غیر قانونی حرکت بھی نہیں کر رہے"...... جولیا نے کہا۔

"میں نے تمہیں سچ بتایا ہے کہ ڈاکٹر ٹاسٹر نے مجھے بلوایا تھا۔ اس کے آدمی یہاں آئے اور مجھے ایک بند باڈی کی ویگن میں بٹھا کر لے گئے۔ گو مجھے کچھ نظر نہیں آرہا تھا لیکن میں پیدا یہیں ہوا ہوں اور لاز اور اس کے گرد نواح کا کوئی علاقہ ایسا نہیں ہے جو میں نے نہ دیکھ رکھا ہو۔ بند باڈی کی ویگن دو لمبی سرنگوں سے ہی گزری تھی۔ سرنگ سے گزرتے ہوئے آوازوں میں لامحالہ فرق پڑ جاتا ہے اور اندر بیٹھے ہونے کے باوجود مجھے معلوم ہو گیا کہ گاڑی سرنگ سے گزر رہی ہے پھر گاڑی کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ پہاڑی علاقے میں دوڑ رہی ہے کیونکہ کبھی اس کا رخ اونچائی کی طرف ہو جاتا اور کبھی ڈھلوان کی طرف۔ اس طرح مجھے معلوم ہو گیا کہ مجھے لاز کے شمال مشرق میں تقریباً چالیس کلومیٹر کے فاصلے پر ایک خشک ویران پہاڑی علاقہ ٹیوڈر میں لے جایا جا رہا ہے کیونکہ دو سرنگیں صرف ٹیوڈر کے علاقے ہی میں ہیں اور اب گزشتہ دس بارہ سالوں سے اس پورے علاقے

کو فوج نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور وہاں کسی کو نہیں جانے دیا جاتا۔ اسے انتہائی سختی سے ممنوعہ علاقہ قرار دیا گیا ہے۔ دوسری سرنگ سے تقریباً دو کلومیٹر دور جا کر گاڑی رک گئی پھر اس طرح کی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی جیسے کوئی بھاری چٹان اپنی جگہ سے ہٹائی جا رہی ہو۔ اس کے بعد گاڑی آگے بڑھی اور ڈھلوان میں اترتی چلی گئی۔ پھر رک گئی اور مجھے نیچے اتارا گیا تو میں ایک راہداری کے آغاز میں تھا۔ پھر مجھے راہداری سے گزار کر ایک بڑے کمرے میں لے جایا گیا۔ اس کمرے میں صرف ایک میز اور دو کرسیاں تھیں۔ یہاں میز پر کاک ٹیل بنانے کے لئے تمام شرابیں رکھی ہوئی تھیں اور بوڑھا پروفیسر ٹاسٹر بھی وہاں موجود تھا۔ ٹاسٹر سے میرا تعارف کرایا گیا اور پھر ٹاسٹر کے سامنے میں نے کاک ٹیل تیار کی۔ جسے اس نے پیا اور تصدیق کی یہ واقعی وہی کاک ٹیل ہے جو اسے پسند ہے لیکن چونکہ اس میں وقت بہت لگتا ہے اور اس کے پاس وقت نہیں ہے اس لئے میں اسے تیار کر کے بوتلوں میں بند کر کے بھجوا دیا کروں اور میں نے اس لئے حامی بھر لی کہ اس کا معاوضہ مجھے دوگنا ملتا تھا اور اس کے بعد مجھے اسی طرح بند باڈی ویگن میں واپس لایا گیا"...... روڈی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تم نے چونکہ سچ بتایا ہے اس لئے تمہاری موت اب آسان کر دی جائے گی"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تنویر کو ہاتھ کا مخصوص اشارہ کیا تو تنویر نے پلک جھپکنے میں

ہاتھ میں پکڑا ہوا خنجر روڈی کے سینے میں اتار دیا۔ روڈی کے حلق سے ایک کربناک چیخ نکلی اور وہ صوفے پر گر کر مچھلی کی طرح تڑپنے لگا لیکن دل میں گھس جانے والے خنجر نے اسے زیادہ تڑپنے کی مہلت نہ دی اور وہ منہ کے بل فرش پر گرا اور ساکت ہو گیا تو تنویر نے اسے پلٹا اور پھر دستے تک اس کے سینے میں گھسا ہوا خنجر نکال کر اس نے اطمینان سے اسے روڈی کے لباس سے صاف کیا اور اس کا پشت کی طرف نیچے کیا گیا کوٹ اوپر کر کے وہ سیدھا ہو گیا اور اس نے خنجر واپس اپنے کوٹ کے اندر بنی ہوئی مخصوص جیب میں ڈال لیا۔ جولیا اس دوران خاموش کھڑی دیکھتی رہی۔

"او کے آؤ"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار تیزی سے واپس ان کی رہائش گاہ کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

"کیا ہوا مس جولیا"...... صفدر نے جولیا سے پوچھا اور جولیا نے اسے وہ ساری تفصیل بتا دی جو روڈی نے بتائی تھی۔

"ویری گڈ اب علاقہ تو مارک ہو گیا۔ اب اس علاقے پر کام ہو سکتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ کیپٹن شکیل کی شراب کی سپلائی والی ٹپ خاصی کامیاب رہی ہے"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں حالانکہ میرا خیال تھا کہ یہ ٹپ کامیاب نہیں رہے گی لیکن واقعی یہ بہت فائدہ مند رہی ہے اب ہم نے سب سے پہلے رہائش گاہ میں جا کر اس کار کی نمبر پلیٹ تبدیل کرنی ہے اور اپنے میک اپ

بھی۔ کیونکہ یہاں کی پولیس بہت تیز ہے۔ انہیں لامحالہ ہمارے حلیے بھی معلوم ہو جائیں گے اور کار کا نمبر بھی"...... جولیا نے کہا۔

"اسی لئے تو میں نے جعلی نمبر پلیٹ والا آئیڈیا دیا تھا کیونکہ گاڑی تو ظاہر ہے ان حالات میں اتنی آسانی سے نہ کہیں چھوڑی جا سکتی ہے نہ تبدیل کی جا سکتی ہے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے دراصل جاتے ہوئے بھی اور اب واپسی پر بھی فکر کھائے جا رہا ہے کہ جعلی نمبر پلیٹ کی وجہ سے ہم کسی چیکنگ میں نہ پکڑے جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں مس جولیا چیکنگ کے باوجود یہ نمبر درست ہو گا کیونکہ یہ نمبر ہوٹل کاسینو کی ایک پرائیویٹ گاڑی کا ہے۔ میں نے اسے دیکھا تھا اس لئے میرے ذہن میں تھا"...... صفدر نے جواب دیا تو جولیا نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

عمران نے ہوٹل کے ہال میں داخل ہوتے ہی نظریں ادھر ادھر گھمائیں اور پھر اس کی نظریں ایک کونے میں موجود ایک نوجوان لڑکی پر جم گئیں جو اکیلی بیٹھی ہوئی تھی۔ عمران اس وقت اپنی اصل شکل میں تھا۔ یہ چیف ہوٹل تھا۔ پراگل کا ایک درمیانے درجے کا ہوٹل جس میں ہر قسم کے لوگ موجود تھے۔ زیادہ تر تعداد ایکریمین اور باچانیوں کی تھی اور عمران سمجھ گیا کہ یہ سیاح ہیں کیونکہ دنیا بھر میں ایکریمی اور باچانی دونوں قومیتوں کے سیاح سب سے زیادہ پائے جاتے تھے۔ لڑکی شراب پینے میں مصروف تھی۔ اس کے سامنے کوئی رسالہ کھلا ہوا رکھا تھا اور وہ اسے دیکھنے میں مصروف تھی۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس میز کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"کیا میں مس میگی کی خدمت عالیہ میں سلام پیش کر سکتا ہوں"۔ عمران نے قریب جا کر کہا تو لڑکی بری طرح اچھلی اور پھر

سائیڈ پر کھڑے عمران کو دیکھتے ہی وہ بے اختیار اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اوہ اوہ عمران صاحب آپ آگئے۔ مجھے آپ کا ہی انتظار تھا اور میری عادت ہے کہ میں انتظار کے لمحات رسالہ پڑھنے میں گزار دیتی ہوں"...... لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"رسالے کے مطالعے کی بجائے انسانوں کا مطالعہ زیادہ فائدہ مند ہوتا ہے مس میگی۔ اگر آپ اس دوران یہاں ہال میں موجود مردوں اور عورتوں کا مطالعہ کر لیتیں تو آپ پر بے شمار دلچسپ انکشافات ہوتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیسے انکشافات"...... لڑکی نے حیران ہو کر ہال میں نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

"ایک انکشاف تو یہ ہوتا کہ ہال میں موجود ڈیوڈ نظر آجاتا جو آپ کے مخالف گروپ کا خاص آدمی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لڑکی بے اختیار اچھل پڑی۔

"ڈیوڈ اور یہاں۔ نہیں وہ ایسے ہوٹلوں میں آنا پسند نہیں کرتا۔ وہ انتہائی اعلیٰ ہوٹلوں میں جاتا ہے"...... لڑکی نے قدرے پریشان سی نظروں سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ آپ کے بالکل عقب میں موجود ہے اس لئے آپ جب تک مکمل طور پر گھوم نہ جائیں آپ نہیں دیکھ سکتیں اور آپ یقیناً ایسا نہیں کریں گی تاکہ اسے یہ شک نہ پڑ جائے کہ آپ نے اسے چیک

کر لیا ہے اور دوسری بات یہ کہ ہوٹل تو ہوٹل ہی ہوتا ہے۔ اعلیٰ یا ادنیٰ تو وہ گاہکوں سے بنتا ہے۔ جس ہوٹل میں آپ جیسی شخصیت موجود ہو وہ تو خود بخود اعلیٰ ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو میگی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ کی یہی دلچسپ باتیں تو مدتوں یاد رہتی ہیں۔ بہرحال اس تعریف کا شکریہ لیکن یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ آپ نے کیوں اس طرح مجھ سے یہاں ملاقات پر اصرار کیا ہے اور ڈیوڈ کی یہاں موجودگی کس سلسلے میں ہے"...... میگی نے کہا۔

"میگی تمہارا تعلق بھی ایک سرکاری ایجنسی سے ہے۔ گو یہ سرکاری ایجنسی ایکریمیا کی ہے اور تم یہاں ایکریمیا کے مفادات کی نگہبان ہو جب کہ ڈیوڈ کا تعلق گریٹ لینڈ سے ہے اور وہ گریٹ لینڈ کا محافظ ہے اور گریٹ لینڈ اور پراگل کے درمیان جو دوستی ہے اس سے آپ بھی واقف ہیں اور دوسرے بھی اس لحاظ سے ڈیوڈ آپ کے مخالف گروپ کا آدمی قرار دیا جا سکتا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ آپ کے ساتھ میں نے اس ہوٹل میں ملاقات پر اصرار کیوں کیا ہے تو اس کی بھی ایک وجہ ہے کہ میں دیکھنا چاہتا تھا کہ ڈیوڈ آپ کی نگرانی کس انداز میں کر رہا ہے آپ نے خود کہا ہے کہ ڈیوڈ ایسے ہوٹلوں میں نہیں آتا لیکن اس کے باوجود وہ یہاں موجود ہے اور اس بات کا کھوج اب آپ خود لگالیں کہ میں نے تو فون آپ کو کیا تھا جس میں اس ہوٹل میں ملاقات پر اصرار شامل تھا پھر ڈیوڈ کو کیسے علم ہو

گیا"...... عمران نے کہا تو میگی کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہونہہ اب تمہاری بات سمجھ میں آ رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ میرا فون چیک ہو رہا ہے۔ مجھے تو اندازہ ہی نہ تھا کہ ڈیوڈ اس حد تک گر سکتا ہے"...... میگی نے کہا۔

"وہ اس سے بھی زیادہ گہرائی میں گر سکتا ہے۔ آیئے کسی اور ٹیبل پر چل کر بیٹھتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"مگر۔ کیوں......" میگی حیرت بھرے لہجے میں کچھ کہتے کہتے بے اختیار رک گئی۔

"اوہ اوہ تو یہ بات ہے ٹھیک ہے آیئے بلکہ اس ہال کی بجائے باہر لان میں چلتے ہیں"...... میگی نے اٹھتے ہوئے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ میگی نے پرس سے ایک بڑی مالیت کا نوٹ نکال کر میز پر موجود ایش ٹرے کے نیچے رکھا اور عمران کے ساتھ تیز تیز قدم اٹھاتی ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ہوٹل کے خوبصورت لان کے ایک کونے میں موجود تھے۔

"تو کیا ڈیوڈ نے میز کے نیچے ڈکٹا فون لگا رکھا تھا۔ ایسا آج تک تو پہلے کبھی نہیں ہوا"...... میگی نے بیٹھتے ہی حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" ڈیوڈ ڈبل ایجنٹ ہے۔وہ بیک وقت گریٹ لینڈ کا بھی مخبر ہے اور پراگل کی سرکاری دفاعی ایجنسی پروفائل کا بھی رکن ہے۔ میں نے اسے ایک بار پروفائل کی ایجنٹ سوزی کے ساتھ بات چیت کرتے دیکھ لیا تھا اور جو الفاظ میرے کانوں تک پہنچے تھے اس سے مجھے علم ہو گیا تھا کہ سوزی کی طرح ڈیوڈ بھی پروفائل سے متعلق ہے اور میری یہاں نگرانی ڈیوڈ کے ذمے لگائی گئی ہے۔آپ سے ملاقات کا مقصد جاننا ڈیوڈ کے لئے بے حد ضروری تھا اس لئے اس نے یہ سارا کام کیا ہے۔ بہرحال ہمارے اس طرح اٹھنے کے بعد وہ ہمارے درمیان ہونے والی بات چیت تو نہ سن سکے گا لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ اس ملاقات کی اطلاع کرنل گریفن کو دے تو کرنل گریفن آپ سے اس ملاقات میں ہونے والی گفتگو کی تفصیلات معلوم کرنے کی کوشش کرے"...... عمران نے کہا اسی لمحے ویٹر قریب آیا تو عمران نے اسے خود ہی جوس لانے کا کہہ دیا اور ویٹر واپس چلا گیا۔

" تو کیا آپ کا مجھ سے ملاقات کا مقصد حکومت پراگل کے خلاف ہے اگر ایسی بات ہے تو پھر آئی ایم سوری۔ کیونکہ بہرحال مجھے یہاں ڈیوٹی کرنی ہے"...... میگی نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں مجھے معلوم ہے کہ آپ ایکریمیا کی جس ایجنسی سے متعلق ہیں اس ایجنسی کا مقصد صرف سائنسی لیبارٹریوں اور سائنس دانوں کی سرگرمیوں کی چھان بین ہے۔ میں آپ سے صرف ڈاکٹر ناسٹر کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اس

وقت پراگل کی کس لیبارٹری میں کام کر رہے ہیں اور بس"۔ عمران نے کہا تو میگی چونک پڑی۔

" کیوں ڈاکٹر ناسٹر میں تمہیں یا پاکیشیا کو کیا دلچسپی پیدا ہو گئی ہے"...... میگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ایک سائنسی پرابلم پاکیشیا کے سائنس دانوں کو در پیش ہے اور یہ پرابلم صرف ڈاکٹر ناسٹر ہی حل کر سکتا ہے وہ ریز پر پوری دنیا میں اتھارٹی کا درجہ رکھتا ہے لیکن ڈاکٹر ناسٹر گزشتہ کئی سالوں سے غائب ہے۔ کسی کو معلوم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے۔ بڑی مشکل سے صرف اتنا معلوم ہو سکا ہے کہ وہ پراگل کی کسی خفیہ لیبارٹری کا انچارج ہے اس لئے مجھے یہاں آنا پڑا۔ اب چونکہ یہ لیبارٹری خفیہ ہے اس لئے ظاہر ہے حکومت پراگل تو اس بارے میں کچھ بتانے کے لئے تیار نہیں ہو گی۔ چنانچہ میں نے بہت سوچ بچار کے بعد تمہارا انتخاب کیا ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ تم جیسی باصلاحیت ایجنٹ ہو تمہیں اس بارے میں لامحالہ معلوم ہو گا"...... عمران نے کہا۔

" لیکن تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں پراگل میں ہوں اور میرا فون نمبر تمہیں کہاں سے ملا جب کہ میری اور تمہاری آخری ملاقات کئی سال پہلے ایکریمیا میں ہی ہوئی تھی"...... میگی نے کہا۔

" تمہاری ایجنسی میں تمہارے علاوہ اور بھی میرے کرم فرما موجود ہیں۔ میں نے ان سے اتنا معلوم کیا تھا کہ پراگل میں تمہاری ایجنسی کا کون انچارج ہے اور انہوں نے تمہارا نام لے دیا اور پھر

میرے اصرار پر از راہ کرم مجھے تمہارا فون نمبر بھی بتا دیا گیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور میگی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم سے خدا سمجھے تم واقعی انسان کو پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالتے ہو لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ ڈیوڈ اور پروفائل سروس کیوں تم سے اس قدر الرجک ہو رہی ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ تم مجھے بھی چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو"...... میگی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

اسی لمحے ویٹر ٹرے میں جوس کے دو گلاس رکھے آیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک ایک گلاس وہیں میز پر رکھا اور پھر مڑنے ہی لگا کہ لڑکھڑایا اور اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے میز پکڑی عمران اور میگی سے معذرت کی اور واپس چلا گیا۔

"ڈیوڈ واقعی بات چیت سننے کے لئے پاگل ہو رہا ہے۔ حالانکہ ہمارا مقصد تو صرف گپیں مارنا ہے"...... عمران نے کہا تو میگی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جس طرف سے ویٹر نے میز کو پکڑا تھا۔ اس نے میز کے کنارے کے نیچے ہاتھ پھیرا اور دوسرے لمحے ایک چھوٹا سا بٹن اس کے ہاتھ میں تھا کیونکہ وہ بھی ایک باصلاحیت ایجنٹ تھی اور ویٹر کے اس طرح لڑکھڑانے کا مقصد وہ بھی سمجھ گئی تھی۔

"نانسنس، احمق، یہ طریقہ ہے کسی کی بات چیت سننے کا"۔ میگی نے غصیلے لہجے میں کہا اور بٹن کو زمین پر رکھ کر اس نے اپنی باریک ایڑی کا سرا اس پر رکھا اور لات کو ایک زوردار جھٹکا دیا۔

"اب سن لو باتیں"...... میگی نے کہا اور ٹانگ ہٹا کر اس نے جھک کر بٹن کو دیکھا جو کچلا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"ہاں اب تو میں ضرور پوچھوں گی کہ یہ لوگ کیوں اس حد تک جا رہے ہیں"...... میگی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر یہی معاملہ میرا اور ڈیوڈ کا ہوتا تو تم کیا کرتیں"...... عمران نے جوس کا گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کرتی۔ کیا مطلب"...... میگی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں یہی تجسس ہوتا کہ پاکیشیا کے علی عمران کی گریٹ لینڈ کے معروف ایجنٹ سے ملاقات کیوں ہو رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو میگی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ اب میں سمجھ گئی۔ تم واقعی اس ٹائپ کے ہو کہ تم اگر ویٹر سے بھی بات کر لو تو مخالف ایجنٹ سوچتے رہتے ہیں کہ تم نے ویٹر سے کیا بات کی ہے۔ بہرحال اصل بات یہ ہے مسٹر علی عمران کہ مجھے ڈاکٹر ٹاسٹر کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں نے تو یہ نام ہی پہلی بار تمہارے منہ سے سنا ہے"...... میگی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اگر تم نہیں بتانا چاہتیں میگی تو نہ بتاؤ لیکن کم از کم میرے سامنے جھوٹ نہ بولا کرو۔ تم جیسی باصلاحیت اور نڈر ایجنٹ کے منہ سے جھوٹ سن کر شرم آتی ہے"...... عمران نے کہا۔

میرے اصرار پر از راہ کرم مجھے تمہارا فون نمبر بھی بتا دیا گیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور میگی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم سے خدا سمجھے تم واقعی انسان کو پاتال سے بھی ڈھونڈ نکالتے ہو لیکن پہلے یہ بتاؤ کہ ڈیوڈ اور پروفائل سروس کیوں تم سے اس قدر الرجک ہو رہی ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ تم مجھے بھی چکر دینے کی کوشش کر رہے ہو"...... میگی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

اسی لمحے ویٹر ٹرے میں جوس کے دو گلاس رکھے آیا اور اس نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ایک ایک گلاس وہیں میز پر رکھا اور پھر مڑنے ہی لگا کہ لڑکھڑایا اور اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کے لئے میز پکڑی عمران اور میگی سے معذرت کی اور واپس چلا گیا۔

"ڈیوڈ واقعی بات چیت سننے کے لئے پاگل ہو رہا ہے۔ حالانکہ ہمارا مقصد تو صرف گپیں مارنا ہے"...... عمران نے کہا تو میگی نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر جس طرف سے ویٹر نے میز کو پکڑا تھا۔ اس نے میز کے کنارے کے نیچے ہاتھ پھیرا اور دوسرے لمحے ایک چھوٹا سا بٹن اس کے ہاتھ میں تھا کیونکہ وہ بھی ایک باصلاحیت ایجنٹ تھی اور ویٹر کے اس طرح لڑکھڑانے کا مقصد وہ بھی سمجھ گئی تھی۔

"نانسنس، احمق، یہ طریقہ ہے کسی کی بات چیت سننے کا"۔ میگی نے غصیلے لہجے میں کہا اور بٹن کو زمین پر رکھ کر اس نے اپنی باریک ایڑی کا سرا اس پر رکھا اور لات کو ایک زور دار جھٹکا دیا۔

"اب سن لو باتیں"...... میگی نے کہا اور ٹانگ ہٹا کر اس نے جھک کر بٹن کو دیکھا جو کچلا ہوا صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"ہاں اب تو میں ضرور پوچھوں گی کہ یہ لوگ کیوں اس حد تک جا رہے ہیں"...... میگی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اگر یہی معاملہ میرا اور ڈیوڈ کا ہوتا تو تم کیا کرتیں"...... عمران نے جوس کا گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"میں کیا کرتی۔ کیا مطلب"...... میگی نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں یہی تجسس ہوتا کہ پاکیشیا کے علی عمران کی گریٹ لینڈ کے معروف ایجنٹ سے ملاقات کیوں ہو رہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو میگی بے اختیار ہنس پڑی۔

"اوہ اب میں سمجھ گئی۔ تم واقعی اس ٹائپ کے ہو کہ تم اگر ویٹر سے بھی بات کر لو تو مخالف ایجنٹ سوچتے رہتے ہیں کہ تم نے ویٹر سے کیا بات کی ہے۔ بہرحال اصل بات یہ ہے مسٹر علی عمران کہ مجھے ڈاکٹر ٹاسٹر کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں نے تو یہ نام ہی پہلی بار تمہارے منہ سے سنا ہے"...... میگی نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اگر تم نہیں بتانا چاہتیں میگی تو نہ بتاؤ لیکن کم از کم میرے سامنے جھوٹ نہ بولا کرو۔ تم جیسی باصلاحیت اور نڈر ایجنٹ کے منہ سے جھوٹ سن کر شرم آتی ہے"...... عمران نے کہا۔

"میں جھوٹ نہیں بول رہی سچ کہہ رہی ہوں"۔۔۔۔۔۔ میگی نے کہا۔

"او کے۔ اگر تم سچ کہہ رہی ہو تو پھر سچ ہی ہو گا۔ آئی ایم سوری میں نے تمہیں تکلیف دی"۔۔۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"تم ناراض ہو گئے ہو عمران حالانکہ یہ حقیقت ہے کہ مجھے واقعی معلوم نہیں ہے"۔۔۔۔۔۔ میگی نے کہا۔

"دیکھو میگی مجھے تسلیم ہے کہ تم بہت باصلاحیت ایجنٹ ہوں۔ میں تمہاری ایجنسی اور تمہاری صلاحیتوں کی بے حد تعریف کرتا ہوں لیکن مجھے افسوس ہے کہ تمہیں جھوٹ بولنے کا بھی سلیقہ نہیں ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ تم نے خود اپنی ایجنسی کے چیف کو یہ رپورٹ دی ہوئی ہے کہ ڈاکٹر ٹاسٹر کوئی اہم خفیہ دفاعی ہتھیار تیار کرنے میں مصروف ہے اور تم نے اس لیبارٹری کا بھی کھوج لگا لیا ہے جس میں وہ کام کر رہا ہے اور یہ رپورٹ تم نے دو ہفتے پہلے بھیجی تھی جس کے جواب میں تمہارے چیف نے تمہیں کہا تھا کہ ڈاکٹر ٹاسٹر جو کچھ کر رہا ہے اس کے بارے میں ایکریمیا کو پہلے ہی مشکوک اطلاعات مل چکی ہیں اور ایکریمیا اس سلسلے میں اعلیٰ سطح پر غور کر ر رہا ہے اس لئے تم اس معاملے میں مزید کوئی کام نہ کرو تاکہ کہیں پراگل حکومت وہ سب کچھ چھپا نہ لے جو کچھ ڈاکٹر ٹاسٹر کر رہا ہے اور تب سے تم نے اس معاملے میں دلچسپی لینی چھوڑ دی ہے اور تمہاری اس رپورٹ کی ایک کاپی میرے پاس موجود ہے۔ اگر تم کہو تو میں یہ

کاپی تمہارے پتے پر بھجوا سکتا ہوں"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو میگی کا چہرہ حیرت کی شدت سے بگڑتا چلا گیا۔

"اوہ۔ اوہ تم۔ تم نے یہ سب کچھ کیسے حاصل کر لیا۔ ویری بیڈ اس کا تو مطلب ہے کہ ہماری کوئی چیز بھی خفیہ نہیں ہے"۔ میگی نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ایسی کوئی بات نہیں میگی۔ مجھے تمہاری رپورٹوں اور تمہارے کاموں سے کوئی مطلب نہیں ہے اس قسم کے دھندے تو پوری دنیا میں ہوتے رہتے ہیں اور ایک ملک کے ایجنٹ دوسرے ملکوں کے بارے میں ایسی رپورٹیں بھیجتے رہتے ہیں اسی لئے تو میں نے تم سے کوئی بات نہیں کی تھی لیکن تم نے مجھے یقین دلانے کی کوشش کی کہ تم سچ بول رہی ہو اس لئے مجھے یہ سب کچھ بتانا پڑا"۔۔۔۔۔۔ عمران نے کہا تو میگی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"تم سے کچھ چھپانا ناممکن ہے۔ میں تو صرف اس لئے تم سے یہ بات چھپا رہی تھی کہ شاید یہ بات ایکریمیا کے مفاد میں نہ ہو لیکن جب تمہاری خفیہ رپورٹس تک رسائی حاصل ہے تو پھر تم سے کیا چھپایا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے میں تمہیں بتا دیتی ہوں۔ ڈاکٹر ٹاسٹر پراگل کی ایک ٹاپ سیکرٹ دفاعی لیبارٹری جسے ریڈ لیب کہا جاتا ہے کا انچارج ہے اور یہ ریڈ لیب لاز کے شمال مشرق میں ایک پہاڑی علاقے ٹیوڈر میں زیر زمین واقع ہے اور اس پورے علاقے کو ممنوعہ علاقہ قرار دے دیا گیا ہے اور وہاں ہر طرف فوج کا کنٹرول ہے اور

باقاعدہ چیک پوسٹیں بنی ہوئی ہیں اور سب سے دلچسپ بات یہ کہ وہاں ایسے سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں کہ ایکریمیا کے جاسوسی مصنوعی سیارے بھی اس لیبارٹری کی موجودگی کا وہاں پتہ نہیں چلا سکے"...... میگی نے کہا۔

"پھر تمہیں کیسے معلوم ہو گیا یہ سب کچھ"...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"اسے تم ایک اتفاق ہی کہہ سکتے ہو۔ میرے متعلق تم جانتے ہو کہ میں اعلیٰ فوجی آفیسرز کے ساتھ بہت گہرے رابطے رکھتی ہوں اس طرح مجھے اپنے مقاصد کے حصول میں کافی آسانیاں ہو جاتی ہیں۔ ایسے ہی ایک افسر سے میرے تعلقات ہو گئے اور یہ افسر ٹیوڈر کے علاقے میں تعینات تھا اور پھر میں نے اپنے مخصوص حربے کے تحت جب اس علاقے کے بارے میں اس سے معلومات حاصل کیں تو اس نے وہ سب کچھ بتایا جو میں نے رپورٹ میں کہا اور جو کچھ میں نے ابھی تمہیں بتایا ہے"...... میگی نے جواب دیا۔

"یہ بات کہ وہاں ایسے انتظامات ہیں کہ جاسوسی سیارے بھی معلومات حاصل نہیں کر سکتے۔ یہ تمہارا اپنا اندازہ ہے یا یہ بات بھی اس آفیسر نے بتائی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"میں نے حیرت کا اظہار کیا تھا کہ آج کل تو کسی لیبارٹری کو خفیہ رکھنا حماقت ہے کیونکہ جاسوسی سیارے پاتال میں بنی ہوئی لیبارٹریوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لیتے ہیں تو اس

نے بتایا کہ وہاں ایسے سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں کہ جاسوسی سیارے بھی اس لیبارٹری کا کھوج نہیں لگا سکتے"...... میگی نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے اس افسر کا اور تمہاری اس سے کہاں اور کیسے ملاقات ہوئی"...... عمران نے پوچھا تو میگی بے اختیار چونک پڑی۔

"تم کیوں پوچھ رہے ہو"...... میگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے تاکہ اس کے عہدے سے اندازہ لگا سکوں کہ کیا واقعی اسے یہ بات معلوم بھی ہو سکتی ہے یا نہیں۔ یہ خاصی اہم بات ہے"...... عمران نے جواب دیا۔

"وہ ٹیوڈر کا انچارج جنرل راک ہے۔ انتہائی تیز اور خرانٹ آفیسر ہے۔ یہ تو میرا دم تھا کہ میں نے اس سے یہ سب کچھ اگلوا لیا ورنہ اس ٹائپ کے آفیسر تو ہوا کا رخ پہچان لیتے ہیں"...... میگی نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"واقعی تم درست کہہ رہی ہو۔ کیا اب بھی وہ وہاں تعینات ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں گزشتہ ہفتے اس کا کسی اور چھاؤنی میں تبادلہ ہو گیا ہے۔ اس کی جگہ کرنل بیرک آیا ہے۔ ابھی اس سے ملاقات نہیں ہو سکی اور سچی بات تو یہ ہے کہ جب ایجنسی نے اس معاملے میں دلچسپی نہیں لی تو میں نے بھی دلچسپی چھوڑ دی ہے"...... میگی نے کہا۔

"وہاں کا فون نمبر تو تمہیں معلوم ہو گا"....... عمران نے پوچھا اور میگی نے نہ صرف اثبات میں سر ہلا دیا بلکہ ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

"او کے میگی بے حد شکریہ۔ اب مجھے اجازت دو"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ میگی بھی اٹھ کھڑی ہوئی اور پھر وہ دونوں اکٹھے ہی پارکنگ کی طرف بڑھ گئے جہاں ان کی کاریں موجود تھیں۔ عمران نے اٹھتے ہوئے جوس کا بل اور ٹپ کی رقم گلاس کے نیچے رکھ دی تھی۔

"تم نے بتایا تھا کہ تم ہوٹل کاسینو میں رہائش پذیر ہو۔ کیا اب بھی وہیں ہو"....... میگی نے پوچھا۔

"ہاں اور ستم ظریفی یہ ہے کہ بالکل اکیلا ہوں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میگی چونک پڑی اور پھر بے اختیار ہنس دی۔

"تم جیسے آدمی اکیلے ہی رہتے ہیں۔ تم کسی کو بخشتے بھی نہیں"۔ میگی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میں ابھی تک اپنے آپ کو نہیں بخشوا سکا دوسروں کو کیا بخشوں گا"....... عمران نے جواب دیا اور میگی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم ڈاکٹر ٹاسٹر سے کیسے رابطہ کرو گے۔ کیا کرنل راک کے ذریعے"....... میگی نے پارکنگ کے قریب پہنچ کر کہا۔

"مجھے ذاتی طور پر اس سے رابطے کی ضرورت نہیں ہے میں تو صرف اپنے ملک کے سائنس دانوں کو اطلاع دوں گا کہ ڈاکٹر ٹاسٹر

کہاں موجود ہے پھر وہ خود ہی اس سے رابطہ کر لیں گے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کس طرح جب ڈاکٹر ٹاسٹر سامنے ہی نہیں آ رہا تو وہ کیسے رابطہ کریں گے"....... میگی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس طرح میں نے تم سے رابطہ کیا ہے حالانکہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ تم یہاں موجود ہو"....... عمران نے کہا تو میگی بے اختیار ہنس پڑی۔

"تم پاکیشیائی واقعی رابطے کرنے میں ماہر ہو لیکن بس رابطے تک ہی محدود رہتے ہو آگے نہیں بڑھتے"....... میگی نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت پارکنگ میں داخل ہو چکے تھے۔

"پاکیشیائیوں کو خطرہ رہتا ہے کہ آگے بڑھنے کے بعد واپسی کے راستے ہی بند ہو جاتے ہیں"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے دور کھڑی ہوٹل کی کار کی طرف بڑھ گیا جبکہ میگی ہنستی ہوئی دوسری طرف اپنی کار کی طرف بڑھ گئی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے ریوالونگ کرسی پر بیٹھا ہوا ایک چوڑے چہرے اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے سامنے میز پر ایک فائل رکھی ہوئی تھی اور وہ ہاتھ میں بال پوائنٹ پکڑے اسے پڑھنے اور ساتھ ساتھ مخصوص حصوں کو انڈر لائن کرنے میں مصروف تھا۔ گھنٹی بجتے ہی اس نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... اس ادھیڑ عمر نے رسیور اٹھاتے ہی کہا۔

"ڈیوڈ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے چیف"...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیوڈ کون ڈیوڈ"...... چیف نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایس ٹی تھری ایجنٹ چیف"...... نسوانی آواز نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے بات کراؤ"...... ادھیڑ عمر نے کہا۔

"ہیلو کرنل میں ڈیوڈ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک قدرے بے تکلفانہ سی آواز سنائی دی تو ادھیڑ عمر آدمی جو پروفائل سروس کا چیف کرنل گریفن تھا نے بے اختیار برا سا منہ بنا لیا۔

"یس کیا بات ہے کیوں براہ راست کال کی ہے"...... کرنل گریفن کا لہجہ خاصا سرد تھا۔

"اگر تمہیں میری کال ناگوار گزری ہو تو میں فون بند کر دیتا ہوں کرنل۔ ویسے ایک بات بتا دوں کہ میں کسی لالچ یا طمع کی خاطر تمہاری ایجنسی کے ساتھ اٹیچ نہیں ہوا بلکہ ایسا صرف سوزی کی وجہ سے ہوا ہے۔ سوزی کے اصرار پر میں حامی بھر لی تھی اور پھر تم نے میری منتیں کیں اور اب بھی میں تمہارے اور تمہاری ایجنسی کے فائدے کے لئے ہی کام کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے بھی ایسے لہجے میں جواب دیا گیا جیسے اس نے کرنل کے سرد مہرانہ لہجے پر برا منایا ہو۔

"دیکھو ڈیوڈ۔ یہ ٹھیک ہے کہ تم سے میرے تعلقات اس لئے بے تکلفانہ ہیں کہ تم ہمارے فائدے کے لئے کام کر رہے ہو اور تم بہرحال میرے ماتحت نہیں ہو لیکن میں آفس ورک میں پروٹوکول قائم رکھنے پر سختی سے پابند ہوں اور تم اس وقت میرے ساتھ آفس میں بات کر رہے ہو۔ کسی کلب میں بات چیت نہیں ہو رہی۔ مجھے یقین ہے کہ تم آئندہ اس بات کا خیال رکھو گے"...... کرنل گریفن

نے کہا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ بہرحال تمہارے لئے ایک اہم اطلاع ہے۔ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران نے ایکریمین ایجنٹ میگی سے ہوٹل میں ایک خصوصی ملاقات کی ہے میں نے چونکہ میگی کا فون ٹیپ کرایا ہوا ہے اس لئے جب عمران نے میگی سے ہوٹل میں خصوصی طور پر ملاقات کرنے کے لئے کال کی تو میں چونک پڑا۔ گو اس گھٹیا درجے کے ہوٹل میں جانا میری عادت نہیں ہے لیکن چونکہ عمران نے میگی کے کہنے کے باوجود اس ہوٹل میں ملاقات پر اصرار کیا تھا اس لئے مجبوراً مجھے وہاں جانا پڑا۔ پھر میں نے میگی کی میز کے نیچے ڈکٹا فون نصب کرا دیا۔ پھر عمران وہاں پہنچا اور مجھے حیرت ہے کہ حالانکہ میں میک اپ میں تھا لیکن اس نے مجھے پہچان لیا اور میگی کو بتایا۔ پھر وہ اٹھ کر لان میں چلے گئے۔ میں نے ویٹر کے ذریعے وہاں بھی ڈکٹا فون نصب کرایا لیکن ویٹر کے اناڑی پن کی وجہ سے انہیں شک پڑ گیا اور انہوں نے ڈکٹا فون کو بے کار کر دیا اس طرح باوجود کوشش کے میں ان کے درمیان ہونے والی بات چیت نہیں سن سکا لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ بات چیت پروفائل سروس کے مفادات کے خلاف ہو رہی تھی"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"جب تم ان کے درمیان ہونے والی بات چیت ہی نہیں سن سکے تو پھر کال کرنے کا فائدہ ملاقاتیں تو ہوتی رہتی ہیں"...... کرنل گریفن نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میگی بے حد باخبر لڑکی ہے اور سوزی نے مجھے بتایا تھا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں پروفائل سروس کے خلاف کسی مشن میں مصروف ہے۔ کیونکہ سوزی کے بھائی لارک نے اس پر قاتلانہ حملہ کیا تھا جس میں عمران تو بچ گیا البتہ لارک خود ہی ہلاک ہو گیا۔ اس سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے کہ معاملات بے حد گہرے ہیں"...... ڈیوڈ نے کہا۔

"سوزی نے تمہیں اور کیا بتایا ہے"...... کرنل گریفن کا لہجہ مزید سرد ہو گیا۔

"اس نے جو کچھ بتایا تھا میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ سوزی نے مجھے کہا تھا کہ میں اپنے گروپ کے ذریعے اس عمران کی نگرانی کراؤں کیونکہ سوزی کا خیال تھا کہ عمران اس قدر باصلاحیت ایجنٹ ہے کہ اس کی نگرانی صرف میں اور میرا گروپ ہی کر سکتا ہے"...... ڈیوڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر بات چیت کے موضوع کا علم ہو جاتا تو زیادہ بہتر تھا"۔ کرنل گریفن نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"یہ کام تمہاری پروفائل سروس کا جیکب آسانی سے کر سکتا ہے وہ اس میگی کا بڑا گہرا دوست ہے اور مجھے معلوم ہے کہ میگی جیسی لڑکیاں اس کے لئے جان دینے کے لئے بھی تیار ہو جاتی ہیں"۔ ڈیوڈ نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ یہ بات تم نے بڑے کام کی بتائی ہے۔ تھینک یو

ڈیوڈ"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"میں ویسے بھی بڑے کام کا آدمی ہوں کرنل بشرطیکہ تم اپنے آپ کو صرف چیف نہ سمجھو۔ میری ایجنسی کے چیف سے میری کبھی نہیں بن سکی لیکن وہ اس لئے مجبور ہے کہ میری جیسی صلاحیتوں کا آدمی اسے اور دستیاب نہیں ہو سکتا"...... ڈیوڈ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا تو کرنل گریفن بے اختیار ہنس پڑا۔

"او کے ٹھیک ہے۔ تمہیں اس اطلاع پر خصوصی چیک مل جائے گا"...... کرنل گریفن نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تھینک یو کرنل"...... ڈیوڈ نے مسکراتے ہوئے کہا اور رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل گریفن نے رسیور کریڈل پر رکھا اور ساتھ پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"جیکب جہاں بھی ہو میری اس سے بات کراؤ اور اس کے بعد لارسن سے بات کراؤ"...... کرنل گریفن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی کرنل گریفن نے رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل گریفن نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"جیکب لائن پر ہے چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کراؤ بات"...... کرنل نے کہا۔

"ہیلو سر میں جیکب بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"جیکب ایکریمین ایجنٹ میگی کو جانتے ہو"...... کرنل نے کہا۔

"یس سر اچھی طرح جانتا ہوں بلکہ اس سے کافی تعلقات بھی ہیں سر"...... جیکب نے جواب دیا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ چیف اچانک میگی کے بارے میں کیوں پوچھ رہا ہے۔

"پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران اپنے ساتھیوں کے ساتھ یہاں پروفائل سروس کے خلاف کام کر رہا ہے اور اس نے خصوصی طور پر اس سلسلے میں میگی سے ملاقات کی ہے۔ ہمارے ایجنٹ کوشش کے باوجود ان کے درمیان ہونے والی بات چیت نہیں سن سکے۔ میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ان کے درمیان کیا بات ہوئی ہے لیکن یہ بات یاد رکھنا کہ میگی جیسی تیز طرار ایجنٹ تم سے غلط بیانی نہ کر دے"...... چیف نے کہا۔

"چیف آپ فکر نہ کریں۔ میگی مجھ سے غلط بیانی نہیں کر سکتی"...... دوسری طرف سے جیکب نے بااعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"او کے جس قدر جلد ممکن ہو سکے یہ معلومات حاصل کرو اور مجھے رپورٹ دو"...... کرنل گریفن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر گھنٹی بج اٹھی تو چیف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل گریفن نے رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"لارسن لائن پر ہے چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"لارسن بول رہا ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی"...... کرنل گریفن نے سرد لہجے میں کہا۔

"چیف میں رپورٹ دینے ہی والا تھا کہ آپ کی سیکرٹری کی کال آ گئی۔ عمران تو ابھی تک ہوٹل کاسینو میں ہی ہے اس نے چیف ہوٹل جا کر ایکریمین ایجنٹ میگی سے ملاقات کی ہے۔ ملاقات کے دوران ہونے والی بات چیت باوجود کوشش کے سنی نہیں جا سکی کیونکہ زیادہ کوشش سے نگرانی کا راز اوپن ہو سکتا تھا۔ اس ملاقات کے بعد عمران واپس ہوٹل آگیا ہے لیکن عمران کے ساتھ آنے والے تین مرد اور ایک عورت اچانک پراسرار طور پر ہوٹل سے غائب ہو گئے ہیں۔ وہ بغیر کسی اطلاع کے غائب ہوئے ہیں اور ہال اور بیرونی دروازے سے بھی نہیں گزرے۔ انہوں نے شاید جان بوجھ کر ایمرجنسی سیڑھیوں والا راستہ استعمال کیا ہے۔ ان کے غائب ہونے کی اطلاع ملنے پر میں نے پورے سیکشن کو ان کی تلاش پر مامور کر دیا ہے لیکن ابھی تک ان کا پتہ نہیں چل سکا"...... لارسن نے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نگرانی میں ناکام رہے ہو۔ میں تو سمجھا تھا تم اس معاملے کو نمٹا لو گے"...... کرنل گریفن نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ بات نہیں ہے چیف ہم تو صرف اس لئے کھل کر کام نہیں کر سکے کہ آپ نے منع کیا ہوا ہے ورنہ تو ہم ان کے کمروں میں مشینری نصب کر دیتے اور ان کے فون چیک کرتے"...... لارسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم عمران کے ساتھیوں کو تلاش کرو۔ ہر صورت میں"۔ کرنل گریفن نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس چیف ہم پوری کوشش کر رہے ہیں۔ وہ لوگ لامحالہ ہوٹل سے کسی پرائیویٹ رہائش گاہ میں شفٹ ہوئے ہوں گے۔ میرے آدمی ایسی تمام اسٹیٹ ایجنسیوں سے انکوائری کر رہے ہیں۔ امید ہے جلد ان کے بارے میں معلوم ہو جائے گا"...... لارسن نے کہا۔

"او کے۔ کام جاری رکھو"...... کرنل گریفن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے وقفے کے بعد ایک بار پھر فون کی گھنٹی بج اٹھا تو کرنل گریفن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"جیکب لائن پر ہے چیف"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی

مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... کرنل گریفن نے چونک کر کہا۔

"ہیلو چیف میں جیکب بول رہا ہوں" چند لمحوں بعد جیکب کی آواز سنائی دی۔

"یس"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"چیف میں نے میگی سے معلوم کر لیا ہے کہ عمران سے اس کی ملاقات کے دوران کیا گفتگو ہوئی ہے"...... جیکب نے کہا تو کرنل گریفن بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اس قدر جلد یہ کیسے ہو گیا"...... کرنل گریفن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اسے واقعی یہ تصور بھی نہ تھا کہ جیکب اس قدر جلد اس بارے میں رپورٹ دے گا۔

"آپ نے چونکہ اس کی اہمیت پر زور دیا تھا اس لئے میں نے خود میگی کو تلاش کیا اور پھر اس سے مخصوص کلب میں ملاقات کی۔ وہ بیچاری تو میرے ساتھ ملاقات کے لئے ترستی رہتی ہے اس لئے وہ فوراً ہی آ گئی اور پھر میں نے اپنے مخصوص حربے کے تحت اسے مخصوص شراب پلا دی جس کے بعد اس نے میرے صرف ایک سوال پر خود ہی سب کچھ بتا دیا"...... جیکب نے کہا تو کرنل گریفن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسے ڈیوڈ کی بات یاد آ گئی تھی کہ جیکب میگی سے سب کچھ اگلوا سکتا ہے۔

"چیف میگی نے بتایا ہے کہ عمران پراگل کے ایک سائنسدان ڈاکٹر ٹاسٹر کے بارے معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا کہ وہ کہاں ہے۔ اس کا کہنا تھا کہ پاکیشیائی سائنس دانوں کو کوئی ایسا سائنسی پرابلم پیش آ گیا ہے جسے صرف پراگل کا ڈاکٹر ٹاسٹر ہی حل کر سکتا ہے اس لئے وہ اسے تلاش کر رہا ہے۔ میگی نے کہا کہ پہلے تو اس نے اسے ٹالنا چاہا لیکن عمران نے حیرت انگیز طور پر اس ایجنسی سے جس کے تحت میگی کام کر رہی ہے یہ معلومات پہلے ہی حاصل کر رکھی تھیں کہ میگی نے ڈاکٹر ٹاسٹر کے بارے میں رپورٹ ایجنسی کو دی ہوئی ہے۔ لیکن چونکہ ایکریمیا نے اس رپورٹ میں دلچسپی ظاہر نہ کی تھی اس لئے میگی نے اس پر مزید کام نہ کیا تھا۔ البتہ میگی نے اسے بتا دیا کہ ڈاکٹر ٹاسٹر جس خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہا ہے وہ لاز کے شمال مشرقی پہاڑی علاقے نیوڈر میں واقع ہے جس پر عمران واپس چلا گیا"...... جیکب نے کہا۔

"اوکے۔ تم نے واقعی کام کیا ہے اس لئے تم خصوصی بونس کے حق دار ہو گئے ہو"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"بے حد شکریہ چیف آپ واقعی کام کی قدر کرنے والے ہیں"۔ جیکب نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو کرنل گریفن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور اس کے دو بٹن پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز

سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری پال براؤن صاحب جہاں کہیں بھی موجود ہوں انہیں ٹریس کر کے میری ان سے بات کراؤ۔ انتہائی اہم اور فوری نوعیت کی بات کرنی ہے"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل گریفن نے رسیور رکھ دیا۔ تقریباً دس منٹ بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل گریفن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے صرف سپیشل فریکونسی پر بات ہو سکتی ہے۔ میں نے جب ان کے سیکرٹری سے بات کی تو انہوں نے کہا کہ عام حالات میں تو ڈیفنس سیکرٹری صاحب طویل رخصت پر ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں لیکن کرنل گریفن کے لئے اس کے پاس حکم موجود ہے کہ اگر وہ بات کرنا چاہیں تو سپیشل فریکونسی پر بات کر سکتے ہیں"...... سیکرٹری نے کہا۔

"ٹھیک ہے"...... کرنل گریفن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھولی اور اس میں سے ایک مستطیل شکل کا ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور پھر اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی۔ فریکونسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے اس کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو ہیلو کرنل گریفن چیف آف پروفائل سروس کالنگ۔

اوور"...... کرنل گریفن نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"یس پال براؤن اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ڈیفنس سیکرٹری کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"سر میں نے یہ پوچھنے کے لئے کال کی ہے کہ کیا ریز میزائلوں کی فیکٹری اور لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ٹاسٹر تو نہیں ہیں۔ اوور"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں وجہ۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے چونکتے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور ان کے جواب سے ہی کرنل گریفن کو اندازہ ہو گیا کہ ڈاکٹر ٹاسٹر ہی انچارج ہے۔

"اس لئے سر کہ عمران ڈاکٹر ٹاسٹر اور اس کی لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے اور اس نے ایک ایکریمین ایجنٹ سے یہ معلوم کر لیا ہے کہ ڈاکٹر ٹاسٹر جس لیبارٹری کا انچارج ہے وہ ٹیوڈر کے علاقے میں واقع ہے۔ اوور"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ واقعی ریز میزائل کے خلاف کام کر رہا ہے۔ ڈاکٹر ٹاسٹر کے بارے میں تو سوائے چند اعلیٰ ترین حکام کے اور کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ اسی لئے اس بات کو ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا تھا لیکن اسے کہاں سے معلوم ہو گیا کہ ڈاکٹر ٹاسٹر ہی اس لیبارٹری کا انچارج ہے۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری کے لہجے میں شدید پریشانی کے تاثرات بخوبی نمایاں ہو گئے تھے۔

"تو پھر سر یہ طے ہو گیا کہ وہ واقعی اس کے خلاف کام کر رہا ہے اور ہم نے خواہ مخواہ اسے ڈھیل دے رکھی ہے۔ اس کے ساتھی بھی پر اسرار طور پر غائب ہو گئے ہیں اور ان کا باوجود کوشش کے کہیں سے پتہ نہیں چل رہا۔ اوور"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"کرنل گریفن اسی لئے تو میں رخصت پر ہوں کہ میرے ذریعے یہ شخص اس لیبارٹری تک نہ پہنچ سکے کیونکہ اس بارے میں اعلیٰ حکام میں سے صرف میں جانتا ہوں لیکن اس کے باوجود اگر اس شخص نے یہ راز اور لیبارٹری کا محل وقوع معلوم کر لیا ہے تو پھر میرا چھپنا بھی بے کار ہے اور اس آدمی اور اس کے ساتھیوں کو ڈھیل دینا بھی غلط ہے۔ گو یہ بات اپنی جگہ طے ہے کہ وہ نیوڈر علاقے میں نہ داخل ہو سکتے ہیں اور نہ کسی صورت بھی لیبارٹری تک پہنچ سکتے ہیں لیکن اس کے باوجود اب جب کہ یہ بات سامنے آ گئی ہے کہ وہ لیبارٹری کے خلاف کام کر رہے ہیں تو اب انہیں کسی صورت بھی ڈھیل نہیں دی جا سکتی۔ تم ایسا کرو کہ اب کھل کر عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل آ جاؤ اور انہیں جس قیمت پر بھی ممکن ہو سکے ہلاک کر دو۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ اب آپ بے فکر رہیں پروفائل سروس یہ کام آسانی سے کر لے گی۔ عمران تو ابھی سامنے ہے اسے تو فوری طور پر ہلاک کیا جا سکتا ہے پھر اس کے ساتھیوں کو بھی ٹریس کر لیا جائے گا۔ اوور"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"اصل آدمی یہی عمران ہے اسے ہر قیمت پر ہلاک ہونا چاہئے ہر قیمت پر۔ پوری فورس لگا دو اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے اس ہلاک کر دو۔ جس ہوٹل میں وہ رہ رہا ہے اس پورے ہوٹل کو میزائلوں سے اڑا دو۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ بے فکر رہیں جناب وہ آج رات سے پہلے پہلے ختم ہو جائے گا۔ اوور"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"جیسے ہی وہ ہلاک ہو مجھے فوراً کال کرنا۔ اوور"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ اوور اینڈ آل"...... کرنل گریفن نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر انٹرکام کا رسیور اٹھا کر اس نے دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے اس کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"سوزی کو ٹریس کرو اور وہ جہاں بھی ہو میری اس سے بات کراؤ ابھی اور اس وقت"...... کرنل گریفن نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹاسکو کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل گریفن بول رہا ہوں ٹاسکو سے بات کراؤ"۔ کرنل

گریفن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں سر"...... دوسری طرف سے یکلخت انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو ٹاسکو بول رہا ہوں کرنل صاحب"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"تمہارے لئے میرے پاس ایک کام ہے معاوضہ دوگنا ہو گا ایک آدمی کو فوری طور پر فنش کرنا ہے"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"اوہ کون ہے وہ آدمی۔ تفصیل بتائیں"...... ٹاسکو نے چونک کر پوچھا تو کرنل گریفن نے اسے عمران اس کے ہوٹل کا نام اور اس کے کمرے وغیرہ کا نمبر بتانے کے ساتھ ساتھ اس کا حلیہ بھی تفصیل سے بتا دیا۔

"کیا یہ ایشیائی ہے"...... ٹاسکو نے کہا۔

"ہاں پاکیشیا کا رہنے والا اور یہ بھی بتا دوں کو مشہور سیکرٹ ایجنٹ ہے اسے عام آدمی سمجھ کر اس پر حملہ نہ کرنا اور یہ سن لو کہ میں اسے ہر قیمت پر ہلاک کرانا چاہتا ہوں چاہے اس کے لئے تمہیں پورے دارالحکومت میں قتل عام کیوں نہ کرانا پڑے"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ٹاسکو کے لئے کوئی کام مشکل نہیں...... میرا گروپ اس مشن پر کام کرے گا اور پے در پے بغیر کسی توقف کے

حملے کئے جائیں گے"...... ٹاسکو نے کہا۔

"اوکے"...... کرنل گریفن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھتے ہی فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل گریفن نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"سوزی لائن پر موجود ہے چیف"...... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"بات کراؤ"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"ہیلو سوزی بول رہی ہوں چیف"...... چند لمحوں بعد سوزی کی آواز سنائی دی۔

"سوزی تمہارے بھائی کی لاش منگوا لی ہے اس عمران نے یا نہیں"...... کرنل نے پوچھا۔

"نہیں چیف میں آج صبح اس سے ملی تھی اس نے کہا کہ ایک دو روز میں لاش آجائے گی"...... سوزی نے کہا۔

"لاش اب ہمیں خود وہاں سے منگوانی پڑے گی کیونکہ اعلیٰ حکام نے عمران کے فوری قتل کا حکم جاری کر دیا ہے اور میں نے ٹاسکو کو یہ حکم دے دیا ہے۔ میں نے تمہیں صرف یہ بتانے کے لئے کال کی ہے کہ اب تم عمران سے ملنے نہیں جاؤ گی کیونکہ ٹاسکو گروپ کا وطیرہ ہے کہ وہ اپنے شکار کے ساتھ موجود کسی فرد کو بھی زندہ نہیں چھوڑتے"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"چیف آپ نے انہیں یہ مشن کیوں دیا ہے۔آپ مجھے کہتے میں اس عمران کے سینے میں گولی اتار کر اپنے بھائی کا انتقام اس سے لے لیتی"...... سوزی نے کہا۔

"نہیں وہ تمہاری طرف سے پوری ہوشیار ہو چکا ہو گا اس لئے یہ تمہارا کام نہیں ہے تم البتہ یہ کر سکتی ہو کہ اس کی موت کا نظارہ دیکھنے کے لئے اس کے ہوٹل پہنچ جاؤ لیکن اس کے کمرے میں نہ جانا اور نہ اس سے ملاقات کرنا"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"لیکن باس یہ کام تو پروفائل سروس کا ہے آپ نے خواہ مخواہ عام پیشہ ور قاتلوں کے گروہ کو یہ کام دے دیا"...... سوزی نے کہا۔

"سوزی کیا تم ہوش میں ہو۔ تم مجھ پر اعتراض کر رہی ہو اپنے چیف پر"...... کرنل گریفن نے غصے سے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری چیف۔ میرا ہر گز مطلب آپ پر اعتراض نہ تھا۔ میں تو ویسے جنرل بات کر رہی تھی"...... سوزی نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آئندہ محتاط رہنا ورنہ دوسرے لمحے قبر میں اتار دی جاؤ گی"۔ کرنل گریفن نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

"سوری چیف غلطی ہو گئی ہے میں معذرت خواہ ہوں"۔ سوزی نے ایک بار پھر انتہائی معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اب تم وہاں جاؤ گی اور مجھے رپورٹ دو گی کہ ٹاسکو گروپ کس طرح کام کرتا ہے"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"یس چیف"...... دوسری طرف سے سوزی نے کہا اور کرنل گریفن نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس لارک کی وجہ سے میں اسے لفٹ کراتا ہوں اور یہ میرے سر پر چڑھ جاتی ہے نانسنس"...... کرنل گریفن نے اسی طرح غصیلے لہجے میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ وہ اب ریسٹ کرنا چاہتا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ بہرحال ٹاسکو گروپ اپنے کام کا ماہر ہے۔ عمران کسی صورت بھی اس کے تربیت یافتہ قاتلوں سے نہ بچ سکے گا۔

جولیا تنویر کے ساتھ رہائش گاہ کے ایک کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ وہ دونوں ہی میک اپ اور لباس تبدیل کر چکے تھے جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل میک اپ اور لباس کے ساتھ ساتھ کار کی نمبر پلیٹ تبدیل کر کے باہر گئے ہوئے تھے۔ انہیں گئے ہوئے کافی وقت ہو گیا تھا اور ابھی تک ان کی واپسی نہیں ہوئی تھی۔ جولیا نے انہیں اس لئے بھیجا تھا کہ وہ نیوذر کے علاقے کا جائزہ لے کر واپس آئیں تا کہ اس جائزے کے مطابق لیبارٹری میں داخل ہونے اور اسے تباہ کرنے کی پلاننگ بنائی جا سکے۔

"مس جولیا آپ خواہ مخواہ جائزے کے چکر میں پڑ گئی ہیں۔ ہم وہاں جاتے کوئی نہ کوئی راستہ مل جاتا۔ مجھے اس طرح وقت ضائع کرنے سے سخت بوریت ہوتی ہے"...... تنویر نے کہا۔

"تم ڈائریکٹ ایکشن کے قائل ہو تنویر لیکن ڈائریکٹ ایکشن ہر

جگہ کام نہیں دے سکتا۔ ابھی ہمیں یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ علاقہ کیسا ہے وہاں کے حفاظتی انتظامات کس قسم کے ہیں اور لیبارٹری کہاں ہے اور کس طرح اس کے اندر داخل ہوا جا سکتا ہے۔ اس کے بغیر اگر ہم پہنچ جائیں تو ظاہر ہے کسی نہ کسی مرحلے پر یا پکڑے جائیں گے یا مارے جائیں گے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کچھ نہیں ہوتا۔ قدرت خود بخود راستے بنا دیتی ہے"...... تنویر نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... جولیا نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مس مری میں لارڈز اسٹیٹ ایجنسی کا مالک رابرٹ بول رہا ہوں۔ آپ کو یہ کوٹھی میں نے کرایہ پر دی ہے۔ آپ چونکہ ہماری گاہک ہیں اور ہم اپنے گاہکوں کی خدمت اپنا فرض سمجھتے ہیں اس لئے میں نے آپ کو یہ بتانے کے لئے کال کی ہے کہ کچھ سرکاری لوگ آپ کے بارے میں معلومات حاصل کرتے پھر رہے ہیں۔ انہوں نے آپ کا اور آپ کے تین مرد ساتھیوں کا حلیہ اور قدوقامت بتا کر یہ پوچھا ہے کہ میں نے آپ کو کوئی رہائش گاہ تو مہیا نہیں کی۔ انہوں نے ہمارے رجسٹر بھی چیک کئے ہیں لیکن چونکہ آپ نے سپیشل پیمنٹ کی ہوئی ہے اس لئے میں نے آپ کے بارے میں کوئی تفصیل رجسٹر میں درج نہیں کی تھی اور زبانی ہم نے انہیں انکار کر دیا ہے۔ چونکہ رجسٹر میں آپ کے بارے میں کوئی تفصیل موجود نہ تھی اور نہ

ی آپ کی رہائش گاہ کا نمبر وغیرہ درج تھا کہ پچھلے ہفتے کرایے پر دی گئی ہے یا نہیں اس لئے وہ مطمئن ہو کر چلے گئے ہیں"...... دوسری طرف سے رابرٹ نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ نے غلط کام کیا مسٹر رابرٹ۔ ہم کوئی مجرم تو نہیں ہیں کہ حکومت سے چھپتے پھریں۔ ہم تو بزنس کے لوگ ہیں اور بزنس کے سلسلے میں لاز آئے ہوئے ہیں اور چونکہ ہم نے یہاں چار ماہ گزارنے ہیں اس لئے ہم نے ہوٹل کی بجائے رہائش گاہ حاصل کرنا زیادہ پسند کی ہے۔ آپ بے شک انہیں ہمارے متعلق بتا دیں۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔ وہ اگر یہاں ہمارے پاس آتے تو ہم انہیں مطمئن کر دیتے"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا آئی ایم سوری میں سمجھا کہ شاید۔ چلو ٹھیک ہے اب اگر کوئی آیا تو میں انہیں ریفر کر دوں گا"...... رابرٹ نے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ضرور۔ حکومت سے تعاون تو ہر آدمی کا فرض ہے"...... جولیا نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رسیور رکھ دیا۔

"نانسنس ہمیں بلیک میل کرنا چاہتا تھا"...... جولیا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ نے اچھا کیا کہ اسے اس انداز مطمئن کر دیا ہے ورنہ یہ آسانی سے پیچھا نہ چھوڑتا"...... تنویر نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد کال بیل کی مخصوص آواز سنائی دی اور

تنویر اٹھ کھڑا ہوا۔ کیونکہ یہ کال بیل صفدر کی طرف سے تھی ان کے درمیان یہ طے ہو چکا تھا کہ وہ کال بیل کو اس طرح وقفہ دے کر پریس کریں گے۔

"جاؤ صفدر اور کیپٹن شکیل آئے ہیں"...... جولیا نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد تنویر کی واپسی صفدر اور کیپٹن شکیل کے ساتھ ہوئی۔

"کچھ کامیابی ہوئی ہے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں مس جولیا ہم باقاعدہ منصوبہ بندی کر کے آئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ایک گھنٹے بعد ہم روانہ ہو جائیں"...... صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"کیا تفصیل ہے"...... جولیا نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا تو صفدر نے جیب سے ایک نقشہ نکالا اور پھر اسے کھول کر درمیانی میز پر بچھا دیا۔

"یہ لاز اور اس کے گرد و نواح کا تفصیلی نقشہ ہے۔ یہ نقشہ میں نے یہاں کی سنٹرل لائبریری سے حاصل کیا ہے۔ اس میں ٹیوڈر کے علاقے کی پوری تفصیلات موجود ہیں ورنہ اب جو نقشے مارکیٹ میں سیاحوں کے لئے شائع کئے جا رہے ہیں اس میں ٹیوڈر کے علاقے کو سرخ کر کے فوجی ممنوعہ علاقہ لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل شائع نہیں کی جاتی جب کہ اس نقشے پر مکمل تفصیل موجود ہے"۔ صفدر نے کہا تو جولیا کے چہرے پر تحسین کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

"یہ دیکھئے یہ ہے ٹیوڈر کا پہاڑی علاقہ۔ یہ سارا علاقہ تقریباً بیس مربع کلومیٹر کے درمیان پھیلا ہوا ہے اور یہاں اونچی پہاڑیاں بھی ہیں اور نیچی ٹیلے نما پہاڑیاں بھی۔ ایک قدرتی جھیل بھی ہے اور یہ دیکھئے یہاں دو سرنگوں کی بھی نشاندہی کی گئی ہے"...... صفدر نے نقشے پر پنسل سے نشان لگاتے ہوئے کہا اور جولیا اور تنویر دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری ان سرنگوں سے گزرنے کے بعد اس علاقے میں بنائی گئی ہے یہ علاقہ نشیبی وادی ہے اور اس کے چاروں طرف اونچی اونچی پہاڑیاں ہیں۔ اس نقشے میں اس وادی کا باقاعدہ نام لکھا گیا ہے راک وڈ۔ نقشے کے مطابق راک وڈ وادی کے سرنگوں کے عقبی حصے میں ٹراپکا پہاڑی کا طویل سلسلہ ہے جو آگے جا کر جیرڈ روڈ سے جا ملتی ہے اور ہم نے اس سارے علاقے کا سروے کیا ہے اور ہمارے سروے کے مطابق مین روڈ سے اس وادی تک پہنچنا ناممکن ہے کیونکہ پورے علاقے کو فوج نے گھیرا ہوا ہے اور باقاعدہ واچ ٹاور بنے ہوئے ہیں اور اس کے علاوہ خاردار تاریں بھی نصب کی گئی ہیں۔ البتہ ہم چکر کاٹ کر جب جیرڈ روڈ کی طرف گئے تو وہاں خاردار تاریں تو موجود ہیں لیکن واچ ٹاور موجود نہیں ہیں۔ ہم ان خاردار تاروں کو کاٹ کر اندر داخل ہوں اور ٹراپکا پہاڑی سلسلے کو عبور کر کے اس وادی کے عقب میں پہنچ سکتے ہیں۔ وہاں سے آگے کا راستہ وہیں جا کر ہی بنایا جا سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اس علاقے میں فوجی گشت تو ہوتی ہو گی اور کسی نہ کسی واچ ٹاور سے اسے چیک بھی کیا جاتا ہو گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہم نے دوربینوں کی مدد سے کافی دیر تک چیکنگ کی ہے ہمیں نہ ہی اس پورے علاقے میں کوئی فوجی گشت کرتا نظر آیا ہے اور نہ ایسا کوئی واچ ٹاور نظر آیا ہے جس کا رخ اس علاقے کی طرف ہو"۔ صفدر نے کہا۔

"کیپٹن شکیل تمہارا کیا خیال ہے یہ راستہ درست رہے گا"۔ جولیا نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا جو حسب عادت خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

"میرا خیال ہے مس جولیا کہ یہ علاقہ انتہائی خطرناک ہے اس لئے اس علاقے کو اس طرح چھوڑ دیا گیا ہے۔ اگر یہ آسانی سے قابل عبور ہوتا تو لامحالہ اس طرف بھی اتنی ہی سخت چیکنگ کی جاتی جتنی فرنٹ کی طرف کی جا رہی ہے لیکن یہ پوائنٹ ہمارے فائدے میں جاتا ہے"...... کیپٹن شکیل نے سنجیدگی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"اس کی دشوار گزاری اور اس کے ناقابل عبور ہونے کی بنا پر اسے محفوظ سمجھ لیا گیا ہے اس لئے ہم اگر کوشش کریں اور کسی طرح اسے عبور کر لیں تو ہم راک وڈ وادی کے عین اوپر پہنچ جائیں گے اور ان کی تمام ناکہ بندی دھری کی دھری رہ جائے گی"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

اس وقت کرنل کے یونیفارم میں تھی جبکہ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں کے کاندھوں پر کیپٹن کے سٹار موجود تھے۔

"کیپٹن جون"...... جولیا نے کیپٹن شکیل کی طرف مڑتے ہوئے فوجی انداز میں کہا۔

"یس کرنل"...... کیپٹن شکیل نے بھی فوجی انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تار کو چیک کرو اس میں الیکٹرک کرنٹ یا کسی الارم کی تار وغیرہ تو نہیں ہے۔ اگر نہ ہو تو اسے اس انداز میں کاٹو کہ اندر جا کر اسے دوبارہ جوڑا جا سکے"...... جولیا نے کہا۔

"یس کرنل"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ تار کے قریب پہنچ کر اس نے بیگ کی سائیڈ زپ کھولی اور اندر موجود ایک آلہ نکال کر اس کا ایریل کھینچ کر لمبا کیا اور پھر اس پر موجود ایک بٹن پریس کر کے اس نے ایریل کو تار سے لگا دیا۔ پھر اس نے یکے بعد دیگرے تمام خاردار تاروں کو اس آلے سے چیک کیا۔ اس دوران صفدر بھی واپس آ گیا تھا۔

"عام تاریں ہیں کرنل"...... کیپٹن شکیل نے آلے کو بند کرتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیپٹن شکیل نے بیگ سے کٹر نکالا اور پھر اس نے مخصوص انداز میں تاروں کو کاٹنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد راستہ بن گیا تو وہ سب ایک ایک کر کے اندر پہنچ گئے اور پھر کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں نے مل کر اس

کٹر کی ایک مخصوص سائیڈ کی مدد سے ان تاروں کو اس طرح جوڑ دیا کہ اب دور سے وہ کٹی ہوئی نظر نہ آتی تھیں۔

"چلو اب نقشہ نکالو اور ہماری رہنمائی کرو کیپٹن راشیل"۔ جولیا نے اسی طرح فوجی اور تحکمانہ انداز میں صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس کرنل"...... صفدر نے بھی مؤدبانہ انداز میں جواب دیا اور پھر نقشہ نکال کر اس نے جھک کر اسے زمین پر رکھا اور پھر جیب سے پنسل نکال کر اس نے اس پر ایک نشان لگایا اور پھر ایک اور جگہ نشان لگا کر اس نے ایک لکیر لگا دی۔ اس کے بعد اس نے نقشے کی سائیڈوں میں موجود طول بلد اور عرض بلد کو نقشے کے نچلے حصے میں لکھا اور تیزی سے اس کو جمع و تفریق کرنا شروع کر دیا۔ جولیا اور دوسرے ساتھی اس کے گرد کھڑے اسے یہ سب کچھ کرتا دیکھتے رہے۔ تھوڑی دیر بعد اس نے نقشہ تہہ کر کے اسے واپس جیب میں ڈالا اور اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی دوسری جیب سے ایک چھوٹا سا قطب نما آلہ نکالا اور اس کی سائیڈوں میں موجود مختلف چھوٹی چھوٹی نابوں کو گھمانا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ہاتھ ہٹایا اور آلے کو بغور دیکھ کر دوبارہ جیب میں ڈال لیا۔

"آئیے کرنل۔ اب ہم راستہ نہیں بھولیں گے"...... صفدر نے مڑ کر کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ علاقہ غیر آباد تھا اور دور دور تک کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا اس لئے وہ اطمینان سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"حیرت ہے۔ یہ لوگ احمق تو نہیں ہیں کہ اس طرح اس علاقے کو کھلا چھوڑ دیا ہے انہوں نے"...... تنویر نے کہا۔

"یہ لوگ احمق نہیں ہیں۔ لازماً یہاں کوئی نہ کوئی مسئلہ ہو گا اس لئے ہمیں ہر طرف سے باقاعدہ چوکنا ہو کر چلنا ہو گا"...... جولیا نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ مسلسل آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ صفدر آگے آگے تھا اس کے ہاتھ میں وہی قطب نما آلہ تھا اور وہ اسے دیکھتے ہوئے اپنا رخ موڑ لیتا تھا۔ اونچی نیچی ٹیلے نما پہاڑیوں کو کراس کرتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے کہ اچانک وہ ایک پہاڑی سے اترنے کے بعد بے اختیار رک گئے کیونکہ آگے ایک بڑی سی نہر نما کھائی تھی جو چکر کاٹتی ہوئی دائیں بائیں جا رہی تھی۔ نہر کافی چوڑی تھی۔ اسے سوائے کشتی کے اور کسی طرح بھی عبور نہ کیا جا سکتا تھا اور اس میں پانی بھرا ہوا تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے باقاعدہ نہر کھودی گئی ہو اور پھر کسی مصنوعی طریقے سے اس میں پانی چھوڑا گیا ہو۔

"اوہ۔ اس نہر کی وجہ سے یہ لوگ ادھر سے مطمئن تھے"۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس کی گہرائی بھی کافی ہو گی"...... صفدر نے کہا۔

"یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے میرے بیگ میں ربڑ کی کشتی موجود ہے۔ میرے ذہن میں ایسی کئی سچوئیشنز موجود تھیں اس لئے میں نے ان کا پیشگی بندوبست کر لیا تھا"...... کیپٹن شکیل نے کہا تو سب

کے ستے ہوئے چہروں پر بے اختیار رونق آ گئی۔

"گڈ شو۔ کیپٹن جون"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو کرنل"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ کو کمر سے اتارا اور نیچے رکھ کر اس کی زپ کھولی اور اس میں سے اس نے ایک پیکٹ نکالا اور پھر ایک چھوٹا سا پمپ نکال کر اس نے باہر رکھا۔ اس کے بعد اس نے پیکٹ کھولا اور ربڑ کی تہہ شدہ سرخ رنگ کی کشتی نکال کر اس نے اسے کھولا اور پھر اس کی سائیڈ پر موجود نوزل کو پمپ سے جوڑا کر اس نے پمپ کو پیر سے دبانا شروع کر دیا۔ جیسے جیسے وہ پیر مارتا چلا گیا کشتی میں ہوا بھرتی چلی جا رہی تھی۔ جب کشتی پوری طرح تیار ہو گئی تو کیپٹن شکیل نے نوزل کو بند کر کے سیلڈ کیا تاکہ ہوا نکل نہ جائے اور پھر اس نے پمپ کو اٹھا کر واپس بیگ میں رکھا اور بیگ اٹھا کر دوبارہ کمر سے باندھ لیا۔

"آیئے کرنل"...... کیپٹن شکیل نے کشتی کو اٹھاتے ہوئے کہا اور کشتی کو پانی میں ڈال کر وہ سب ایک ایک کر کے اس میں سوار ہو گئے۔ کشتی پانی کے ساتھ تیزی سے آگے بڑھنے لگی۔ کشتی کے اندر ایک چھوٹا سا کنٹرولر موجود تھا۔ کیپٹن شکیل نے کنٹرولر کو تھام لیا اور تھوڑی دیر بعد کشتی دوسرے کنارے پر پہنچ گئی تو وہ سب ایک ایک کر کے نیچے اترے اور پھر کیپٹن شکیل نے کشتی کو اٹھا کر خشک زمین پر رکھا اور اس کی نوزل کھول دی۔ چند لمحوں بعد کشتی سے

ساری ہوا خودبخود نکل گئی تو کیپٹن شکیل نے اسے دونوں ہاتھوں سے دبا کر اچھی طرح خالی کیا اور پھر اسے تہہ کر کے اس نے اسے دوبارہ بیگ میں رکھ دیا۔ اس کے بعد وہ آگے بڑھنے لگے۔ تھوڑی دور آگے بڑھنے کے بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں ایک تنگ سا راستہ آگے جا رہا تھا جس کے دونوں اطراف میں انتہائی گہری کھائیاں تھیں۔ راستہ بے حد تنگ تھا لیکن بہرحال اس پر ایک آدمی چل سکتا تھا۔

"میں آگے چلتی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"نہیں کرنل۔ پہلے میں جاؤں گا"...... تنویر نے کہا اور تیزی سے آگے بڑھ کر اس نے اس تنگ راستے پر پیر رکھے اور پھر اطمینان سے آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کے پیچھے جولیا اس کے بعد صفدر اور سب سے آخر میں کیپٹن شکیل آگے بڑھنے لگا لیکن پھر جیسے ہی وہ درمیان میں پہنچے اچانک ایک دھماکہ سا ہوا اور دوسرے لمحے ان سب کے حلق سے بیک وقت چیخیں نکلیں اور وہ سب سر کے بل کھائیوں میں گرتے چلے گئے۔ ایک لمحے کے لئے انہیں یوں محسوس ہوا تھا جیسے وہ کسی انتہائی اندھیرے اور گہرے کنوئیں میں گر رہے ہوں لیکن اس کے بعد ان کے احساسات ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔

ایک کمرے میں موجود میز کے پیچھے ایک فوجی کرنل بیٹھا ہوا تھا۔ میز پر دو مختلف رنگوں کے وائرلیس فون پڑے ہوئے تھے۔ کرنل کے سامنے ایک فائل موجود تھی اور وہ بال پوائنٹ سے اس پر جگہ جگہ نشانات لگا رہا تھا کہ اچانک سرخ رنگ کے فون سے گھنٹی کی باریک سی آواز سنائی دی تو کرنل چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر فون پیس اٹھایا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے اس نے فون پیس کان سے لگا لیا۔

"ہیلو کیپٹن جان کالنگ"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"یس کرنل پارکر اٹنڈنگ یو"...... کرنل نے خشک اور کھردرے لہجے میں کہا۔

"کرنل صاحب کریش پوائنٹ تھرٹی ون ساؤتھ سے ہمیں الارم

ملا۔ یہ پوائنٹ کورڈ ہوا تھا۔ ہم جب وہاں پہنچے تو کھائیوں میں تین مرد کیپٹن اور ایک عورت کرنل بے ہوش پڑے ہوئے ملے ہیں۔ وہ زخمی بھی ہیں لیکن زیادہ نہیں ہیں ہم انہیں کھائیوں سے اٹھا کر زیرو پوائنٹ پر لے آئے ہیں۔ ان کے پاس پیٹرولنگ بیگ بھی ہیں لیکن ان پیٹرولنگ بیگز میں انتہائی جدید ترین اسلحہ اور اس میں دوسرا سامان موجود ہے۔ ہمیں شک پڑا کہ یہ لوگ میک اپ میں ہیں اس لئے ہم نے میک اپ واشر سے ان کے چہرے چیک کئے تو وہ چاروں واقعی میک اپ میں تھے اور کرنل حیرت انگیز بات یہ ہے کہ تینوں مرد ایشیائی ہیں جبکہ عورت سوئس ہے۔ ہم نے انہیں بے ہوشی کے انجکشن لگا کر ان کی ضروری مرہم پٹی کر دی ہے۔ اب ان کے متعلق کیا حکم ہے"...... کیپٹن جان نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ ہماری یونیفارم میں تھے"...... کرنل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس کرنل"...... دوسری طرف سے کیپٹن جان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ کسی دوسرے ملک کے جاسوس ہیں لیکن یہ لوگ ادھر ساؤتھ ایرے میں کیسے داخل ہوئے اور ان کا مقصد کیا ہو سکتا ہے"...... کرنل پارکر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو انہیں ہوش میں لا کر ہی معلوم کیا جا سکتا ہے"۔ کیپٹن

جان نے کہا۔

"اوکے۔ تم ایسا کرو کہ انہیں ہیلی کاپٹر پر یہاں مین پوائنٹ پر لے آؤ۔ میں خود ہی بلیو روم میں ان سے پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں"۔ کرنل پادکر نے کہا۔

"یس کرنل"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور کرنل پارکر نے اوکے کہہ کر بٹن آف کیا اور فون پیس میز پر رکھ کر اس نے میز کے کنارے پر موجود ایک بٹن کو پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک کیپٹن اندر داخل ہوا۔

"یس سر"...... کیپٹن نے اندر آ کر باقاعدہ سیلوٹ کرتے ہوئے کہا۔

"تھرٹی ون ساؤتھ پوائنٹ کے کیپٹن جان نے ایک عورت اور تین مرد جاسوسوں کو پکڑا ہے۔ میں نے انہیں یہاں لے آنے کا حکم دیا ہے۔ وہ ہیلی کاپٹر پر انہیں یہاں لے آ رہا ہے جب وہ یہاں پہنچ جائیں تو انہیں بلیو روم میں زنجیروں سے باندھ دینا اور پھر انہیں ہوش میں لا کر مجھے اطلاع دینا"...... کرنل نے اسے تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس کرنل"...... کیپٹن نے جواب دیا اور ایک بار پھر سیلوٹ کر کے وہ مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا اور اس کے ساتھ ہی کرنل دوبارہ سامنے پڑی ہوئی فائل کی طرف متوجہ ہو گیا۔ اس نے پوری فائل پڑھ کر اسے بند کیا اور میز کی دراز میں ڈال کر وہ اٹھنا ہی چاہتا

تھا کہ فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی تو کرنل نے فون پیس اٹھا کر اس کا بٹن دبایا اور فون پیس کان سے لگا لیا۔

" جنرل بیرک کالنگ کرنل پارکر"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

" یس سر۔ میں کرنل پارکر بول رہا ہوں سر"...... کرنل پارکر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہیڈ کوارٹر پہنچو۔ ابھی اور اسی وقت ایک ضروری اور ہنگامی میٹنگ کال کی گئی ہے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل پارکر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے فون پیس آف کیا اور پھر اسے واپس میز پر رکھ کر اس نے میز کے کنارے پر موجود بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور وہی کیپٹن جو پہلے اندر آیا تھا اندر داخل ہوا اور اس نے سیلوٹ کیا۔

" کیپٹن ڈیوک مجھے جنرل صاحب نے ایک ہنگامی میٹنگ کے لئے ہیڈ کوارٹر کال کیا ہے میں وہاں جا رہا ہوں تمہیں پہلے جو ہدایات دی گئی ہیں ان پر عمل کرنا میں واپس آکر خود ان سے پوچھ گچھ کروں گا لیکن خیال رکھنا کہ یہ لوگ فرار نہ ہو جائیں اور کیپٹن جان جو ان کے ہمراہ آئے گا اسے واپس بھجوا دینا"...... کرنل پارکر نے کہا۔

" یس سر"...... کیپٹن نے جواب دیا اور سیلوٹ کر کے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے واپس جاتے ہی کرنل کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دروازے

سے نکل کر وہ ایک راہداری سے گزرتا ہوا ایک کھلی جگہ آیا تو یہاں باقاعدہ ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا اور ایک فوجی ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ کرنل تیز تیز قدم اٹھاتا ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھا تو ایک طرف سے ایک فوجی کیپٹن تیزی سے دوڑتا ہوا ہیلی کاپٹر کی طرف آیا۔ پھر کرنل کے سوار ہونے کے بعد وہ کیپٹن پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

" ہیڈ کوارٹر چلو"...... کرنل پارکر نے پائلٹ سے کہا۔

" یس سر"...... پائلٹ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور اس نے ہیلی کاپٹر کو سٹارٹ کر کے فضا میں اٹھا لیا۔ پھر تقریباً بیس منٹ کی فلائٹ کے بعد اس نے ہیلی کاپٹر ایک فوجی چھاؤنی کے اندر بنے ہوئے ایک ہیلی پیڈ پر اتار دیا۔ وہاں تین فوجی ہیلی کاپٹر پہلے سے ہی موجود تھے۔ کرنل پارکر نیچے اترا اور تیز تیز قدم اٹھاتا میٹنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ میٹنگ روم میں ایک بیضوی میز اور اس کے گرد چھ کرسیاں موجود تھیں جن میں سے تین پر فوجی کرنل موجود تھے۔ کرنل پارکر نے ان تینوں سے ہیلو ہیلو کیا اور چوتھی کرسی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں بعد کمرے کا اندرونی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر جنرل اندر داخل ہوا تو وہ چاروں ایک جھٹکے سے اٹھے اور انہوں نے باقاعدہ فوجی انداز میں سیلوٹ کئے۔

" بیٹھو"...... جنرل نے سیلوٹ کا جواب فوجی انداز میں دیتے ہوئے کہا اور خود بھی پانچویں کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے کے بعد وہ چاروں بھی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب ابھی پہنچنے والے ہیں۔ ان کے حکم پر یہ میٹنگ کال کی گئی ہے۔ وہ کوئی ضروری بات کرنا چاہتے ہیں"۔ جنرل نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سرہلا دیئے کیونکہ ایسی میٹنگز اکثر ہوتی رہتی تھیں اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ڈیفنس سیکرٹری اندر داخل ہوئے۔ ان کے اندر داخل ہوتے ہی جنرل سمیت چاروں کرنل اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور پھر انہوں نے باری باری سیلوٹ کیا۔ ڈیفنس سیکرٹری نے سب سے پہلے جنرل سے مصافحہ کیا اور پھر باری باری اس نے کرنل پارکر سمیت چاروں کرنلوں سے ہاتھ ملایا۔ پھر جنرل کے ساتھ پڑی ہوئی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی جنرل اور چاروں کرنل بھی بیٹھ گئے۔

"اس میٹنگ کے لئے آپ کو ہنگامی طور پر کال کیا گیا ہے لیکن یہ انتہائی ضروری تھا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے معذرت خواہانہ لہجے میں کہا۔

"سر یہ تو ہماری ڈیوٹی ہے"...... جنرل بیرک نے کہا اور ڈیفنس سیکرٹری نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"آپ سب کو معلوم ہے کہ ٹیوڈر میں ریڈیب موجود ہے۔ ان دنوں یہ ریڈیب شدید خطرے کی زد میں ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے انہیں دیکھتے ہوئے کہا تو کرنل پارکر سمیت سب بے اختیار چونک پڑے۔

"خطرے کی زد میں۔ کیا مطلب سر۔ کیسا خطرہ"...... جنرل

بیرک نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس اس ریڈیب کو تباہ کرنے کے مشن پر لازماً پہنچ چکی ہے اور یہ دنیا کی انتہائی خطرناک ترین سروس کہلائی جاتی ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو کرنل پارکر کے ذہن میں فوراً کیپٹن جان کی بات گونج اٹھی کہ میک اپ صاف کرنے پر تینوں مرد ایشیائی نکلے اور کرنل پارکر جانتا تھا کہ پاکیشیا ایشیا میں ہی واقع ہے۔

"لیکن سر ٹیوڈر میں تو حفاظتی انتظامات ہی ایسے ہیں کہ کوئی غیر آدمی کسی صورت بھی اندر داخل نہیں ہو سکتا"...... جنرل بیرک نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے لیکن اس کے باوجود ہمیں ہر صورت میں الرٹ رہنا ہو گا، ریڈ الرٹ۔ اور اسی لئے میں خود یہاں آیا ہوں کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر آپ سے فون پر بات ہوئی تو آپ اسے عام حالات کے طور پر لیں گے جبکہ ان لوگوں کی وجہ سے حالات عام نہیں ہیں خاص ہیں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب کیا اس گروپ میں سوئس عورت بھی شامل ہے"۔ اچانک کرنل پارکر نے ڈیفنس سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈیفنس سیکرٹری سمیت باقی سب افراد بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"سوئس عورت۔ کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں آپ کی بات"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"آپ نے بتایا ہے کہ یہ ٹیم پاکیشیائی ہے اور پاکیشیا ایشیائی ملک ہے میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ کیا اس ٹیم میں کوئی سوئس عورت بھی شامل ہے یا نہیں۔ کیونکہ ہم نے ساؤتھ پوائنٹ سے تین ایشیائیوں اور ایک سوئس عورت کو پکڑا ہے جو فوجی یونیفارم میں تھے اور ان کے پاس انتہائی جدید اور خوفناک اسلحہ بھی تھا"۔ کرنل پارکر نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری بے اختیار اچھل پڑے۔

"پکڑا ہے۔ کب۔ کیسے۔ آپ نے ابھی تک کوئی رپورٹ کیوں نہیں دی۔ کیا وہ مر گئے یا زندہ ہیں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

"آپ نے مجھے بھی رپورٹ نہیں دی کرنل پارکر"...... جنرل بیرک کا لہجہ بھی درشت تھا۔

"سر مجھے اس کا وقت ہی نہیں مل سکا۔ ساؤتھ پوائنٹ چونکہ وسیع و عریض علاقہ ہے اس لئے ہم نے اس علاقے میں ایسے خفیہ انتظامات کئے ہوئے ہیں کہ کوئی بھی اجنبی آدمی خود بخود ان انتظامات کے تحت پھنس جاتا ہے اور ساؤتھ چیکنگ مرکز میں اس کی اطلاع ہو جاتی ہے۔ ساؤتھ مرکز کے کیپٹن جان کا فون آیا کہ ساؤتھ پوائنٹ پر تین مرد اور ایک عورت فوجی یونیفارمز میں ایک کھائی میں بے ہوش ہو کر گرے ہیں جو ہمارے ایک خفیہ حربے کا شکار ہوئے ہیں۔ چنانچہ کیپٹن جان نے انہیں وہاں سے اٹھایا اور ساؤتھ مرکز پر لے آیا۔ ساؤتھ مرکز پر کیپٹن جان نے قانون کے مطابق

میک اپ چیک کیا تو معلوم ہوا کہ عورت سوئس نژاد ہے جبکہ تینوں مرد ایشیائی ہیں۔ ان کے پاس جو سامان ہے اس میں انتہائی جدید اور خوفناک اسلحہ موجود ہے۔ وہ کھائی میں گرنے کی وجہ سے زخمی ہو گئے تھے چونکہ ان سے پوچھ گچھ ہونی تھی اس لئے کیپٹن جان نے ان کی مرہم پٹی بھی کرا دی اور انہیں بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے۔ اس کے بعد اس نے مجھے فون کیا میں نے انہیں ہیلی کاپٹر پر اپنے مین مرکز میں طلب کر لیا ہے تاکہ انہیں بلیو روم میں جکڑ کر ان سے پوچھ گچھ میں خود کر سکوں لیکن اس سے پہلے کہ وہ لوگ وہاں پہنچتے جنرل صاحب کی کال آ گئی کہ میں فوری طور پر ہنگامی میٹنگ کے لئے یہاں ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں۔ چنانچہ میں اپنے آدمیوں کو ہدایت دے کر کہ انہیں بلیو روم میں زنجیروں میں جکڑ دیا جائے اور ان کی کڑی نگرانی کی جائے۔ جب میں واپس آؤں گا تو ان سے پوچھ گچھ کروں گا۔ خود یہاں میٹنگ میں آ گیا۔ میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ یہ لوگ کسی خاص تنظیم کے رکن ہوں گے اور لیبارٹری کی تباہی کا مشن لے کر آئے ہوں گے۔ میں یہی سمجھا کہ عام غیر ملکی ایجنٹ ہوں گے جو معلومات حاصل کرنے کے لئے اکثر داخل ہو جاتے ہیں اور پکڑے جانے پر معمولی پوچھ گچھ کے بعد ہم انہیں اعلیٰ حکام کے حوالے کر دیتے ہیں لیکن جب جناب ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے ایشیائی ایجنٹوں کا ذکر کیا تو فوراً میرے ذہن میں ان تینوں مردوں کی قومیتیں آ گئیں کہ یہ تینوں بھی ایشیائی ہیں لیکن

چونکہ عورت کی قومیت سوئس ہے اس لئے میں نے پوچھا کہ کیا سوئس عورت بھی اس گروپ میں شامل ہے۔ جناب ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے فرمایا ہے کہ اس گروپ کا تعلق پاکشیا کی سیکرٹ سروس سے ہے جبکہ کوئی بھی ملک اپنی سیکرٹ سروس میں کسی غیر ملکی کو شامل نہیں کر سکتا اس لئے سوئس عورت کی موجودگی کی وجہ سے میرا خیال تھا کہ شاید یہ پاکیشیا اور سوئس کے مشترکہ ایجنٹ ہوں گے"...... کرنل پارکر نے پوری تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"بات تو آپ کی ٹھیک ہے کہ سیکرٹ سروس میں غیر ملکی شامل ہی نہیں ہو سکتے۔ بہرحال میں کنفرم کر لیتا ہوں فون منگوائیے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو جنرل بیرک کے حکم پر ایک کرنل اٹھا اور تیزی سے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے پیچھے ایک کیپٹن تھا جس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون پیس تھا۔ اس کیپٹن نے قریب آکر فون جنرل بیرک کے سامنے رکھ دیا اور پیچھے ہٹ کر سیلوٹ کیا۔

"تم جا سکتے ہو کیپٹن"...... جنرل بیرک نے کہا تو کیپٹن نے ایک بار پھر سیلوٹ کیا اور پھر مڑ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔ جنرل بیرک نے فون پیس اٹھا کر ڈیفنس سیکرٹری کے سامنے رکھ دیا تو ڈیفنس سیکرٹری نے فون پیس اٹھایا اور اس کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"پال براؤن بول رہا ہوں ملٹری ہیڈ کوارٹر سے۔ چیف آف پروفائل سروس کرنل گریفن جہاں بھی ہو میری ان سے فوری بات کراؤ"...... ڈیفنس سیکرٹری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈیفنس سیکرٹری نے فون آف کر کے سامنے رکھ دیا۔ جنرل بیرک نے فون پیس اٹھا کر اس پر دو بٹن پریس کئے اور پھر فون پیس واپس ڈیفنس سیکرٹری کے سامنے رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈیفنس سیکرٹری نے فون پیس اٹھا کر اسے آن کیا اور کان سے لگا لیا۔

"یس"...... ڈیفنس سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

"کرنل گریفن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد کرنل گریفن کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل گریفن عمران اور اس کے ساتھیوں میں کوئی سوئس عورت بھی شامل ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"سوئس عورت۔ یس سر۔ اس گروپ میں عمران کے علاوہ تین ایشیائی مرد اور ایک سوئس عورت شامل ہے"...... کرنل گریفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ سوئس عورت پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ممبر ہے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میرا خیال ہے سر کہ وہ ممبر نہیں ہے۔ ویسے ہی عمران کی گرل

فرینڈ ہو گی کیونکہ سیکرٹ سروس میں کسی غیر ملکی کی شمولیت کا تو سوچا بھی نہیں جا سکتا"...... کرنل گریفن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ کے پاس ان لوگوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے پوچھا۔

"عمران کی ہلاکت کے تمام انتظامات مکمل ہو چکے ہیں لیکن وہ اپنے ہوٹل کے کمرے میں موجود نہیں ہے۔ جیسے ہی وہ ہوٹل میں واپس آیا اس کو یقینی طور پر ہلاک کر دیا جائے گا البتہ اس کے باقی ساتھی جو ہوٹل سے غائب ہو چکے تھے ابھی تک انہیں تلاش نہیں کیا جا سکا"...... کرنل گریفن نے جواب دیا۔

"آپ انہیں تلاش نہیں کر سکے جبکہ وہ لیبارٹری والے علاقے میں داخل ہو جانے میں بھی کامیاب ہو گئے۔ نانسنس آپ کی جواب طلبی ہو گی"...... ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور فون آف کر دیا۔

"کرنل پارکر فوراً معلوم کرو کہ یہ لوگ کس پوزیشن میں ہیں"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے فون پیس کرنل پارکر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یس سر"...... کرنل پارکر نے کھڑے ہو کر ڈیفنس سیکرٹری کے ہاتھ سے فون پیس لیا اور پھر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن آن کر دو تاکہ ہمیں بھی ساتھ ہی معلوم ہو سکے"۔ جنرل بیرک نے کہا۔

"یس سر"...... کرنل پارکر نے کہا اور آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن آن کر کے فون پیس کانوں سے لگا لیا۔

"یس"...... چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل پارکر بول رہا ہوں۔ کیپٹن ڈیوک سے بات کراؤ"۔ کرنل پارکر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر میں کیپٹن ڈیوک بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"کیپٹن ڈیوک کیپٹن جان قیدی دے گیا ہے یا نہیں"۔ کرنل پارکر نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"یس سر وہ بلیو روم میں ہیں اور بے ہوش ہیں۔ آپ کی ہدایات کے مطابق انہیں زنجیروں میں جکڑ دیا گیا ہے"...... کیپٹن ڈیوک نے جواب دیا۔

"ان کا خیال رکھنا کڑی نگرانی کرو یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہیں"...... کرنل پارکر نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل پارکر نے فون آف کر دیا۔

"ان کو گولی سے اڑا دو"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"سر پہلے ان سے پوچھ گچھ تو ہو جائے۔ ان کے بیانات ریکارڈ ہو جائیں اس کے بعد ان کا کورٹ مارشل کر کے انہیں موت کی سزا دے دی جائے گی"...... جنرل بیرک نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ آپ لوگ باقاعدہ قانون کے پابند ہیں۔ اوکے لیکن یہ سن لیں کہ اگر یہ لوگ نکل گئے تو پھر آپ کا بھی کورٹ مارشل ہو گا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے سر۔ اب جبکہ وہ قابو آ گئے ہیں تو اب وہ کیسے نکل سکتے ہیں اور نکل کر کہاں جائیں گے لیکن قانون تو بہرحال قانون ہے جناب بغیر کورٹ مارشل کے ہم انہیں کیسے گولی مار سکتے ہیں"...... جنرل بیرک نے کہا۔

"اوکے۔ جائیں اور فوری کارروائی کریں اور مجھے رپورٹ دیں۔ میں واپس جا رہا ہوں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ ہم زیادہ سے زیادہ چند گھنٹوں میں تمام کارروائی کر لیں گے"...... جنرل بیرک نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کرنل پارکر اور دوسرے کرنل بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

عمران ہوٹل کے کمرے میں ایک نقشہ سامنے رکھے ہوئے اس پر جھکا ہوا تھا۔ نقشے کے ساتھ ہی ایک سفید کاغذ موجود تھا اور عمران نے ہاتھ میں ایک بال پوائنٹ پنسل بھی پکڑی ہوئی تھی اور وہ مسلسل نقشے کو دیکھ دیکھ کر کاغذ پر ہندسے لکھ رہا تھا۔ کافی دیر سے وہ اس کام پر لگا ہوا تھا اور پھر اس نے آخرکار بال پوائنٹ میز پر رکھا اور ایک طویل سانس لیا۔ اسی لمحے پاس پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا

"یس"...... عمران نے اصل آواز میں کہا۔

"سوزی بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے سوزی کی آواز سنائی دی۔

"اوہ سوزی تم۔ میں نے تمہیں بتایا ہے کہ تمہارے بھائی کی لاش کا تابوت پہنچ جائے گا۔ جب میں نے وعدہ کر لیا ہے تو میں یہ

وعدہ ہر صورت میں نبھاؤں گا"...... عمران نے کہا

"اسی لئے تو میں نے اپنی سروس سے غداری کرتے ہوئے تمہیں فون کیا ہے کہ تم وعدہ نبھانے کے لئے زندہ رہ جاؤ ورنہ میں اپنے بھائی کی لاش سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو جاؤں گی"...... دوسری طرف سے سوزی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں کیا ہوا کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"کرنل گریفن نے تمہاری موت کا ٹاسک ٹاسکو کلب کے ٹاسکو کو دے دیا ہے اور یہ لاز کا انتہائی خطرناک ترین پیشہ ور قاتلوں کا گروپ ہے۔ اس کا شکار کسی صورت بھی نہیں بچ سکتا کیونکہ یہ مسلسل اور پے در پے حملے کرتے ہیں۔ اس ٹاسکو کے پاس پچاس کے قریب انتہائی منجھے ہوئے تربیت یافتہ قاتل ہیں اور یہ پچاس کے پچاس باقاعدہ منصوبہ بندی سے کام کرتے ہیں اور پے در پے اور مسلسل حملے کرتے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیوں ایسی کیا بات ہو گئی کہ ایک سرکاری تنظیم کے چیف کو قاتلوں کے گروہ کی خدمات حاصل کرنی پڑیں اور پھر میں یہاں کسی مشن پر تو نہیں آیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میری اسی بات پر اس سے جھڑپ ہو گئی ہے لیکن وہ تمہاری یقینی ہلاکت چاہتا ہے اس لئے اس نے ٹاسکو کی خدمات ہائر کی ہیں اور ظاہر ہے اسے کوئی نہ کوئی رپورٹ ملی ہو گی جس پر اس نے یہ

اقدام کیا ہے۔ تم فوراً کمرہ چھوڑ دو بلکہ شہر ہی چھوڑ دو کیونکہ تم ایک حملے سے بچ جاؤ گے دو سے بچ جاؤ گے پچاس حملوں سے بچنا ناممکن ہے"...... سوزی نے کہا۔

"اس اطلاع کا بے حد شکریہ لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ میں ان پچاس قاتلوں کا ہی خاتمہ کر کے اس شہر کو ان قاتلوں سے بچا لوں"...... عمران نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑے گا عمران۔ ٹاسکو تو ختم نہیں ہو جائے گا اس شہر میں قاتلوں کی کیا کمی ہے۔ وہ پچاس اور بھرتی کر لے گا اس کا تو دھندہ ہی یہی ہے۔ سرکاری ادارے تو ایک طرف بعض اوقات فوج کے اعلیٰ ترین آفیسر بھی اس کی خدمات حاصل کرتے ہیں اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ اچھا بہرحال اس اطلاع کا شکریہ"...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے اٹھا۔ اس نے سامان سمیٹا اور پھر الماری سے اپنا بیگ نکال کر اس نے اس میں سے بھی سامان نکالنا شروع کر دیا۔ پھر اس نے کپڑوں کے جوڑے اور عام استعمال کا سامان بیگ میں ڈال کر اسے واپس الماری میں رکھا اور باقی سامان ایک اور تھیلے میں ڈالا اور تھیلا اٹھا کر وہ کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر راہداری میں آ گیا۔ پھر وہ تیزی سے راہداری کراس کر کے سامنے والے کمرے کے بند دروازے پر پہنچا۔ اس نے جیب سے ایک چابی نکال کر اس کے کی ہول میں ڈال کر

گھمائی تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔ عمران تیزی سے اندر داخل ہوا اور دروازہ بند کر کے اس نے اسے لاک کیا اور بتی جلا کر وہ تیزی سے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر نکلا تو اس کا حلیہ تبدیل ہو چکا تھا۔ اب وہ مقامی تھا البتہ اس کے جسم پر لباس وہی تھا۔ اس نے اپنے سامان کے تھیلے میں سے ضروری اسلحہ نکال کر جیبوں میں ڈالا اور پھر تھیلا وہیں چھوڑ کر وہ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے باہر نکل کر دروازہ لاک کیا اور ایک نظر اپنے کمرے کے بند دروازے کو دیکھتا ہوا تیزی سے لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے لفٹ رکی اور اس میں سے دو قوی ہیکل آدمی باہر نکلے ان کے جیبوں کے ابھار بتا رہے تھے کہ جیبوں میں اسلحہ ہے۔ وہ اپنی شکل و صورت اور چہرے مہرے سے ہی پیشہ ور قاتل لگ رہے تھے۔ ان کے باہر آتے ہی عمران اطمینان سے لفٹ میں داخل ہوا اور تھوڑی دیر بعد وہ ہوٹل سے باہر تھا۔ اس نے ہوٹل سے باہر آکر خالی ٹیکسی روکی اور اسے ٹاسکو کلب کا کہہ کر ٹیکسی میں بیٹھ گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے گہری نظر سے عمران کو دیکھا اور پھر ٹیکسی آگے بڑھا دی۔ وہ شاید عمران سے کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن پھر وہ خاموش ہو گیا۔

"تم شاید کچھ کہنا چاہتے تھے"...... عمران نے جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا ڈرائیور سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جناب ٹاسکو کلب تو انتہائی خطرناک جگہ ہے اور آپ مجھے شکل و

صورت سے شریف آدمی لگتے ہیں"...... ٹیکسی ڈرائیور نے ہچکچاتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"میں نے تو ایک کاروباری سلسلے میں اس کے مالک ٹاسکو سے ملنا ہے اور یہ ملاقات خالصتاً کاروباری ہو گی"...... عمران نے کہا۔

"اگر ایسی بات ہے تو جناب پھر آپ ان سے ان کی رہائش گاہ پر ملیں ٹاسکو صاحب عجیب و غریب آدمی ہیں۔ کلب میں وہ موت کا فرشتہ بنے ہوتے ہیں۔ ذرا ذرا سی بات پر واقعی دوسرے کو گولی مار دیتے ہیں لیکن گھر میں وہ اس سے بالکل مختلف ہوتے ہیں"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے کہا۔

"ان کی رہائش گاہ کہاں ہے"...... عمران نے پوچھا تو ٹیکسی ڈرائیور نے پتہ بتا دیا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ وہ وہاں مجھ سے ملیں ہی ناں۔ پھر"۔ عمران نے کہا۔

"آپ کسی طرح ان کی مسز ڈومیری کو منوا لیں پھر دیکھیں کہ کیا ہوتا ہے۔ سارے شہر میں یہ مشہور ہے کہ ٹاسکو کا گھر میں رویہ صرف ڈومیری کی وجہ سے نرم ہوتا ہے۔ ڈومیری کسی لارڈ کی صاحبزادی ہیں اور یہ ٹاسکو کلب بھی ان کی دولت سے بنا ہوا ہے ورنہ ٹاسکو تو یہاں کا ایک عام سا غنڈہ تھا"...... ڈرائیور نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔ وہ خاصا باتونی آدمی تھا اس لئے مسلسل بول رہا تھا۔

"اوکے۔ پھر تم مجھے اس کی رہائش گاہ پر لے چلو"...... عمران نے کہا تو ڈرائیور نے مسرت بھرے انداز میں اثبات میں سر ہلا دیا جیسے عمران نے اس کی بات مان کر اسے بے حد عزت بخشی ہو اور پھر تھوڑی دیر بعد ٹیکسی ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوئی اور ایک عالی شان کوٹھی کے جہازی سائز کے گیٹ کے سامنے جا کر رک گئی۔

"یہ ہے جناب ڈومیری ہاؤس۔ ٹاسکو کی رہائش گاہ"...... ٹیکسی ڈرائیور نے کہا تو عمران نے اسے کرایہ کے علاوہ بھاری ٹپ بھی دی تو ڈرائیور نے بے اختیار سلام کیا۔

"جناب ایک اور راز کی بات بتا دوں۔ ہم ٹیکسی ڈرائیوروں کو ایسے رازوں کا علم ہوتا ہے۔ آپ نے چونکہ بہت زیادہ ٹپ دی ہے اس لئے جناب میں آپ کو بتا رہا ہوں کہ میڈم ڈومیری کی کمزوری یہ ہے کہ وہ شکاریوں کی بے حد قدر کرتی ہیں کیونکہ وہ خود بہت دبلی پتلی سی خاتون ہیں اس لئے بہادر لوگوں کی قدر کرتی ہیں اگر آپ انہیں شکار کے دو چار قصے سنا دیں تو ہو سکتا ہے کہ آپ جس کاروباری کام کے لئے آئے ہیں اس میں آپ کو بے حد فائدہ ہو"۔ ٹیکسی ڈرائیور نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"کس قسم کا شکار انسانوں کا یا درندوں کا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو ڈرائیور بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"شیر کا شکار جناب۔ ان کے والد لارڈ تھامسان بھی سنا ہے شیر

کے شکاری تھے"...... ڈرائیور نے جواب دیا۔

"لارڈ تھامسان لیکن وہ تو گریٹ لینڈ کے رہنے والے تھے"۔ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"جی ہاں۔ لیکن انہوں نے یہاں ڈومیری کی والدہ سے بھی شادی کر رکھی تھی اور اپنی بہت سی جائیداد انہوں نے ڈومیری کے نام لکھ دی تھی ویسے ڈومیری نے تعلیم بھی گریٹ لینڈ میں حاصل کی ہے۔ جب لارڈ صاحب فوت ہو گئے تو وہ واپس آ گئی تھی"...... ڈرائیور نے کہا۔ وہ واقعی نہ صرف خاصا باتونی تھا بلکہ اس کی معلومات بھی خاصی تھیں۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"...... عمران نے کہا اور ٹیکسی سے نیچے اتر کر وہ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ٹیکسی ڈرائیور ٹیکسی آگے لے گیا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پش کیا تو چھوٹا سا پھاٹک کھلا اور ایک لمبا تڑنگا پہلوان نما آدمی باہر آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن موجود تھی اور اس نے باقاعدہ دربانوں جیسی یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔

"یس"...... دربان نے غور سے عمران کو سر سے پیروں تک دیکھتے ہوئے قدرے درشت لہجے میں کہا۔

"اپنی مالکن سے جا کر کہو کہ دنیا کا مشہور شکاری ریمنڈ ایمبرے ان سے ملنے آیا ہے"...... عمران نے نخوت بھرے لہجے میں کہا۔

"دنیا کا مشہور شکاری۔ کہاں ہے"...... دربان نے چونک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا میں تمہیں نظر نہیں آرہا۔ نانسنس۔ میں ہوں ریمنڈ جاؤ اور جا کر میرا نام لو پھر دیکھنا کس طرح تمہاری مالکن بھاگتی ہوئی یہاں گیٹ پر میرے استقبال کے لئے آتی ہے"...... عمران نے رعب دار لہجے میں کہا۔

"وہ آرام کر رہی ہیں دنیا کے مشہور شکاری صاحب اس لئے تم واپس چلے جاؤ ورنہ ایک لمحے میں گردن توڑ دوں گا"...... دربان نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"تم شاید میری شکل دیکھ کر یہ توہین آمیز باتیں کر رہے ہو۔ تم ہماری شکل پر نہ جاؤ یہی تو ریمنڈ کی خصوصیت ہے۔ ہم شکل سے تو ایک عام سے بلکہ شریف سے آدمی دکھائی دیتے ہیں لیکن ہمارے اندر کئی وحشی سانڈوں جیسی طاقت بھری ہوئی ہے۔ ہم تو ایک ہاتھ سے خونخوار شیر کی گردن توڑ دیتے ہیں۔ اگر تمہیں یقین نہ آرہا ہو تو ہم عملی مظاہرہ بھی کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا ایک ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے وہ قوی ہیکل دربان اچھل کر کئی قدم سائیڈ دوڑتا چلا گیا۔ عمران نے اس کی گردن پکڑ کر اسے معمولی سا جھٹکا دیا تھا۔

"اگر میں چاہتا تو ایک لمحے میں تمہاری گردن ٹوٹ جاتی لیکن میں نے تم سے رعایت کی ہے اس لئے کہ تم مجھے نہیں جانتے"۔ عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں کہا تو دربان جو اب اپنی گردن مسل رہا تھا اور جس کے چہرے پر اب حیرت کے ساتھ ساتھ قدرے

خوف کے تاثرات ابھر آئے تھے جلدی سے واپس اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی واپسی ہوئی۔

"آیئے جناب میں معذرت خواہ ہوں جناب کہ آپ کو جانتا نہیں تھا اس لئے مجھ سے گستاخی ہو گئی ہے ورنہ میڈم تو آپ کا نام سن کر بے اختیار اچھل پڑی ہیں"...... دربان نے اس بار خوشامدانہ لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

اصل مسئلہ یہ تھا کہ اس کے ذہن میں بھی نہ تھا کہ وہ ڈومیری سے ملے گا اور اپنے آپ کو شکاری ظاہر کرے گا ورنہ وہ ویسا ہی میک اپ کرتا لیکن اس وقت اس کے چہرے پر جو میک اپ تھا اس سے وہ کاروباری آدمی تو نظر آتا تھا بہرحال شکاری کسی طرح بھی نظر نہ آتا تھا اور پھر وہ بغیر کار کے یہاں گیٹ پر پہنچا تھا اس لحاظ سے یہ دربان کیسے اسے دنیا کا مشہور شکاری تسلیم کر لیتا۔ اسی لئے عمران کو تھوڑا سا عملی مظاہرہ کرنا پڑا۔ ویسے اس نے ریمنڈ کا نام اس لئے لیا تھا کہ ریمنڈ ایکریمیا کا رہنے والا تھا اور وہ واقعی ایک مشہور شکاری تھا۔ تھوڑی دیر بعد عمران ایک وسیع و عریض اور انتہائی قیمتی فرنیچر سے سجے ہوئے ڈرائنگ روم میں پہنچ گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک دبلی پتلی لیکن خوش شکل عورت اندر داخل ہوئی۔ وہ اپنے لباس اور رکھ رکھاؤ سے واقعی کسی لارڈ کی ہی صاحبزادی لگ رہی تھی اور عمران لارڈ تھامسان کو چونکہ ذاتی طور پر جانتا تھا اور بے شمار بار اس سے مل چکا تھا اس لئے وہ ڈومیری کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا

کیونکہ کئی ملاقاتوں میں وہ ڈومیری کو بھی لارڈ کے پاس دیکھ چکا تھا اور پھر ڈومیری کی شکل بھی لارڈ تھامسان سے کافی ملتی تھی۔

"آپ۔ آپ واقعی ریمنڈ ہیں۔ دنیا کے مشہور شکاری"۔ ڈومیری نے حیرت بھرے لہجے میں عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔ اس کے ذہن میں بھی شاید دنیا کے مشہور شکاری کی شکل کچھ اور طرح کی تھی۔

"میڈم ڈومیری میں واقعی ریمنڈ ہوں اور آپ کے والد لارڈ تھامسان تو میرے بہترین دوستوں میں سے تھے۔ ہم نے بے شمار شکار مہمات اکٹھی سر کی ہیں۔ آپ سے بھی تھامسان پیلس میں کئی بار ملاقات ہو چکی ہے"...... عمران نے کہا تو ڈومیری کے چہرے پر بے اختیار چمک سی آ گئی۔

"اوہ۔ اوہ آپ میرے والد کے ساتھ شکار کھیلتے رہے ہیں اور ویری گڈ۔ تشریف رکھیں۔ آپ سے مل کر تو مجھے بے پناہ مسرت ہو رہی ہے"...... ڈومیری نے کہا اور پھر عمران نے جب اسے اس کے والد سے ملاقات میں ان کی رہائش گاہ اور ڈومیری کے طالب علمی کے زمانے کی تفصیلات بتائیں تو ڈومیری کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔ اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ وہ عمران کو اٹھا کر اپنی آنکھوں کے اندر چھپا لے۔

"میں آپ کے لئے دنیا کی بہترین شراب منگواتی ہوں۔ آپ سے ملاقات تو میری زندگی کا سب سے خوبصورت لمحہ ہے"...... ڈومیری

نے کہا۔

"سوری میڈم ڈومیری مجھے ڈاکٹروں نے شراب سے منع کر رکھا ہے۔ اصل میں میری عادت تھی کہ میں شیروں کا شکار کر کے ان کی چربی کچی کھا جاتا تھا حالانکہ آپ کے والد نے بھی کئی بار منع کیا لیکن میرا خیال تھا کہ شیر کی چربی کھانے سے آدمی شیر کی طرح طاقتور ہو جاتا ہے۔ طاقت تو مجھ میں آ گئی لیکن اس کے ساتھ ساتھ میرے معدے میں ایسی گرمی پیدا ہو گئی ہے کہ اب میں شراب کا ایک گھونٹ بھی پی لوں تو مجھے شدید بخار ہو جاتا ہے۔ آپ جوس منگوا لیں"...... عمران نے کہا تو ڈومیری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی تو ایک ملازمہ اندر داخل ہوئی اور ڈومیری نے اسے جوس لانے کا آرڈر دے دیا۔

"آپ کے خاوند گھر پر نہیں ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں وہ کلب میں ہیں۔ کیوں"...... ڈومیری نے چونک کر پوچھا۔

"میں دراصل ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ ایک ذاتی کام ہے۔ ایک صاحب ہیں جنرل بیرک یہاں ٹیوڈر کے فوجی علاقے کے انچارج ہیں۔ ان سے ملاقات کرنا ہے اور میرا خیال ہے کہ جناب ٹاسکو کے وہ دوست ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں اسے بلوا لیتی ہوں۔ اس کے واقعی بڑے بڑے فوجی افسروں سے بڑے گہرے تعلقات ہیں"...... ڈومیری نے بڑے

فاخرانہ لہجے میں کہا۔

" لیکن کہیں وہ انکار نہ کر دیں کیونکہ وہ مجھ سے واقف نہیں ہیں"....... عمران نے کہا۔

" اس کی جرأت ہے کہ وہ انکار کر دے۔ میں ابھی بلواتی ہوں اسے"....... ڈومیری نے کہا۔ اسی لمحے وہی ملازمہ ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی۔ اس نے ٹرے میں جوس کے دو گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے ایک گلاس عمران کے سامنے اور دوسرا ڈومیری کے سامنے رکھ دیا۔

" فون پیس لے آؤ"....... ڈومیری نے کہا۔

" یس میڈم"....... ملازمہ نے کہا اور خالی ٹرے اٹھائے واپس مڑ گئی۔

" آپ انہیں نہ ہی میرے متعلق بتائیں اور نہ میرے کام کے متعلق بس انہیں بلالیں۔ میں چاہتا ہوں کہ جو بھی بات ہو آپ کے سامنے ہو"....... عمران نے جوس کا گلاس اٹھاتے ہوئے کہا تو ڈومیری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحوں بعد ملازمہ فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوئی اور اس نے فون پیس ڈومیری کی طرف بڑھا دیا۔

" تم جاؤ"....... ڈومیری نے کہا اور ملازمہ خاموشی سے سر جھکائے واپس چلی گئی۔ ڈومیری نے نمبر پریس کئے اور پھر فون پیس کان سے لگا لیا۔ عمران بڑے اطمینان بھرے انداز میں جوس سپ کرنے میں مصروف تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور نے واقعی اس کی بے حد مدد کی تھی۔ اس

نے دیکھ لیا تھا کہ ٹاسکو ڈومیری کی بات نہیں ٹال سکتا ورنہ جب سوزی نے اسے بتایا تھا کہ ٹاسکو کے بڑے بڑے فوجی افسروں سے تعلقات ہیں تو اس نے فوری فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ ٹاسکو کے کلب جا کر اسے مجبور کر دے گا کہ وہ ٹیوڈر کے انچارج جنرل بیرک کے پاس اسے لے چلے اور اگر ٹاسکو اس کے قدوقامت کا ہوا تو پھر وہ اسے ختم کر کے اس کے میک اپ میں خود وہاں پہنچ جائے گا لیکن اب جو صورت حال اسے نظر آ رہی تھی اس سے اسے معلوم ہو گیا کہ ٹاسکو خود اسے اپنے ساتھ لے جانے پر مجبور ہو جائے گا اور یہ ان سب سے بہتر صورت تھی۔

" ڈومیری بول رہی ہوں۔ ٹاسکو سے بات کراؤ"....... ڈومیری نے انتہائی تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" ہیلو ڈومیری بول رہی ہوں۔ فوراً ابھی اور اسی وقت رہائش گاہ پر پہنچو۔ ایک منٹ مت ضائع کرو مجھے تم سے فوری اور ضروری کام پڑ گیا ہے"....... ڈومیری نے ایسے کہا جیسے کوئی بہت بڑا افسر اپنے کسی ادنیٰ ترین ملازم کو حکم دے رہا ہو۔

" میں کہہ رہی ہوں پہنچو اور تم ابھی وہیں بیٹھے ہو"....... ڈومیری نے دوسری طرف کی بات سن کر غصے سے چیختے ہوئے کہا اور فون آف کر دیا۔

" ابھی آ جائے گا"....... ڈومیری نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" لارڈ تھامسان کی بیٹی کو ایسا ہی ہونا چاہئے"....... عمران نے

مسکراتے ہوئے کہا اور ڈومیری کا چہرہ مسرت سے گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔ پھر عمران نے اسے شکار کے ایسے ایسے حیرت انگیز قصے سنانے شروع کئے کہ ڈومیری کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ خود ان شکاری مہموں میں حصہ لے کر خود اپنے ہاتھوں سے شیروں کی گردنیں توڑتی پھر رہی ہو۔ ابھی عمران کی باتیں جاری تھیں کہ کار کے ہارن کی آواز سنائی دی۔

"ٹاسکو آگیا ہے۔ میں اسے لے آتی ہوں"...... ڈومیری نے اٹھتے ہوئے کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ساتھ ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بھی تھا۔ اس آدمی کے جسم پر سوٹ تھا لیکن اس کے چہرے پر سفاکی اور درندگی کے تاثرات منجمد نظر آتے تھے۔

"یہ دنیا کے مشہور شکاری جناب ریمنڈ ہیں میرے والد کے بہترین دوست۔ انہوں نے ایک سو گیارہ خونخوار شیروں کی گردنیں خالی ہاتھوں سے توڑی ہیں اور یہ میرا شوہر ہے ٹاسکو"...... ڈومیری نے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی ٹاسکو ہیں جیسی آپ کی شہرت سنی تھی ویسے ہی آپ ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

"آپ شکل سے تو شیروں کے شکاری ایک طرف چڑی مار نظر

آتے ہیں"...... ٹاسکو نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار اچھل پڑا اور پھر اس نے اپنا ہاتھ اس طرح جھٹکنا شروع کر دیا جیسے اس کی انگلیاں ٹوٹ گئی ہوں۔ عمران نے مصافحے کے دوران اس کا ہاتھ دبا دیا تھا۔

"کیا ہوا ہے"...... ڈومیری نے حیران ہو کر کہا۔

"میں نے آپ کے شوہر کا صرف ہاتھ دبایا ہے اور وہ بھی معمولی سا تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ میرے جسم میں کتنی طاقت ہے۔ آخر میں شیروں کی کچی چربی کھاتا رہا ہوں اور یہ مجھے چڑی مار کہہ رہے ہیں۔ اگر انہیں آپ کا شوہر ہونے کا اعزاز حاصل نہ ہوتا تو اب تک ان کا بازو ان کے کاندھے سے علیحدہ ہو کر ایک کونے میں پڑا ہوتا"...... عمران نے بڑے سادہ سے لہجے میں مسکراتے ہوئے کہا تو ڈومیری چونک پڑی۔

"تم نے دیکھا ٹاسکو اور تمہیں یہ جرأت کیسے ہوئی کہ تم میرے والد کے دوست اور دنیا کے مشہور شکاری کا مذاق اڑاؤ"...... ڈومیری نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آئی ایم سوری۔ رئیلی سوری۔ مسٹر ریمنڈ میں تو واقعی بے پناہ طاقت ہے حالانکہ میں سمجھتا تھا کہ میرے اندر طاقت بھری ہوئی ہے"...... ٹاسکو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ واقعی کھلے دل اور اعلیٰ ظرف کے مالک ہیں مسٹر ٹاسکو اور اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ لارڈ تھامسان کی بیٹی مادام ڈومیری نے

کیوں آپ کو اپنا شوہر بنانے کا اعزاز بخشا ہے"...... عمران نے کہا
ڈومیری کا چہرہ کھل اٹھا۔

"یہ حالانکہ یہاں کا عام سا غنڈہ تھا لیکن پھر مجھے پسند آگیا اور میں نے اسے اب لاز کا سب سے بڑا آدمی بنا دیا ہے۔ کیوں ٹاسکو"...... ڈومیری نے کہا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو سویٹ ہارٹ۔ آج جو کچھ بھی میں ہوں تمہاری وجہ سے ہی ہوں لیکن مسئلہ کیا ہے تم نے مجھے فوراً آنے کے لئے کہا اور یہاں مسٹر ریمنڈ موجود ہیں"...... ٹاسکو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"جنرل بیرک سے مجھے ذاتی کام ہے اور مجھے معلوم ہے کہ جنرل بیرک سے آپ کے بڑے گہرے تعلقات ہیں"...... عمران نے جلدی سے کہا۔

"بالکل ہوں گے۔ اس کے نہ ہوں گے تو اور کس کے ہوں گے۔ کیوں ٹاسکو"...... ڈومیری نے کہا۔

"ہاں ہیں تو سہی۔ لیکن کام کیا ہے"...... ٹاسکو نے قدرے ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

"ایک ذاتی کام ہے۔ آپ مجھے ان سے ابھی ملوا دیں"...... عمران نے کہا۔

"ابھی نہیں سوری۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے ابھی تو میں مصروف ہوں اور پھر جنرل بھی تو فارغ نہیں ہو گا۔ وہ میرے کلب اکثر آتا

تا ہے اس بار جب آیا تو میں آپ کو اطلاع کر دوں گا آپ بھی کلب ئیں پھر ملاقات ہو جائے گی"...... ٹاسکو نے کہا۔

"سوری مادام ڈومیری میں تو سمجھا تھا کہ شاید۔ چلو چھوڑیں میں مل لوں گا۔ پراگل کے کمانڈر انچیف میرے ساتھ شکار کھیلتے رہے میں ان سے کہہ دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ڈومیری کا حکم اس طرح ناکام ہو ئے۔ سنو ٹاسکو فون اٹھاؤ اور جنرل بیرک سے بات کرو اور ابھی اور وقت۔ مسٹر ریمنڈ کو ساتھ لے کر جاؤ اور ان کا جو بھی کام ہے وہ اؤ ورنہ تم جانتے ہو کہ تم دوسرے لمحے نالی میں رینگنے والے حقیر ے بھی بن سکتے ہو"...... ڈومیری نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا ٹھیک ہے۔ جیسے تم کہو"...... ٹاسکو نے جواب دیا اور اس نے جلدی سے میز پر پڑا ہوا فون پیس اٹھایا اور نمبر پریس نے شروع کر دیئے۔

"لاؤڈر کا بٹن بھی دبا دو تاکہ میں بھی سنو کہ کیا باتیں ہو رہی "...... عمران کی بجائے ڈومیری نے کہا تو ٹاسکو نے اثبات میں سر تے ہوئے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس سیکرٹری ٹو جنرل بیرک"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک انی آواز سنائی دی۔

"ٹاسکو بول رہا ہوں جنرل صاحب سے بات کراؤ"...... ٹاسکو تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ٹاسکو میں جنرل بیرک بول رہا ہوں۔ اس وقت کیسے فو
کیا میں ایک انتہائی ضروری کام کے لئے ساؤتھ پوائنٹ پر جا رہا تھا ک
تمہاری کال آگئی"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جنرل بیرک میں اپنے ایک عزیز ترین دوست کے ساتھ آپ
پاس پہنچ رہا ہوں آپ میرا انتظار کریں"...... ٹاسکو نے کہا۔

"اس وقت نہیں۔ سوری۔ میں اس وقت ملاقات نہیں کر سک
مجھے انتہائی ایمرجنسی کام ہے۔ آئی ایم سوری ٹاسکو"...... دوس
طرف سے بیرک نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جنرل بیرک تم جانتے ہو کہ تم ٹاسکو کو انکار کر رہے ہو۔ کیا
چاہتے ہو کہ تمہارا فوری طور پر کورٹ مارشل ہو جائے بولو کر
فون کمانڈر ایرک کو"...... ٹاسکو نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اوہ مگر کام کیا ہے یہ تو بتاؤ اور کون تمہارے ساتھ آ رہا ہے
کیوں"...... جنرل بیرک نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمر
سمجھ گیا کہ ٹاسکو نے بلیک میلنگ سٹف اپنے پاس رکھا ہوا ہے ا
لئے یہ جنرل اس کے مطیع ہیں۔

"بس کہہ دیا ہے کہ میرا عزیز ترین دوست ہے اور دنیا کا مش
شکاری ہے مسٹر ریمنڈ۔ ان کا کوئی ذاتی کام ہے"...... ٹاسکو نے ک

"تو ایسا کرو کہ تم فرسٹ چیک پوسٹ پر پہنچ جاؤ۔ میں سا
پوائنٹ پر جا رہا ہوں۔ وہاں چند ایشیائی جاسوس پکڑے گئے ہی

نے ان سے پوچھ گچھ بھی کرنی ہے اور ان کا کورٹ مارشل کر کے انہیں موت کی سزا بھی دینی ہے اس لئے میرا وہاں کافی وقت لگ جائے گا۔ میں آرڈر کر دیتا ہوں۔ فرسٹ چیک پوسٹ سے تمہیں ہیلی کاپٹر پر میرے پاس پہنچا دیا جائے گا"...... جنرل بیرک نے کہا اور عمران ایشیائی جاسوس پکڑے جانے کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ اس کے ساتھی ہوں گے چونکہ اس کے ساتھی اسے کچھ بتائے بغیر ہوٹل سے چلے گئے تھے اور ابھی تک انہوں نے رابطہ بھی نہیں کیا تھا اس لئے عمران نے بھی انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا تھا۔ لیکن اسے دل ہی دل میں اس بات کی خوشی ہو رہی تھی کہ اس کے ساتھیوں نے نہ صرف نیوڈر کے علاقے کو ٹریس کر لیا بلکہ وہ اس سے پہلے وہاں پہنچ بھی گئے۔ جہاں تک پکڑے جانے کی بات تھی تو یہ اس کے نقطہ نظر سے معمولی بات تھی۔ اسے اپنے ساتھیوں صلاحیتوں کا علم تھا کہ وہ اتنی آسانی سے نہیں مارے جا سکتے اس لئے عمران دل ہی دل میں بہرحال مطمئن تھا۔

"ٹھیک ہے"...... ٹاسکو نے کہا اور فون آف کر دیا۔

"آیئے جناب ریمنڈ صاحب۔ اب تو تم خوش ہو سویٹ ہارٹ"...... ٹاسکو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے بیک وقت عمران اور اپنی بیوی ڈومیری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مسٹر ریمنڈ آپ نے واپس یہیں آنا ہے اور آپ کم از کم ایک ہفتہ میرے مہمان رہیں گے"...... ڈومیری نے کہا۔

"بڑی خوشی سے لیکن ایک شرط پر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سی شرط"...... ڈومیری نے چونک کر کہا اور ٹاسکو بھی شرط کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا تھا۔

"بشرطیکہ جناب ٹاسکو اسے پسند کریں تو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ میں کیوں پسند نہیں کروں گا۔جب ڈومیری کہہ رہی ہے تو پھر پسند ناپسند ثانوی حیثیت اختیار کر جاتی ہے"...... ٹاسکو نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

جولیا کی آنکھیں کھلیں اور اس کے ذہن میں روشنی نمودار ہوئی تو اس کے ذہن میں وہ منظر ابھر آیا جب گہری کھائیوں کے درمیان وہ سب پتلے سے راستے سے گزر رہے تھے کہ اچانک ایک کڑاکے کی آواز کے ساتھ ہی زمین اس کے پیروں تلے سے غائب ہو گئی تھی اور وہ سر کے بل کھائی میں گرتی چلی گئی تھی۔اس نے اپنے ساتھیوں کے منہ سے نکلنے والی بے اختیار چیخیں بھی سنیں تھیں اور اس کے بعد اس کا ذہن تاریک ہو گیا تھا۔یہ سارا منظر جیسے ہی اس کے ذہن پر روشن ہوا اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ساتھ ہے اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ زنجیروں سے جکڑی ایک دیوار کے ساتھ کھڑی تھی۔ایک فوجی اس کے ساتھیوں کے بازوؤں میں انجکشن لگانے مصروف تھا جب کہ دوسرا فوجی ہاتھ میں مشین گن اٹھائے سامنے خاموش کھڑا ہوا تھا۔

اس کے ساتھیوں میں سے صفدر ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہا تھا جب کہ تنویر کی گردن اور جسم ابھی تک ڈھلکا ہوا تھا اور آخر میں موجود کیپٹن شکیل کے بازو میں انجکشن لگایا جا رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑی کہ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل تینوں اپنی اصل شکلوں میں تھے۔ ان کے چہروں سے میک اپ غائب ہو چکا تھا۔ ان کے جسموں پر صرف یونیفارم موجود تھی۔ ان کی جرابیں اور بوٹ تک غائب تھے۔ جولیا کے اپنے پیروں سے بھی یہ چیزیں غائب تھیں۔ صفدر اور تنویر دونوں کے سروں پر پٹیاں بندھی ہوئی نظر آ رہی تھیں جب کہ کیپٹن شکیل کی ایک ٹانگ پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اسے اپنا سر اور کاندھے کے پیچھے شدید درد محسوس ہو رہی تھی۔ لیکن بہرحال یہ درد قابل برداشت تھا۔ کیپٹن شکیل کو انجکشن لگانے کے بعد دونوں فوجی خاموشی سے مڑے اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

"ایک منٹ"...... جولیا نے کہا تو وہ دونوں تیزی سے مڑے اور رک گئے۔

"کیا بات ہے"...... اس فوجی نے جو انجکشن لگا رہا تھا انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"اپنا لہجہ درست رکھو سمجھے۔ ابھی تمہیں غلط فہمی ہے کہ ہم دشمن ہیں لیکن جلد ہی تمہاری یہ غلط فہمی دور ہو جائے گی اور پھر تمہیں اس لہجے کا خمیازہ بھگتنا ہو گا"...... جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کوئی غلط فہمی نہیں ہے۔ غلط فہمی تمہیں ہے اور تم یہ غلط فہمی دور کر لو۔ تم دشمن جاسوس ہو اور دشمن جاسوسوں کا حشر عبرتناک ہوتا ہے"...... اس فوجی نے پہلے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"یہ تو وقت بتائے گا کہ ہم جاسوس ہیں یا ہمارا تعلق فوج کے ایک انتہائی خفیہ گروپ سے ہے۔ تم یہ بتاؤ کہ ہم کس کی قید میں اور کہاں ہیں اس وقت"...... جولیا نے بھی پہلے سے زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"تمہیں ساؤتھ پوائنٹ پر پکڑا گیا جب تم کھائیوں میں زخمی اور بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ تمہارا خیال ہو گا کہ یہ علاقہ ویران ہے یہاں کوئی چیکنگ نہیں ہے جب کہ وہاں انتہائی خفیہ حربے ہر جگہ موجود ہیں اور انہیں باقاعدہ ساؤتھ کیمپ میں واچ کیا جاتا ہے اس طرح تم پکڑے گئے۔ یہ ساؤتھ ونگ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہاں کا انچارج کرنل پارکر ہے اور کرنل پارکر تم جیسے دشمن جاسوسوں کے لئے قصائی کے نام سے مشہور ہے۔ ساؤتھ پوائنٹ سے تمہیں وہاں کے انچارج کیپٹن جان نے پکڑا اس نے تمہاری مرہم پٹی کرائی تاکہ تم سے پوچھ گچھ ہو سکے اور پھر اس نے کرنل صاحب کو اطلاع دی تو کرنل صاحب نے تمہیں یہاں منگوا لیا۔ تاکہ تم سے خود پوچھ گچھ کر سکے۔ کرنل صاحب کو اچانک مین ہیڈ کوارٹر ایک ہنگامی میٹنگ میں شرکت کے لئے جانا پڑا ہے وہ وہاں سے واپس آکر تمہاری ایک

ایک ہڈی علیحدہ کر دیں گے"...... اس فوجی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ہمارے چہرے کب دھوئے گئے ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"یہ کام کیپٹن جان کا ہے وہ ان معاملات میں بے حد محتاط رہتا ہے"...... اس فوجی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کب آئے گا کرنل"...... جولیا نے پوچھا۔

"جب میٹنگ ختم ہو گی"...... فوجی نے جواب دیا اور پھر واپس مڑ گیا اور پھر وہ دونوں کمرے سے باہر چلے گئے لیکن کمرے کا دروازہ کھلا رہا تھا اور ایک فوجی وہاں موجود تھا اس کا پہلو جولیا کو نظر آ رہا تھا۔ جولیا نے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا تو سوائے کیپٹن شکیل کے باقی سب ہوش میں آ چکے تھے۔ جب کہ کیپٹن شکیل ہوش میں آنے والی کیفیت سے گزر رہا تھا۔

"میرا خیال ہے ہم لیبارٹری والے علاقے میں پہنچ گئے ہیں کیونکہ ساؤتھ علاقے کا مین ہیڈ کوارٹر اسی علاقے میں ہونا چاہئے"...... جولیا نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر پاکیشیائی زبان میں کہا۔

"ہاں اور اب ہمیں یہاں سے کمانڈو ایکشن شروع کر دینا چاہئے ورنہ یہ لوگ کسی بھی وقت ہمیں ہلاک کر سکتے ہیں"۔ تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کرنل کے آنے سے پہلے یہاں کا کنٹرول سنبھال لینا چاہئے۔ پھر اس کرنل کو پکڑ کر اس کے ذریعے ڈاکٹر ٹاسٹر سے رابطہ کیا جا سکتا ہے یا لیبارٹری کھلوائی جا سکتی

ہے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن پہلا مسئلہ تو ان زنجیروں سے چھٹکارا ہے۔ ان لوگوں نے باقاعدہ پیچ دار کلپ استعمال کئے ہیں اس لئے کلپ میری کلائیوں کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں ورنہ میں ان سے ہاتھ سکیڑ کر نکال لیتی۔" جولیا نے کہا اسی لمحے کیپٹن شکیل ہوش میں آ گیا۔ اور جب اسے صورت حال کا علم ہوا تو اس نے بھی یہی رائے دی کہ ہمیں اس کرنل کے آنے سے پہلے یہاں کنٹرول حاصل کر لینا چاہئے۔

"لیکن اصل مسئلہ تو ان زنجیروں سے نجات کا ہے اور مجھے اس کا کوئی حل نظر نہیں آ رہا"...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس اس کا حل ہے"...... کیپٹن شکیل نے ہاتھوں کو حرکت دیتے ہوئے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔ کیپٹن شکیل نے اپنے دونوں ہاتھوں کو مخالف سمت میں مروڑنا شروع کر دیا اور پھر جب وہ مزید مڑنے سے رک گئے تو کیپٹن شکیل نے پوری قوت سے انہیں جھٹکا دیا اور ہلکے سے کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کی دونوں کلائیوں سے زنجیریں کھل گئیں لیکن کیپٹن شکیل نے بجلی کی سی تیزی سے دونوں کھلتی ہوئی زنجیروں کو دونوں ہاتھوں سے تھام لیا ورنہ یقیناً وہ کھل کر دیوار سے جا ٹکراتیں تو لامحالہ باہر کھڑے فوجیوں تک ان کی آوازیں پہنچ سکتی تھیں۔ کیپٹن شکیل چند لمحے انہیں تھامے کھڑا رہا تا کہ ان کی تیز حرکت ختم ہو جائے اور پھر اس نے آہستہ آہستہ انہیں دیوار کے ساتھ لگا دیا۔ کیپٹن شکیل چونکہ

دروازے سے بالکل آخری سائیڈ پر تھا اس لئے جب تک کوئی اندر نہ آ جاتا اس وقت تک اسے چیک نہ کر سکتا تھا۔ اب اس کے دونوں بازو آزاد ہو چکے تھے۔ کیپٹن شکیل اپنے پیروں پر لپکا اور پھر چند لمحوں وہ اپنے پیروں کو بھی زنجیروں سے آزاد کرا چکا تھا۔ اس کے بعد وہ آہستہ سے آگے بڑھا اور اس نے اپنے ساتھ کھڑے ہوئے تنویر کے دونوں بازو آزاد کرا دیئے اور ان زنجیروں کو بھی احتیاط سے دیوار کے ساتھ لگا دیا۔ پھر وہ آگے بڑھا اور اس نے صفدر کے ساتھ بھی یہی کارروائی کی جب کہ تنویر اس دوران اپنے پیروں کو زنجیروں سے آزاد کرا چکا تھا۔ اب جولیا کی باری تھی لیکن جولیا دروازے کے تقریباً سامنے کھڑی تھی۔ اس لئے کیپٹن شکیل جولیا کی طرف آنے کی بجائے آہستہ آہستہ چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جب کہ تنویر اس کے پیچھے تھا۔ کیپٹن شکیل دروازے کی قریب جا کر دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا پھر اس نے آہستہ سے سر آگے کر کے باہر جھانکا۔ یہ ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو آگے جا کر مڑ گئی تھی اور دروازے کی سائیڈ سے پشت لگائے ایک فوجی کھڑا ہوا تھا۔ اس نے مشین گن شاید دیوار کے ساتھ لگا کر رکھی ہوئی تھی۔ جو کیپٹن شکیل کو نظر نہ آ رہی تھی۔ البتہ کیپٹن شکیل نے دیکھ لیا تھا کہ فوجی کے دونوں ہاتھ اس کے سینے پر بندھے ہوئے تھے وہ شاید اس انداز میں آرام کر رہا تھا۔ کیپٹن شکیل آہستہ سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے ہلکی اوغ کی آواز سنائی دی اور فوجی کھنچتا ہوا اندر داخل آ گیا۔ کیپٹن شکیل نے

ایک ہاتھ اس کے منہ پر رکھا ہوا تھا جب کہ دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے بازو کو پکڑ کر اسے یکلخت گھما کر اندر گھسیٹ لیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ فوجی سنبھلتا تنویر کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور فوجی کی گردن کی دوسری سائیڈ جس طرف کیپٹن شکیل کا ہاتھ نہ تھا کھڑی ہتھیلی کی بھرپور ضرب پڑی اور کڑاک کی ہلکی سی آواز کے ساتھ ہی اس کی گردن ٹوٹ گئی اور کیپٹن شکیل کے ہاتھوں میں اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ کیپٹن شکیل نے آہستگی سے اسے ایک طرف کر کے زمین پر لٹا دیا۔ جب کہ تنویر اور صفدر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپک گئے۔

"رک جاؤ۔ ابھی مت جاؤ"...... جولیا نے کہا تو دونوں دروازے پر ہی رک گئے۔

"صرف اس فوجی کی مشین گن اٹھا لو"...... جولیا نے کہا جب کہ کیپٹن شکیل نے اس فوجی کو زمین پر لٹا کر تیزی سے آگے بڑھ کر جولیا کے ہاتھ آزاد کر دیئے۔ تنویر نے دروازے کے باہر دیوار کے ساتھ کھڑی مشین گن اٹھا لی تھی۔

"یہ ہیڈ کوارٹر ہے۔ یہاں دو چار فوجی نہیں ہو سکتے۔ ہمیں ان کے کسی بڑے افسر کو پکڑنا ہو گا پھر بات بنے گی"...... جولیا نے آزاد ہوتے ہی کہا اور سب ساتھیوں نے اس طرح سر ہلا جیسے وہ جولیا کی بات سے سو فیصد متفق ہوں۔

"تو پھر ہمیں یہیں رکنا چاہئے وہ کرنل وغیرہ بہرحال یہیں آئیں

گے"...... صفدر نے کہا۔

"لیکن ان کے ساتھ اور فوجی بھی یقیناً ہوں گے اور ظاہر ہے انہیں مارنے کے لئے فائر کھولنا پڑے گا"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس وقت جو ہو گا دیکھا جائے گا۔ بہرحال کوئی بڑا افسر ہاتھ آ جائے تو اس کے بل پر باقی فوجیوں کو کور کیا جا سکتا ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ آفس ہو گا۔ یہاں زیادہ فوجی نہیں ہوں گے۔ ہم انہیں آسانی سے کور کر لیں گے ورنہ یہاں تہہ خانے میں ہم پھنس بھی سکتے ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بڑے افسر کے آنے سے پہلے صورت حال چیک کرنے کے لئے دوچار فوجی یہاں آئیں اس طرح صورت حال ہمارے خلاف بھی ہو سکتی ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس کا تو ایک حل ہے کہ ہم پہلے جائزہ لیں پھر جیسی صورت حال ہو ویسے ہی اقدام کریں۔ بہرحال اس کرنل پارکر کو قابو میں آنا چاہئے"...... جولیا نے کہا۔

"میں جا کر جائزہ لے آتا ہوں آپ یہیں ٹھہریں"...... تنویر نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

"نہیں ہم اکٹھے جائیں گے اور ہم نے پہلے سب کے لئے اسلحہ حاصل کرنا ہے"...... جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا تو تنویر نے اثبات

میں سر ہلا دیا۔ جولیا اس کمرے سے نکل کر آگے بڑھی اور دونوں طرف دیکھا۔ راہداری کا اختتام ایک دروازے پر ہو رہا تھا اور دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اندر ایک کمرہ سا نظر آ رہا تھا۔ جولیا آگے بڑھی اور پھر اس دروازے کے قریب رک کر اس نے کمرے کے اندر جھانکا۔ وہاں ایک میز کے گرد دو فوجی بیٹھے ہوئے تاش کھیلنے میں مصروف تھے۔

"نجانے کب کرنل صاحب واپس آئیں اور اس ڈیوٹی سے جان چھوٹے"...... ایک نے دوسرے سے کہا۔

"چلو ہم تو یہاں بیٹھے ہیں اس بیچارے جونی کا سوچو جو دروازے پر کھڑا اونگھ رہا ہو گا۔ ویسے بھی وہ ایک ہفتے کی سخت ٹریننگ کر کے آیا ہے پھر آتے ہی اس کی ڈیوٹی کیپٹن ڈیوک نے یہاں لگا دی بیچارہ۔ دوسرے نے کہا اور پہلا ہنس پڑا۔ جولیا نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ کے مخصوص اشاروں سے اس نے انہیں اپنے ارادے سے آگاہ کیا اس کے ساتھ ہی اس نے دیوار پر زور سے ہاتھ مارا تو عجیب سی آواز نکلی۔

"ارے یہ کیسی آواز ہے۔ کون ہے"۔ ایک نے چونک کر کہا۔

"جونی ہو گا۔ اور کون ہو سکتا ہے"...... دوسرے نے کہا۔

"نہیں یہ بوٹوں کی آواز نہیں ہے یوں لگتا ہے جیسے کوئی آدمی دیوار سے ٹکرایا ہو"...... پہلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"اب ہارنے لگے ہو تو بھاگ رہے ہو"...... دوسرے نے ہنستے

ہوئے کہا لیکن پہلے نے کوئی جواب نہ دیا اور دوسرے لمحے وہ تیزی سے دروازے سے نکل کر جیسے ہی آگے بڑھا کیپٹن شکیل اس پر جھپٹ پڑا۔ اور اس کے منہ سے ہلکی سی اوغ کی آواز نکل سکی اور وہ اس کے بازوؤں میں پھنس کر تڑپتا رہ گیا۔

"کیا ہوا۔ کیا ہے"...... دوسرے نے اوغ کی آواز سن کر چیخ کر کہا اور پھر وہ تیزی سے اٹھ کر دوڑتے ہوئے جیسے ہی دروازے سے نکل کر راہداری میں مڑا۔ تنویر بھوکے عقاب کی طرح اس پر جھپٹ پڑا۔ اور جولیا تیزی سے اندر داخل ہو گئی۔ اس نے میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی دونوں مشین گنیں اٹھالیں۔ صفدر جس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوا تھا۔ چونکہ اس کے پاس مشین گن تھی اس لئے ان فوجیوں پر تنویر اور کیپٹن شکیل جھپٹے تھے۔

"ان سے پوچھ گچھ نہ کی جائے"۔ صفدر نے ایک مشین گن جولیا کے ہاتھ سے لیتے ہوئے کہا۔ دوسری اس کے دوسرے ہاتھ میں تھی۔

"اس میں وقت ضائع ہو گا۔ انہیں ختم کر دو"۔ جولیا نے کہا تو صفدر سر ہلاتا ہوا واپس مڑا اور دروازے سے باہر راہداری میں آ گیا جہاں وہ دونوں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ تنویر اور کیپٹن شکیل نے انہیں گردن میں جھٹکا دے کر صرف بے ہوش کیا تھا کیونکہ ان کے ذہن میں بھی یہی خیال تھا کہ شاید ان سے پوچھ گچھ کی جائے۔

"انہیں ختم کر دو اور آؤ"...... صفدر نے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے جھکے اور پھر چند لمحوں بعد دونوں فوجی گردنیں تڑوا کر ہلاک ہو چکے تھے۔ صفدر نے دوسری مشین گن تنویر کے ہاتھ میں دے دی اور پھر وہ سب کمرے میں داخل ہو گئے۔ جہاں جولیا کمرے کے دوسرے دروازے کے قریب کھڑی تھی۔ اب صرف کیپٹن شکیل خالی ہاتھ تھا۔

"ادھر سیڑھیاں اوپر جا رہی ہیں اور اوپر یقیناً آفس ہو گا"۔ جولیا نے ان کے قریب آنے پر آہستہ سے کہا اور انہوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اور پھر وہ آہستہ آہستہ آگے بڑھ کر سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر پہنچ گئے۔ سب سے آگے جولیا تھی اور سب سے آخر میں خالی ہاتھ کیپٹن شکیل تھا۔ سیڑھیوں کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور دوسری طرف ایک چھوٹا سا خالی میدان تھا جس کی سائیڈ میں کچھ ہٹ کر ایک برآمدہ تھا۔ اس برآمدہ میں دو مسلح فوجی کھڑے ہوئے تھے۔ ان کا رخ میدان کی طرف ہی تھا۔ اور اگر جولیا اور اس کے ساتھی باہر نکلتے تو وہ لامحالہ ان فوجیوں کی نظروں میں آجاتے اور پھر ظاہر ہے انہیں فائر کھولنا پڑتا اور یہ بات وہ نہیں چاہتے تھے۔

"اب فائر کھولنا ہی پڑے گا مس جولیا۔ اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے"...... تنویر نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"نہیں پھر ہم بے بس چوہوں کی طرح مارے جائیں گے۔ یہ فوجی ہیڈ کوارٹر ہے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اگر ہم اچانک نکل کر ان کی طرف بڑھنے لگیں تو یہ ہم پر فوراً فائر نہیں کھولیں گے اس طرح ہمیں ان پر قابو پانے کا وقت مل جائے گا"...... صفدر نے کہا۔

"یہ دو تو ہمیں نظر آ رہے ہیں ہو سکتا ہے ادھر ادھر اور فوجی بھی موجود ہوں"...... جولیا نے جواب دیا اور صفدر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے یہ بات اس کے ذہن میں نہ آئی ہو۔

"مس جولیا آپ سب یہیں ٹھہریں میں اکیلا وہاں جاتا ہوں۔ یہ مجھے اکیلا اور بغیر کسی ہتھیار کے دیکھ کر مارنے کی بجائے پکڑنے کی کوشش کریں گے اس طرح میں آسانی سے پورا جائزہ بھی لے لوں گا اور پھر آپ کو بتا بھی سکوں گا پھر جیسے صورت حال ہو آپ اسے ڈیل کر لیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"نہیں کیپٹن شکیل یہ تمہیں دیکھتے ہی فوراً سمجھ جائیں گے کہ تم قیدی ہو اور آزاد ہو کر باہر آئے ہو۔ یہ تربیت یافتہ لوگ ہیں تمہیں دیکھتے ہی ساری صورت حال ان کی سمجھ میں آ جائے گی اور ہو سکتا ہے کہ یہ کسی کو آواز دے کر بلا لیں۔ میرے ذہن میں ایک اور خاکہ آ رہا ہے۔ ایک منٹ"...... جولیا نے کہا اور پھر چند لمحے خاموش رہنے کے بعد وہ بے اختیار اچھل پڑی۔

"تم سب سائیڈوں میں ہو جاؤ۔ میں اس انداز میں بولوں گی جیسے فوجیوں نے مجھے عورت سمجھ کر زنجیروں سے آزاد کر دیا ہو۔ اور مجھ پر دست درازی کی کوشش کر رہے ہوں اس طرح یقیناً یہ دونوں

صورت حال معلوم کرنے کے لئے یہاں آئیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"لیکن اگر باہر اور لوگ ہوئے تو وہ بھی آ جائیں گے آپ کی چیخ سب کو متوجہ کرے گی"...... صفدر نے کہا۔

"میں نے کب کہا ہے کہ میں چیخوں گی پھر تو پورے ہیڈ کوارٹر میں بھونچال آ جائے گا"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اچانک اپنے منہ سے ایسی گھٹی گھٹی آوازیں نکالنا شروع کر دیں جیسے کوئی اس کے منہ کو بند کرنے کی کوشش کر رہا ہو۔ اور اس کے ساتھ ہی جولیا اپنے آپ کو اس کی گرفت سے بھی چھڑوانے کی کوشش کر رہی ہو۔

"دونوں آ رہے ہیں"...... دروازے کی سائیڈ میں موجود کیپٹن شکیل نے کہا اور جولیا نے اس طرح آواز نکالی جیسے اس کا منہ مکمل طور پر بند کر دیا گیا ہو۔ اور پھر وہ بھی تیزی سے سائیڈ کی دیوار میں ہو گئی۔ دوسرے لمحے وہ دونوں بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئے لیکن دوسرے لمحے وہ صفدر اور کیپٹن شکیل نے واقعی انتہائی مہارت سے ان دونوں کی گردنیں پلک جھپکنے میں توڑ دی تھیں اور انہیں آواز تک نکالنے کا موقع نہ دیا تھا۔ پھر جولیا کے کہنے پر ان دونوں کی لاشیں ایک طرف کر کے فرش پر ڈال دی گئیں اور اس کے ساتھ ہی کیپٹن شکیل نے ان دونوں کے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنیں اتار لیں۔ ایک اس نے ہاتھ میں پکڑی جب کہ دوسری کا میگزین نکال کر اس نے جیب میں ڈال دیا۔

"آپ نے تو کمال کر دیا مس جولیا۔ کیسا خوبصورت آئیڈیا سوچا ہے آپ نے"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بے اختیار مسکرا دی۔

"اور کوئی آدمی باہر ہوتا تو لازماً آجاتا"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر مڑ کر اپنے ساتھیوں کو آنے کا اشارہ کیا اور دوسرے لمحے وہ سب تیزی سے باہر نکلے اور اس برآمدے میں پہنچ گئے۔ برآمدے میں ایک دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا لیکن پردہ لٹکا ہوا تھا اور باہر کیپٹن ڈیوک کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی۔ جولیا نے ذرا سا پردہ ہٹایا اور اندر جھانکا تو اس نے ایک میز کے پیچھے ایک نوجوان فوجی کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میز پر دو فون رکھے ہوئے تھے اور فوجی کے ہاتھ میں کوئی رسالہ تھا اور وہ کرسی کی پشت سے کمر لگائے اسے پیچھے کی طرف جھکا کر رسالے کے مطالعے میں مصروف تھا۔ جولیا تیزی سے اندر داخل ہوئی تو اس فوجی نے شاید آہٹ سن کر رسالہ ہٹایا اور دوسرے لمحے وہ اس طرح اچھل کر بے اختیار بازوؤں کے بل میز پر گرا کہ رسالہ اس کے ہاتھ سے نکل کر میز کی دوسری طرف جا گرا تھا۔ چونکہ اس نے کرسی پر پیچھے کی طرف دباؤ ڈالا ہوا تھا اس لئے اچانک سیدھا ہونے کی وجہ سے کرسی نے آگے کی طرف جھٹکا کھایا تھا اور یہ اس جھٹکے کا نتیجہ تھا کہ کیپٹن ڈیوک بے اختیار بازوؤں کے بل میز پر سامنے کے رخ گرا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا جولیا اس کے سر پر پہنچ گئی تھی۔ اور

دوسرے لمحے جولیا کا ہاتھ گھوما اور مشین گن کا بٹ سیدھے ہوتے ہوئے کیپٹن ڈیوک کے سر پر پڑا اور وہ ہلکی سی چیخ مار کر وہیں میز پر ہی اوندھا ہو گیا۔ ایک بار اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسری ضرب کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ جولیا کے ساتھی بھی اندر آ گئے تھے۔

"اوہ ہمارا سامان بھی یہاں موجود ہے"...... صفدر کی آواز سنائی دی۔ اس کی نظریں میز کی دوسری جانب کونے میں جمی ہوئی تھیں جہاں واقعی ان کے بیگ جوتے اور جرابیں موجود تھیں۔

"جلدی کرو اپنی جرابیں اور جوتے پہن لو اور بیگز میں سے سپیشل مشین پسٹل نکال کر جیبوں میں ڈال لو اور اس کے ساتھ ہی بے ہوش کر دینے والے کیپسول کا پیکٹ مجھے دے دو۔ جلدی کرو"۔ جولیا نے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی وہ اس وقت واقعی ٹیم کی با اعتماد لیڈر نظر آ رہی تھی۔ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل نے بجلی کی تیزی سے جرابیں اور جوتے پہن لئے۔

"صفدر تمہارے بیگ میں ماسک میک اپ باکس اور ریڈی میڈ میک اپ باکس ہے۔ تم تینوں ماسک میک اپ کر لو جب کہ میں ریڈی میڈ میک اپ کر لیتی ہوں اور سپیشل مشین پسٹل تم سب اپنی جیبوں میں ڈال لو اور مجھے بے ہوش کر دینے والے کیپسول دے دو۔ جلدی کرو"...... جولیا نے کہا اور میز کی اس طرف کو بڑھ گئی جدھر اس کے جوتے پڑے ہوئے تھے اور پھر چند لمحوں بعد صفدر،

کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں دوبارہ ماسک میک اپ کی وجہ سے مقامی بن چکے تھے جب کہ جولیا نے جوتے پہن کر ریڈی میڈ میک اپ باکس کھول لیا تھا اور اب وہ انتہائی تیزی سے اپنے چہرے پر میک اپ کرنے میں مصروف تھی۔

" صفدر اور کیپٹن شکیل تم دونوں باہر پہرہ دو اور تنویر تم اس کیپٹن ڈیوک کے دونوں ہاتھ باندھ کر اس ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے ضروری پوچھ گچھ کی جا سکے"...... جولیا نے میک اپ کرتے ہوئے کہا اور اس کے حکم پر تینوں بجلی کی تیزی سے حرکت میں آ گئے۔ جب جولیا میک اپ سے فارغ ہوئی۔ پھر اس نے میک اپ باکس کے اندر لگے ہوئے آئینے میں اپنے چہرے کو ایک لمحے کے لئے دیکھا اور پھر میک اپ باکس بند کر کے اس نے صفدر کے بیگ میں رکھ دیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں کمرے سے باہر جا چکے تھے۔ جب کہ جاتے ہوئے صفدر بے ہوش کر دینے والے کیپسول کا پیکٹ جولیا کے لئے میز پر رکھ کر گیا تھا جب ، کہ تنویر اس کیپٹن ڈیوک کو کرسی سے کھینچ کر قالین پر ڈال کر اس کے دونوں ہاتھ عقب میں باندھنے میں مصروف تھا۔ جولیا نے کیپسولوں کا پیکٹ کھول کر اسے جیب میں ڈال لیا تاکہ فوری طور پر انہیں استعمال کر سکے۔

" اسے اٹھا کر ادھر کرسی پر بٹھا دو جلدی کرو"...... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک بیگ میں سے سپیشل مشین پسٹل نکال کر یونیفارم کی جیب میں ڈال لیا تھا اور پھر وہ کرسی کی

طرف مڑی جس پر تنویر نے کیپٹن ڈیوک کو بٹھا کر اس کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر رکھا تھا۔ چند لمحوں بعد تنویر نے اپنے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ گیا۔ جولیا نے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اسے ہاتھ میں پکڑ لیا۔ اسی لمحے کیپٹن ڈیوک کی آنکھیں کھلنے لگیں لیکن وہ ابھی پوری طرح ہوش میں نہ آیا تھا۔

" تنویر تم جا کر اس کمرے کا دروازہ بند کر دو ایسا نہ ہو کہ کوئی اندر آ جائے اور یہاں مسئلہ کھڑا ہو جائے"...... جولیا نے تنویر سے کہا اور تنویر تیزی سے مڑا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسی لمحے کیپٹن ڈیوک کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا۔

" تم۔ تم۔ کون ہو۔ تم۔ اور یہ مجھے۔ یہ سب کیا ہے"۔ کیپٹن ڈیوک نے ہوش میں آتے ہی چونک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن جولیا نے مشین پسٹل کی نال اس کی کنپٹی سے لگا دی۔

" سنو کیپٹن ڈیوک تمہارا پورا ہیڈ کوارٹر اس وقت موت کے گھاٹ اتر چکا ہے اگر تم زندہ رہنا چاہتے ہو تو بتاؤ کہ کرنل پارکر کہاں ہے اور کب واپس آ رہا ہے"...... جولیا نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" کرنل پارکر تو جنرل بیرک کے ساتھ یہاں آ رہا ہے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے کال آئی تھی۔ وہ وہاں سے روانہ ہو چکے ہیں وہ ابھی ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچ جائیں گے لیکن تم کون ہو۔ کیا تمہارا تعلق ملٹری سے ہے"...... کیپٹن ڈیوک نے جواب دیا۔

"ریڈ لیب کے بارے میں تمہیں معلوم ہے یا کرنل پارکر کو"...... جولیا نے غراتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم اور نہ کرنل پارکر کو ہمارا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ صرف جنرل بیرک کا تعلق ہے۔ اوہ اوہ اب میں سمجھ گیا۔ تم وہ قیدی لڑکی ہو لیکن وہ تو سوئس تھی تم تو مقامی ہو"۔ ڈیوک نے کہا۔

"ہیلی پیڈ کہاں ہے"...... جولیا نے اس کی بات کی جواب دینے بجائے سوال کر دیا۔

"ہیلی پیڈ بائیں طرف ہے۔ اسی عمارت کے بائیں طرف"۔ ڈیوک نے جواب دیا۔

"وہاں کتنے فوجی ہیں"...... جولیا نے پوچھا۔

"چار"...... ڈیوک نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دو قدم پیچھے ہٹی اور پھر اس کا وہ بازو گھوما جو خالی تھا اور اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک کیپٹن ڈیوک کی کنپٹی پر پڑا اور کیپٹن ڈیوک کے حلق سے ہلکی سی چیخ نکلی تھی کہ جولیا کا وہ ہاتھ حرکت میں آیا جس میں مشین پسٹل موجود تھا اور مشین پسٹل کا دستہ پوری قوت سے کیپٹن ڈیوک کے سر پر پڑا اور اس کا سر ایک طرف ڈھلک گیا اور جسم ڈھیلا پڑ گیا۔ جولیا تیزی سے آگے بڑھی اور دروازے کے قریب پہنچ گئی۔

"صفدر کیپٹن ڈیوک کی گردن توڑ دو۔ جلدی کرو کرنل پارکر

اور جنرل بیرک دونوں ہیلی کاپٹر پر یہاں پہنچنے والے ہیں۔ جلدی کرو"...... جولیا نے باہر نکلتے ہوئے کہا اور صفدر تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ اسی لمحے تنویر بھی سامنے کا دروازہ بند کر کے واپس آ گیا تھا۔ چند لمحوں بعد صفدر باہر آ گیا اور جولیا کے کہنے پر دروازہ بند کر کے اسے لاک کر دیا۔

"آؤ ادھر بائیں طرف ہیلی پیڈ ہے اور وہاں چار فوجی موجود ہیں انہیں میں کیپسول کی مدد سے بے ہوش کروں گی"...... جولیا نے کہا اور تیزی سے برآمدے سے اتر کر بائیں طرف کو بڑھنے لگی۔ باقی ساتھی اس کے پیچھے چل پڑے۔ عمارت کی سائیڈ کراس کر کے وہ دوسری طرف پہنچے تو وہاں واقعی ایک ہیلی پیڈ بنا ہوا تھا اور ایک سائیڈ پر برآمدے کے نیچے چار مسلح فوجی بڑے مطمئن انداز میں کھڑے تھے۔ ان کے پیچھے کمرے تھے جن کے دروازے کھلے ہوئے تھے اور کمروں میں روشنی ہو رہی تھی اس کا مطلب تھا کہ ان کے اندر بھی فوجی موجود تھے۔ جولیا نے جیب سے کیپسول نکلا اور تیزی سے ان چاروں فوجیوں کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ مشین پسٹل اس نے جیب میں ڈال لیا تھا جولیا کے ساتھی اس کے پیچھے تھے وہ چاروں فوجی انداز میں بڑھ رہے تھے۔

"ارے یہ لیڈی کرنل یہ لوگ"...... اچانک ان میں سے ایک کی حیرت بھری آواز سنائی دی باقی افراد کی نظریں بھی ان پر جمی ہوئی تھیں لیکن وہ خاموش تھے شاید وہ انہیں پہچاننے کی کوشش کر رہے

تھے۔ اسی لمحے جولیا نے کیپسول والا ہاتھ گھمایا اور ایک کیپسول
کے قدموں میں گر کر ٹوٹ گیا۔ وہ حیرت سے کیپسول کو دیکھنے
لگے تھے کہ اس طرح زمین پر گرتے چلے گئے جیسے اچانک ان
جسموں سے روحیں نکال لی گئیں ہوں۔ ظاہر ہے جولیا اور اس
ساتھیوں نے سانس روک لئے تھے۔ جولیا اسی طرح سانس رو
بھاگتی ہوئی برآمدے میں پہنچی۔ برآمدے کے پیچھے تین کمرے تھ
جولیا نے بجلی کی تیزی سے یکے بعد دیگرے تینوں کے اندر بے ہوش
کر دینے والے کیپسول پھینک دیئے اور خود رک کر سائیڈ میں کھڑ
ہو گئی۔ اس کے ساتھی اس دوران ان بے ہوش فوجیوں کو اٹھا
اوٹ میں ڈالنے میں مصروف تھے چند لمحوں بعد جولیا نے سانس لیا
فضا صاف تھی کیونکہ یہ ایسی گیس کے کیپسول تھے جو جس قدر
اثر تھی اتنی ہی جلدی اس کے اثرات فضا میں ختم ہو جاتے تھے اور
جولیا تیزی سے ان کمروں کو چیک کرنے کے لئے بڑھی ایک کمر
میں تو ایک لڑکی میز کے ساتھ کرسی پر بے ہوشی کے عالم میں
ہوئی تھی اس کے جسم پر کیپٹن کی یونیفارم تھی اور سامنے میز پر
فون ایکسچینج رکھی ہوئی تھی۔ جولیا سمجھ گئی تھی کہ یہ کرنل پارکر
سیکرٹری ہو گی۔ دوسرا کمرہ آفس کے انداز میں سجا ہوا تھا لیکن وہ خا
تھا۔ یہ یقیناً کرنل پارکر کا آفس ہو گا جب کہ تیسرے کمرے میں
مسلح فوجی کرسیوں پر بے ہوش پڑے نظر آ رہے تھے۔ یہ بھی آفس
کمرہ تھا۔ ظاہر ہے یہ اس ہیڈ کوارٹر کا سیکرٹریٹ ہو گا جولیا کو مع

ھا کہ اب جب تک انہیں اینٹی گیس نہ سونگھائی جائے گی یہ بے ہوش
یں نہیں آ سکیں گے اس لئے وہ باہر برآمدے میں آ گئی اس کے
اتھی بھی برآمدے میں موجود تھے۔
" میرا خیال ہے کہ سارے ہیڈ کوارٹر کو ہم خاموش کر چکے ہیں
ر تو کہیں کوئی فوجی نظر نہیں آ رہا"...... صفدر نے مسکراتے
وئے کہا۔
" مس جولیا آج واقعی اپنے صحیح فارم میں نظر آ رہی ہیں"۔ کیپٹن
یل نے کہا تو جولیا کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ ابھر آئی۔
" شکریہ۔ بہرحال یہ تو ہمارے فرائض کا حصہ ہے"...... جولیا نے
سکراتے ہوئے کہا۔
" یہ جنرل بیرک کون ہے آپ نے اس کا ذکر کیا تھا"۔ کیپٹن
یل نے پوچھا اور جولیا نے کیپٹن ڈیوک سے ہونے والی بات
ت دوہرا دی۔
" اوہ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ اب ہم اس لیبارٹری کو
نی سے کور کر لیں گے"...... صفدر نے کہا۔
" اس کرنل اور جنرل کے ساتھ لازماً مسلح محافظ بھی ہوں گے اور
ٹ بھی ہو گا ان سب کو کسی طرح کور کرنا ہو گا"۔ اچانک
وش کھڑے تنویر نے کہا۔
" اوہ ہاں ہمیں ہیلی پیڈ کے قریب اس طرح چھپ جانا چاہئے کہ
ہی ہیلی کاپٹر آئے اس سے پہلے کہ یہ لوگ اتریں ہمیں کیپسول

اندر پھینک دینا چاہیں"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"یہ کام میں کروں گا مجھے دیں کیپسول"...... تنویر نے کہا۔

"خیال رکھنا کیونکہ تمہارا کام گولیاں مارنا ہے کیپسول مارنا نہیں اس لئے کسی کے منہ پر کیپسول نہ مار دینا ورنہ کیپسول نے تو نہیں"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر سمیت سب بے اختیار ہنس پڑے۔ اسی لمحے انہیں دور سے ہیلی کاپٹر کا ہیولہ آتا نظر آنے لگا تو جولیا نے جلدی سے دو کیپسول نکال کر تنویر کے ہاتھ میں دیئے اور پھر تنویر تیزی سے برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر ہیلی پیڈ کی سائیڈ میں ایک دیوار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہ اس کی اوٹ لینے جا رہا تھا جب کہ جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل نے مشین پسٹل نکال لئے اور پھر وہ سب مختلف اوٹوں میں ہو گئے لیکن ان کی نظریں آسمان پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ بڑا سا فوجی ہیلی کاپٹر اب پوری طرح واضح ہو گیا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر ہیلی پیڈ پر اترنے لگا۔ پھر جیسے ہی ہیلی کاپٹر کے پیڈز زمین پر لگے دیوار کی اوٹ سے تنویر بجلی کی سی تیزی سے نکلا اور دوسرے لمحے اس نے ہیلی کاپٹر کے آگے اور پیچھے والے دونوں دروازے بنا خالی جگہوں میں کیپسول پھینک دیئے اور اس کے ساتھ ہی وہ اسی طرح پیچھے ہٹ کر دوبارہ دیوار کی اوٹ میں ہو گیا جیسے پہلے تھا۔ ہیلی کاپٹر کا پنکھا اسی طرح چل رہا تھا لیکن کوئی باہر نہ نکلا تھا۔

"آؤ"...... جولیا نے کہا اور پھر وہ اوٹ سے نکل کر برآمدے کی

سیڑھیاں اترتی ہوئی ہیلی کاپٹر کی طرف دوڑتی چلی گئی صفدر اور کیپٹن شکیل اس کے پیچھے تھے۔ تنویر بھی دیوار کی اوٹ سے باہر آ گیا تھا۔

"ویل ڈن تنویر تم نے واقعی حیرت انگیز پھرتی سے کام لیا ہے"۔ جولیا نے ہیلی کاپٹر کے اندر جھانکتے ہوئے مڑ کر تنویر سے کہا تو تنویر کا چہرہ مسرت سے کھل اٹھا۔ ہیلی کاپٹر کے اندر چار افراد تھے جن میں سے ایک پائلٹ تھا اس کی سائیڈ سیٹ پر کرنل تھا جب کہ عقبی سیٹ پر ایک ادھیڑ عمر جنرل اور سب سے آخر میں ایک کیپٹن تھا۔ یہ چاروں ہی بے ہوش تھے۔

"انہیں باہر نکالو اور اس کیپٹن اور پائلٹ کو گولی مار دو جب کہ کرنل اور جنرل دونوں کو ادھر آفس میں لے آؤ جلدی کرو"...... جولیا نے حکم دیتے ہوئے کہا تو صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل نے اس کے احکامات کی تعمیل شروع کر دی۔ جب کہ جولیا تیزی سے مڑ کر دوبارہ کرنل پارکر کے آفس کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد جنرل بیرک اور کرنل پارکر دونوں کو صفدر اور کیپٹن شکیل وہاں لے آئے اور جولیا کے کہنے پر انہیں کرسیوں پر بٹھا دیا گیا۔ تنویر شاید پائلٹ اور کیپٹن کو ہلاک کرنے کے حکم کی تعمیل میں مصروف تھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

ڈارک مشن

حصہ دوم

مصنف ــــ مظہر کلیم ایم۔ اے

• ــ جولیا اور اس کے ساتھیوں کا فوجیوں کے ہاتھوں کیا انجام ہوا ــ ؟

• ــ کیا عمران جب مشن سپاٹ پر پہنچا تو جولیا اور اس کے ساتھی ہلاک ہو چکے تھے ــ یا ــ ؟

• ــ وہ لمحہ ــ جب جولیا اور اس کے ساتھیوں نے عمران کی زندگی پر مشن کی تکمیل کو ترجیح دے دی ــ کیا عمران اپنے ہی ساتھیوں کے ہاتھوں موت کا شکار ہو گیا ــ یا ــ ؟

• ــ وہ لمحہ ــ جب عمران نے مشن کو دانستہ ناکام بنا دیا ــ کیا عمران پاکیشیا سے غداری پر اتر آیا تھا ــ یا ــ ؟

• ــ مشن کا انجام کیا ہوا ــ کیا وہ کامیاب ہو سکا یا ناکام رہا ــ ؟ ایک ایسا سوال جس کا کوئی فیصلہ نہ کر سکتا تھا۔

• ــ حیرت انگیز سچوئشن۔ دلچسپ اور تیز رفتار ایکشن اور سانس روک دینے والے سسپنس سے بھرپور ایک منفرد ناول۔ شائع ہو گیا ہے

یوسف برادرز۔ پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

بیس کیمپ

مصنف :۔ مظہر کلیم ایم اے

صادق چکاری ــــ وادی مشکبار کا ایک ایسا لیڈر جسے کافرستانی فوج نے گرفتار کر لیا۔

صادق چکاری ــــ جس کی گرفتاری سے وادی مشکبار میں چلنے والی تحریک آزادی کے خاتمے کا یقینی خدشہ پیدا ہو گیا۔

بیس کیمپ ــــ کافرستان کی پہاڑیوں میں بنایا گیا ایک ایسا خفیہ اڈہ ــــ جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا اور صادق چکاری کو وہاں پہنچا دیا گیا

بیس کیمپ ــــ جو واقعی ناقابل تسخیر تھا لیکن وادی مشکبار کی تحریک آزادی کیلئے صادق چکاری کی فوری رہائی انتہائی ضروری تھی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی صادق چکاری کی فوری رہائی کے لئے میدان میں کود پڑے۔

بیس کیمپ ــــ جس کی حفاظت کیلئے شاگل اور مادام ریکھا دونوں پوری قوت سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے

جملہ حقوق بحق ناشران محفوظ

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات
اور پیش کردہ سچوئیشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی
جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی جس کے لئے
پبلشرز، مصنف، پرنٹرز قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے

ناشران ——— اشرف قریشی
——— یوسف قریشی
پرنٹر ——— محمد یونس
طابع ——— ندیم یونس پرنٹرز لاہور
قیمت ——— /۱۱ روپے

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ناول ”ڈارک مشن“ کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے اور اس دلچسپ اور منفرد ناول کا یہ حصہ پڑھنے کے لئے یقیناً آپ بے چین ہو رہے ہوں گے کیونکہ اس حصے میں کہانی اپنے عروج پر پہنچ رہی ہے لیکن اس سے پہلے اپنے چند خطوط اور ان کے جواب بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے ناول سے کم نہیں ہیں۔

تلوال شاہ منڈی بہاؤ الدین سے محمد حنیف طاہر لکھتے ہیں۔ ”آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ آپ کے ناولوں کی تعریف کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں البتہ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ عمران بار بار ہونٹ کیوں چباتا ہے اور عمران ہی کیا ناول میں زیادہ تر افراد ہونٹ ہی چباتے نظر آتے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے“۔

محترم محمد حنیف طاہر صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ ہونٹ چبانا مخصوص نفسیاتی اور ذہنی کیفیت کا اظہار ہوتا ہے۔ ہونٹ بھینچ لینا، ہونٹ چبانا، ہونٹوں کو گول کرنا، ہونٹ سی لینا یہ تمام مختلف ذہنی کیفیات کو ظاہر کرتے ہیں۔ یہ تو تھا آپ کے سوال کا علمی جواب۔ باقی رہی یہ بات کہ عمران بار بار

ضرورت ہی کیوں پڑتا ہے تو ظاہر ہے ان دونوں کی جانب سے جو کام پڑتا تھا اب وہ جوزف اور جوانا دونوں ہیں۔ ظاہر ہے ثانی ضرورت ہی پڑ جا سکتا ہے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

شیخوپورہ سے انور حسین عباسی لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول بے حد پسند ہیں۔ نجانے آپ کے ذہن میں ایسا کون سا کمپیوٹر فٹ ہے کہ آپ ہر بار نئے سے نئے موضوع پر ناول تخلیق کر لیتے ہیں۔ ایک بات آپ سے پوچھنی ہے کہ صالحہ کا رنگ کیا ہے۔ اگر گورا ہے تو پھر کیا سیکرٹ سروس میں صرف گورے رنگ کی خواتین کو ہی جگہ ملتی ہے۔

محترم انور حسین صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ میرے ذہن میں کوئی کمپیوٹر نہیں ہے۔ یہ سب صرف آپ کی دعائیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے کہ ہر بار آپ کو منفرد موضوع پر ناول پڑھنے کو مل جاتا ہے۔ جہاں تک صالحہ کے رنگ کا تعلق ہے تو صالحہ چونکہ پاکیشیائی ہے اس لئے جو رنگ پاکیشیائی عورتوں کا عام طور پر ہوتا ہے وہی صالحہ کا بھی رنگ ہے اور ظاہر ہے یہی رنگ عمران اور اس کے سارے ساتھیوں کا ہو گا البتہ جولیا، جوزف اور جوانا تینوں کے رنگ ان کی قومیت کے لحاظ سے اپنے اپنے ہیں۔ اب آپ خود فیصلہ کر لیجئے۔

ملتان سے مشتاق احمد رئیس لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول بے حد پسند ہیں اور میں نے آپ کے تقریباً تمام ناول کئی بار پڑھے ہیں۔ آپ سے ایک سوال ہے کہ آخر تمام مجرم صرف دارالحکومت میں ہی کیوں آتے ہیں۔ کیا دوسرے شہروں میں مجرم نہیں آ سکتے۔ اگر آ سکتے ہیں تو پھر عمران اور اس کے ساتھی دوسرے شہروں میں تو موجود نہیں ہوتے۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت سے جواب دیں گے۔

محترم مشتاق احمد رئیس صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک مجرموں کے دارالحکومت میں آنے کا سوال ہے تو ظاہر ہے حکومت کے تمام مرکزی ادارے دارالحکومت میں ہوتے ہیں اور بین الاقوامی سطح پر جو مجرم کام کرتے ہیں ان کا مشن بہرحال مرکزی نوعیت کا ہی ہوتا ہے اس لئے وہ دارالحکومت کا ہی رخ کرتے ہیں۔ چھوٹے شہروں میں تو ایسے دفاتر یا ادارے ہی نہیں ہوتے جن سے ایسے مجرموں کا تعلق بنتا ہو البتہ اگر کسی خاص مقصد کے لئے وہ چھوٹے شہر جاتے ہیں تو عمران اور اس کے ساتھی بھی ان کے پیچھے وہاں پہنچ جاتے ہیں۔ امید ہے اب وضاحت ہو گئی ہو گی۔ آپ یقیناً آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

بستی ملوک سے محمد سہیل رضا لکھتے ہیں۔ آپ کی کتابوں کا شیدائی ہوں۔ جب تک آپ کی کتاب کا مطالعہ نہ کر لوں بے چینی رہتی ہے۔ "بلاسٹنگ اسٹیشن" بے حد پسند آیا ہے۔ آپ نے واقعی نئے موضوع پر انتہائی دلچسپ ناول لکھا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ بلیک زیرو کی قیادت میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اسرائیل مشن پر بھیجیں۔ مجھے یقین ہے یہ ناول انتہائی دلچسپ رہے گا۔

محترم محمد سہیل رضا صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی فرمائش کا تعلق ہے تو ایسا کسی مخصوص مشن میں ہی ہو سکتا ہے اور مخصوص مشن کب سامنے آتا ہے۔ اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ البتہ میں اپنے طور پر ضرور کوشش کروں گا کہ آپ کی فرمائش پوری ہو سکے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام
آپ کا مخلص
مظہر کلیم ایم اے

جولیا کی سربراہی میں اس کے ساتھی انتہائی تیز رفتاری سے کام میں مصروف تھے۔ جنرل بیرک اور کرنل پارکر جس طرح ان کے ہاتھ آ گئے تھے اس سے انہیں بے حد مسرت ہو رہی تھی کیونکہ انہیں یقین تھا کہ ان کی مدد سے وہ اب لیبارٹری میں داخل ہونے اور وہاں سے ریز فارمولا نکال لانے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ جولیا اس وقت کرنل پارکر کے آفس میں موجود تھی۔ بے ہوش جنرل بیرک اور کرنل پارکر اس کے سامنے کرسیوں پر موجود تھے۔

"صفدر تم ان دونوں کے ہاتھ ان کے عقب میں باندھ دو اور کیپٹن شکیل تم اب کیپٹن ڈیرک کے آفس سے جا کر ہم سب کے تھیلے لے آؤ"...... جولیا نے کہا تو کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا تیزی سے مڑا اور آفس سے باہر نکل گیا۔ جب کہ صفدر نے ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے اسے رسی کی تلاش ہو۔

"کلپ ہتھکڑیاں باہر فوجیوں کی ویگن میں ہوں گی وہاں سے اٹھا لاؤ" جولیا نے اس کا مقصد سمجھتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں ہمیں تو ان کا خیال ہی نہیں رہا تھا" صفدر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر باہر چلا گیا۔

"حکم کی تعمیل ہو چکی ہے" اسی لمحے تنویر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ، ساتھ والے کمرے میں کرنل پارکر کی سیکرٹری موجود ہے اس کے سامنے منی ایکسچینج ہے اسے ڈائریکٹ کر دو تاکہ اگر کوئی کال آئے تو ہمیں پتہ چل سکے" جولیا نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں دو کلپ ہتھکڑیاں موجود تھیں۔ اس نے کرسیوں پر بے ہوش پڑے ہوئے کرنل پارکر اور جنرل بیرک دونوں کے بازو ان کی پشت پر کر کے کلپ ہتھکڑیاں پہنا دیں۔ اسی لمحے کیپٹن شکیل اور اس کے پیچھے تنویر اندر داخل ہوا۔ کیپٹن شکیل نے بیگ اٹھائے ہوئے تھے۔

"اس میں سے اینٹی گیس کی بوتل نکال کر انہیں ہوش دلاؤ" جولیا نے ایک کرسی پر ان دونوں کے سامنے بیٹھتے ہوئے کہا۔ تو چند لمحوں بعد اس کے حکم کی تعمیل کر دی گئی۔

"تم لوگ باہر ٹھہرو کوئی اچانک نہ آ جائے صرف تنویر میرے ساتھ رہے گا" جولیا نے کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل سر ہلاتے ہوئے باہر کو مڑ گئے جب کہ تنویر جولیا کی کرسی کے قریب کھڑا ہو

گیا۔

"تم بیٹھ جاؤ میں کوشش کروں گی کہ ان سے بغیر تشدد کے ریڈ لیب کے بارے میں معلوم کر لوں ورنہ پھر تمہاری کارروائی کا آغاز کرا دوں گی"...... جولیا نے تنویر سے کہا اور تنویر مسکراتا ہوا ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اسی لمحے کرنل پارکر اور جنرل بیرک دونوں نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں لیکن دونوں کی آنکھوں میں دھند موجود تھی۔

"تمہارے نام کرنل پارکر اور جنرل بیرک ہیں" جولیا نے سخت لہجے میں کہا تو ان دونوں کے جسموں کو جھٹکا سا لگا۔ پھر اس کے ساتھ ہی ان دونوں کی آنکھوں میں شعور کی چمک پوری طرح ابھر آئی۔ ان دونوں نے ہی پوری طرح ہوش میں آتے ہی لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن بازو عقب میں بندھے ہونے کی وجہ سے وہ تھوڑا سا اٹھے ضرور لیکن پھر دھم سے کرسیوں پر گر گئے۔

"تم بندھے ہوئے ہو اس لئے اٹھ کر کچھ نہیں کر سکتے" جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے۔ کون ہو تم" کرنل پارکر نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا۔

"ہم وہی ہیں جنہیں تمہارے کیپٹن جان نے سارجنٹ پوائنٹ سے پکڑا تھا کرنل پارکر"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ اوہ تم کیسے رہا ہو گئے اور مین آفس کے محافظ وہ سب۔ وہ

"کیپٹن زیوک وہ سب کہاں ہیں" کرنل پارکر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا جب کہ جنرل بیرک ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی کے باوجود انتہائی سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"وہ سب ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور سنو اب تم ہمیں بتاؤ گے کہ ہم ریڈ لیب میں کیسے داخل ہو سکتے ہیں" جولیا نے کہا۔

"ریڈ لیب وہ کیا ہے" کرنل پارکر نے چونک کر کہا لیکن اس کے لہجے کا مصنوعی پن نمایاں تھا۔

"اسے گولی مار دو" جولیا نے یکلخت ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر سے کہا تو تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا۔

"رک جاؤ اسے مت مارو۔ رک جاؤ۔ میں جنرل بیرک ہوں۔ مجھ سے بات کرو" جنرل بیرک نے پہلی بار چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"حکم کی تعمیل کرو تنویر" جولیا نے تنویر سے کہا تو تنویر نے یکلخت ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے کرنل پارکر کی کھوپڑی کئی حصوں میں تقسیم ہو کر زمین پر گر گئی اور اس کا جسم ڈھلک گیا۔ مشین پسٹل سے نکلنے والی گولیوں نے کرنل پارکر کی کھوپڑی کے ٹکڑے اڑا دیئے تھے۔

"اب تم بولو جنرل بیرک مجھے معلوم ہے کہ تمہارا تعلق ریڈ لیب

کے ڈائریکٹر ماسٹر سے ہے" جولیا نے اب جنرل بیرک سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مجھے کچھ نہیں معلوم تم چاہو تو مجھے گولی مار سکتی ہو"..... جنرل بیرک نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری ہڈیاں توڑ دوں گا بوڑھے لومڑ" — تنویر نے غراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"تمہارا جو جی چاہے کرتے رہو۔ مجھے کچھ نہیں معلوم" ... جنرل بیرک بھی آخر جنرل تھا اپنی بات پر اڑ گیا شاید کرنل پارکر کی موت نے اس کے اندر ضد پیدا کر دی تھی۔

"رک جاؤ تنویر ایسے بوڑھے آدمیوں کو ذلیل کرنا میں جانتی ہوں" جولیا نے تنویر سے کہا جو ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا اور تنویر ہونٹ بھینچے واپس کرسی پر بیٹھ گیا۔

"جنرل بیرک تم صرف فوجی ہو۔ جب کہ ہم تربیت یافتہ لوگ ہیں اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم ہم سے تعاون کرو"...... جولیا نے کہا۔

"میں بھی تیس سال سیکرٹ ایجنٹ رہا ہوں۔ سمجھی۔ اس لئے تم میرے جسم کا ایک ایک عضو علیحدہ کر دو تب بھی میں تمہارے ساتھ کوئی تعاون نہیں کر سکتا"... جنرل بیرک نے کہا تو جولیا چونک پڑی۔

"تنویر اس کی ہتھکڑی چیک کرو جلدی کرو" جولیا نے کہا تو

تنویر اچھل کر کسی عقاب کی طرح جنرل کی طرف بڑھا۔ اسی لمحے جنرل نے دونوں بازو ایک جھٹکے سے آگے کئے ہی تھے کہ تنویر کا بازو گھوما اور جنرل برک چیختا ہوا سائیڈ کے بل کرسی سمیت کرنل بارکر کی لاش سے ٹکرایا اور اسے بھی کرسی سمیت لیتا ہوا نیچے فرش پر آگرا۔ لیکن اس کے اٹھنے سے پہلے تنویر نے اس کی کنپٹی پر لات مار دی اور جنرل برک تڑپ کر پلٹا اور پھر مڑ کر بے حس و حرکت ہو گیا۔

"رسی ڈھونڈ کر لے آؤ۔ رسی سے اسے باندھو"..... جولیا نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ کلپ ہتھکڑی کھول چکا ہے"۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کا لہجہ اور پھر اس کی بات کہ بیس سال تک یہ فیلڈ میں کام کر چکا ہے۔ ایسے آدمی کے لئے کلپ ہتھکڑی کھولنا مشکل نہیں ہوتا"۔ جولیا نے کہا تو تنویر اثبات میں سر ہلاتا ہوا مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جولیا چونک پڑی پھر اس نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔ جولیا نے مقامی لہجے میں کہا۔

"فرسٹ چیک پوسٹ سے کیپٹن ، پچنڈ بول رہا ہوں مس۔ جنرل صاحب کو اطلاع دے دیں کہ ان کے حکم کے مطابق ان کے دونوں مہمانوں کو جناب پوسٹ سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے روانہ کر دیا گیا ہے"۔ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"اوکے"۔۔ جولیا نے کہا اور دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر اس نے رسیور رکھ دیا اور تیزی سے دروازے کے باہر آ گئی۔ صفدر اور کیپٹن شکیل برآمدے کی سیڑھیوں میں موجود تھے۔ جولیا کو تیزی سے باہر آتے دیکھ کر وہ دونوں چونک پڑے۔

"کیا ہوا مس جولیا"..... صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"جنرل برک کے دو مہمان ہیلی کاپٹر یہاں پہنچ رہے ہیں نجانے کون لوگ ہیں۔ انہیں بھی بے ہوش کرنا ہو گا"... جولیا نے کہا۔

"کوئی فوجی ہی ہو سکتے ہیں۔ ٹھیک ہے آپ کیپسول مجھے دیں ان کے ساتھ بھی پہلے والی کارروائی دوہرانی پڑے گی"..... صفدر نے کہا تو جولیا نے جیب میں سے دو کیپسول نکال کر صفدر کو دے دیئے اسی لمحے تنویر بھی رسی کا بنڈل اٹھائے آتا دکھائی دیا۔

"جلدی آؤ تنویر ایک اور ہیلی کاپٹر آ رہا ہے"۔ جولیا نے کہا تو تنویر نے دوڑ لگا دی۔

"دوسرے ہیلی کاپٹر میں کون آ رہا ہے"۔ تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جنرل برک کے مہمان ہیں۔ تم اندر جا کر جنرل کو اس طرح باندھ دو کہ وہ رسی کسی صورت بھی نہ کھول سکے جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ ہم اس کارروائی میں مصروف رہیں اور جنرل فرار ہو جائے"۔ جولیا نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا آفس کی طرف بڑھ گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں اسی دیوار کی اوٹ میں ہو گئے جس کے پیچھے پہلے تنویر

جیسا تھا وہ واقعی ہیلی کاپٹر کے انتہائی قریب اور چھپنے کے لیے آئیڈیل جگہ تھی اوپر سے اوٹ میں دبکا ہوا آدمی نظر ہی نہ آ سکتا تھا اور وہ فوری طور پر قریب پہنچ بھی سکتا تھا۔ جب کہ جولیا ہاتھ میں مشین پسٹل پکڑے اوٹ میں ہو گئی۔ تھوڑی دیر بعد فضا میں ہیلی کاپٹر کا ہیولا نظر آنے لگ گیا اور پھر وہ آہستہ آہستہ بڑا ہوتا چلا گیا اور پھر وہ پہلے سے موجود ہیلی کاپٹر کے عقب میں اتر گیا۔ جیسے ہی اس کے پیڈز زمین سے لگے صفدر بجلی کی سی تیزی سے جھکا جھکا آگے بڑھا اور پھر ابھی ہیلی کاپٹر پوری طرح زمین پر لگا ہی تھا کہ صفدر نے بجلی کی سی تیزی سے ہاتھوں میں موجود کیپسول آگے اور پیچھے دونوں دروازوں میں اچھال دیئے اور پھر اسی تیزی سے پیچھے ہٹتا ہوا دوبارہ دیوار کی اوٹ میں ہو گیا۔ جب کچھ دیر تک کوئی بھی ہیلی کاپٹر سے باہر نہ نکلا تو جولیا اوٹ سے باہر آ گئی۔ اس کے ساتھ ہی تنویر بھی جو شاید آفس کے دروازے کی اوٹ میں رک گیا تھا باہر آ گیا۔ ادھر کیپٹن شکیل اور صفدر بھی دیوار کی اوٹ سے باہر نکلے اور پھر وہ دونوں تیزی سے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے۔ ہیلی کاپٹر میں فوجی پائلٹ کے علاوہ دو سویلین موجود تھے اور وہ دونوں ہی عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے ان دونوں کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں۔

"یہ تو سویلین ہیں۔ انہیں گولی مار دو"... جولیا نے قریب آتے ہوئے کہا اور تنویر نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکالا اور ہیلی کاپٹر کے عقبی دروازے کی طرف سے آگے بڑھ گیا۔

"رک جاؤ۔ یہ تو مجھے عمران صاحب لگتے ہیں"... اچانک کیپٹن شکیل نے چیختے ہوئے کہا تو تنویر کے ساتھ ساتھ جولیا اور صفدر بھی بے اختیار اچھل پڑے۔

"عمران۔ کیا کہہ رہے ہو"... جولیا نے چیخ کر کہا اور تیزی سے آگے بڑھی۔

"آج تو موقع آیا تھا شہید وفا بننے کا وہ تم نے گنوا دیا کیپٹن شکیل"... اچانک عمران کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی اور جولیا اور باقی ساتھیوں کے چہرے دیکھنے والے ہو گئے تھے۔ اسی لمحے ایک مقامی آدمی اچھل کر نیچے اترا۔ اس کے چہرے پر شرارت آمیز مسکراہٹ تھی۔

عمران ناسکو کے ساتھ کار میں جب فرسٹ چیک پوسٹ پر پہنچا تو وہاں شاید جنرل بیرک کا حکم پہلے ہی پہنچ چکا تھا کیونکہ وہاں ایک ہیلی کاپٹر تیار کھڑا تھا اور چند لمحوں بعد وہ ناسکو کے ساتھ ہیلی کاپٹر میں بیٹھا پہاڑی علاقے پر پرواز کر رہا تھا۔

"تمہیں جنرل سے کیا کام ہے یہ تو بتاؤ" ناسکو نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ایک شکار کا پرابلم ہے اور کوئی خاص بات نہیں ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکار کا پرابلم کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں تمہاری بات"۔ ناسکو نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جنرل صاحب بہت بڑے شکاری ہیں اور ایک شکار ایسا ہے جس پر وہ اتھارٹی ہیں۔ میرے ساتھ بھی اسی شکار کا پرابلم ہے اس

لئے جنرل صاحب سے ملاقات ضروری ہو گئی ہے" عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا

"شاید تم بتانا نہیں چاہتے"۔ ناسکو نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مسٹر ناسکو۔ جب میں جنرل صاحب سے پرابلم ڈسکس کروں گا تو آپ بھی وہاں موجود ہوں گے۔ ویسے شاید آپ کو میری بات سمجھ نہ آسکے گی" عمران نے کہا تو ناسکو نے ہاتھ اٹھائے اور خاموش ہو رہا۔ تھوڑی دیر بعد دور سے عمارتیں نظر آنے لگ گئیں۔ ایک فوجی ہیلی کاپٹر پہلے سے وہاں موجود تھا۔ اسی لئے عمران بے اختیار چونک پڑا۔ جب اس نے ایک فوجی کو تیزی سے اوٹ میں ہوتے دیکھا۔ اس کو ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ فوجی کوئی عورت ہو لیکن چونکہ عمران نے صرف جھلک دیکھی تھی اس لئے وہ خاموش رہا۔

"یہاں کوئی فوجی بھی نظر نہیں آ رہا" عمران نے حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ناسکو کوئی جواب دیتا ہیلی کاپٹر نیچے اتر گیا۔ عمران اتنا ہی چاہتا تھا کہ اس نے سائیڈ شیشے سے ایک فوجی کو بڑے پراسرار انداز میں جھکے انداز میں ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے دیکھا۔ سائیڈ شیشہ دونوں دروازوں کے درمیان لگا ہوا تھا اور خاصا صاف تھا کیونکہ یہ فوجی ہیلی کاپٹر تھا اور پھر جب فوجی قریب آیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ

لمبے فوجی کا ہاتھ گھوما اور ایک کیپسول پائلٹ کے ساتھ ٹکرا اور ٹوٹ گیا۔ عمران نے بے اختیار سانس روک لیا۔ اسی لمحے دوسرا کیپسول اس کے پیروں میں پھٹا اور عمران نے اس فوجی کو تیزی سے واپس مڑتے دیکھا۔

"یہ۔ یہ کیا۔ کیا" ناسکو کی آواز سنائی دی اور پھر اس کی گردن ڈھلک گئی۔ پائلٹ بھی بے ہوش ہو چکا تھا جب کہ عمران اسی طرح سانس روکے بیٹھا ہوا تھا۔ اور پھر سامنے برآمدے میں ایک عورت جس کے جسم پر فوجی یونیفارم تھی اوٹ سے باہر آگئی اور عمران نے مسکراتے ہوئے گردن کو اس طرح ڈال دیا جیسے وہ بے ہوش ہو چکا ہو لیکن وہ آنکھوں میں موجود درزوں سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ وہ لمبے فوجی کو جس نے کیپسول پھینکے تھے پہچان گیا تھا وہ صفدر تھا اور اب اس عورت کو بھی کہ وہ جولیا تھی۔ پھر جولیا کے پیچھے تنویر بھی نظر آیا۔ وہ دونوں ہیلی کاپٹر کی طرف آ رہے تھے۔ اسی لمحے دیوار کی اوٹ سے دو فوجی نکل کر ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھے۔ یہ صفدر اور کیپٹن شکیل تھے۔

"یہ۔ یہ ٹھیک ہیں انہیں گولی مار دو" جولیا نے ہیلی کاپٹر کے اندر جھانکتے ہوئے کہا اور پھر پیچھے ہٹ گئی۔ اسی لمحے اس نے تنویر کو جیب سے مشین پسٹل نکال کر آگے بڑھتے دیکھا۔ ظاہر ہے اب عمران اگر مزید اداکاری کرتا تو گولیوں کا نشانہ بن جاتا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتا کیپٹن شکیل کی تیز آواز سنائی دی۔

"رک جاؤ۔ یہ تو مجھے عمران صاحب لگتے ہیں" کیپٹن شکیل کہہ رہا تھا۔

"عمران۔ کیا کہہ رہے ہو"۔۔ جولیا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران نے بے اختیار گردن سیدھی کی اور آنکھیں کھول دیں۔

"آج تو موقع آیا تھا شہید وفا بننے کا وہ تم نے گنوا دیا کیپٹن شکیل" عمران نے اصل آواز میں کہا اور دوسرے لمحے وہ اچھل کر ہیلی کاپٹر کے دروازے سے نیچے اتر آیا۔

"تم۔ تم یہاں۔ اگر کیپٹن شکیل نہ بولتا تو تم مر چکے ہوتے۔ یہ کیا چکر ہے۔ تم کہاں سے آن ٹپکے"۔۔ جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رقیب روسیاہ اور دوسرا رقیب روسفید بلکہ خون سفید کے ہاتھوں مرنا اور پھر اس کے حکم پر جس کے حکم پر مر جانے کو واقعی جی چاہتا ہے۔ اس سے بڑی سعادت اور کیا ہو سکتی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میں نے آپ کے بیٹھنے کے مخصوص انداز کی وجہ سے آپ کو پہچانا ہے ورنہ یقیناً داڑھی اتنی آسانی سے نہیں پہچانا جا سکتا اور آپ جس انداز میں میک اپ کرتے ہیں اس کے بعد ظاہر ہے آپ کا میک اپ تو چیک ہی نہیں ہو سکتا" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے تو جولیا کو اس وقت پہچان لیا تھا جب ہیلی کاپٹر یہاں

سے بہت فاصلے پر تھا اور جب جولیا اوٹ میں ہو رہی تھی اور پھر میں نے صفدر کو اس وقت پہچان لیا تھا جب صفدر دیوار کی اوٹ سے نکل کر بال روم کی فلموں کے کمانڈوز کی طرح جھکے جھکے انداز میں اپیلی کاپٹر کی طرف آ رہا تھا اور جب اس کا بازو گھوما تو میں سمجھ گیا کہ وہ کرکٹ بال کی طرح بے ہوش کر دینے والا کیپسول تیزی پر سے ہی اپیلی کاپٹر میں پھینکنے والا ہے لیکن تم نے مجھے اس وقت پہچانا جب تنویر امید سے زیادہ ٹریگر پر دباؤ ڈال چکا تھا۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر ہلکے سے شرمندگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

”تم یہ بتاؤ کہ کیا تم جنرل برگ کے مہمان ہو“ جولیا نے شاید موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

”مہمان تو اپیلی کاپٹر کے اندر موجود ہے۔ جناب ناسکو صاحب ہمارا تھا سپاں کے داماد اور پرائل کے سب سے خوفناک پیشہ ور قاتلوں کی تنظیم کے سربراہ اور میرے سفارشی تاکہ جنرل برگ سے میرا چھوٹا سا ذاتی کام کرا دیں۔ کہاں ہے جنرل برگ“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”وہ اندر بے ہوش اور بندھا ہوا ہے لیکن تمہیں جنرل برگ سے ذاتی کام کیا تھا“ جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

”ظاہر ہے مس جولیا اب عمران صاحب جوڑی سے تو میں پڑنے تو نہ رہ سکتے تھے۔ انہوں نے اپنے طور مشن کے لئے کام کرنا تھا

اور یہ بات تو کرنل پارکر بھی بتا چکا ہے کہ ریڈ بیب سے تعلق جنرل برگ کا ہے اس تعلق کے لئے عمران صاحب اس انداز میں یہاں پہنچے ہیں“ صفدر نے اپنے طور پر تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

”پہلے تو میری ایک بات غور سے سن لو۔ سائنس دان فوجیوں سے تعلق رکھنا کبھی گوارا نہیں کرتے کیونکہ سائنس دانوں اور فوجیوں کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ فوجی کا مزاج حکم دینا اور حکم ماننا ہوتا ہے جب کہ سائنس دان کا مزاج حکم دینے سے پہلے سوچنا۔ پھر سوچنا اور اسی طرح حکم کی تعمیل کے لئے سوچنا۔ پھر سوچنا اور پھر سوچنا۔ اس لئے جنرل برگ کی مدد سے تم نہ ریڈ بیب تک پہنچ سکتے ہو اور نہ ریڈ بیب کو تباہ کر سکتے ہو“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”تو پھر تم کس سے جنرل برگ کے پاس آئے ہو“ جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

”مجھے اطلاع ملی ہے کہ ساؤتھ پوائنٹ پر ایک سوئس لڑکی اور تین ایشیائی مرد پکڑے گئے ہیں اور ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے اور جنرل برگ ساؤتھ ووڈ کے ہیڈ کوارٹر میں ان سے پوچھ گچھ اور ان سے نمٹنے کے لئے جا رہے ہیں تو میں سمجھ گیا کہ تنویر کی سربراہی میں ڈائریکٹ ایکشن ہو رہا ہوگا اور اب جنرل برگ وہاں پہنچ کر اس ڈائریکٹ کو ان ڈائریکٹ میں تبدیل کر دے گا اس لئے مجبوراً مجھے ناسکو کے ساتھ یہاں آنا پڑا۔ اب یہ دوسری بات ہے کہ تم لوگوں نے

ڈائریکٹ ایکشن اس قدر تیز ہے کہ میں بیچارہ بھی اس کی بھینٹ چڑھتے چڑھتے مشکل سے بچا ہوں"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"دیکھو عمران تمہارے ساتھ یہ فیصلہ ہوا تھا کہ یہ مشن ہم نے مکمل کرنا ہے اور ہم اس پر کام بھی کر رہے ہیں اس لئے ہم نے تم سے رابطہ نہ رکھا تھا لیکن اب تم یہاں اچانک آن ٹپکے ہو تو ظاہر ہے تم نے اپنے مزاج اور اپنی عادت کے مطابق پھر لیڈر شپ شروع کر دینی ہے اور ہمارا مشن پھر وہی ام پھلوں جیسا ہو کر رہ جائے گا۔ اس لئے تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ تم اپنی کاپٹر میں بیٹھو اور یہاں سے چلے جاؤ" جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی سنجیدہ ہو" عمران نے بھی یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اس کے چہرے کے تاثرات تیزی سے بدل گئے تھے۔

"ہاں" جولیا نے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باقی ساتھیوں کی بھی یہی رائے ہے" عمران نے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر کی طرف مڑتے ہوئے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب واقعی اس مشن میں ہمیں بے حد لطف آ رہا ہے مس جولیا کی قیادت بڑی شاندار جا رہی ہے ان کے اندر تو ایسی صلاحیتیں ہیں کہ اس مشن میں مجھے پہلی بار چیف کی مردم شناسی کا قائل ہونا پڑ رہا ہے" صفدر نے براہ راست جواب دینے کی

بجائے گھما پھرا کر بات کرتے ہوئے کہا۔

"مردم نہیں عورت شناسی کہو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں نے مرد نہیں مردم کہا ہے اور مردم میں عورت اور مرد دونوں آ جاتے ہیں" صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے ایسی صورت میں واقعی دخل در نامعقولات نہیں ہونا چاہئے" عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"نامعقولات نہیں معقولات عمران صاحب" صفدر نے ایک بار پھر اس کی تصحیح کرتے ہوئے کہا۔

"جہاں جولیا کی قیادت اور تنویر کی ماتحتی ہو وہاں معقولات نامعقولات ہی بن جاتی ہیں۔ ٹھیک ہے میں واپس چلا جاتا ہوں لیکن اب مجھے اس ساؤتھ والے علاقے میں جانا پڑے گا کیونکہ فرسٹ چیک پوسٹ پر میں اگر اکیلا بغیر فوجی پائلٹ کے گیا تو مجھے بغیر پوچھے گولی مار دی جائے گی لیکن ایک بات اور بتا دوں ریز میزائلوں کی فیکٹری اور لیبارٹری تباہ کرنے سے پہلے اپنی حفاظت کے بارے میں سوچ لینا۔ چونکہ جہاں شمالی اختیار میں ہوتے ہیں وہاں معمولی سی غفلت بھی ناقابل تلافی ہو جاتی ہے خدا حافظ"۔۔ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس ہیلی کاپٹر کی طرف مڑ گیا۔

"سنو"۔۔۔۔ یکلخت عقب سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"اب سنانے کے لئے کیا باقی رہ گیا ہے غزل ٹھمری راگ سب کچھ

تو تم نے سنا ہی دیا ہے"۔۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کے قریب رک کر مڑتے ہوئے کہا۔

"تم ناراض تو نہیں ہو"..... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ناراض ہے تو ہوتا رہے۔ اس نے ٹھیکہ تو نہیں لے رکھا ہر مشن خود مکمل کرنے کا۔ ہمارا بھی تو حق ہے"۔ جولیا کے بولنے سے پہلے تنویر بول پڑا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"مس جولیانا فٹز واٹر تم سیکرٹ سروس کی سیکنڈ چیف ہو اور یہ تمہارے ساتھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں۔ تم سب کی ڈیوٹی ہے کہ تم ملک کی سلامتی، بہتری اور اس کے دفاع کو محفوظ رکھو اور اس کے خلاف کام کرنے والوں سے لڑو۔ میں تو فری لانسر آدمی ہوں مجھے اس معاملے میں ناراض ہونے کا کیا حق پہنچتا ہے۔ خدا حافظ اللہ تعالیٰ تمہیں اس مشن میں کامیاب وکامران کرے آمین"۔ عمران نے آخر میں ہاتھ اٹھا کر باقاعدہ دعا مانگتے ہوئے کہا اور پھر دونوں ہاتھ منہ پر پھیر کر وہ اچھل کر ہیلی کاپٹر پر سوار ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بے ہوش ناسکو کو گھسیٹ کر ہیلی کاپٹر سے نیچے پھینکا اور پھر پائلٹ کے ساتھ بھی اس نے یہی کارروائی کی۔ اس کے بعد وہ اطمینان سے پائلٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو چکا تھا۔ عمران نے ایک نظر اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر کھڑکی سے بازو باہر نکال کر اس طرح لہرایا جیسے انہیں الوداع

کہہ رہا ہو اور پھر ہیلی کاپٹر اس نے سازتھ ونگ کی طرف موڑ کر آگے بڑھا دیا۔ اب تک اس نے اس سارے علاقے کی جو جغرافیائی صورت حال دیکھی تھی اس سے وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ ریڈ لیب اس علاقے کی بجائے سازتھ ونگ کے علاقے میں ہی ہو سکتی ہے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ یہ بھی کسی لیبارٹری کی حفاظتی تدبیر کا ایک اہم حصہ ہوتا ہے کہ وہاں کم از کم افراد رکھے جائیں۔ کیونکہ کم سے کم افراد کی وجہ سے خطرہ بھی کم سے کم ہو جاتا ہے اور حفاظتی تدابیر تو بہرحال سائنسی ہی ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ نفسیاتی طور پر ذہن دینے کا یہ بھی بہترین اور کامیاب طریقہ ہے کہ جس علاقے میں لیبارٹری ہو اسے بظاہر خالی چھوڑ دیا جائے اس لئے عمران کو یقین تھا کہ لیبارٹری لازماً سازتھ کے اس علاقہ میں ہی ہو گی جہاں سے جولیا اور اس کے ساتھی پکڑے گئے تھے۔ ہیلی کاپٹر اڑاتا ہوا وہ آگے بڑھتا چلا گیا۔ اور پھر اسے نیچے ایک عمارت نظر آئی جس پر پرچم کا جھنڈا لہرا رہا تھا اور ارد گرد فوجی بھی موجود تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہی سازتھ پوائنٹ ہو گا۔ عمران نے ہیلی کاپٹر کی بلندی کم کی اور چند لمحوں بعد اس نے ہیلی کاپٹر اس عمارت کے سامنے زمین پر اتار دیا۔ اسی لمحے عمارت کے اندر سے چار فوجی باہر آ گئے جن میں ایک کیپٹن تھا۔ عمران مسکراتا ہوا ہیلی کاپٹر سے نیچے اترا تو تمام فوجی بے اختیار چونک پڑے کیونکہ ظاہر ہے فوجی ہیلی کاپٹر میں سے انہیں کسی سویلین کے اترنے کی خواب میں بھی توقع نہ ہو گی۔ عمران بڑے

اطمینان سے چلتا ہوا اس فوجی کیپٹن کی طرف بڑھ گیا۔ ارد گرد موجود فوجیوں نے لاشعوری طور پر کندھے پر موجود مشین گنیں اتار کر ہاتھوں میں پکڑ لی تھیں، لیکن عمران کو انتہائی اعتماد بھرے انداز میں اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر ان سب کے چہروں پر عجیب سے ہچکچاہٹ کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"میرا نام ڈاکٹر ڈانیئل ہے اور مجھے ڈاکٹر ناسر نے کال کیا ہے کیونکہ ریڈ لیب میں ایک ایسا سائنسی پرابلم پیش آ گیا ہے جو ڈاکٹر ناسر اور اس کے ساتھیوں سے حل نہیں ہو رہا"... عمران نے قریب جا کر بڑے بااعتماد لہجے میں قدرے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ ہیلی کاپٹر اور ہیلی کا پائلٹ کہاں ہے اور آپ کے کاغذات اور ہمیں تو اس سلسلے میں کوئی اطلاع نہیں ہے"... اس کیپٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کا نام کیپٹن"... عمران نے کہا۔

"میرا نام کیپٹن جان ہے اور میں اس ساؤتھ پوائنٹ کا انچارج ہوں"... کیپٹن جان نے جواب دیا۔

"اوہ تو آپ ہی وہ کیپٹن جان ہیں جنہوں نے اس علاقے سے ایک مونس لڑکی اور تین ایشیائی جاسوسوں کو پکڑا ہے۔ جنرل ہیرک آپ کی بڑی تعریف کر رہے تھے"... عمران نے کہا تو کیپٹن جان بے اختیار اچھل پڑا۔

"جنرل ہیرک۔ اوہ تو ان تک اطلاع پہنچ گئی ہے۔ کیا کہہ رہے

تھے"... کیپٹن جان نے انتہائی اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"ظاہر ہے وہ نیوڈر علاقے کے انچارج ہیں ان تک اس قدر اہم واقعہ کی اطلاع تو بہرحال پہنچنی تھی اور آپ نے جس فرض شناسی کا مظاہرہ کیا ہے اس کے بعد آپ کی تعریف ہی ہو سکتی ہے کیپٹن جان۔ ڈاکٹر ناسر نے مجھ سے بات کرنے کے بعد جنرل ہیرک سے بات کی اور پھر مجھے مین ہیڈ کوارٹر میں جنرل ہیرک سے ملنے کے لئے کہا گیا۔ میں جب جنرل ہیرک سے ملا تو وہاں یہی باتیں ہو رہی تھیں۔ پھر جنرل ہیرک کے حکم پر میں فرسٹ چیک پوسٹ پر پہنچا۔ میں نے جنرل ہیرک کا حکم نامہ ان کے حوالے کیا تو انہوں نے یہ ہیلی کاپٹر مجھے دیا تاکہ میں یہاں پہنچوں۔ سیکورٹی مقاصد کے تحت انہوں نے پائلٹ ساتھ نہیں بھیجا"... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلی کاپٹر تو واقعی فرسٹ چیک پوسٹ کا ہے لیکن مجھے اصول کے مطابق کنفرم کرنا ہوگا۔ آئیے"... کیپٹن جان نے کہا اور واپس عمارت کی طرف مڑ گیا۔ عمران بھی اس کے پیچھے چل پڑا۔ لیکن اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے۔ وہ آفس کے انداز میں سجے ہوئے ایک کمرے میں پہنچے۔

"ایک منٹ کیپٹن جان آپ بعد میں چیکنگ اور کنفرمیشن کرتے رہیں مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن سائنسی معاملہ انتہائی گھمبیر ہے۔ اگر اس میں دیر ہو گئی تو ریڈ لیب کو ناقابل تلافی نقصان بھی

پہنچ سکتا ہے اور یہ میزائل کو قوی نقصان ہو گا اور اس کی تمام تر ذمہ داری آپ پر آ جائے گی اس لئے آپ پہلے ڈاکٹر ناسٹر سے میری بات کرا دیں تو زیادہ بہتر ہے"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔ وہ دل ہی دل میں اندر کا لائحہ عمل تیار کر چکا تھا۔ اسے صرف اس بات کا انتظار تھا کہ کیپٹن جان اس کے اندازے کی تصدیق کر دے اس لئے اس نے یہ بات کی تھی۔

"سوری ڈاکٹر مائیکل صاحب۔ ڈاکٹر ناسٹر سے اس وقت تک کوئی بات نہیں ہو سکتی جب تک ہم مکمل طور پر آپ کے بارے میں اطمینان نہ کر لیں۔ میں معذرت خواہ ہوں کہ میں اصولوں اور ضابطوں کی پابندی کو ہمیشہ ترجیح دیتا ہوں اس لئے فرسٹ چیک پوسٹ سے کنفرمیشن کے علاوہ آپ کی باقاعدہ تلاشی لی جائے گی۔ آپ کا میک اپ چیک کیا جائے گا۔ اس کے بعد ڈاکٹر ناسٹر سے بات ہونے کی نوبت آئے گی"۔ کیپٹن جان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چاہے اس دوران میزائل کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ جائے کیوں"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"آپ بار بار نقصان کی بات کر رہے ہیں آخر کیا نقصان ہو سکتا ہے"۔ کیپٹن جان نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ صرف فوجی ہیں کیپٹن جان آپ کو نہیں معلوم کہ ایک میزائل کتنے ارب ڈالر میں تیار ہوتا ہے اور اس پر کتنی محنت صرف

ہوتی ہے اور اس میں اگر ایک بال سے باریک تار بھی غلط پوائنٹ پر لگ جائے یہ اربوں ڈالر بے کار ہو جاتے ہیں ساری محنت اکارت جاتی ہے اور اس وقت جو سائنسی پرابلم درپیش ہے اور جس کے لئے مجھے یہاں آنا پڑا ہے اس سے تو اربوں ڈالر تو کیا پوری لیبارٹری ہی بھک سے اڑ سکتی ہے اور آپ جانتے ہیں کہ اگر ایسا ہوا تو پھر کیا ہو گا"۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کچھ بھی ہو جناب لیکن میری مجبوری ہے میں تمام قواعد و ضوابط مکمل ہو جانے کے بعد ہی مزید کوئی کارروائی کر سکتا ہوں"۔ کیپٹن جان نے کہا۔ وہ واقعی اس معاملے میں انتہائی ذہنی ثبت ہو رہا تھا۔

"آخر آپ کو کیا شک ہے مجھ پر"۔ عمران نے کہا۔

"اس لئے کہ آج سے پہلے کبھی کوئی آدمی اس طرح یہاں نہیں آیا۔ دوسری بات یہ کہ نہ ہی جنرل بیک اور نہ ہی ساتھ ونگ کے انچارج کرنل پارکر کی طرف سے آپ کی آمد کے بارے میں پیشگی کوئی اطلاع آئی ہے پھر آپ کے پاس کسی قسم کے کوئی کاغذات بھی نہیں ہیں اس لئے اصول و ضوابط کے تحت چیکنگ لازمی ہے"۔ کیپٹن جان نے کہا۔

"آپ میری بات جنرل بیک سے کرا دیں۔ وہ آپ کو مطمئن کر دیں گے"۔ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"سوری جناب فوجی قواعد کے مطابق میں ایسا نہیں کر سکتا۔ مجھے تو چیکنگ کرنی ہو گی۔ آپ بے فکر رہیں میں کوشش کروں گا کہ

جلد از جلد یہ ساری کارروائی مکمل کر لوں"۔ کیپٹن جان نے کہا۔

"آپ ڈاکٹر ناسر سے بات فون پر کرتے ہیں یا ٹرانسمیٹر پر"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن جان بے اختیار چونک پڑا۔

"کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں یہ بات پوچھنے کا مطلب"۔ کیپٹن جان نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"آپ واقعی انتہائی ذہین آدمی ہیں کیپٹن جان۔ میرے پوچھنے کا مقصد صرف اتنا تھا کہ اگر فون پر بات ہوتی ہے تو ہو سکتا ہے کہ میں یہیں بیٹھے بیٹھے ڈاکٹر ناسر سے تفصیلی بات کر کے مسئلے کو حل کر دوں اور اگر ٹرانسمیٹر پر بات ہوتی ہے تو پھر لامحالہ مجھے لیبارٹری میں جانا پڑے گا"۔ عمران نے کہا۔

"کیوں۔ میں آپ کی بات کا مطلب نہیں سمجھا"۔ کیپٹن جان نے کہا۔

"آپ سمجھنے کی کوشش ہی نہ کریں۔ آپ اپنے قواعد و ضوابط مکمل کریں ورنہ کئی گھنٹے تو آپ کو میری بات کا مطلب سمجھنے میں لگ سکتے ہیں آپ صرف میرے سوال کا جواب دے دیں"۔ عمران نے کہا۔

"فون پر بات ہوتی ہے۔ خصوصی لائننگ بچھائی گئی ہیں"۔ کیپٹن جان نے جواب دیا تو عمران کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے۔ کیپٹن جان اب آپ اپنی کارروائی مکمل کر سکتے ہیں۔ میں یہ دروازہ بند کر دوں کیونکہ میں نہیں چاہتا کہ آپ کی آواز باہر

جائے اور باہر موجود فوجی ایک سائنس دان کو بے عزتی کے اس عمل سے گزرتے ہوئے دیکھیں"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کیپٹن جان کچھ کہتا۔ عمران نے تیزی سے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر کے اندر سے لاک کر دیا۔

"آپ کی اس حرکت کا بھی میں مقصد نہیں سمجھ سکا"۔ کیپٹن جان نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اب دروازہ بند ہو جانے پر مطلب زیادہ جلدی سمجھ میں آ جائے گا"۔ عمران نے کہا اور میز کی سائیڈ سے آ کر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا ویسے ہی اس کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے کیپٹن جان کی طرف بڑھا اور دوسرے لمحے کیپٹن جان کے حلق سے بھنچی بھنچی سی چیخ نکلی اور وہ کرسی سے اٹھ کر ہوا میں قلابازی کھاتا ہوا ایک دھماکے سے فرش پر بچھی ہوئی قالین نما دری پر گرا۔ اس کا جسم اٹھنے کے لئے سمٹا لیکن پھر ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا۔ عمران نے تیزی سے جھک کر اپنا ایک ہاتھ اس کے کاندھے پر اور دوسرا اس کے سر پر رکھا اور پھر سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا تو فرش پر گرے ہوئے کیپٹن جان کا انتہائی تیزی سے مسخ ہوتا ہوا چہرہ نہ صرف مزید مسخ ہونے سے رک گیا بلکہ تیزی سے نارمل ہونا شروع ہو گیا۔ چونکہ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھٹکے سے اچھال کر نیچے گراتے ہوئے مخصوص انداز میں اس کی گردن میں بل ڈال دیا تھا اور اس کے بعد اس نے خود ہی اس بل کو سیدھا کر دیا۔ ورنہ کیپٹن جان چند لمحوں

بعد واقعی ہلاک ہو جاتا لیکن اب وہ بے ہوش پڑا رہے گا۔ عمران نے اسے اٹھا کر میز کے پیچھے موجود کرسی پر ڈالا اور پھر اس کی تلاشی لینی شروع کر دی لیکن اس کی جیبیں خالی تھیں۔ عمران نے میز کی درازیں کھول کر دیکھنی شروع کر دیں اور پھر اسے ایک دراز سے فوجی مشین پسٹل مل گیا۔ اس کا سائیلنسر بھی ساتھ ہی موجود تھا۔ مشین پسٹل میں میگزین مکمل تھا۔ عمران نے سائیلنسر اٹھایا اور مشین پسٹل کی نال پر اسے فٹ کرنا شروع کر دیا۔ اب جبکہ اس کی تسلی ہو گئی تھی کہ اس کا اندازہ درست ہے اور ڈاکٹر ناصر سے اس کیپٹن جان کے ذریعے بات ہو سکتی ہے اور ایک بار اس کی بات ہو جانے تو وہ خود ہی لیبارٹری کھلوا لے گا۔ اس لئے اس نے آفس سے باہر موجود فوجیوں کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اس نے پہلی کا چکر لگاتے ہوئے وہاں صرف سات آٹھ مسلح فوجی دیکھے تھے۔ ہو سکتا ہے کہ دو چار اور بھی ہوں لیکن سائیلنسر لگے مشین پسٹل سے وہ آسانی سے انہیں ختم کر سکتا تھا۔ چنانچہ سائیلنسر فٹ کرنے کے بعد وہ مشین پسٹل ہاتھ میں پکڑے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا اس نے دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔ باہر برآمدے میں کوئی آدمی نہیں تھا البتہ چار مسلح فوجی برآمدے کے آخری کونے میں موجود تھے۔ وہ چاروں چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے تو عمران نے مشین پسٹل سیدھا کیا اور اس کے ساتھ ہی کرچ کرچ کی آوازیں نکلیں اور پلک جھپکنے میں وہ چاروں فوجی اچھل کر نیچے گرے۔ ان کے منہ سے

چیخیں نکلیں لیکن وہ صرف چند لمحے ہی تڑپ سکے تھے۔ عمران نے جان بوجھ کر ان کے دلوں کے اندر گولیاں اتاری تھیں تاکہ وہ زیادہ دیر تک جدوجہد نہ کر سکیں۔

"کیا ہوا۔ کیا ہوا" اچانک ایک طرف سے کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران اچھل کر ایک ستون کی اوٹ میں ہو گیا۔ اسی لمحے تین مسلح فوجی دوڑتے ہوئے برآمدے میں داخل ہوئے اور فرش پر پڑے تڑپتے ہوئے فوجیوں کی طرف بڑھنے لگے کہ عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے یہ تینوں فوجی بھی اچھل کر منہ کے بل نیچے گرے۔ ان کے حلق سے بھی چیخیں نکلی تھیں لیکن وہ بھی صرف چند لمحے ہی تڑپ سکے۔ گولیاں ان کی پشت سے داخل ہو کر دل میں ترازو ہو گئی تھیں۔ عمران اسی اوٹ میں چند لمحے کھڑا رہا لیکن جب کسی طرف سے کوئی آواز نہ آئی تو وہ تیزی سے برآمدے سے نکلا اور دوڑنے کے انداز میں چلتا ہوا قریب دوسری عمارت کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ابھی وہ دروازے کے قریب پہنچا تھا کہ ایک فوجی تیزی سے دروازے سے باہر آیا۔ اس کے چہرے پر شدید پریشانی تھی۔

"آپ اور یہاں۔ آپ تو ڈیلی ڈیوٹی پر آتے تھے۔ یہ چیخیں کس کی تھیں" فوجی نے عمران کو دیکھ کر ایک جھٹکے سے رکتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اندر کتنے آدمی ہیں" عمران نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کرتے ہوئے کہا۔

"اندر — اندر تو کوئی نہیں ہے سب باہر ڈیوٹی پر ہیں۔ میں تو باتھ روم گیا تھا۔ مگر"۔ فوجی نے جواب دیا تو عمران نے اپنا وہ ہاتھ جو اس نے پشت کی طرف کیا ہوا تھا اور جس سے مشین پسٹل تھا سامنے کیا اور پھر اس سے پہلے کہ فوجی سنبھلتا کرچ کرچ کی آوازوں کے ساتھ ہی گولیاں اس کے سینے میں گھستی چلی گئیں اور وہ فوجی چیختا ہوا اچھل کر پشت کے بل گرا اور چند لمحے تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا۔ عمران تیزی سے عمارت کے اندر داخل ہوا۔ یہ ان فوجیوں کی رہائش گاہ تھی لیکن اندر کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران باہر آیا اور پھر اس نے فوجی کی لاش کو بازو سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے اسے اچھال کر اندر پھینک دیا۔ اس کے بعد اس نے عمارت کے چاروں طرف چکر لگایا لیکن وہاں واقعی اور کوئی آدمی نہ تھا تو عمران تیزی سے واپس اسی آفس کی طرف بڑھا۔ سات فوجیوں کی لاشیں چونکہ برآمدے کے آخری کونے میں پڑی ہوئی تھیں اور برآمدے کے اختتام پر دیوار تھی اس لئے یہ لاشیں جب تک کوئی آدمی برآمدے میں نہ پہنچ جائے باہر سے نظر نہ آ سکتی تھیں اس لئے وہ ان کی طرف سے مطمئن تھا۔ وہ آفس میں داخل ہوا تو کیپٹن جان ویسے ہی کرسی پر بے ہوش پڑا ہوا تھا۔ عمران نے ایک نظر اسے دیکھا اور ایک بار پھر آفس سے باہر نکل گیا۔ اب اسے خنجر اور رسی کے بنڈل کی تلاش تھی۔ اسے معلوم تھا کہ یہاں لازماً اسلحے کا سٹور موجود ہو گا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے ایسا سٹور تلاش کر لیا۔ اس نے سٹور میں سے اپنی مرضی

کا ضروری اسلحہ لے کر جیبوں میں منتقل کیا اور پھر نائیلون کی مضبوط رسی کا ایک بنڈل اور ایک تیز دھار خنجر اٹھایا اور تیزی سے واپس آفس کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آفس میں پہنچ کر سب سے پہلے کیپٹن جان کو گھسیٹ کر سائیڈ پر پڑی ہوئی ایک کرسی پر ڈالا اور پھر رسی کی مدد سے اس نے اس کا جسم تیزی سے باندھا اور پھر اس نے ایک کرسی اٹھا کر سامنے رکھی اور اس پر بیٹھ کر اس نے خنجر سائیڈ کی تپائی پر رکھا اور دونوں ہاتھوں سے بندھے ہوئے کیپٹن جان کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو عمران نے ہاتھ ہٹا لئے۔ چند لمحوں بعد کیپٹن جان نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ کچھ دیر تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر اس کا شعور پوری طرح بیدار ہو گیا تو اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھا ہونے کی وجہ سے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا تھا۔

"یہ۔ یہ۔ تم نے کیا کیا ہے کون ہو تم"۔ کیپٹن جان نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کی تیز نظریں سامنے بیٹھے ہوئے عمران پر جمی ہوئی تھیں۔

"میں نے تمہیں کہا تھا کیپٹن جان کہ تم میری بات ڈاکٹر ناصر سے کروا دو لیکن تم قواعد و ضوابط کے چکر میں پڑ گئے۔ اس کا نتیجہ تم نے دیکھ لیا کہ باہر موجود تمہارے آٹھ فوجی بھی ہلاک ہو چکے ہیں اور تم بھی اس حالت میں نظر آ رہے ہو"۔ عمران نے نرم لہجے میں

کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تم نے فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اوہ اوہ میری بیٹی"...... کیپٹن جان نے انتہائی افسوس اور پریشانی سے لہجے میں کہا۔

"ہاں اور یہ سب کچھ تمہارے ان قواعد و ضوابط کی وجہ سے ہوا ہے اب تم ایسا کرو اپنی جان بچا سکتے ہو تو بچا لو اور مجھے ڈاکٹر ہاسز کا نمبر بتاؤ تاکہ میں اس سے بات کر سکوں"۔ عمران نے کہا۔

"نہیں میں اپنے ملک سے غداری نہیں کر سکتا تم بے شک مجھے گولی مار دو"۔ کیپٹن جان نے کہا۔

"ٹھیک ہے تمہاری مرضی"۔ عمران نے تپائی پر پڑا ہوا خنجر اٹھایا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور کمرہ کیپٹن جان کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ اس کا ایک نتھنا کٹ گیا تھا۔ عمران کا بازو ایک بار پھر گھوما اور کیپٹن جان کے حلق سے نکلنے والی چیخ کے ساتھ ہی اس کا دوسرا نتھنا بھی کٹ گیا تھا اور عمران نے خون آلود خنجر واپس تپائی پر رکھ دیا۔ کیپٹن جان کا چہرہ تکلیف کی شدت سے مسخ ہو رہا تھا اس کے دونوں نتھنوں سے خون بہہ رہا تھا اور وہ مسلسل دائیں بائیں سر مار رہا تھا۔

"تکلیف کا صحیح اندازہ تو تمہیں اب ہوگا کیپٹن جان"۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا اور ایک ہاتھ سے اس نے کیپٹن جان کا سر پکڑا اور دوسرے ہاتھ کی مڑی ہوئی انگلی اس نے کیپٹن جان کی پیشانی پر

ابھر آنے والی رگ پر آہستہ سے مار دی۔ کیپٹن جان کا بندھا ہوا جسم تڑپا اور اس کے حلق سے اس قدر تیز چیخ نکلی کہ کمرہ کافی دیر تک گونجتا رہا۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آ گئی تھیں اور چہرے کے ساتھ ساتھ پورا جسم پسینے میں بھیگ گیا تھا۔

"یہ سب سے ہلکا عذاب تھا کیپٹن جان اس کے بعد دوسری ضرب تمہارے جسم کی ایک ایک رگ کو اندر سے توڑ کر رکھ دے گی لیکن تم مر نہیں سکو گے۔ اب بھی وقت ہے نمبر بتا دو۔ نمبر بتانے سے تمہاری حب الوطنی پر کوئی حرف نہیں آتا"۔ عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"میں بتاتا ہوں۔ بتاتا ہوں"۔ اچانک کیپٹن جان نے کہا اور عمران اس کے چہرے پر ابھر آنے والے تاثرات اور ابلی ہوئی آنکھوں میں بجلی کے کوندے کی طرح لپکنے والی چمک سے ہی سمجھ گیا کہ کیپٹن جان اس لئے نمبر بتانے پر آمادہ ہو گیا کہ اس طرح ڈاکٹر ہاسز اصل صورت حال کو سمجھ جائے گا اور وہ ہیڈ کوارٹر فون کر کے اطلاع کر دے گا۔ اس طرح شاید وہ بچ جائے۔

"بتاؤ"۔ عمران نے کہا تو کیپٹن جان نے نمبر بتا دیا۔

"لیکن یہ تو سپیشل لائننگ کا نمبر نہیں ہے کیپٹن جان تم مجھے احمق سمجھتے ہو۔ سپیشل لائننگ کا نمبر ہمیشہ زیرو سے شروع ہوتا ہے اور تم جو نمبر بتا رہے ہو وہ چار سے شروع ہو رہا ہے"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ سپیشل لائننگ کا ہی نمبر ہے۔ یہ سپیشل لائننگ فوجی فارمولے ریمس کے ذریعے بچھائی گئی ہے"۔ کیپٹن جان نے جواب دیا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ نمبر سن کر وہ پہلے ہی سمجھ گیا تھا لیکن وہ بہرحال اسے کنفرم کر لینا چاہتا تھا۔

"ڈاکٹر ناصر کے ساتھ تمہارے کیا کوڈ طے ہیں"۔ عمران نے پوچھا۔

"کوئی کوڈ نہیں ہیں"۔ کیپٹن جان نے کہا تو عمران نے ایک بار پھر ہاتھ اٹھایا۔

"نہیں میں سچ کہہ رہا ہوں کوئی کوڈ نہیں ہیں۔ کوڈ کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ نہ ہی ہم لیبارٹری میں جا سکتے ہیں اور نہ وہاں کے لوگ باہر آتے ہیں صرف ڈاکٹر ناصر ضروری اشیاء کی فہرست فون پر لکھوا دیتے ہیں اور ہم ان اشیاء کے آرڈر ایک فرم کو پہنچا دیتے ہیں۔ اس کے بعد وہ فرم یہ چیزیں خود ہی سپلائی کر دیتی ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ کیسے اور کہاں سے سپلائی کرتی ہے"۔ کیپٹن جان نے خود ہی تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"دیکھو کیپٹن جان تمہیں اندازہ نہیں ہے کہ تم کس عذاب میں پھنس چکے ہو۔ اب اگر تم نے مجھے چکر دینے کی کوشش کی تو تمہارا حشر ایسا ہو گا کہ تمہاری روح بھی صدیوں تک کراہتی رہے گی"۔ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں۔ سپلائی وغیرہ سارا تو ہیڈ کوارٹر سے ہوتی

ہے۔ اس کا راستہ وہیں ہے یہاں تو صرف فون لائننگ ہے۔ سکیورٹی کے تحت ایسا کیا گیا ہے"۔ کیپٹن جان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوکے۔ میں نمبر ملاتا ہوں تم ڈاکٹر ناصر سے بات کرو اور اسے کہو کہ ملٹری انٹیلی جنس کا کیپٹن مائیکل اس سے ضروری بات کرنا چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ملٹری انٹیلی جنس مگر۔ کیا تم واقعی"۔ کیپٹن جان نے اس بار حیران ہو کر کہا۔

"تم اپنا دماغ مت کھپاؤ۔ جو کہہ رہا ہوں وہ کرو"۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا سبز رنگ کا فون اٹھایا اور اسے تپائی پر رکھ دیا۔ اس سبز رنگ کے فون پر زرد رنگ کی پٹیاں سی بنی ہوئی تھیں اور عمران جانتا تھا کہ یہ سپیشل لائننگ فون کی مخصوص نشانی ہوتی ہے۔ اس نے رسیور اٹھا کر کان سے لگایا تو ٹون موجود تھی۔ عمران نے سب سے پہلے اس میں موجود لاؤڈر کا بٹن پریس کیا اور پھر کیپٹن جان کے بتائے ہوئے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ جب دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے اٹھ کر رسیور کیپٹن جان کے کان سے لگا دیا۔

"یس"۔ ایسی آواز سنائی دی جیسے کوئی بوڑھا آدمی بول رہا ہو لیکن لہجے میں بے پناہ وقار تھا۔

"کیپٹن جان بول رہا ہوں ساؤتھ پوائنٹ سے ڈاکٹر ناصر سے

بات کرائیں" کیپٹن جان نے کہا۔

"ڈاکٹر ناسر بول رہا ہوں"..... دوسری طرف سے ڈاکٹر ناسر کی آواز سنائی دی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبا دیا اور پھر رسیور واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"کیا ہوا۔ کیا مطلب"..... کیپٹن جان نے چونک کر کہا لیکن اسی لمحے عمران کا بازو گھوما اور کیپٹن جان کی کنپٹی پر اس کی مڑی ہوئی انگلی کا ہک پوری قوت سے پڑا اور کیپٹن جان کے حلق سے چیخ نکلی۔ اسی لمحے عمران نے دوسری ضرب لگا دی اور کیپٹن جان کی گردن بے اختیار مڑ گئی اور اس کا سر ڈھلک گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ عمران نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"کیپٹن جان بول رہا ہوں"..... عمران کے حلق سے آواز نکلی۔

"کیا بات ہے کال کیوں کٹ کر دی تھی"۔ دوسری طرف سے ڈاکٹر ناسر کی تیز آواز سنائی دی۔

"مجھے خود معلوم نہیں ہو سکا سر۔ شاید کوئی گڑبڑ ہو گئی ہو گی"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بہرحال کیوں کال کی تھی کیا بات ہے۔ تم نے پہلے تو کبھی خود کال نہیں کی تھی"..... ڈاکٹر ناسر نے سخت لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ناسر آپ کی لیبارٹری شدید خطرے میں ہے کیونکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ایجنٹ آپ کی لیبارٹری کو تباہ کرنے کے

مشن پر یہاں پہنچ چکے ہیں۔ میں نے ان میں سے چار ایجنٹوں کو پکڑ لیا ہے لیکن ابھی اور لوگ بھی ہیں۔ میں نے سوچا کہ آپ کو اطلاع کر دوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ یہ گروپ سائنسی لیبارٹریاں تباہ کرنے میں خصوصی مہارت رکھتا ہے"..... عمران نے کہا۔

"یو نانسنس۔ خواہ مخواہ میرا وقت برباد کیا۔ یہ لیبارٹری کسی صورت بھی تباہ نہیں ہو سکتی اور اب مجھے کال نہ کرنا۔ نانسنس"۔ دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور کریڈل پر رکھا اور پھر جیب کے اندر سے تہہ شدہ کاغذ نکالا پھر اسے کھول کر اس نے بڑی میز پر پھیلا دیا۔ یہ وہی نقشہ تھا جس پر عمران سوازی کی کال آنے سے پہلے کہ اس کے خلاف پروفائل سروس نے ناسکو شپ کے پیشہ ور قاتل لگا دیئے ہیں کام کر رہا تھا۔ عمران نے نقشہ کھول کر اسے پھیلایا اور پھر اس پر جھک گیا۔ اس نے میز پر موجود قلمدان سے ایک بال پوائنٹ اٹھایا اور کاغذ پر لکھے ہوئے چند ہندسوں کو دیکھ کر مزید ہندسے لکھنے شروع کر دیئے۔ کافی دیر تک وہ مسلسل ہندسے لکھتا اور انہیں جمع تفریق کرتا رہا پھر اس نے ان ہندسوں کو دیکھ کر کاغذ پر لکیریں ڈالنی شروع کر دیں۔ چند لمحوں بعد اس نے بال پوائنٹ سے ایک جگہ گول دائرہ ڈالا اور اس کے بعد اس نے نقشے کو غور سے دیکھا اور ایک بار پھر ایک پوائنٹ پر دائرہ ڈالا اور پھر ایک اور جگہ دائرہ ڈال دیا۔

"تو کیپٹن جان تحکیک کہہ رہا تھا۔ لیبارٹری کا اصل گیٹ وہی ہے جدھر جولیا اور اس کے ساتھی موجود ہیں۔ یہ تو ہونا ہی تھا"۔ عمران نے کہا اور پھر اس نے کاغذ تہہ کر کے جیب میں ڈالا۔ جیب سے مشین پسٹل نکالا اور اس کا رخ اس نے بے ہوش کیپٹن جان کی طرف کیا اور ٹریگر دبا دیا۔ گولیاں کیپٹن جان کے سینے میں اتر گئیں تو عمران نے مشین پسٹل کو واپس جیب میں رکھا اور آفس سے نکل کر تیز تیز قدم اٹھاتا ایلی کوپٹر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

جولیا اپنے ساتھیوں سمیت تیزی سے پہاڑی ٹیلوں کو پھلانگتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ان کے جسموں پر فوجی یونیفارم تھی اور جولیا کے علاوہ باقی ساتھیوں نے کمر پر مخصوص تھیلے باندھے ہوئے تھے۔ اونچے نیچے ٹیلوں سے گزرتے ہوئے وہ آگے بڑھتے رہے اور پھر ایک ایسی چٹان کے قریب جا کر رک گئے جو سلیٹ کی طرح سیدھی اور سپاٹ کھڑی ہوئی تھی۔

"یہی راستہ ہے"۔ ...... جولیا نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ڈالو ریڈ پوائنٹ اور اس چٹان کو توڑو"...... جولیا نے کہا تو صفدر نے تیزی سے اپنی پشت پر موجود تھیلا اتارا اور اس کی زپ کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا۔ اس کے دو بٹن پریس کئے تو اس میں سے ایریل کی طرح کا ایک راڈ

خود بخود باہر کو نکل آیا جس کی نوک سوئی کی طرح باریک تھی۔ صفدر نے آگے بڑھ کر اس آلے کو اس چٹان کی جڑ میں اس طرح رکھ دیا کہ اس کی باریک نوک چٹان سے ٹکرا رہی تھی اور پھر اس نے ایک ناب کو گھمایا اور اس ناب کے نیچے موجود بٹن کو پریس کر کے وہ تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے پیچھے ہٹتے ہی باقی ساتھی بھی پیچھے ہٹتے چلے گئے۔ تقریباً تین منٹ کے وقفے کے بعد اچانک سرخ رنگ کی لہریں سی چٹان پر بجلی کے کوندوں کی طرح لپکتی ہوئی نظر آئیں اور پھر بجھ گئیں لیکن دوسرے لمحے ایک زوردار کڑاکا ہوا اور چٹان درمیان سے دو حصوں میں تقسیم ہو کر چھن کر اس طرح سائیڈوں میں گری جیسے کسی نے اسے تیز دھار آلے سے کاٹ کر علیحدہ علیحدہ سمتوں میں دھکیل دیا ہو۔ اس چٹان کے ہٹتے ہی پیچھے ایک بڑے سے غار کا دہانہ نظر آنے لگ گیا لیکن اس دہانے کی ساخت بتا رہی تھی کہ یہ دہانہ مصنوعی طور پر بنایا گیا ہے۔

"آؤ" جولیا نے کہا اور پھر وہ تیزی سے اس دہانے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ صفدر نے تھیلا دوبارہ کمر سے باندھ لیا تھا۔ البتہ اب اس کے ہاتھ میں ایک ٹارچ موجود تھی کیونکہ دہانے کے اندر اندھیرا تھا۔ اندر داخل ہوتے ہی صفدر نے ٹارچ جلائی اور دہانے میں روشنی کا سیلاب سا آگیا۔ اندر باقاعدہ سرنگ نما راستہ بنایا گیا تھا جو گہرائی میں اترتا چلا جا رہا تھا اور پھر کچھ دور آگے جانے کے بعد ٹھوس سرخ رنگ کی ایک دیوار نے راستے کو بند کر دیا۔

"اوہ۔ یہ تو ریڈ وال ہے۔ اسے تو کسی طرح بھی نہیں توڑا جا سکتا"..... صفدر نے چونک کر پریشان سے لہجے میں کہا تو جولیا کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس کی سائیڈ توڑنی چاہئے۔ بہرحال یہ وال اس دہانے کی حدود تک ہی محدود ہو گی"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں۔ البتہ یہ کوشش کی جا سکتی ہے"..... جولیا نے کہا اور پھر اس نے تنویر کی طرف دیکھا تو تنویر نے جیب سے ایک چھوٹا سا گتے کا پیکٹ نکالا اور اسے کھول کر اس پیکٹ کے اندر موجود سنہرے رنگ کی پن کو اس نے آگے بڑھ کر اس وال کے آخری حصے میں رکھ کر انگلی سے ٹھونس دیا اور پھر اس کا ایک کونہ موڑ کر وہ تیزی سے پیچھے ہٹا ہی تھا کہ اچانک ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا۔ یہ دھماکہ اس قدر شدید تھا کہ وہ چاروں بے اختیار اچھل پڑے لیکن اس دھماکے کی گونج ختم ہی ہوئی تھی کہ اچانک اس سرخ چٹان میں سے سرخ رنگ کی لہروں کا دھارا سا نکلا اور سامنے موجود جولیا اور اس کے ساتھی اس دھارے میں جیسے نہا سے گئے۔ یہ دھارا صرف ایک لمحے کے لئے تھا پھر غائب ہو گیا لیکن اس کے ساتھ ہی جولیا کو یوں محسوس ہوا جیسے اچانک اس کی بینائی چلی گئی ہو۔ اسے گھپ اندھیرا سا محسوس ہوا اور پھر جیسے اس اندھیرے نے اس کے ذہن کو اپنی گرفت میں لے لیا اور اس کے حواس اس اندھیرے میں ڈوبتے چلے

گئے۔ پھر جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے اس طرح اس کے ذہن میں جھماکے ہونے۔ اندھیروں میں روشنی کے نقطے بار بار چمکنے اور بجھنے لگے۔ آہستہ آہستہ روشنی تیز ہوتی چلی گئی اور پھر نہ صرف جولیا کی آنکھیں کھل گئیں بلکہ اس کا شعور بھی آہستہ آہستہ بیدار ہو گیا اور پوری طرح شعور میں آتے ہی جولیا بے اختیار چونک پڑی۔ اس نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔ اس نے دیکھا تھا کہ وہ ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی ہے اور اس کا جسم نائیلون کی رسیوں سے اس طرح بندھا ہوا ہے کہ اس کا حرکت کرنا تو ایک طرف اسے سانس لینا بھی مشکل ہو رہا تھا۔ اس کے دائیں بائیں اسی طرح کرسیوں پر بندھے ہوئے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی موجود تھے۔ ان کی گردنیں ڈھلکی ہوئی تھیں اور ایک فوجی سب سے آخر میں بیٹھے ہوئے صفدر کے بازو میں انجکشن لگا رہا تھا۔

"ہم کہاں آگئے ہیں"۔ اسی لمحے جولیا کو اپنے سے پہلے کرسی پر بیٹھے ہوئے تنویر کی آواز سنائی دی اور جولیا نے چونک کر اس کی طرف گردن موڑی تو اس نے دیکھا کہ تنویر بار بار آنکھیں جھپک رہا تھا۔ وہ بھی شاید جولیا کے ساتھ ہی ہوش میں آیا تھا۔ اسی لمحے فوجی صفدر کے بازو میں انجکشن لگا کر واپس پلٹا۔

"ہم کہاں ہیں مسٹر"۔ جولیا نے اس فوجی سے پوچھا۔

"ملٹری ہیڈ کوارٹر میں"۔ فوجی نے سرد لہجے میں جواب دیا تو

جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"ملٹری ہیڈ کوارٹر۔ کیا مطلب۔ کیا ہم ییوڈا میں ہیں"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ تم لاز میں ملٹری ہیڈ کوارٹر میں ہو۔ تم لوگ دشمن ایجنٹ ہو اور تم پراگل کی سب سے حساس لیبارٹری میں داخل ہو گئے تھے لیکن وہاں تمہیں بے ہوش کر دیا گیا اور پھر تمہیں وہاں سے یہاں لایا گیا ہے۔ تمہیں اس لئے ہوش میں لایا گیا ہے کہ اب یہاں تمہارا کورٹ مارشل ہوگا اور پھر تمہیں انہی کرسیوں پر بیٹھے بیٹھے موت کی سزا دے دی جائے گی۔ تم لوگوں نے نہ صرف لیبارٹری میں داخل ہونے کا جرم کیا ہے بلکہ تم نے جنرل چیک کرنل پار کر اور بے شمار فوجیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے"۔ اس فوجی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں جولیا اور اس کے ساتھیوں کے لئے نفرت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی اور وہ انہیں ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا کہ جیسے اس کا بس چلے تو وہ اپنے ہاتھوں سے ہی ان کی گردنیں مروڑ دے۔

"کورٹ مارشل کا چیف جج کون ہے"۔ اس بار کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"جنرل ڈوگر"۔ اس فوجی نے جواب دیا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔ دوسرا بھی اس کے ساتھ ہی مڑ گیا تھا۔

"ویری بیڈ شو۔ یہ تو ہم ابتدائی مرحلے میں ہی پکڑے گئے"۔ جولیا

نے ان دونوں کے جانے کے بعد کہا۔

"اصل میں جنرل پیرک کو بھی اس بات کا علم نہیں تھا کہ اس سرنگ کے اندر کس قسم کی حفاظتی تنصیبات موجود ہیں"۔ صفدر نے کہا۔ عمران کے ہیلی کوپٹر کے ساتھ ونگ کی طرف جانے کے بعد انہوں نے جنرل پیرک پر بے پناہ تشدد کر کے آخرکار اس سے یہ بات اگلوائی تھی کہ لیبارٹری کا خفیہ دروازہ یہاں موجود صلیب کی طرح سپاٹ چٹان کے عقب میں کھلتا ہے۔ جنرل پیرک نے اسے بتایا تھا کہ لیبارٹری کا یہ خفیہ دروازہ اندر سے کھولا جاتا ہے۔ اس نے صرف ایک بار اسے کھلتے ہوئے دیکھا تھا۔ چٹان درمیان سے کٹ کر سائیڈوں میں ہٹ گئی تھی اور ایک راہ د نظر آیا تھا۔ جس میں سے ایک زخمی ڈاکٹر کو باہر نکالا گیا تھا اور تب اس نے اسپتال پہنچایا تھا کیونکہ کسی سائنسی تجربے کے دوران یہ ڈاکٹر شدید زخمی ہو گیا تھا اور لیبارٹری کے اندر بنے ہوئے ہسپتال اور وہاں موجود ڈاکٹروں سے یہ سنبھل نہ پا رہا تھا اس لئے اسے بڑے ہسپتال پہنچانے کے لئے باہر بھیجا گیا تھا۔ جنرل پیرک بس اتنا ہی بتا سکا تھا اور ہو گیا اور اس کے ساتھیوں نے اسے بھی غنیمت سمجھا اور پھر جنرل پیرک کو ہلاک کر کے وہ اس چٹان کی تلاش میں چل پڑے تھے۔ چونکہ یہاں موجود تمام فوجیوں کو انہوں نے ہلاک کر دیا تھا حتیٰ کہ مخبری کمرے میں پڑنے والے بے ہوش کیپٹن ڈیوک کو بھی نہ چھوڑا تھا تاکہ کسی قسم کی مداخلت ہی نہ ہو سکے اور کسی کو یہ بھی نہ معلوم

ہو سکے کہ یہاں کیا ہوا اور یہ لوگ کہاں چلے گئے۔ پھر یہ چٹان ایک مخصوص طاقتور بم کے ذریعے کھول کر وہ سرنگ میں داخل ہوئے تھے جہاں ان کا سامنا ریڈ وال سے پڑ گیا تھا۔ جس کی سائیڈ میں انہوں نے بم لگا دیا تھا۔ بم نے سائیڈوں کو توڑ دیا تھا لیکن پھر ریڈ وال سے ان پر سرخ رنگ کی لہروں کا دھارا چلا اور وہ بے ہوش ہو گئے اور اب انہیں یہاں ہوش آیا تھا اور انہیں بتایا جا رہا تھا کہ وہ ملٹری کے مین ہیڈ کوارٹر میں ہیں۔ اس کا مطلب تھا کہ ان کی اب تک کی ساری جدوجہد بہرحال بیکار چلی گئی تھی۔

"ہمیں اب یہاں سے نکلنے کی کوشش کرنی چاہئے ورنہ یہ کورٹ مارشل تو ایک رسمی کارروائی ہو گی یہ ہمیں فوراً موت کے گھاٹ اتار دیں گے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں نے بہت کوشش کی ہے لیکن رسیاں اس انداز میں باندھی گئی ہیں کہ رہائی خاصی مشکل ہو گی"۔۔۔ جولیا نے کہا اور پھر ان سب نے واقعی اپنی پوری کوشش کر لی کہ کسی طرح اپنے آپ کو آزاد کر لیں لیکن ان کی ساری کوششیں فضول ثابت ہو رہی تھیں۔ ابھی وہ اپنی کوشش میں مصروف تھے کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک فوجی اندر داخل ہوا۔ اس کے کاندھے پر کرنل کے ستارے تھے۔ اس کے ہاتھ میں بید کی چھڑی تھی۔

"کیا تمہارا اور ساتھی بھی ہے"۔۔۔۔ کرنل نے آتے ہی جولیا اور اس کے ساتھیوں سے پوچھا۔

"ساتھی۔ کس قسم کا ساتھی"..... جولیا نے چونک کر کہا۔

"جو تمہارے ساتھ اس مشن میں شامل ہو"..... کرنل نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہمارا کوئی ساتھی نہیں ہے اور نہ ہی ہم کسی مشن پر کام کر رہے ہیں"..... جولیا نے جواب دیا۔

"اوکے۔ پھر اس کا علیحدہ کورٹ مارشل کیا جائے گا"..... کرنل نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"کرنل ایک منٹ"..... اچانک صفدر نے کہا تو کرنل تیزی سے مڑا۔

"کیا بات ہے"..... کرنل نے تیز لہجے میں کہا۔

"جسے تم ہمارا ساتھی کہہ رہے ہو وہ کون ہے اور کہاں سے پکڑا گیا ہے"..... صفدر نے کہا۔

"وہ بھی ایشیائی ہے۔ وہ ملٹری ہیلی کاپٹر پر ساؤتھ پوائنٹ سے واپس آ رہا تھا۔ اس وقت ہماری وہی کمپنی وہیں موجود تھی جس نے تمہیں وہاں سے یہاں بھجوایا تھا۔ پھر اس آدمی کو گھیر کر پکڑ لیا گیا۔ اس وقت وہ مقامی میک اپ میں تھا۔ اس کا چہرہ صاف کیا گیا تو وہ بھی ایشیائی ثابت ہوا۔ وہ چونکہ ساؤتھ پوائنٹ سے آیا تھا اس لئے وہاں جب چیکنگ کی گئی تو وہاں آٹھ فوجیوں کے ساتھ وہاں کے انچارج کیپٹن جان کی لاش ملی۔ چنانچہ یہ سمجھا گیا کہ یہ بھی تمہارا ساتھی ہے اور اسے یہاں ہیڈ کوارٹر بھجوا دیا گیا۔ میں اس لئے تم سے

پوچھنے آیا تھا کہ اگر وہ تمہارا ساتھی ہے تو پھر اسے بھی یہاں لایا جائے اور تم سب کا اکٹھا کورٹ مارشل کیا جائے اور اگر وہ تمہارا ساتھی نہیں ہے تو پھر اس کا علیحدہ کورٹ مارشل کیا جائے"..... کرنل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور صفدر سمیت سب سمجھ گئے کہ یہ علی عمران ہو گا۔

"ہمارا ایک ساتھی ہے تو سہی لیکن وہ لاز کے ہوٹل میں رہ گیا تھا۔ ہمیں نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے پیچھے آیا ہو۔ تم اس آدمی کو بہرحال یہیں لے آؤ۔ اگر وہ ہمارا ساتھی ہوا تب بھی اور نہ بھی ہوا تب بھی۔ تم نے تو کورٹ مارشل ہی کرنا ہے اکٹھا ہی کر لینا"..... صفدر نے جواب دیا اور کرنل اثبات میں سر ہلاتا ہوا مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر چلا گیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ عمران بھی پھنس گیا ہے"..... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ وہ عمران ہی ہو گا۔ وہ ہیلی کاپٹر پر واپس جانے کی بجائے ساؤتھ پوائنٹ پر چلا گیا اور وہاں کارروائی کرنے کے بعد وہ واپس ہمارے پاس ہی آ رہا ہو گا کہ پکڑا گیا"..... صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک فوجی ایک بے ہوش آدمی کو کاندھے پر اٹھائے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک اور فوجی تھا۔ اس کے ہاتھ میں رسی کا بڑا سا بنڈل تھا۔ پھر اس آدمی کو جب کرسی پر بٹھایا گیا تو سب نے بے اختیار ایک طویل

سانس لیا کیونکہ وہ واقعی عمران ہی تھا۔ دونوں فوجیوں نے پہلے عمران کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے انہیں رسی سے باندھا اور پھر باقی رسی سے اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔ جولیا اور باقی ساتھیوں کی نظریں ان فوجیوں پر ہی جمی ہوئی تھیں۔ جب انہوں نے عمران کو اچھی طرح باندھ دیا تو ایک فوجی نے جیب سے ایک سرنج نکالی اور اس کی سوئی پر موجود کیپ ہٹا کر اس نے عمران کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔ پھر بازو سے سوئی نکال کر اس نے سوئی پر دوبارہ کیپ لگائی اور اسے جیب میں ڈال کر وہ دونوں ہی تیز تیز قدم اٹھاتے کمرے سے باہر نکل گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھل گئیں لیکن اس کی آنکھوں میں دھند موجود تھی۔ چند لمحوں بعد جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا عمران نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر اس کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ تیرنے لگی۔

"اب میں کیا کر سکتا ہوں مس جولیا۔ قدرت کو ہی ہمارا فراق منظور نہیں ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم اس وقت ملٹری ہیڈ کوارٹر میں ہیں اور ابھی ہمارا کورٹ مارشل ہوگا اور پھر ہم سب کو موت کی سزا دے دی جائے گی"۔ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ایسے موقعوں میں تو بہرحال ایسا ہوتا ہی ہے۔ وہ کیا کہا ہے شاعر

نے کہ کیوں رہو ... جولیا نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا۔ ہوتا ہے اس پھر وہ ابھی تھوڑی دیر بعد ہمیشہ کی خاموشی طاری ہو جائے بیمار نری تباہ کر کے بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔ باقی ساتھیوں کے چہرے کھنڈروں کی طرح بتا کہ واقعی اس وقت اپنے آپ کو بے بس محسوس کر جیسے پھولوں کے ہار پہنا کر آ رہا تھا کہ موت واقعی ان کے استقبال کریں گے ۔۔۔۔ عمران نے منہ۔ تینوں فوجی دوڑ

"تم اپنے ناخنوں کو استعمال کر رہے ہو یا نہیں"۔ اچانک جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"میں نے کوشش کی ہے لیکن اب معلوم ہوا ہے کہ میرے ناخنوں سے بلیڈ اتار لئے گئے ہیں۔ ظاہر ہے ہم ملٹری انٹیلی جنس کے ہاتھوں میں پہنچ گئے ہوں گے اور یہ لوگ بہرحال ایسے حربوں سے بخوبی واقف ہوتے ہیں"۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ اب تک اس کا خیال تھا کہ عمران رسیوں کو اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں سے کاٹ دے گا اور اس طرح ان کے بچ نکلنے کا سکوپ پیدا ہو جائے گا لیکن عمران کے جواب نے یہ سکوپ ہی ختم کر دیا تھا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے وہاں سادھو پوائنٹ پر قتل و غارت کیوں کی تھی اور پھر آپ واپس کیوں آ گئے تھے"..... صفدر نے کہا۔

"پہلے تم بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا پھر میں پانچواں درویش بھی اپنا قصہ تم سنا دوں گا"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو

سانس لیا کیونکہ وہ واقعی عمران ہی تھا۔ دونوں فوجیوں نے رات اور پھر عمران کے دونوں ہاتھ اس کے عقب میں کر کے انہوں نے تمک کی باندھا اور پھر باقی رسی سے اس کے جسم کو کرسی کے جواب دیا اس اندھ دیا۔ جولیا اور باقی ساتھیوں کی نظریں وائی بتا دی۔

"یہ جب انہوں نے عمران کو اتھ سے آیا تھا کہ لیبارٹری کا گیٹ اس طرف ہے۔ مرنج زدا۔ یہ ہینگر کا پہرہ روک کر نیچے اترا اچانک میری ناک پر بے ہوش کر دینے والی گیس کا غبارہ پھٹا اور پھر مجھے ہوش یہاں آیا" عمران نے کہا۔

"ماضی کی باتیں چھوڑو اب کیا کرنا ہے یہ سوچو"..... جولیا نے کہا۔

"تم مشن کی لیڈر ہو۔ اس بار سوچنا تمہارا کام ہے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جولیا اس کی بات کا کوئی جواب دیتی اچانک دروازہ کھلا اور دو فوجی اندر داخل ہوئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ وہ اندر داخل ہو کر سامنے کی دیوار کے ساتھ پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ چند لمحوں بعد تین فوجی اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے تین اونچی پشت کی کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں۔ انہوں نے تینوں کرسیاں دیوار کے قریب رکھ دیں۔ ان کا رخ جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف تھا اور پھر وہ واپس چلے گئے۔

"لو بھئی کفن دفن کی تیاریاں شروع ہو گئیں"..... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"خاموش رہو"..... جولیا نے تیز لہجے میں جھڑکتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو ابھی تھوڑی دیر بعد ہمیشہ کی خاموشی طاری ہو جائے گی"..... عمران بھلا کہاں باز آنے والا تھا۔ باقی ساتھیوں کے چہرے ستے ہوئے تھے۔ وہ واقعی اس وقت اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہے تھے۔ انہیں حقیقتاً نظر آ رہا تھا کہ موت واقعی ان کے قریب آتی جا رہی ہے۔ چند لمحوں بعد وہی تینوں فوجی دوبارہ اندر داخل ہوئے انہوں نے چھوٹی پشت کی کرسیاں اٹھائی ہوئی تھیں اور پھر انہوں نے اونچی پشت کی کرسیوں کی دونوں سائیڈوں میں کرسیاں رکھ دیں۔ دو کرسیاں ایک طرف اور ایک کرسی ایک طرف اور ایک بار پھر واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے ایڑیاں بجنے کی آوازیں سنائی دیں تو عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ رینگنے لگی جبکہ باقی ساتھیوں نے ہونٹ بھینچ لئے۔ چند لمحوں بعد ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ایک باوقار فوجی اندر داخل ہوا۔ اس کے ستارے بتا رہے تھے کہ وہ جنرل ہے۔ اس نے آنکھوں پر عینک لگائی ہوئی تھی۔ اندر موجود مسلح فوجیوں نے اپنی جگہ کھڑے کھڑے سیلوٹ کیا تو جنرل نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے معمولی سا سر ہلایا اور پھر وہ اونچی پشت کی کرسیوں میں سے درمیان والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے پیچھے دو کرنل تھے وہ دائیں بائیں بیٹھ گئے۔ اس کے بعد تین کیپٹن اندر داخل ہوئے جو ان چھوٹی پشت کی کرسیوں پر بیٹھ گئے جبکہ ایک کیپٹن کے ہاتھ میں کاپی اور پنسل تھی جبکہ ایک کیپٹن کے ہاتھ میں

فائل تھی۔ جنرل اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے کرنلوں کے چہرے سپاٹ تھے۔

"کارروائی شروع کی جائے"...... جنرل نے سخت اور سرد لہجے میں کہا۔

"ایک منٹ پہلے قانون کے مطابق ہمارے کورٹ مارشل میں حصہ لینے والے افراد کے نام اور عہدے بتائے جائیں"...... عمران نے کہا تو جنرل بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے گاگل اتار کر جیب میں ڈالی اور غور سے عمران کی طرف دیکھنے لگا۔

"تمہارا تعلق فوج سے ہے"...... جنرل نے کہا۔

"نہیں۔ لیکن مجھے فوجی قواعد و ضوابط کا علم ہے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جنرل اڈگر ہے اور میرے دائیں طرف کرنل آرکر اور بائیں طرف کرنل وچرڈ بیٹھے ہوئے ہیں اور قانون کے مطابق اتنا تعارف کافی ہے"...... جنرل اڈگر نے سرد لہجے میں کہا۔

"کافی نہیں ہے۔ مجھے بتایا جائے کہ جنرل کا اور کرنلوں کا تعلق فوج کے کس شعبے سے ہے"...... عمران نے کہا۔

"اس سے کیا فرق پڑتا ہے۔ تم اس طرح اور کتنی دیر زندہ رہ سکو گے"...... جنرل اڈگر نے اس بار پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ نے یہاں آنے سے پہلے حلف اٹھایا ہے کہ آپ انصاف کریں گے"...... عمران نے کہا۔

"ہاں"...... جنرل اڈگر نے کہا۔

"تو پھر بین الاقوامی قانون کے تحت آپ اب کورٹ مارشل کی کارروائی میں حصہ نہیں لے سکتے"...... عمران نے کہا تو جنرل اڈگر بے اختیار چونک پڑا۔

"وہ کیوں"...... جنرل اڈگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ آپ نے قبل از وقت فیصلہ سنا دیا ہے۔ آپ نے انصاف کے بین الاقوامی تقاضوں کے مطابق نہ ہی ہمیں الزامات بتائے نہ ہم سے صفائی لی اور یہ کہہ دیا کہ ہم اس طرح اور کتنی دیر زندہ رہ سکیں گے"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تم تو انتہائی تیز آدمی ہو۔ لیکن میں تمہارا یہ اعتراض مسترد کرتا ہوں۔ میں کورٹ مارشل کی کارروائی شروع کرتا ہوں"۔ جنرل اڈگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کیپٹن جس کے پاس فائل تھی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے فائل کھولی اور اس نے پہلے جولیا اور اس کے ساتھیوں پر موجود الزامات کی تفصیل پڑھی پھر اس نے عمران پر الزامات کی تفصیل پڑھی چونکہ یہ سب ملزم رنگے ہاتھوں موقع پر پکڑے گئے ہیں اس لئے یہ موت کی سزا کے مستحق ہیں"۔ کیپٹن نے کہا اور پھر فائل بند کر کے وہ واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کا انداز بالکل میکانکی سا تھا۔

"کیا تم اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہو گے"...... جنرل اڈگر نے کہا۔

"ہاں۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے ساتھیوں کی طرف سے

صفائی دوں گا" عمران نے کہا۔

"بولو"۔ جنرل اڈگر نے کہا۔

"ہم پر جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ درست ہیں لیکن ان الزامات کے باوجود ہمیں سزا نہیں دی جا سکتی"۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جنرل اڈگر کے ساتھ ساتھ باقی کرنل اور کیپٹن بھی چونک پڑے۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"کیوں"۔۔۔ جنرل اڈگر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ یہ سب کچھ ہم نے حکومت پراگل کے حکم پر کیا ہے اور ہمیں باقاعدہ ہائر کر کے ہمیں سپیشل فورس میں عہدے دیئے گئے ہیں"۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایشیائی اور سوئس لوگ سپیشل فورس میں ہوں اور ابھی تک اس بارے میں کوئی اطلاع بھی نہیں ہے۔ تم جھوٹ بول رہے ہو"۔۔۔۔ جنرل اڈگر نے کہا۔

"جنرل اڈگر آپ بہت نچلی سطح کے افسر ہیں۔ آپ کو حکومتی سطحوں کا علم تک نہیں ہے۔ آپ نے ابھی تک پریذیڈنٹ کو یہ اطلاع بھی نہ بھجوائی ہو گی کہ ہم پکڑے گئے ہیں۔ آپ چاہیں تو صدر سے یا وزیراعظم سے یا پھر سپیشل فورس کے چیف جنرل ڈاگر سے بات کر لیں"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم جھوٹ بول رہے ہو۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ کوئی حکومت اپنے ہی ملک کی لیبارٹری کو اس طرح تباہ نہیں کرا سکتی۔ نہیں تم بکواس کر رہے ہو"۔۔۔۔ جنرل اڈگر نے کہا۔

"میں نے بتایا ہے کہ آپ بہت نچلی سطح کے افسر ہیں۔ آپ کو بہت سی باتوں کا علم ہی نہیں ہے۔ ہمارا مقصد ہرگز لیبارٹری کو تباہ کرنا نہیں ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس لیبارٹری میں جو ہتھیار تیار کئے جا رہے ہیں پراگل حکومت نے ان میزائلوں کا سودا حکومت کافرستان سے کیا تو اس کے دشمن ملک پاکیشیا کو بھی اس کا علم ہو گیا۔ اس نے یہ ساری رپورٹ اقوام متحدہ تک پہنچا دی۔ اقوام متحدہ نے اس کا انتہائی سخت نوٹس لیا اور دھمکی دی کہ اگر اس لیبارٹری کو اوپن نہ کیا گیا تو پراگل کا معاشی بائیکاٹ کر دیا جائے گا۔ چنانچہ حکومت نے اس سارے چکر سے بچنے کے لئے ایک پلاننگ کی۔ ہمارا تعلق پاکیشیا سے نہیں کافرستان سے ہے۔ اب منصوبہ بندی یہ تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ یہاں آئے اور انہوں نے فوجیوں کو ہلاک کیا اور لیبارٹری تباہ کر دی حالانکہ لیبارٹری عام میزائلوں کی تھی۔ اس طرح اقوام متحدہ سے آنے والی انسپیکشن ٹیم جب یہاں پہنچے گی تو اس وقت تک لیبارٹری سے اصل چیزیں ہٹا لی جائیں گی اور ہلاک شدہ فوجیوں اور تباہ شدہ سرنگ کا دہانہ وغیرہ انہیں دکھایا جائے گا اور پھر اندر بھی ضروری توڑ پھوڑ کر دی جائے گی اس طرح سارا الزام پاکیشیا پر آ جائے گا کہ نہ صرف اس نے غلط بیانی کی بلکہ اس کے ایجنٹوں نے

پراگل حکومت کا بے پناہ نقصان بھی کیا ہے اس طرح وہ مطمئن ہو کر چلے جائیں گے اور بعد میں اگر پاکیشیا نے پھر بھی کوئی رپورٹ کی تو اقوام متحدہ اسے تسلیم نہیں کرے گی۔ چنانچہ اس پلاننگ پر عمل کیا گیا۔ ہمیں سپیشل فورس میں عہدے اس لئے دیئے گئے کہ ہمیں مکمل قانونی تحفظ حاصل رہے اور ہمارے خلاف کورٹ مارشل نہ کیا جائے اور ان فوجیوں کو اس لئے ہلاک کیا گیا تاکہ انسپیکشن ٹیم واقعی یہ لاشیں وغیرہ دیکھ کر پلاننگ کے مطابق مطمئن ہو جائے۔ عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیا تمہارے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے"..... جنرل اڈگر نے کہا۔

"ثبوت ہمارے پاس نہیں ہے۔ آپ صدر یا پرائم منسٹر سے اس بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں یا دوسری صورت یہ بھی ہے کہ آپ سپیشل فورس کے سربراہ جنرل ذائر سے بات کر لیں۔ وہ تو آپ کے رینک کا آدمی ہے"..... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ جنرل ذائر سے بات ہو سکتی ہے"..... جنرل اڈگر نے کہا اور پھر وہ ایک کیپٹن کی طرف مڑا۔

"کارڈلیس فون یہیں لے آؤ"..... جنرل اڈگر نے کہا تو کیپٹن کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"تم نے بڑی عجیب کہانی سنائی ہے۔ کیا حکومت اپنے ہی فوجیوں کو اس بے دردی سے ہلاک کرا سکتی ہے۔ نہیں مجھے یقین نہیں آ

رہا"..... جنرل اڈگر نے کہا۔

"جہاں ملکی معاملات ہوں جنرل اڈگر وہاں قربانیاں دینی بھی پڑتی ہیں اور قربانیاں دی بھی جاتی ہیں۔ جو فوجی ہلاک ہوئے ہیں وہ ملک کے دفاع پر قربان ہوئے ہیں"..... عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا تو جنرل اڈگر نے اثبات میں سرہلا دیا البتہ عمران کے اس فقرے کے بعد اس کے چہرے پر موجود تناؤ میں کافی کمی آگئی تھی۔ چند لمحوں بعد کیپٹن واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں کارڈلیس فون موجود تھا۔

"ایک تو اس کا لاؤڈر آن کر دیں اور دوسرا پہلے مجھ سے ان کی بات کرائیں ورنہ یہ منصوبہ بندی اس قدر ٹاپ سیکرٹ ہے کہ جنرل ذائر نے آپ کو بھی کچھ نہیں بتانا۔ لیکن جب میں انہیں کوڈ میں کہوں گا تو پھر آپ ان سے بات کر کے جس طرح چاہے تسلی کر لیں اور اس کے لئے سپیشل فورس کے قانون کے مطابق جنرل ذائر نے خصوصی فون نمبر ریزرو کرایا ہوا ہے۔ صرف اسی نمبر پر وہ یہ بات کر سکتے ہیں"..... عمران نے کہا اور ساتھ ہی ایک نمبر بتا دیا اور جنرل اڈگر نے اثبات میں سرہلا دیا اور پھر لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے اس نے وہ نمبر پریس کر دیئے جو عمران نے بتائے تھے اور دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز آنے لگی تو جنرل اڈگر نے فون یہیں کیپٹن کو دیا جس نے اسے عمران کے کان سے لگا دیا۔

"ہیلو سپیشل فورس سپیشل نمبر فار مشن ریڈ ییب۔ چند لمحوں

بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ جنرل ڈانز سے بات کرائیں"..... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ آن کیجئے سر"..... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور جنرل اڈگر نے بولنے والی عورت کے مؤدبانہ لہجے کو سن کر بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"ہیلو جنرل ڈانز بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"جنرل ڈانز میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا ہوں۔ آپ کی فوج کے جنرل اڈگر میرے اور میرے ساتھیوں کے خلاف کورٹ مارشل کر رہے ہیں جبکہ میں نے انہیں بتایا ہے کہ ہمارا تعلق سپیشل فورس سے ہے اور حکومت کے ریڈلیب منصوبے پر کام کر رہے ہیں لیکن جنرل صاحب کو یقین ہی نہیں آ رہا"..... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"جنرل اڈگر سے بات کراؤ"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو جنرل اڈگر کے اشارے پر کیپٹن نے فون کا رسیور عمران کے کان سے ہٹایا اور فون پیس جنرل اڈگر کے ہاتھ میں دے دیا۔

"ہیلو جنرل اڈگر بول رہا ہوں۔ یہ کیا سلسلہ ہے جنرل ڈانز یہاں ٹیوڈر کے علاقے میں ان لوگوں نے جنرل ہیرک کو انتہائی بے دردی سے ہلاک کر دیا۔ کرنل، کیپٹن اور کئی فوجی ہلاک کر دیئے۔ انتہائی

خفیہ لیبارٹری کا دہانہ ہم سے اڑا دیا اور اب جبکہ انہیں گرفتار کر کے ان کا کورٹ مارشل کیا جا رہا ہے تو اب یہ کہہ رہے ہیں کہ ان کا تعلق کافرستان سے ہے اور حکومت پراگل نے خصوصی طور پر انہیں ہائر کیا ہے اور انہیں سپیشل فورس میں عہدے دیئے گئے ہیں اور یہ سب قتل و غارت انہوں نے حکومتی منصوبے کے تحت کی۔ ہم۔ یہ سب کیا ہے"..... جنرل اڈگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"جنرل اڈگر آپ کو ان کی گرفتاری کی اطلاع فوراً حکومت کو دینی چاہئے تھی۔ اگر آپ کورٹ مارشل کر کے انہیں سزا دے دیتے تو پراگل کو انتہائی ناقابل تلافی نقصان پہنچ جاتا۔ یہ سب کچھ جو ہوا ہے ایک خاص حکومتی منصوبے کے تحت ہوا ہے۔ آپ انہیں فوری رہا کر دیں اور جہاں یہ کہیں وہاں ان کو پہنچا دیں"..... جنرل ڈانز نے انتہائی تیز لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو"..... جنرل اڈگر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس نے فون آف کر دیا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"کورٹ مارشل منسوخ کیا جاتا ہے۔ انہیں رہا کر دیا جائے اور کرنل رچرڈ آپ انہیں وہاں پہنچا دیں جہاں یہ کہیں"..... جنرل اڈگر نے کہا اور اس کے اٹھتے ہی باقی لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

"یس سر"..... کرنل رچرڈ نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جنرل اڈگر واپس مڑ گیا۔ اس کے پیچھے دوسرا کرنل اور کیپٹن بھی چلے گئے جبکہ مسلح فوجی وہیں کھڑے رہے تھے۔

"انہیں رہا کر دو اور پھر انہیں میرے آفس میں لے آؤ۔" کرنل ریچرڈ نے ان مسلح فوجیوں سے کہا اور خود بھی مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

جنرل اڈگر اپنے آفس میں بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات پھیلے ہوئے تھے۔ اچانک سامنے رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور جنرل اڈگر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ..... جنرل اڈگر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری جناب پال براؤن ایک خصوصی میٹنگ میں مصروف ہیں جناب اس لئے ان سے ایک گھنٹے سے پہلے بات نہیں ہو سکتی" دوسری طرف سے ان کی سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"او کے۔ ایک گھنٹے بعد بات کرا دینا"..... جنرل اڈگر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور رسیور واپس کریڈل پر پٹخ دیا۔

"نانسنس۔ یہ منصوبہ بندی ہے کہ اپنے ہی ملک کے فوجیوں کو غیروں کے ہاتھوں ہلاک کرا دیا جائے اور اپنی ہی لیبارٹری تباہ کرا

دی جائے اور کسی کو اطلاع بھی نہ دی جائے۔ نانسنس"۔ جنرل اڈگر نے غصے سے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ایک گھنٹہ کسی نہ کسی انداز میں گزار ہی لیا۔ پھر جیسے ہی فون کی گھنٹی بجی اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔ جنرل اڈگر نے پہلے کی طرح سخت لہجے میں کہا۔

"جناب ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے"۔۔۔ دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"ہیلو سر میں جنرل اڈگر بول رہا ہوں۔ جنرل کمانڈر"۔۔۔۔ جنرل اڈگر نے کہا۔

"یس جنرل اڈگر فرمائیے"۔ دوسری طرف سے ڈیفنس سیکرٹری کی نرم آواز سنائی دی۔

"سر ڈیوڈ کے علاقے کے انچارج جنرل جیک کو ہلاک کر دیا گیا۔ کرنل بارکر ہلاک ہو گیا کئی کیپٹن ہلاک کر دیئے گئے۔ بیسیوں فوجی ہلاک ہو گئے اور وہاں موجود حکومت کی خاص لیبارٹری کے دہانے کو بم سے اڑا دیا گیا لیکن جب ہم نے مجرموں کو پکڑ لیا تو ہمیں بتایا گیا کہ یہ سب کچھ حکومتی منصوبہ بندی کے تحت ہوا ہے اور یہ لوگ جو ایشیائی تھے اور ان میں شاید ایک لڑکی سوزن تھی انہیں باقاعدہ حکومت نے ہائر کیا ہے اور انہیں سپیشل فورس میں عہدے دیئے گئے ہیں۔ یہ سب کیسی منصوبہ بندی ہے کہ اس طرح اپنے ہی ملک کے اہم اور قابل فوجیوں کو ہلاک کرا دیا جائے"۔

جنرل اڈگر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"اب وہ مجرم کہاں ہیں جنرل اڈگر"۔ دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں پوچھا گیا۔

"میں قواعد و ضوابط کے مطابق ان کا کورٹ مارشل کر رہا تھا کہ انہوں نے یہ سب کچھ بتایا۔ میں نے سپیشل فورس کے جنرل ڈائر سے فون پر بات کی تو جنرل ڈائر نے اس ساری بات کی تصدیق کر دی۔ اس پر مجھے مجبوراً کورٹ مارشل منسوخ کرنا پڑا اور انہیں رہا کر کے واپس بھجوانا پڑا لیکن میں سمجھ نہیں سکا کہ سر یہ کیسی منصوبہ بندی ہے اور پھر مجھے بھی اس ساری منصوبہ بندی کی کوئی اطلاع نہیں دی گئی"۔ جنرل اڈگر نے کہا۔

"اوہ جنرل اڈگر تمہارے ساتھ چکر کھیلا گیا ہے۔ یہ لوگ دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔ جنرل ڈائر تو گزشتہ ایک ہفتہ سے ایکریمیا کے دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ تمہیں چاہئے تھا کہ ان کے بارے جاننے پر مجھے فوراً فون کرتے۔ یہ تم نے کیا کیا کہ ایسے خطرناک ایجنٹوں کو رہا کر دیا اور تم نے اس احمقانہ بات پر کیسے یقین کر لیا کہ حکومت بھلا اپنے ہی فوجیوں کو ہلاک کرانے کے لئے باہر کے آدمیوں کو ہائر کرے گی"۔ دوسری طرف سے ڈیفنس سیکرٹری نے چیختے ہوئے کہا تو جنرل اڈگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دماغ میں مسلسل دھماکے ہونے شروع ہو گئے ہوں۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں جناب۔ مجھے تو واقعی اس کہانی پر ایک فیصد بھی یقین نہ آیا تھا لیکن جب جنرل ذائر نے اس کی تصدیق کی تو مجبوراً مجھے اس پر یقین کرنا پڑا۔ میں نے سپیشل فورس کا خصوصی نمبر خود ڈائل کیا۔ میں نے خود جنرل ذائر سے بات کی تھی اور میں جنرل ذائر کی آواز بخوبی پہچانتا ہوں جناب"..... جنرل اڈگر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ بعد میں چیک ہوتا رہے گا کہ کیا ہوا اور کس طرح ہوا۔ تم معلوم کرو کہ شاید وہ لوگ ابھی تمہارے آدمیوں کی تحویل میں ہوں۔ جلدی معلوم کرو اور پھر مجھے کال کرو جلدی اور اگر ہوں تو ایک لمحہ ضائع کئے بغیر انہیں گولیوں سے اڑا دو" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جنرل اڈگر نے وحشیانہ انداز میں کریڈل کو پریس کرنا شروع کر دیا۔

"یس سر" . دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"کرنل رچرڈ سے میری بات کراؤ ابھی اور اسی وقت فوراً"۔ جنرل اڈگر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

"یہ کیا ہو گیا ہے۔ جنرل ذائر کون تھا۔ یہ یہ کیا ہے"۔ جنرل اڈگر نے دونوں ہاتھوں سے سر پکڑتے ہوئے کہا۔ اسے اب شدت سے احساس ہو رہا تھا کہ وہ ان ایشیائیوں کے ہاتھوں واقعی بے وقوف بن گیا ہے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جنرل اڈگر نے اس طرح جھپٹ کر رسیور اٹھایا جیسے ایک لمحے کی بھی دیر ہو گئی

تو قیامت آ جائے گی۔

"یس"... جنرل اڈگر نے چیختے ہوئے کہا۔

"کرنل رچرڈ بول رہا ہوں سر"..... دوسری طرف سے کرنل رچرڈ کی آواز سنائی دی۔

"کرنل رچرڈ وہ ایشیائی کہاں ہیں۔ کیا ابھی وہ چھاؤنی میں ہیں۔ کہاں ہیں".. جنرل اڈگر نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہ تو چلے گئے ہیں سر۔ میں نے آپ کے حکم پر انہیں جیپ میں بٹھا کر بھجوا دیا تھا اور ابھی جیپ واپس آئی ہے۔ اس کے ڈرائیور نے رپورٹ دی ہے کہ وہ موانٹن روڈ پر اتر گئے ہیں"۔ کرنل رچرڈ نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ ویری بیڈ۔ یہ انتہائی خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ تھے اور ہمیں الو بنا کر نکل گئے۔ میری ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات ہوئی ہے۔ جنرل ذائر تو ایک ہفتے سے ایکریمیا کے دورے پر ہیں۔ بہرحال اب کیا کیا جا سکتا ہے"... جنرل اڈگر نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور پھر شاید جیسے ہی اس کے ذہن میں یہ خیال آیا کہ وہ جوش میں اپنے ہی ماتحت کو خود اپنی حماقت کی رپورٹ دے رہا ہے تو اس نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ وہ بت کی طرح ساکت بیٹھا ہوا تھا۔ یہ اس کی زندگی کا پہلا واقعہ تھا کہ وہ اس طرح احمق بنا تھا حالانکہ اسے فوج میں انتہائی قابل جنرل سمجھا جاتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اس کا ذہن ماؤف سا ہو رہا تھا کہ اچانک فون کی گھنٹی بج اٹھی اور

جنرل اڈگر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... جنرل اڈگر نے بھینچے بھینچے لہجے میں کہا۔ اس کا انداز بتا رہا تھا جیسے وہ کسی سے بھی بات کرنے کے موڈ میں نہ ہو لیکن مجبوراً بات کر رہا ہو۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے جناب" دوسری طرف سے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"یس سر میں جنرل اڈگر بول رہا ہوں"..... جنرل اڈگر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"کیا ہوا مجرموں کا" دوسری طرف سے بے چین سے لہجے میں پوچھا گیا۔

"وہ بچ چکے ہیں جناب" جنرل اڈگر نے جواب دیا۔

"ویری بیڈ۔ ویسے میں نے سپیشل فورس کے ہیڈ کوارٹر بات کی ہے جنرل ذاتر واقعی ایکریمیا گئے ہوئے ہیں اور ان کا کہنا ہے کہ انہیں آپ کی کال بھی نہیں آئی اور ان کا کوئی دوسرا خصوصی نمبر بھی نہیں ہے۔ ان لوگوں نے تمہیں دل بھر کر بے وقوف بنایا ہے۔ تم کم از کم مجھ سے بات کر لیتے۔ انہوں نے شاید پہلے سے اس نمبر پر سیٹ اپ کر رکھا تھا اور وہاں ان کا اپنا کوئی آدمی موجود تھا جس نے جنرل ذاتر کی آواز میں تم سے بات کی".. ڈیفنس سیکرٹری نے فیصلے لہجے میں کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں جناب۔ سپیشل فورس میں ایسا تو

عام طور پر ہوتا ہے کہ خاص طور پر علیحدہ نمبر ریزرو کرا لیا جاتا ہے تاکہ منصوبہ لیک آؤٹ نہ ہو سکے۔ میں خود بھی کئی سال سپیشل فورس میں کام کر چکا ہوں اس لئے مجھے یہ بات معلوم تھی۔ اس لئے تو مجھے کوئی شک نہ پڑا۔ پھر میں جنرل ذاتر کی آواز اور لہجہ بھی پہچانتا ہوں اس لئے میں مطمئن ہو گیا"..... جنرل اڈگر نے بادِ صاف لہجے میں کہا۔

"بہرحال اس کی باقاعدہ تحقیقات ہوں گی۔ تم ایسا کرو کہ اب ہنگامی طور پر پورے ٹیوڈر کے علاقے کا چارج سنبھال لو اور وہاں چپے چپے پر فوج کو پھیلا دو اور کسی اجنبی کا داخلہ اس علاقے میں بند کر دو۔ جو کوئی بھی مشکوک آدمی نظر آئے اسے گولی مار دو کیونکہ بہرحال انہوں نے دوبارہ لیبارٹری پر حملہ کرنا ہے" ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر۔ اب میں انہیں نہیں چھوڑوں گا۔ کسی صورت بھی نہیں چھوڑوں گا"۔ جنرل اڈگر نے یکلخت انتہائی پرجوش لہجے میں کہا۔

"ہر طرح سے محتاط اور ہوشیار رہنا۔ آفس آرڈر پہنچ جائیں گے۔ گڈ بائی" دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوا تو جنرل اڈگر نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور رسیور رکھ دیا۔

"اب آؤ تم لوگ پھر دیکھو تمہارا کیا حشر ہوتا ہے"..... جنرل اڈگر نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

کرنل گریفن اپنے آفس میں بیٹھا ایک فائل کے مطالعے میں مصروف تھا کہ سامنے پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کرنل گریفن نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا لیکن اس کی نظریں فائل پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"یس" کرنل گریفن نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے باس" دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور کرنل گریفن بے اختیار چونک پڑا۔

"یس سر۔ کرنل گریفن بول رہا ہوں" کرنل گریفن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹوں کے بارے میں تم نے اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی" دوسری طرف سے ڈیفنس سیکرٹری کی

تفصیلی آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ دوں سر۔ وہ تو اس طرح غائب ہو گئے ہیں کہ ان کا کہیں کوئی پتہ ہی نہیں چل رہا۔ پروفائل سروس کے تمام سیکشن مسلسل انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ تمام ہوٹل چھان مارے ہیں۔ تمام اسٹیٹ ایجنسیوں کو چیک کیا گیا ہے لیکن یہ لوگ اس طرح غائب ہو گئے ہیں جیسے ان کا کہیں وجود ہی نہ ہو۔ اب تو مجھے یقین ہو گیا ہے کہ یہ لوگ لاز سے باہر جا چکے ہیں" کرنل گریفن نے کہا۔

"وہ واقعی لاز سے باہر چلے گئے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ نیوڈار کے علاقے میں جہاں ریڈ لیب موجود ہے اور انہوں نے لیبارٹری پر حملہ بھی کر دیا ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو کرنل گریفن بے اختیار اچھل پڑا۔

"حملہ بھی کر دیا ہے لیبارٹری پر۔ مگر سر۔ مجھے تو معلوم بھی نہیں ہے کہ لیبارٹری نیوڈار کے علاقے میں ہے اور ویسے وہ سارا علاقہ تو فوج کی تحویل میں ہے" کرنل گریفن نے کہا۔

"ہاں۔ وہ سارا علاقہ فوج کی تحویل میں ہے اور وہاں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود اس لیبارٹری کو بھی ٹاپ سیکرٹ رکھا گیا تھی کہ تمہیں بھی نہیں بتایا گیا کہ یہ کہاں ہے لیکن انہوں نے معلوم کر لیا اور پھر انہوں نے نیوڈار کے انچارج جنرل برک کو ہلاک کر دیا۔ کرنل پارکر اور کیپٹن جان اور جیمس بھی

فوجی ہلاک کر دیئے۔ لیبارٹری کا خفیہ دروازہ دھماکہ کر کے کھول لیا۔۔۔ ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا تو کرنل گریفن کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اسے اپنے جسم میں سرسراہٹ سی محسوس ہونے لگ گئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ اب ڈیفنس سیکرٹری صاحب یہ جواب دیں گے کہ وہ لیبارٹری تباہ کر کے نکل گئے ہیں۔

"لیبارٹری کے اندرونی حفاظتی نظام کی وجہ سے انہیں بے ہوش کر دیا گیا اور لیبارٹری انچارج ڈاکٹر ناسٹر نے پہلے جنرل ہیک سے بات کرنے کی کوشش کی پھر کیپٹن جان سے لیکن چونکہ وہ سب ہلاک ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے ملٹری ہیڈ کوارٹر بات کی وہاں کے انچارج جنرل اڈگر نے فوری طور پر وہاں ریڈ کیا اور انہیں بے ہوشی کے عالم میں وہاں سے نکلوا کر ملٹری ہیڈ کوارٹر لایا گیا۔ پھر جنرل اڈگر نے ان کے خلاف کورٹ مارشل کی کارروائی کی لیکن انہوں نے جنرل اڈگر کو احمق بنا دیا اور ایک فون نمبر بتا کر انہوں نے اسے بتایا کہ وہ کافرستانی ہیں اور حکومت پراگل نے خصوصی طور پر ان کی خدمات حاصل کی ہیں اور انہیں سپیشل فورس میں بھرتی کیا ہے اور یہ سب کچھ انہوں نے حکومت کی منصوبہ بندی کے تحت کیا ہے۔ جنرل اڈگر کے بقول اس نے سپیشل فورس کے انچارج جنرل ڈائر سے فون پر بات کی تو جنرل ڈائر نے ان کی بات کی تصدیق کر دی اس لئے اس نے انہیں رہا کر دیا پھر اس نے مجھ سے بات کی اسے اس بات پر غصہ تھا کہ حکومت نے ایسی منصوبہ بندی کیوں کی جس کے

نتیجے میں اتنے فوجی مارے گئے اور اسے اطلاع تک نہ دی گئی۔ مجھے معلوم تھا کہ سپیشل فورس کے انچارج جنرل ڈائر تو ایک ہفتے سے ایکریمیا کے دورے پر ہیں اس لئے جب میں نے اسے بتایا تو اسے یقین نہ آ رہا تھا پھر میں نے سپیشل فورس کے ہیڈ کوارٹر کال کر کے معلوم کیا تو مجھے بتایا گیا کہ وہاں سرے سے ایسی کوئی کال ہی نہیں آئی جبکہ جنرل اڈگر کا کہنا ہے کہ اس نے خود ہیڈ کوارٹر کے نمبر ملائے اور خود جنرل ڈائر سے بات کی اور وہ جنرل ڈائر کی آواز بھی پہچانتا ہے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو کرنل گریفن کے چہرے پر بے اختیار اطمینان اور مسرت کے تاثرات پھیلتے چلے گئے جیسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے نکل جانے سے اسے مسرت محسوس ہو رہی ہو۔

"سر اب آپ خود دیکھ لیں کہ یہ لوگ کس قدر خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہیں اسی لئے تو پروفائل سروس کو وہ دستیاب نہ ہو رہے تھے"۔۔۔ کرنل گریفن نے کہا۔ اس کے چہرے پر اطمینان اس لئے پھیل گیا تھا کہ اب ڈیفنس سیکرٹری کم از کم اس کی جواب طلبی نہ کر سکیں گے کیونکہ جو لوگ اس قدر قتل و غارت کے بعد جنرل اڈگر کو بے وقوف بنا کر نکل سکتے ہیں وہ لوگ انتہائی آسانی سے کہاں قابو میں آ سکتے ہیں۔

"تمہاری بات درست ہے کرنل گریفن اب تو میں ان کی صلاحیتوں سے خود بھی مرعوب ہو گیا ہوں لیکن اب بہت ہو گئی

ہے۔ میں اس لیبارٹری کی تباہی کسی صورت بھی گوارا نہیں کر سکتا لیکن مجھے احساس ہو رہا ہے کہ یہ لوگ اپنے مقصد میں بہرحال کامیاب ہو جائیں گے اور اگر ایسا ہو گیا تو یہ پاکیشیا کے لئے ناقابل تلافی نقصان ہو گا۔ کاش حکومت ان مشینوں کا سودا کافرستان سے نہ کرتی تو یہ عذاب ہم پر نہ ٹوٹ پڑتا"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"سر ایک تجویز ہے"۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"کیسی تجویز۔ بتاؤ"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"اگر کافرستان سے معاہدہ منسوخ کر دیا جائے تو ہو سکتا ہے کہ یہ لوگ ہمارا پیچھا چھوڑ دیں"۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"لیکن انہیں کیسے بتایا جائے گا کہ ہم نے یہ معاہدہ ختم کر دیا ہے۔ ہم تو یہ معاہدہ کرنے کی بھی بات کھلے عام نہیں کر سکتے۔ نہ پریس میں اس بات کے بارے میں کچھ دیا جا سکتا ہے اور نہ الیکٹرک میڈیا میں پھر انہیں کیسے معلوم ہو گا"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"آپ کی بات درست ہے لیکن یہ تو ہو سکتا ہے کہ کوئی ذمہ دار افسر یہ بیان دے دے کہ کافرستان کے ساتھ حکومت ایک دفاعی معاہدے پر غور کر رہی تھی لیکن اب حکومت نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ معاہدہ نہ کیا جائے۔ اس کی تفصیلات بتانے کی کیا ضرورت ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ان لوگوں تک یہ خبر بہرحال پہنچ جائے گی اور پھر یہ خود ہی رابطہ کر لیں گے پھر انہیں یقین دہانی کرائی جا سکتی ہے"۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"دو حکومتوں کے درمیان ہونے والے معاہدے اتنی آسانی سے منسوخ نہیں کئے جا سکتے کرنل گریفن جتنا تم سمجھ رہے ہو۔ بہرحال میں اس تجویز کو بھی مدنظر رکھوں گا لیکن اب یہ لوگ دوبارہ لالا شہر میں داخل ہو گئے ہیں اب تم انہیں ٹریس کرو اور انہیں ہر قیمت پر ہلاک کر دو۔ ویسے میں نے جنرل اوگر کو بھی لیبارٹری کے ساتھ [illegible] انچارج بنا دیا ہے اور حکم دے دیا ہے کہ وہاں چپے چپے پر فوج پھیلا دی جائے اور کسی بھی آدمی کا داخلہ ممنوع کر دیا جائے اور کسی مشکوک آدمی کو دیکھتے ہی گولی مار دی جائے اس لئے یقیناً یہ لوگ اب وہاں تو کسی صورت بھی داخل نہیں ہو سکتے اور اگر انہوں نے کوشش کی تو بہرحال یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم انہیں ٹریس کر کے ان کا خاتمہ کر دو"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"۔ کرنل گریفن نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے رسیور رکھ دیا۔

"حیرت ہے جنرل ڈاکٹر والا چکر انہوں نے کیسے چلایا ہو گا اور اب کیا کیا جائے کس طرح انہیں ٹریس کیا جائے"۔ کرنل گریفن نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال برق کے کوندے کی طرح لپکا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے لگا ہوا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہاک لائن کلب"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل گریفن بول رہا ہوں کیتھی سے بات کراؤ"..... کرنل گریفن نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کیجئے"..... دوسری طرف سے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو کیتھی بول رہی ہوں کرنل"..... چند لمحوں بعد ایک مترنم نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل گریفن بول رہا ہوں کیتھی"..... کرنل گریفن نے بھی بے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ کرنل آج کیسے کیتھی یاد آ گئی"..... کیتھی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم سے ایک ضروری بات کرنی ہے۔ کیا میں وہاں تمہارے کلب آ جاؤں یا کسی اور جگہ کا وقت دو گی لیکن ملاقات ابھی اور اسی وقت ہونی ہے"..... کرنل گریفن نے کہا۔

"یہاں کوئی بات نہیں ہو سکتی۔ یہاں تو ہر وقت اودھم سا مچا رہتا ہے۔ تم نے میرا فلیٹ تو دیکھا ہوا ہے وہاں آ جاؤ میں بھی وہاں پہنچ رہی ہوں وہاں اطمینان سے بات ہو جائے گی لیکن کس قسم کی بات کرنی ہے۔ کم از کم اشارتاً تو کچھ بتا دو تاکہ میرے ذہن پر بوجھ نہ رہے"..... کیتھی نے کہا۔

"پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کے بارے میں بات کرنی ہے"..... کرنل گریفن نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا ٹھیک ہے میں سمجھ گئی ہوں۔ آ جاؤ پھر تفصیل سے بات ہو گی"..... کیتھی نے کہا تو کرنل گریفن نے اوکے کہہ کر رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اس لگژری پلازہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں کیتھی کی رہائش تھی۔ کار وہ خود ڈرائیو کر رہا تھا۔ پلازہ کی پارکنگ میں کار روک کر وہ نیچے اترا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پلازہ کی چوتھی منزل پر موجود کیتھی کے لگژری اپارٹمنٹ کے دروازے پر موجود تھا۔ دروازہ باہر سے لاک نہ تھا اس کا مطلب تھا کہ کیتھی اس سے بھی پہلے پہنچ چکی ہے۔ کرنل گریفن نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"..... ڈور فون کے مائیک سے کیتھی کی آواز سنائی دی۔

"کرنل گریفن"..... کرنل گریفن نے جواب دیا۔

"اوکے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر ایک نوجوان اور خوبصورت عورت کھڑی تھی۔ اس کے جسم پر پورا لباس تھا۔ یہ کیتھی تھی۔

"آ جاؤ"..... کیتھی نے مسکرا کر ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور کرنل گریفن اندر داخل ہو گیا۔ کیتھی نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ

کرنل گریفن کو ساتھ لئے ڈرائنگ روم کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں آ گئی۔ اس نے ایک ریک سے شراب کی بوتل اور دو گلاس اٹھائے اور انہیں درمیانی میز پر رکھ کر وہ میز کی دوسری طرف بیٹھ گئی۔ اس نے شراب کی بوتل کھول کر دونوں گلاس آدھے آدھے بھرے اور پھر بوتل بند کر کے اس نے ایک گلاس اٹھا کر کرنل گریفن کے سامنے رکھا اور دوسرا اپنے سامنے رکھ لیا۔

"ہاں اب بتاؤ کہ دنیا کے خطرناک ترین ایجنٹ علی عمران کے بارے میں تم کیا پوچھنا چاہتے ہو اور کیوں" کیتھی نے شراب کا گلاس اٹھا کر ایک گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں الاز میں موجود ہے اور میری پروفائل سروس اسے تلاش کرنے میں ناکام ہو گئی ہے۔ اس نے لیوڈز کے فوجی علاقے میں اپنے ساتھیوں سمیت ایک خفیہ لیبارٹری کے خلاف مشن مکمل کرنا تھا۔ وہ وہاں گھس جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے وہاں ایک جنرل، کرنل، کیپٹن اور کئی فوجیوں کو ہلاک کر دیا اور لیبارٹری کے بیرونی گیٹ کو بم سے اڑا کر اندر داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا لیکن لیبارٹری کے اندرونی سائنسی حفاظتی انتظامات کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو گئے اور لیبارٹری والوں نے ملٹری ہیڈ کوارٹر کو اطلاع دی اور ملٹری کمانڈر جنرل اڈگر نے وہاں ریڈ کیا اور اسے اور اس کے ساتھیوں کو گرفتار کر لیا۔ وہ ان کا قواعد و ضوابط کے مطابق کورٹ مارشل کر رہا تھا کہ

عمران نے اسے احمق بناتے ہوئے کہا کہ اس کا تعلق کافرستان سے ہے اور حکومت پراگل نے اس منصوبے کے لئے خصوصی طور پر انہیں ہائر کیا ہے اور صدر نے انہیں سپیشل فورس میں شامل کر دیئے ہیں اس لئے وہ ان کا کورٹ مارشل نہیں کر سکتا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جنرل اڈگر کو سپیشل فورس کے انچارج جنرل ڈائر سے بات کرنے کے لئے کہا۔ نجانے انہوں نے کیا چکر چلا رکھا تھا کہ جنرل ڈائر نے بھی عمران کی بات کی تائید کر دی اور اس طرح جنرل اڈگر کو کورٹ مارشل منسوخ کر کے انہیں رہا کرنا پڑا۔ ڈیفنس سیکرٹری نے اب لیوڈز کے علاقے کا انچارج جنرل اڈگر کو بنا دیا ہے اور اسے حکم دے دیا گیا ہے کہ کوئی آدمی اندر داخل نہ ہو۔ وہاں چپے چپے پر فورس کو پھیلا دیا گیا ہے لیکن ساتھ ہی ڈیفنس سیکرٹری نے مجھے وارننگ دی ہے کہ اگر میں نے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر کے ہلاک نہ کیا تو وہ میرے خلاف کارروائی کریں گے۔ میں نے محسوس کر لیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی جس قسم کے لوگ ہیں یہ پروفائل سروس کی روٹین سے زیادہ تربیت یافتہ ہیں اور یہ ان کے بس کا روگ نہیں ہے لیکن میں نے انہیں بہرحال ٹریس کرنا ہے۔ مجھے اچانک تمہارا خیال آگیا کہ تمہاری مخبری کا جال انتہائی طاقتور ہے اور تم عمران کو جانتی بھی ہو اس لئے لامحالہ تم اسے ٹریس کر لو گی اس لئے میں نے تمہیں فون کیا اور اب یہاں موجود ہوں" ۔ کرنل گریفن نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تو تم عمران کو ٹریس کرانا چاہتے ہو۔ یہ بات ہے میں سمجھی کہ شاید تمہاری پروفائل سروس پاکیشیا میں کوئی مشن مکمل کرنے جانا چاہتی ہے اس لئے تم عمران کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہو"۔۔۔ کیتھی نے شراب کا ایک اور گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف میں اسے ٹریس کرانا چاہتا ہوں بلکہ اسے ہلاک بھی کرانا چاہتا ہوں۔ پہلے میں نے ناسکو کلب کے ناسکو کو اس کے قتل کا آرڈر دیا لیکن عمران ہوٹل سے ہی غائب ہو گیا"۔۔۔ کرنل گریفن نے بھی شراب کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

"پہلی بات تو یہ سن لو کرنل گریفن کہ عمران کو آسانی سے ٹریس نہیں کیا جا سکتا کیونکہ وہ انتہائی ذہین، تیز اور شاطر آدمی ہے۔ اب تم خود دیکھو کہ اس نے کس طرح جنرل اڈگر کو احمق بنا لیا حالانکہ جنرل اڈگر کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ انتہائی عقل مند آدمی ہے۔ عمران میک اپ کا ماہر ہے اور مسلسل روپ بدلتا رہتا ہے اور اگر وہ ٹریس ہو بھی جائے تب بھی اسے ہلاک کرانا ناسکو کے قاتلوں کے بس میں نہیں ہے۔ اگر عمران غائب نہ ہو جاتا تو اب تک ناسکو کلب کے ناسکو اور اس کے تمام پیشہ ور قاتلوں کا خاتمہ ہو چکا ہوتا۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے"۔۔۔ کیتھی نے کہا تو کرنل گریفن کے چہرے پر مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم بھی اسے ٹریس نہیں کر سکتیں"۔۔۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"میں نے کب کہا کہ میں اسے ٹریس نہیں کر سکتی۔ میں نے تو جنرل بات کی ہے مجھے چونکہ اس کی عادتوں کا علم ہے اس لئے میں اسے بہرحال ٹریس تو کرا لوں گی لیکن اس کے لئے مجھے اپنی پوری تنظیم کو استعمال کرنا ہوگا اور تم جانتے ہو کہ اس طرح اخراجات بہت زیادہ آ جائیں گے"۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"تم معاوضے کی فکر مت کرو کیتھی لیکن اسے بہرحال ٹریس کر دو"۔۔۔ کرنل گریفن نے پرجوش لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ اب تم بتاؤ کہ وہ کہاں کہاں رہا ہے"۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"وہ پہلے اپنے ساتھیوں سمیت ہوٹل کاسینو میں رہا ہے۔ پھر اس کے ساتھی جو تین ایشیائی مردوں اور سوئس عورت پر مشتمل گروپ ہے اچانک ہوٹل سے غائب ہو گئے لیکن عمران وہیں رہا۔ اس وقت تک ہمیں اس کی ہلاکت کا حکم نہ ملا تھا اس لئے ہم صرف نگرانی کر رہے تھے پھر جب حکم ملا تو میں نے ناسکو کو مشن دے دیا لیکن پھر اچانک عمران غائب ہو گیا اور اب جو اطلاع ملی ہے اس کے مطابق فوجیوں نے اسے اور اس کے ساتھیوں کو سوائن روڈ پر چھوڑا"۔۔۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"کیا تمہاری پروفائل سروس نے ان اسٹیٹ ایجنسیوں سے معلومات حاصل کی ہیں جو غیر ملکیوں یا اجنبیوں کو رہائشی جگہیں بغیر رجسٹر کئے اور بغیر کچھ لکھے پڑھے دے دیتے ہیں"۔۔۔ کیتھی نے

کہا۔

"پروفائل سروس نے سب سے پوچھ گچھ کی ہے لیکن کہیں سے کوئی اطلاع نہیں ملی"۔۔۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"اگر میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر بھی لوں تو تم انہیں کس طرح ہلاک کرو گے"۔ کیتھی نے کہا۔

"میں اس پوری کوٹھی یا رہائش گاہ کو ہی میزائلوں سے اڑا دوں گا۔ اب میں نے اس کے خلاف پروفائل سروس کے ایکشن گروپ کو حرکت میں لانے کا فیصلہ کر لیا ہے کیونکہ ڈیفنس سیکرٹری نے واضح حکم دے دیا ہے۔ اس سے پہلے میں نے اس گروپ کو اس لئے ہدایات نہ دی تھیں کہ یہ لوگ بے پناہ قتل و غارت کرنے کے عادی ہیں اور ان کی وجہ سے بعد میں پروفائل سروس کو بڑی تکلیفیں اور پریشانیاں اٹھانی پڑتی ہیں لیکن ان کی تربیت ہی ایسی ہے کہ وہ قتل و غارت سے باز نہیں رہ سکتے"۔۔۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"ایکشن گروپ کا چیف ایڈورڈ ہے ناں"۔۔۔ کیتھی نے پوچھا تو کرنل گریفن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم ایسا کرو کہ ابتدائی اخراجات کے طور پر پہلے دس لاکھ ڈالر کا چیک مجھے دے دو جب میں اسے ٹریس کر لوں تو پچاس لاکھ ڈالر اور لوں گی اور دوسری بات یہ کہ تم ایڈورڈ کو یہاں سے کال کر کے میرے براہ راست ماتحت کر دو تاکہ میں جیسے ہی ان لوگوں کو ٹریس کروں فوراً ایکشن گروپ کو حرکت میں لے آؤں اس طرح یہ لوگ

یقینی طور پر مارے جائیں گے ورنہ اگر انہیں معمولی سا وقفہ بھی مل گیا تو پھر یہ غائب ہو جائیں گے اور میری ساری محنت بیکار ہو جائے گی"۔ کیتھی نے کہا تو کرنل گریفن نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کوٹ کی اندرونی جیب سے چیک بک نکالی اور ایک چیک پر دس لاکھ ڈالر کی رقم لکھ کر اس نے دستخط کئے اور چیک بک سے علیحدہ کر کے اس نے چیک کیتھی کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ"۔ کیتھی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک نظر چیک کو دیکھ کر اس نے جیب میں ڈال لیا۔ کرنل گریفن نے چیک بک واپس جیب میں رکھی اور ساتھ پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کرنل گریفن بول رہا ہوں۔ ایڈورڈ سے بات کراؤ"۔ کرنل گریفن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر"۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے اس بار انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہیلو سر میں ایڈورڈ بول رہا ہوں"۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک دوسری مردانہ آواز سنائی دی۔

"ایڈورڈ اپنے ایکشن گروپ کو ہر لحاظ سے تیار کر لو ایک انتہائی اہم مشن تم نے پورا کرنا ہے۔ پاکیشیا کا خطرناک ایجنٹ علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت حکومت پراگل کے خلاف ایک خوفناک مشن

مکمل کرنے کے لئے لاز پہنچا ہوا ہے لیکن وہ ٹریس نہیں ہو رہا۔ میں نے اسے ٹریس کرنے کا کام کیتھی کے ذمے لگا دیا ہے لیکن یہ لوگ چونکہ حد درجہ تیز اور فعال ہیں اس لئے اگر کیتھی نے مجھے اطلاع دی اور میں نے تمہیں تو تمہارے پہنچنے تک یہ لوگ غائب ہو سکتے ہیں اس لئے تم اس مشن کی حد تک براہ راست اب کیتھی کے ماتحت کام کرو گے۔ کیتھی تمہیں جو حکم دے گی تم نے اس پر فوری عمل کرنا ہو گا"۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"یس سر۔ حکم کی تعمیل ہو گی سر"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے۔ ہر لمحے تیار رہو"۔ کرنل گریفن نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"گڈ اب دوسرا چیک بھی لکھ دو"۔ کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا تو کرنل گریفن بے اختیار چونک پڑا۔

"دوسرا چیک۔ کیا مطلب کیوں دو تو مشن کے بعد ملنا ہے"۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"تمہارے یہیں بیٹھے بیٹھے ہی مشن مکمل ہو سکتا ہے"۔ کیتھی نے کہا۔

"نہیں پہلے وعدے کے مطابق مشن مکمل کرو پھر چیک لے لینا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں جو وعدہ کرتا ہوں اسے ہر صورت میں پورا کرتا ہوں لیکن تم نے یہ بات کس طرح کہہ دی کہ میرے یہیں

بیٹھے بیٹھے مشن مکمل ہو سکتا ہے۔ کیا تمہیں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ٹھکانے کا علم ہے"۔ کرنل گریفن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ لیکن لاز میں کسی کو ٹریس کر لینا میرے لئے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ مجھے ایسی اسٹیٹ ایجنسیوں کا پتہ ہے جو کہ معاوضے سے خفیہ رہائش گاہیں مہیا کرتی ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ عمران کے یہاں ایسے کون کون سے تعلقات ہیں اس لئے مجھے ابھی معلوم ہو جائے گا"۔ کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جبکہ کرنل گریفن نے ہاتھ بڑھا کر خود ہی لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا اور کیتھی اسے ایسا کرتے دیکھ کر بے اختیار مسکرا دی۔

"میکی بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیتھی بول رہی ہوں میکی"۔ کیتھی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"..... دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"پاکیشیا کا علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں لاز میں موجود ہے اور میں نے اسے ٹریس کرنے کا کام بک کر لیا ہے اس نے یقیناً کوئی خفیہ رہائش گاہ حاصل کی ہو گی وہ اکثر پرنس آف ڈھمپ کا نام کوڈ کے طور استعمال کرتا ہے اور یہاں لاز میں اس کے تین ایسے

ایجنٹ واقف ہیں جو اسے ایسی رہائش گاہ دلا سکتے ہیں۔ ان میں سے ایک تو کولمان اسسٹنٹ ایگزیکٹو ہے۔ دوسرا ٹوتھی اسسٹنٹ اور تیسرا پال جانسن جنرل منیجر ہے۔ پہلے انہیں چیک کرو اور اس کے بعد دوسروں کو لیکن یہ خیال رہے کہ عمران تک اس کی اطلاع نہ پہنچے۔ کیتھی نے کہا۔

"کتنے آدمی ہیں یہ میڈم"۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"چار مرد اور ایک عورت لیکن یہ بکنگ لامحالہ عمران نے خود ہی کرائی ہوگی اور ہو سکتا ہے کہ اس نے ساتھ ہی کاریں اور اسلحہ بھی حاصل کیا ہو"۔ کیتھی نے کہا۔

"یس میڈم۔ میں ابھی معلوم کرتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں اپنے رہائشی فلیٹ پر ہوں اور تمہاری کال کا انتظار کر رہی ہوں۔ معلومات حتمی ہونی چاہئیں"۔ کیتھی نے کہا۔

"یس میڈم۔ ایسے ہی ہوگا"۔ ... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور کیتھی نے رسیور رکھ دیا۔

"اب دیکھنا جو کام تمہاری سرکاری پروفائل سروس پچھلے دنوں سے نہیں کر سکی وہ میرے آدمی کتنی جلد کر لیتے ہیں"۔ کیتھی نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"اسی لئے تو میں نے تم سے بات کی ہے اور اتنی بھاری رقم ادا کر رہا ہوں"...... کرنل گریفن نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیتھی بھی

بے اختیار مسکرا دی۔

"عمران جیسے آدمی کے خاتمے کے لئے یہ رقم کچھ بھی نہیں کرنل گریفن۔ تم اسے جانتے ہی نہیں کہ وہ کیسا آدمی ہے۔ مجھے بھی اس کے ساتھ کئی بار انتہائی تلخ تجربات ہو چکے ہیں۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں ایکریمین نژاد ہوں اور ایکریمیا کی سب سے خطرناک ایجنسی ریڈ سرکل سے وابستہ رہ چکی ہوں۔ ریڈ سرکل میں ملازمت کے دوران میرا عمران سے دس بارہ بار ٹکراؤ ہوا اور ہر بار عمران مجھے اور میرے ساتھیوں کو اس طرح شکست دے گیا کہ ہم اپنے زخم چاٹتے رہ گئے۔ اس کی کھوپڑی میں ایسا دماغ ہے جس کا کوئی بدل ہی نہیں ہے اور اس عمران کی وجہ سے مجھے ایک بار ایسی شکست اٹھانی پڑی کہ مجھے ریڈ سرکل سے ہی نکال دیا گیا اور اس کے ساتھ ہی مجھے حکم بھی دے دیا گیا کہ اگر میں زندہ رہنا چاہتی ہوں تو میں ایکریمیا چھوڑ دوں۔ چنانچہ میں وہاں سے پاکیشیا آ گئی"...... کیتھی نے جواب دیا اور کرنل گریفن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے آج تک شادی ہی نہیں کی۔ اس کی کوئی خاص وجہ ہے"۔ کرنل گریفن نے کہا تو کیتھی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"ہاں۔ اس کی ایک خاص وجہ ہے اور وہ وجہ بھی عمران ہے"۔ کیتھی نے جواب دیا تو کرنل گریفن بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"۔ کرنل گریفن نے حیران ہو کر کہا۔

"مجھے ذاتی طور پر عمران بے حد پسند ہے۔ میں اس سے شادی کرنا چاہتی تھی اس آخری مشن میں جس میں ہونے والی شکست کی وجہ سے مجھے ریڈ سرکل اور ایکریمیا چھوڑنا پڑا میں بیوقوف اس لئے بن گئی کہ عمران نے میرے ساتھ ایسی جذباتی باتیں کیں، ایسا انداز اپنایا کہ مجھے سو فیصد یقین ہو گیا کہ عمران مجھ سے شادی کرنے کا فیصلہ کر چکا ہے حالانکہ اس نے زبان سے ایسی کوئی بات نہ کی تھی لیکن اس کا انداز، اس کی باتیں، اس کے جذبات، اس کی میرے لئے پسندیدگی۔ بس کچھ نہ پوچھو۔ میں واقعی احمق بن گئی اور عمران نے میرے انہی جذبات سے کھیل کر میرے ہی کندھوں پر بندوق رکھ کر اپنا مشن مکمل کر لیا اور اس کے بعد اس نے ایسا رویہ اختیار کر لیا جیسے میں سرے سے عورت ہی نہ ہوں۔ اس روز سے میں نے قسم اٹھا لی کہ جب تک عمران کو ہلاک نہیں کروں گی تب تک شادی نہیں کروں گی لیکن پھر مجھے ریڈ سرکل سے نکال دیا گیا اس طرح عمران کو شکست دینے کا سکوپ ہی ختم ہو گیا لیکن اس کے باوجود میرا دل شادی کے لئے نہیں چاہا۔ تمہاری وجہ سے مجھے یہ موقع ملا ہے اس لئے میں نے ایڈورڈ کو اپنے ماتحت کرنے کے لئے کہا تھا تاکہ میں یقینی طور پر اس عمران کا خاتمہ کر سکوں۔ اس کی موت کے بعد میں شادی کے بارے میں سوچوں گی"۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"اوہ۔ اس لئے تم اکثر عمران کے بارے میں باتیں کرتی رہتی ہو۔ تمہاری ان باتوں کی وجہ سے تو مجھے تمہارا خیال آیا تھا ورنہ مجھے

تو معلوم ہی نہ ہوتا کہ تمہارا عمران سے اس قسم کا تعلق رہ چکا ہے"۔۔۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"ہاں۔ اور سچی بات یہ ہے کہ یہ شخص اتنے سال گزر جانے کے باوجود ابھی تک میرے دل و دماغ پر چھایا ہوا ہے۔ مرد یقیناً مجھے بھول گیا ہو گا لیکن میں اسے کیسے بھول سکتی ہوں"۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"ایسا نہ ہو کہ تم اسے ہلاک ہی نہ کر سکو"۔۔۔ کرنل گریفن نے کہا تو کیتھی بے اختیار چونک پڑی۔

"او نہیں۔ یہ بات میری فطرت میں شامل ہے کہ جو چیز میں حاصل نہیں کر سکتی میں اسے توڑ دیا کرتی ہوں۔ بچپن سے میرا یہی وطیرہ رہا ہے اور چونکہ میں عمران کو حاصل نہیں کر سکی اس لئے اب میں اسے لازماً ہلاک کروں گی"۔۔۔ کیتھی نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید گفتگو ہوتی ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور کیتھی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔ چونکہ لاؤڈر کا بٹن پہلے سے ہی دبا ہوا تھا اس لئے کرنل گریفن خاموش بیٹھا رہا۔

"یس"۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"میکی بول رہا ہوں میڈم"۔۔۔ دوسری طرف سے میکی کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیتھی بول رہی ہوں۔ کیا رپورٹ ہے"۔۔۔ کیتھی نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے ٹریس کر لیا ہے میڈم۔ پرنس آف ڈھمپ کے پاس

جانسن جنرل سٹورز کے پاس جانسن کو براہ راست فون کر کے اس سے رہائش گاہ دو کاریں اور اسلحہ حاصل کیا ہے۔ اس سٹور میں ہمارے آدمی موجود ہیں۔ ان سے یہ معلومات مل سکی ہیں۔ انہوں نے گرینائیڈ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بی بلاک حاصل کی ہے"۔ مائیکل نے جواب دیا۔

"اوکے۔ تھینک یو"۔ کیتھی نے کہا اور پھر کریڈل دبا کر اس نے فون آنے پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لارج سپیکنگ" ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیتھی بول رہی ہوں۔ لارج سے بات کراؤ" کیتھی نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم۔ ہولڈ آن کریں"... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو لارج بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"کیتھی بول رہی ہوں لارج"...... کیتھی نے کہا۔

"یس میڈم۔ حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"ایک پتہ نوٹ کرو"...... کیتھی نے کہا۔

"یس میڈم۔ نوٹ کرائیں"... لارج نے جواب دیا۔

"گرینائیڈ کالونی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بی بلاک۔ اس کوٹھی میں پاکیشیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ اپنے ساتھیوں جن کی تعداد چار مردوں اور ایک عورت پر مشتمل ہے موجود ہے۔ تم اپنے خصوصی چیکنگ آلات اور آدمی لے کر وہاں پہنچو اور معلوم کر کے مجھے بتاؤ کہ اس کوٹھی کے اندر کتنے افراد ہیں اور وہ کس قومیت کے ہیں۔ تم نے وہیں سے مجھے اطلاع دینی ہے اور ان لوگوں کو معمولی سا شبہ بھی نہیں پڑنا چاہئے" کیتھی نے کہا۔

"مادام آپ کو بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ جانتی ہیں کہ ہمارے پاس کس قسم کے آلات ہیں اور ہم کس انداز میں چیکنگ کرتے ہیں" لارج نے کہا۔

"ٹھیک ہے میں نے احتیاطاً یہ بات کر دی ہے کیونکہ وہ سب دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ ہیں" کیتھی نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں میڈم ان کے فرشتوں کو بھی علم نہ ہو سکے گا"۔ دوسری طرف سے انتہائی بااعتماد لہجے میں کہا گیا۔

"میں اپنے رہائشی فلیٹ پر موجود ہوں۔ مجھے رپورٹ تم نے یہیں دینی ہے نمبر تو معلوم ہے تمہیں"... کیتھی نے کہا۔

"یس میڈم"... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو میک اپ چیک کرنے والی ریز مشین بھی ساتھ لے جانا تاکہ صحیح طور پر نشاندہی ہو سکے۔ اس گروپ میں عورت سوئس ہے جبکہ باقی مرد ایشیائی ہیں"... کیتھی نے کہا۔

"اوکے۔ میڈم"... دوسری طرف سے کہا گیا اور کیتھی نے ایک بار پھر کریڈل دبایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گیتھی بول رہی ہوں۔ ایڈورڈ سے بات کراؤ" گیتھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم ہولڈ آن کریں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ایڈورڈ بول رہا ہوں" چند لمحوں بعد ایڈورڈ کی آواز سنائی دی۔

"گیتھی بول رہی ہوں ایڈورڈ۔ کیا تم اور تمہارا گروپ ریڈ کے لئے تیار ہے" گیتھی نے کہا۔

"یس میڈم ہم ہر طور پر تیار ہیں آپ حکم فرمائیں" ۔ ایڈورڈ نے کہا۔

"میں نے ٹارگٹ ٹریس کر لیا ہے ابھی صرف اتنا کنفرم کرنا ہے کہ وہ لوگ ٹارگٹ پر موجود بھی ہیں یا نہیں۔ جیسے ہی یہ بات کنفرم ہوگی میں تمہیں کال کر دوں گی اور تم نے ٹارگٹ کو میزائلوں سے اڑا دینا ہے" گیتھی نے کہا۔

"کس علاقے میں ہے یہ ٹارگٹ" ایڈورڈ نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

"گریفائیٹ کالونی" گیتھی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے وہ ہمارے سیکشن ہیڈ کوارٹر سے قریب ہے ہم زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں وہاں پہنچ سکتے ہیں" ایڈورڈ نے کہا اور گیتھی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"میں تم سے دوسرا چیک لے کر ہی تمہیں واپس بھیجوں گی۔" گیتھی نے رسیور رکھ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

"خدا کرے ایسا ہی ہو"..... کرنل گریفن نے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ کیا واقعی جنرل اڈگر جیسا آدمی بھی اس عمران کے ہاتھوں بیوقوف بن گیا تھا یا تم نے صرف مجھے خوش کرنے کے لئے یہ کہانی بنائی ہے کیونکہ میں جنرل اڈگر کو ذاتی طور پر بہت قریب سے جانتی ہوں۔ وہ انتہائی ہوشیار اور شاطر ذہن کا آدمی ہے" گیتھی نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے مجھے جو کچھ بتایا ہے وہ میں نے تمہیں من و عن بتا دیا ہے" .. کرنل گریفن نے کہا۔

"پھر میری بات نوٹ کر لو کہ اگر تم میری خدمات حاصل نہ کرتے تو عمران ایک بار پھر اس جنرل اڈگر کو احمق بنا کر اپنا مشن لازماً کامیاب کر لیتا۔ وہ ایسا ہی آدمی ہے" گیتھی نے کہا اور کرنل گریفن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گیتھی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" گیتھی نے کہا۔

"لارج بول رہا ہوں" دوسری طرف سے لارج کی آواز سنائی دی۔

"یس گیتھی بول رہی ہوں۔ کیا رپورٹ ہے" گیتھی نے انتہائی پرجوش لہجے میں پوچھا۔

"میڈم گریفائیڈ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بی بلاک میں ایک عورت اور چار مرد موجود ہیں لیکن یہ سارے کے سارے مقامی لوگ ہیں۔ ان کے چہروں پر میک اپ نہیں ہے اور یہ لوگ بزنس کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ آٹو موبائلز بزنس کے بارے میں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ یہ لوگ بے حد تیز ہیں اور یقیناً انہوں نے ایسا میک اپ کر رکھا ہوگا جسے تمہاری ریز مشین چیک نہ کر سکی ہوگی"۔ گیتھی نے کہا۔

"اب میں کیا کہہ سکتا ہوں مادام۔ جو رپورٹ تھی وہ میں نے دے دی"۔ دوسری طرف سے لارج نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے تم وہاں سے دور ہٹ جاؤ کیونکہ پرافٹل سروس کا ایکشن گروپ اسے میزائلوں سے اڑائے گا لیکن تم نے وہیں موجود رہنا ہے تاکہ اگر ایکشن گروپ کے پہنچنے سے پہلے یہ لوگ نکل جائیں تو تم انہیں اطلاع دے سکو اور اگر یہ لوگ اندر ہی ہوں تو پھر سامنے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایکشن گروپ کو اپنا کام کرنے دینا اور پھر مجھے رپورٹ دینا کہ کیا ٹارگٹ کامیابی سے ہٹ ہو گیا ہے یا نہیں"۔ گیتھی نے کہا۔

"یس مادام"۔ ..... دوسری طرف سے کہا گیا اور گیتھی نے جلدی سے کریڈل دبا کر ہاتھ اٹھایا اور فون آ جانے پر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس [illegible]"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"گیتھی بول رہی ہوں ایڈورڈ سے بات کراؤ فوراً"۔ گیتھی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایڈورڈ بول رہا ہوں"۔ چند لمحوں بعد ایڈورڈ کی آواز سنائی دی۔

"ایڈورڈ اپنے [illegible] فوری طور پر گریفائیڈ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بی بلاک پہنچو اور اسے میزائلوں سے اڑا دو۔ اس [illegible] ایک عورت اور چار مرد ہیں۔ اگر یہ لوگ [illegible] پہنچنے سے پہلے نکل گئے تو لارج تمہیں کال کر [illegible] تمہیں اطلاع [illegible] نہیں"۔ گیتھی نے کہا۔

"[illegible]"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور گیتھی نے [illegible] دیا۔

[illegible] کوٹھی [illegible] اور اس کے ساتھی ہی [illegible] اب بات تو صاف [illegible] ہی [illegible] [illegible] سے آگ نکل [illegible] سکتے ہیں [illegible]

[illegible] ہوتی تو میں بھی مشکوک ہو جاتی۔ [illegible] بھی [illegible] ہے اس نے [illegible] ایسا میک اپ کیا ہوگا [illegible] باتیں بھی [illegible] کر رہے ہوں [illegible] گیتھی نے کہا اور [illegible] سے [illegible] [illegible] دیا۔ [illegible] گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو گیتھی نے جھپٹ کر

رسیور اٹھا لیا۔

"یس کیتھی بول رہی ہوں"۔ کیتھی نے اس بار جوش میں پہلی بار ہی اپنا نام بھی بتا دیا۔

"لارنج بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے لارنج کی آواز سنائی دی۔

"یس کیا رپورٹ ہے"۔ کیتھی نے پوچھا۔ کرنل گریفن بھی آگے کی طرف جھک آیا تھا حالانکہ لاؤڈر کی وجہ سے اس تک آواز پہنچ رہی تھی لیکن امید و بیم کی کیفیت نے اسے لاشعوری طور پر آگے جھکنے پر مجبور کر دیا تھا۔

"کامیابی مادام۔ ایڈورڈ اور اس کے ساتھیوں نے کوٹھی کو گھیر لیا اور پھر تھری ایکس میزائلوں سے پوری کوٹھی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی ہے۔ وہ اپنا مشن مکمل کر کے واپس گئے ہیں تو میں آپ کو اطلاع دے رہا ہوں"۔ لارنج نے کہا۔

"اوہ گڈ۔ لاشیں مل گئی ہیں یا نہیں"۔ کیتھی نے پوچھا۔

"پولیس نے کوٹھی کو گھیر لیا ہے۔ پوری کوٹھی کا ملبہ بن گئی ہے۔ فائر بریگیڈ بھی پہنچ گئے ہیں۔ ویسے اندر موجود افراد کی لاشیں تو ایک طرف ان کے ٹکڑے بھی اب نظر نہیں آئیں گے کیونکہ ایکس تھری میزائلوں کی بارش کے بعد ایسا ہی ہوتا ہے"۔ لارنج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ تھینک یو۔ تمہارا معاوضہ تمہارے اکاؤنٹ میں جمع کرا دیا جائے گا"۔ کیتھی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تھینک یو مادام"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور کیتھی نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"مبارک ہو کرنل گریفن تمہارا مشن مکمل ہو گیا ہے۔ اب دوسرا چیک مجھے دو"۔ کیتھی نے کہا۔

"لیکن اگر ان کی لاشیں نہ مل سکیں گی تو میں ڈیفنس سیکرٹری کو کیسے یقین دلاؤں گا کہ ہلاک ہونے والے واقعی عمران اور اس کے ساتھی تھے"۔ کرنل گریفن نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ان کی لاشیں سالم نہیں ملیں گی لیکن بہرحال ان کی جلی ہوئی لاشوں کے ٹکڑے مل جائیں گے پھر ان کی خصوصی سکریننگ سے یہ بات طے ہو جائے گی کہ مرنے والے ایشیائی ہیں"۔ کیتھی نے کہا۔

"ہاں یہ ٹھیک ہے"۔۔۔ کرنل گریفن نے کہا اور کوٹ کی جیب سے چیک بک نکالی اور دوسرا چیک لکھ کر اس نے کیتھی کی طرف بڑھا دیا۔

"شکریہ"۔۔۔ کیتھی نے کہا اور کرنل گریفن اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے گریفائیڈ کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ وہ اب خود وہاں کی صورت حال دیکھنا چاہتا تھا۔

عمران، جولیا اور دوسرے ساتھیوں سمیت اس وقت ایک رہائشی کوٹھی کے سٹنگ روم میں موجود تھا۔ عمران اور ان کے ساتھیوں کو فوجی جیپ کے ذریعے شہر لایا گیا تھا تو عمران سوائن روڈ پر ساتھیوں سمیت اتر گیا تھا اور پھر عمران نے ایک پبلک فون بوتھ سے کسی کو فون کیا اور اس کے بعد وہ مختلف ٹیکسیوں کے ذریعے سفر کر کے ایک کالونی میں پہنچے لیکن وہاں سے عمران پیدل چلتا ہوا ایک اور ملحقہ کالونی میں پہنچا اور پھر وہ اس کوٹھی میں پہنچ گئے۔ عمران انہیں یہاں پہنچا کر خود کار لے کر چلا گیا اور انہیں کہہ گیا کہ وہ ابھی واپس آ رہا ہے اس کے آنے تک کوئی اس کوٹھی سے باہر نہ جائے اور پھر اس کی واپسی ایک گھنٹے بعد ہوئی تھی۔ وہ نہ صرف اپنا بلکہ جولیا سمیت سب ساتھیوں کے لئے لباس کھانے پینے کا سامان، اسلحہ اور کراس چیکنگ کے جدید آلات کے ساتھ ساتھ میک اپ کے

لئے بھی سامان لے آیا تھا۔ اس کے بعد ان سب نے لباس تبدیل کئے کیونکہ عمران کے علاوہ باقی سب کے جسموں پر فوجی یونیفارمز تھیں۔ لباس تبدیل کرنے کے بعد عمران نے سب سے پہلے اپنا میک اپ کیا اور پھر اس نے جولیا سمیت سب ساتھیوں کا میک اپ کیا اس دوران عمران کی ہدایت پر صفدر اور کیپٹن شکیل نے کوٹھی کے چاروں کونوں اور چھت پر کراس چیکنگ کے آلات نصب کئے اور پھر ان سب نے مل کر کھانا کھایا اور اب کھانے سے فارغ ہو کر وہ سٹنگ روم اکٹھے ہوئے تھے۔ صفدر نے کچن میں جا کر سب کے لئے چائے بنائی تھی۔ چائے کا ضروری سامان بھی عمران ساتھ لایا تھا گو جولیا نے چائے بنانے کی آفر کی تھی لیکن صفدر نے کہا کہ وہ خود چائے بنائے گا کیونکہ جولیا اب لیڈر ہے اور لیڈر کی خدمت سب پر فرض ہے اور اس وقت عمران سمیت سب چائے پینے میں مصروف تھے۔ ان سب کے چہروں پر مقامی میک اپ تھا۔

"عمران صاحب آپ نے انتہائی حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دیا ہے لیکن کیا یہ جنرل ڈانز آپ کا آدمی ہے۔ کیا آپ کو پہلے سے معلوم تھا کہ ایسا ہو گا اور آپ اس انداز میں اپنے آپ کو بچا لیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"میں تو اس نتیجے پر پہنچی ہوں صفدر کہ عمران ہم سے بہت آگے ہے۔ ہم خواہ مخواہ اس سے اپنا مقابلہ کرتے رہتے ہیں"۔ جولیا نے کہا لیکن عمران نے کوئی جواب نہ دیا خاموشی سے بیٹھا چائے پیتا رہا۔

"اب کچھ بولو بھی ہی" ۔ جولیا نے جھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"سوچ رہا ہوں کہ بولوں یا نہ بولوں کیونکہ بولنے پر زبان کٹتی ہے اور نہ بولنے پر دل کٹتا ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب یہ زبان کٹنے کی کیا بات ہوئی" جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"قدیم دور میں جابر بادشاہوں اور حاکموں کے سامنے سچ بولنے پر سچ بولنے والے کی زبان کاٹ دی جاتی تھی اس لئے یہ محاورہ ہے کہ سچ بولنے سے زبان کٹتی ہے" عمران نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو تمہاری زبان نہیں کاٹی جائے گی" جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پھر سچ سن لو۔ تم میری جو تعریفیں کر رہے ہو۔ وہ سب بے معنی ہیں کیونکہ میں نہ تو جنرل ذاکر کو جانتا ہوں اور نہ میری اس سے کبھی ملاقات ہوئی ہے" عمران نے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم سچ کو جھوٹ کہتے ہو اور جھوٹ کو سچ۔ تو پھر اب جھوٹ بول دو" جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں اسی لئے تو میں نے کہا تھا کہ سچ پر زبان کٹتی ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ پاکیشیا سے روانہ ہونے سے پہلے تمہارے

چیف نے مجھے کہا کہ اگر کبھی میں یا ٹیم کسی چکر میں پھنس جائے تو وہ سپیشل فورس کے جنرل ذاکر کو فون کر کے اشارتاً بات کر دے۔ جنرل ذاکر وہی کچھ کرے گا جو ہدایات اشارتاً کہیں گے اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بھی بتا دیا کہ اس نمبر پر فون کیا جائے اور میں اپنا نام پرنس آف ڈھمپ بتاؤں گا۔ چیف نے کہا کہ اس نے حفظ ما تقدم کے طور پر سارا انتظام کیا ہے کہ شاید ٹیم کو اس کی ضرورت پڑ جائے چنانچہ جب میں نے دیکھا کہ اب اس جنرل اڈے سے نکلنا ناممکن ہو گیا ہے تو میں نے تمہارے چیف کا بتایا ہوا حربہ برتنے کا فیصلہ کیا اور وہاں جو کچھ ہوا وہ تمہیں معلوم ہے اب تمہارے چیف نے یہ سارا بندوبست کیسے کیا ہے مجھے واقعی اس کا علم نہیں ہے"۔ عمران نے جواب دیا تو جولیا سمیت سب کی آنکھیں حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ ہم خواہ مخواہ تمہاری تعریفیں کرتے رہے ہیں اصل کام تو چیف نے کیا تھا۔ واقعی چیف جیسا آدمی ہی ایسا بندوبست کر سکتا ہے" جولیا نے کہا۔

"ویسے اگر واقعی یہ سب کچھ چیف نے کیا ہے تو پھر واقعی انتہائی حیرت انگیز ہے" ۔ صفدر نے کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں تم بے شک فون کر کے چیف سے پوچھ لو" ۔ عمران نے کہا۔

"اس کے باوجود عمران صاحب نے جس خوبصورت انداز میں

اس جنرل کو بیوقوف بنایا ہے وہ بھی قابل داد ہے" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ کام تو میں بڑی آسانی سے کر لیتا ہوں۔ تمہیں خود بھی اس کا تجربہ ہے"... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"کون سا کام"..... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی بے وقوف بنانے والا"... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

"عمران صاحب کا مطلب ہے کہ چیف پر یہ بات ڈال کر انہوں نے ہمیں بے وقوف بنایا ہے"۔۔ جولیا کے حیرت بھرے انداز میں صفدر کو دیکھنے پر صفدر نے ہنسنے کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو یہ بات ہے تم نے جھوٹ بولا ہے" جولیا نے کھا جانے والے لہجے میں کہا۔

"مس جولیا ان باتوں میں الجھنے کی بجائے ہمیں یہ سوچنا چاہئے کہ اب وہ مشن مکمل کرنے کی کیا صورت ہو گی۔ عمران صاحب نے یہ سیٹ اپ خود کیا ہے یا چیف نے، ان باتوں سے کیا فرق پڑتا ہے"۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاں تمہاری بات درست ہے لیکن اب ہم نے یہ بھی فیصلہ کرنا ہے کہ کیا ہم پہلے سیٹ اپ کی طرح کام کریں گے یا دوبارہ عمران

کی ماتحتی میں کام کریں"۔۔ جولیا نے کہا۔

"ہم پہلے سیٹ اپ کے تحت ہی کام کریں گے" تنویر نے جو اب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا یکلخت بولتے ہوئے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال ہے"... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے پھر ہم سب علیحدہ کمرے میں چلتے ہیں تاکہ اس سلسلے میں سوچ بچار کی جا سکے" جولیا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"ایک منٹ بیٹھو میں نے تم لوگوں سے ایک ضروری بات کرنی ہے کیونکہ بہرحال چیف نے مجھے لیڈر بنا کر بھیجا ہے اور تمہیں سزا سے بچانے کے لئے میں چیف کو رپورٹ نہیں کر رہا کہ تم علیحدہ ہو گئے ہو لیکن بہرحال یہ ذمہ داری میری ہے کہ مشن بھی مکمل کیا جائے اور تم لوگوں کی حفاظت بھی کی جائے۔ تم نے شاید اس بات پر غور نہیں کیا کہ میں نے خصوصی میک اپ اپنا اور تم لوگوں کا کیوں کیا ہے اور میں نے اس کوٹھی کی کراس چیکنگ کا بندوبست کیوں کیا ہے۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ یہ سب کچھ میں نے فضول کیا ہے"۔ عمران نے یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا واپس بیٹھ گئی۔

"اوہ۔ ہاں واقعی۔ اس کوٹھی کے لئے تم نے خصوصی بندوبست کیا ہے کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے" جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ہاں یہ خاص بات ہے۔ جو میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں۔ ظاہر ہے

جنرل اڈگر کو ہم نے بیوقوف بنایا ہے لیکن یہ بات زیادہ دیر تک چھپی نہیں رہے گی اور اس کے بعد ظاہر ہے کہ ایک قیامت ٹوٹ پڑے گی اور ہو سکتا ہے کہ ملٹری انٹیلی جنس کو لاش شہر میں پھیلا دیا جائے اور یہ لوگ انتہائی جدید ترین آلات سے چیکنگ کرتے ہیں اور ان کے رابطے بھی ہوتے ہیں پھر پروفائل سروس بھی ہماری تلاش میں ہے کرنل گریفن کو بھی ظاہر ہے اعتراض پڑے گی کہ وہ ہمیں ٹریس نہیں کر سکا اور ہو سکتا ہے کہ پراگل کی کسی اور ایجنسی کو بھی ساتھ ہی میدان میں اتارا جائے اس لئے میں نے حفظ ماتقدم کے طور پر ایسی کوٹھی حاصل کی ہے جس میں خفیہ راستہ بھی موجود ہے تاکہ فوری خطرے کی صورت میں ہم یہاں سے نکل سکیں۔ لیکن یہ مسئلے کا حل نہیں ہے کیونکہ ظاہر ہے وہ ہمارا پیچھا تو نہیں چھوڑیں گے۔ ان سے پیچھا چھڑانے کا ایک ہی حل ہے کہ انہیں ہماری لاشیں مل جائیں۔ اس کے بعد ظاہر ہے سب مطمئن ہو جائیں گے اور لیبارٹری کے گرد بھی انتہائی سخت پہرہ ختم ہو جائے گا۔ یہ سب باتیں یہاں پہنچتے ہوئے میرے ذہن میں موجود تھیں۔ چنانچہ میں نے ان کا بندوبست کر لیا ہے۔ کار کی ڈکی میں دو بڑے بیگ موجود ہیں۔ ان میں ایک عورت اور چار مردوں کے مختلف انسانی اعضا موجود ہیں۔ یہ انسانی اعضا اصل ہیں لیکن ظاہر ہے یہ مقامی ہیں جب کہ ہماری شناخت یہ ہے کہ ہم مرد ایشیائی ہیں اور جولیا سوئس ہے۔ جولیا کی حد تک تو کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن ایشیائی اور یورپی انسانوں کی

کھالوں کی ریڈیئم سکریننگ کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ آدمی کس قومیت کا ہے اس لئے میں نے ان اعضا پر بھی خصوصی میک اپ کر دیا ہے“۔۔۔۔ عمران نے کہا۔ سب حیرت سے اس کی باتیں سن رہے تھے۔

”آپ کے ذہن میں کیا ہے۔ پلیز آپ ذرا کھل کر بتائیں“۔ صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”اگر ہمیں یہاں ٹریس کر لیا گیا تو ہمیں اب پکڑا نہیں جائے گا بلکہ مجھے یقین ہے کہ اس کوٹھی کو ہی بموں یا میزائلوں سے اڑا دیا جائے گا کیونکہ ایک بار وہ ہمیں پکڑ کر اس کا نتیجہ دیکھ چکے ہیں۔ اس صورت میں اگر ہم نکل گئے اور انہیں یہاں سے لاشیں یا ان کے اعضا نہ مل سکے تو بات وہیں آجائے گی کہ ہم ہلاک نہیں ہوئے جب کہ میں چاہتا ہوں کہ اگر ایسا ہو تو یہاں سے لاشوں کے اعضا مل جائیں جن سے وہ اس نتیجے پر پہنچ جائیں کہ ہم ہلاک ہو گئے ہیں اس کے بعد ہمارا کام انتہائی آسان ہو جائے گا“ عمران نے کہا۔

”عمران صاحب اگر آپ اس قدر ایڈوانس سوچ سکتے ہیں اور اس پر عمل بھی کر سکتے ہیں تو اب ہمیں مکمل یقین ہے کہ جنرل ڈاکٹر والا سیٹ اپ بھی آپ کا ہی تھا“۔۔ صفدر نے کہا۔

”نہیں وہ واقعی چیف کا تھا۔ دراصل تم لوگوں کو معلوم نہیں ہے کہ چیف مشن کی کامیابی کے لئے کیا کیا کرتا ہے۔ تمہارا خیال ہے کہ چیف بس حکم دیتا ہے اور پھر رپورٹ لینے کے انتظار میں بیٹھ

جاتا ہے لیکن ایسا نہیں ہے جب بھی چیف کے سامنے کوئی مشن آتا ہے وہ اس پر ہر پہلو سے غور کرتا ہے وہ ہم سب کی کارکردگی اور کام کرنے کے انداز سے بخوبی واقف ہے اس لئے وہ مشن پر ہمیں بھیجنے سے پہلے خصوصی انتظامات کرتا ہے چونکہ لیڈر کا عہدہ میں ہوتا ہوں اس لئے یہ بریفنگ وہ مجھے دیتا ہے تاکہ وقت پڑنے پر میں ان انتظامات سے فائدہ اٹھا سکوں۔ اب دیکھو جس پارٹی کے ذریعے میں نے یہ کوٹھی حاصل کی ہے انسانی اعضا ایک میڈیکل کمپلیکس سے خریدے ہیں اس پارٹی کو چیف پہلے ہی ہائر کر چکا تھا۔ ورنہ ظاہر ہے میرے ہر جگہ پر تو تعلقات نہیں ہو سکتے"۔۔۔ عمران نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

"آپ نے واقعی انتہائی پیش بندی سے کام لیا ہے عمران صاحب اس نئے مشن کے بارے میں بھی آپ کے ذہن میں لامحالہ کوئی نہ کوئی خاکہ ہوگا"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں نے اس بارے میں نہیں سوچا کیونکہ میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ اس مشن کو آپ لوگ مکمل کریں اس لئے میں آپ کو آزاد چھوڑ دینا چاہتا ہوں البتہ میں چونکہ فارغ نہیں بیٹھ سکتا اور نہ واپس جا سکتا ہوں اس لئے ظاہر ہے میں اپنے طور پر کام کرتا ہوں۔ اگر یہ مشن تم نے مکمل کر لیا تب بھی ٹھیک ہے اور اگر میں نے مکمل کر لیا تو بہرحال تمہیں کام کرنے کا تجربہ تو ہو جائے گا"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر اس سے پہلے کہ

مزید کوئی بات ہوتی اچانک عمران کی جیب سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا اور پھر تیزی سے جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نما آلہ نکالا اور اس پر ایک بٹن پریس کر دیا۔ باکس میں سے نکلنے والی ٹوں ٹوں کی آوازیں تو بند ہو گئیں لیکن باکس کے درمیان ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ عمران نے سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کیا تو سکرین پر جھماکے سے ہوئے اور پھر ایک آدمی کی تصویر ابھر آئی۔ یہ مقامی آدمی تھا جو ایک مستطیل شکل کی مشین کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ مشین کی چونکہ پشت نظر آ رہی تھی اس لئے عمران کے ساتھی یہ نہ دیکھ سکے کہ وہ کیا کر رہا ہے۔

"ہماری خصوصی آلات کے ذریعے چیکنگ ہو رہی ہے یہ شاید پروفاکس سروس کا آدمی ہے۔ اب ہم نے باتیں کرنی ہیں لیکن موبائل بزنس کوڈ میں"۔۔۔ عمران نے آہستہ سے کہا اور پھر اس نے اس آلے پر ایک اور بٹن دبایا اور اسے سامنے میز پر رکھ دیا اور اس کے بعد واقعی ان کے درمیان ایسی باتیں شروع ہو گئیں جیسے ان کا تعلق واقعی موبائل بزنس سے ہو اور کسی بڑے سودے کے بارے میں ان کے درمیان بڑے زور شور سے باتیں ہو رہی ہوں۔ ظاہر ہے وہ مقامی زبان میں ہی باتیں کر رہے تھے۔ پھر اچانک آلے کی سکرین پر نظر آنے والے آدمی کے کان میں وائرلیس فون پیس لگا ہوا نظر آنے

لگا۔ اس کے ساتھ ہی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"۔ ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"لارج بول رہا ہوں مادام"۔ اس آدمی کی جو مستطیل مشین کے سامنے بیٹھا ہوا تھا آواز سنائی دی۔ چونکہ اب سکرین پر اس کے ہونٹ ہلتے صاف دکھائی دے رہے تھے اس لئے وہ سب سمجھ گئے کہ بات یہی آدمی کر رہا ہے جو اپنا نام لارج بتا رہا ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے اپنی گفتگو بہرحال جاری رکھی۔

"میں کیتھی بول رہی ہوں"۔ وہی نسوانی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور پھر لارج اور کیتھی کے درمیان بات چیت ہوتی رہی جو انہیں سنائی دیتی رہی۔ اس کے بعد اس آدمی نے فون آف کر دیا اور پھر چند لمحوں بعد سکرین آف ہو گئی تو عمران بجلی کی تیزی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی باقی سب بھی کھڑے ہو گئے۔

"تم نے سن لیا کہ پروفائل سروس کا ایکشن گروپ اب اس کوٹھی پر حملہ کرے گا۔ جلدی کرو کار کی ڈگی میں سے مسالے والے بیگ نکال کر یہاں لے آؤ اور انہیں اس کمرے میں دیواروں کے ساتھ ادھر ادھر ڈال دو اور صفدر تم سامان سمیٹو خاص طور پر میک اپ کا سامان کیونکہ ہمیں اب پھر میک اپ کرنا ہوگا ہمارے پاس زیادہ سے زیادہ دس بارہ منٹ ہوں گے اس سے زیادہ وقت نہیں ملے گا"۔ عمران نے کہا اور وہ سب تیزی سے حرکت میں آ گئے۔

"مگر اس چیکنگ والے آلے تو ہٹانے ہوں گے"۔ جولیا نے کہا۔

"نہیں بموں اور میزائلوں سے ان کے ٹکڑے بھی نہ ملیں گے"۔ عمران نے کہا اور پھر واقعی پانچ منٹ کے بعد وہ سب سامان اٹھائے ایک خفیہ راستے میں تیزی سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ کافی طویل سرنگ تھی اور وہ اس سرنگ میں باقاعدہ دوڑ رہے تھے کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ اگر بمباری شروع ہو گئی تو پھر یہ سرنگ بھی بیٹھ سکتی ہے اور اس طرح پھر وہ ہلاک ہو جائیں گے۔ تھوڑی دیر بعد سرنگ کا اختتام ایک دیوار پر ہوا۔ عمران نے اس کی جڑ میں پیر مارا تو دیوار درمیان سے پھٹ کر ایک طرف ہٹ گئی اور وہ سب تیزی سے دوسری طرف موجود ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ یہ بھی ایک کوٹھی تھی جو شاید اس کوٹھی سے دو کوٹھیاں چھوڑ کر تھی۔ کوٹھی خالی تھی۔

"جلدی کرو ہم نے نیا میک اپ کرنا ہے جلدی کرو"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ کھولا اور پہلے اپنا میک اپ کرنا شروع کر دیا۔ اس کے ہاتھ واقعی انتہائی تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔ عمران نے اپنے بعد جولیا کا میک اپ کیا اور پھر وہ صفدر کی طرف بڑھا تھا کہ خوفناک دھماکوں کی آوازیں قریب سے ہی سنائی دینے لگیں یہ اس قدر ہولناک آوازیں تھیں کہ انہیں یوں محسوس ہو

رہا تھا جیسے دھماکے ان کے سروں پر ہو رہے ہوں۔ پوری کوٹھی کی دیواریں لرز رہی تھیں۔ یوں لگ رہا تھا جیسے خوفناک زلزلہ آ گیا ہو۔ تقریباً چار یا پانچ منٹ تک دھماکے ہوتے رہے پھر یکلخت خاموشی طاری ہو گئی۔ لیکن دھماکوں کی گونج اس قدر تیز تھی کہ کافی دیر تک مسلسل سنائی دیتی رہی۔

"انتہائی خوفناک تھری ایکس میزائل فائر کئے گئے ہیں"۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ انسانی اعضاء بچ گئے ہوں گے"۔ صفدر نے کہا۔

"جل گئے ہوں گے لیکن اس کے باوجود ان کی سکریننگ تو بہرحال ہو سکتی ہے اور میں یہی چاہتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران کے ہاتھ ایک بار پھر تیزی سے چلنے لگے اور پھر انہیں دور سے پولیس گاڑیوں کے سائرنوں کی گونج بھی سنائی دینے لگی جو آہستہ آہستہ قریب آتے جا رہے تھے۔ عمران کے ہاتھ اور تیزی سے چلنے لگے اور تھوڑی دیر بعد وہ سب اپنی شکلوں میں آ چکے تھے۔

"اب سامان سمیٹ لو اور یہاں سے نکل چلو کیونکہ پولیس نے اس سارے علاقے کو گھیر لینا ہے۔ جلدی کرو"۔ عمران نے کہا اور وہ سب سامان سمیٹ کر اس کوٹھی کے بیرونی پھاٹک کی طرف بڑھتے گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ سڑک پر گھوم کر جب اس کوٹھی کے سامنے پہنچے تو کوٹھی کی واقعی اینٹ سے اینٹ بج چکی تھی اور پوری کوٹھی آگ کا

گولہ بنی ہوئی تھی۔ لوگوں کا کافی ہجوم تھا۔ فائر بریگیڈ کی گاڑیاں بھی پہنچ گئی تھیں اور سب آگ بجھانے میں مصروف تھے۔ عمران اور اس کے ساتھی بکھر کر کھڑے تھے۔ عمران کی تیز نظریں پورے ماحول کا جائزہ لے رہی تھیں وہ دراصل اس لارج کو دیکھنا چاہتا تھا اور پھر وہ اسے ایک طرف کھڑا نظر آ گیا۔ عمران آہستہ آہستہ کھسکتا ہوا اس کے قریب پہنچ گیا۔ لارج نے ایک نظر عمران کی طرف دیکھا لیکن اس کی آنکھوں میں شناسائی کی کوئی رمق نہ ابھری تھی اور نہ اس نے عمران کے لباس پر توجہ دی تھی کیونکہ ایک تو یہ لباس عام سا تھا یہاں بیشتر لوگ اسی ٹائپ کا لباس پہنے کھڑے تھے دوسرا شاید اس کے ذہن کے کسی گوشے میں بھی یہ بات نہ تھی کہ عمران اور اس کے ساتھی بچ گئے ہیں۔ وہ کچھ دیر کھڑا رہا پھر تیزی سے مڑا اور ایک طرف بڑھتا چلا گیا۔ عمران نے احتیاط سے اس کا تعاقب کیا وہ آگے بڑھ کر ایک درخت کی اوٹ میں ہو گیا تو عمران قریبی عمارت کی دیوار کی اوٹ میں ہو کر رک گیا۔

"لارج بول رہا ہوں ماسٹر"۔ لارج کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ وہ اب کیتھی کو رپورٹ دے رہا ہے اور پھر واقعی اس نے رپورٹ دینی شروع کر دی۔ جب گفتگو ختم ہوئی تو لارج اوٹ سے نکلا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف کو بڑھتا چلا گیا۔ وہاں ایک کار موجود تھی۔ وہ کار میں بیٹھا اور تیزی سے کار لے کر آگے بڑھتا چلا گیا۔ کار کے نمبر عمران کے ذہن میں محفوظ ہو چکے تھے۔

عمران واپس مڑ کر آ گیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو مخصوص انداز کے اشارے کئے اور آگے بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک ایک کر کے الگ ہو گئے۔

"علیحدہ علیحدہ رابنسن کالونی کی کوٹھی نمبر اٹھارہ اے بلاک پہنچ جاؤ۔ گیٹ پر کوئی تالا نہیں ہو گا۔ میں بھی وہاں پہنچ جاؤں گا"۔ عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلائے اور آگے بڑھ گئے جب کہ عمران واپس ہجوم کی طرف مڑ آیا۔ آگ بجھ چکی تھی اور ملبہ ہٹایا جا رہا تھا۔ عمران اس لئے یہاں موجود تھا تاکہ جو سیٹ اپ اس نے کیا ہے وہ اس کا نتیجہ دیکھنا چاہتا تھا۔ ابھی ملبہ ہٹایا جا رہا تھا کہ ہجوم میں سے ایک ادھیڑ عمر آدمی نکلا اور تیزی سے عمران کے سامنے کھڑے ایک بڑے پولیس آفیسر کے قریب پہنچ گیا۔

"میرا نام کرنل گریفن ہے آفیسر۔ چیف آف پروفائل سروس"۔ اس آدمی نے کہا تو عمران نے چونک کر اس کی طرف دیکھا اور مسکرا دیا۔

"اوہ۔ یس سر حکم سر۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ملبے سے کوئی لاش بھی ملی ہے یا کوٹھی خالی تھی"۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"جناب چند جلے ہوئے انسانی اعضا ملے ہیں۔ ورنہ تو یہاں کچھ بھی باقی نہیں بچا۔ سب کچھ راکھ ہو گیا ہے۔ یہ اعضا بھی دیواروں کی

جڑوں میں ہونے کی وجہ سے کسی حد تک بچ گئے ہیں"۔۔ پولیس آفیسر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"کہاں ہیں وہ اعضا"۔۔۔۔ کرنل گریفن نے پر جوش لہجے میں کہا۔

"میڈیکل آفیسر موجود ہے جناب اس کے پاس ہوں گے یہ ان کی ڈیوٹی ہے جناب"۔۔۔۔ پولیس آفیسر نے کہا۔

"اسے بلاؤ"۔۔۔ کرنل گریفن نے کہا تو آفیسر سر ہلاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک ادھیڑ عمر آدمی تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک خاص ٹائپ کا تھیلا تھا جس پر کیونٹی ہسپتال کے الفاظ چھپے ہوئے تھے۔

"یس سر"۔۔۔ اس ادھیڑ عمر نے کہا۔

"میرا تعارف تو انہوں نے آپ سے کرا دیا ہو گا"۔۔۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"یس سر حکم فرمائیے"۔۔۔۔ ادھیڑ عمر نے کہا۔

"آپ کیونٹی ہسپتال کے میڈیکل آفیسر ہیں"۔۔۔ کرنل گریفن نے پوچھا۔

"یس سر میرا نام ڈاکٹر جیکب ہے جناب"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔

"کوٹھی سے انسانی اعضا ملے ہیں"۔۔۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"یس سر چار اعضا ہیں۔ ویسے چار پانچ تو ایسے بھی نظر آئے جو

بالکل راکھ ہو چکے تھے"۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔
"کیا ان اعضا کی سکریننگ ہو سکتی ہے"۔ کرنل گریفن نے پوچھا تو ڈاکٹر بے اختیار چونک پڑا۔
"سکریننگ کیسی سکریننگ جناب"۔ ڈاکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
"ایسی سکریننگ جس سے معلوم ہو سکے کہ یہ اعضا ایشیائی افراد کے ہیں یا یورپی کے"۔ کرنل گریفن نے کہا۔
"اوہ۔ آپ ڈی این اے سکریننگ چاہتے ہیں لیکن وہ تو سپیشل ہسپتال میں ہو سکے گی ہمارے پاس تو اس کا انتظام نہیں ہے"۔ ڈاکٹر نے جواب دیا۔
"ٹھیک ہے آپ قانونی کارروائی کرنے کے بعد سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر البرٹ کو یہ اعضا بھجوا دیں۔ میں انہیں خود ہی احکامات دے دوں گا"۔ کرنل گریفن نے کہا۔
"یس سر حکم کی تعمیل ہو گی سر لیکن اس سکریننگ کی کوئی خاص وجہ ہے"۔ ڈاکٹر نے کہا۔
"ہاں یہ سرکاری راز ہے۔ گڈ بائی"۔ کرنل گریفن نے کہا اور تیزی سے مڑ گیا۔ عمران کھڑا دیکھتا رہا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔ چند لمحوں بعد وہ مڑا اور اس طرف کو بڑھ گیا جدھر سے ٹیکسیاں مل سکتی تھیں۔

کرنل گریفن اپنے دفتر میں انتہائی بے چینی اور اضطراب کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ وہ بار بار گھڑی دیکھتا اور پھر مڑ کر میز پر رکھے ہوئے فون کو اور ایک بار پھر ٹہلنا شروع کر دیتا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل گریفن تیزی سے مڑا اور اس نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔
"یس"...... کرنل گریفن نے تیز لہجے میں کہا۔
"باس سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر البرٹ کی کال ہے"۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔
"بات کراؤ"...... کرنل گریفن نے تیز لہجے میں کہا۔
"ہیلو ڈاکٹر البرٹ بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک بھاری آواز سنائی دی لہجہ بتا رہا تھا کہ بولنے والا ریٹائرمنٹ کی عمر کے قریب پہنچ چکا ہے۔

"یس ڈاکٹر البرٹ میں کرنل گریفن بول رہا ہوں کیا رزلٹ ہے سکریننگ کا"..... کرنل گریفن نے انتہائی بے چین لہجے میں کہا۔

"سر ان اعضا میں سے ایک عورت کا بازو ہے۔ دو اعضا دو مختلف مردوں کی پنڈلیوں کے ہیں اور ایک ایک تیسرے مرد کے پیر اور گھٹنا ہے۔ ان سب کی علیحدہ علیحدہ بورڈ نے ڈیپ تھیم سکریننگ کی ہے۔ اس سکریننگ کے نتیجے کے مطابق یہ عورت یورپی قومیت کی ہے۔ جب کہ تینوں مرد ایشیائی ہیں"..... ڈاکٹر البرٹ نے کہا تو کرنل گریفن کا دل یکلخت بلیوں اچھلنے لگا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ رسیور کریڈل پر پھینک کر بے اختیار ناچنا شروع کر دے۔ کیونکہ ڈاکٹر البرٹ کی بات کا مطلب تھا کہ وہ واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو چکا ہے۔

"کیا یہ رزلٹ حتمی ہے یا ان میں شک وشبہ کی بھی کوئی گنجائش ہے"..... کرنل گریفن نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"حتمی ہیں جناب اور انتہائی گہری تحقیق کے بعد مرتب کئے گئے ہیں۔ ان کی عمروں کا بھی اندازہ لگا لیا گیا ہے۔ یہ سب ادھیڑ عمر ہیں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے آپ اس رزلٹ کو میرے پتے پر بھجوا دیں تاکہ میں اعلیٰ حکام کو بھجوا سکوں"..... کرنل گریفن نے کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل گریفن نے

رسیور رکھا اور تیزی سے مڑ کر وہ میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ کر بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ وہ واقعی اس وقت بے حد مسرت محسوس کر رہا تھا۔ اس کا چہرہ بے پناہ مسرت کی وجہ سے تمتما رہا تھا۔ اس نے جلدی سے رسیور اٹھایا اور کریڈل کو پریس کرنے لگا۔

"یس سر"۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب جہاں بھی ہوں ان سے میری فوراً بات کراؤ۔ انہیں کہنا کہ میں انہیں عظیم خوشخبری سنانا چاہتا ہوں"..... کرنل گریفن نے کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل گریفن نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ ہوئی ناں بات۔ گڈ شو کیپٹن تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے تمہارا یہ احسان میں کبھی نہیں بھولوں گا"..... کرنل گریفن نے جب مسرت کی شدت برداشت نہ ہو سکی تو وہ بے اختیار چیخ پڑا اور ساتھ ہی میز پر مسلسل مکے مارنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی تو کرنل گریفن نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... کرنل گریفن نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے جناب وہ آفس میں ہی ہیں"..... دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"سر میں کرنل گریفن بول رہا ہوں سر"۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"یس کرنل گریفن کیا بات ہے مجھے میری سیکرٹری نے بتایا کہ

آپ مجھے کوئی عظیم خوشخبری سنانا چاہتے ہیں" ایلفنس سیکرٹری کے لہجے میں حیرت تھی۔

"یس سر اور عظیم خوشخبری یہ ہے کہ پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کر دیا گیا ہے"۔ کرنل گریفن نے کہا

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی عظیم کیا عظیم ترین خوشخبری ہے۔ کیسے کب۔ کس طرح" دوسری طرف سے ایلفنس سیکرٹری نے انتہائی پرجوش اور انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سر میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے کے لئے لاز کی سب سے تیز فعال اور باخبر کیتھی ایجنسی کی مس کیتھی کی خدمات حاصل کیں۔ یہ عمران سے پہلے ایکریمیا میں ٹکرا بھی چکی ہے اور یہ عمران کو اچھی طرح جانتی بھی تھی اور اس سے اپنا ذاتی انتقام لینے کی بھی خواہش مند تھی۔ اسے یہ بھی معلوم تھا کہ یہاں لاز میں خفیہ طور پر رہائش گاہ مہیا کرنے والے کون کون سے اداروں کا اس عمران سے رابطہ ہے۔ چونکہ اس کی ایجنسی کے آدمی ایسے تمام اداروں میں موجود ہوتے ہیں اس لئے اس نے آسانی سے معلوم کر لیا کہ عمران اور اس کے ساتھی کس جگہ پر ہیں۔ یہ گرینائیڈ کالونی کی کوٹھی نمبر ایک سو بارہ بی بلاک میں موجود تھے۔ پھر کیتھی نے اپنے گروپ کے ایک دوسرے آدمی کو اندرونی چیکنگ کے لئے کہا۔ اس کے پاس جدید ترین آلات ہیں جن کی وجہ سے وہ باہر سے ہی نہ صرف اندرونی پوزیشن چیک کر لیتے ہیں بلکہ سیک اپ بھی چیک کر لیتے

ہیں اور ان کے درمیان ہونے والی باتیں بھی سن لیتے ہیں۔ چنانچہ اس آدمی نے رپورٹ دی کہ اس کوٹھی میں ایک عورت اور چار مرد موجود ہیں۔ جن میں سے ایک عورت سوئس ہے جب کہ چاروں مرد ایشیائی ہیں اور وہ آپس میں ریڈ بیب کے بارے میں باتیں کر رہے ہیں۔ اس طرح کنفرمیشن ہو گئی کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ میں نے اپنے ایکشن گروپ کو پہلے ہی تیار کر رکھا تھا۔ چنانچہ میں نے انہیں حکم دیا اور انہوں نے کوٹھی کو گھیر لیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اندر ہی موجود تھے۔ ایکشن گروپ نے یہ بات کنفرم کر لینے کے بعد اس کوٹھی پر میزائل فائر کر کے اس کی اینٹ سے اینٹ بجا دی اور چونکہ انہوں نے تھری ایکس میزائل استعمال کئے تھے تاکہ ان لوگوں کے زندہ بچ جانے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہے اس لئے کوٹھی کو آگ لگ گئی۔ بہرحال آگ بجھانے کے بعد جب ملبہ ہٹایا گیا تو ان لوگوں کے جسموں کے ٹکڑے اڑ گئے تھے اور یہ جل کر راکھ ہو گئے تھے لیکن چار پانچ صحیح ٹکڑے دیواروں کی جڑوں میں آ جانے سے بچ گئے تھے۔ وہاں سے کیوملی کے میڈیکل آفیسر نے انہیں کلکٹ کیا۔ پھر میرے حکم پر اس میڈیکل آفیسر نے ریڈیئیم سکریننگ کے لئے انہیں سپیشل ہسپتال کے ڈاکٹر البرٹ کے پاس بھجوا دیا۔ میں نے ڈاکٹر البرٹ کو حکم دیا کہ باقاعدہ بورڈ تشکیل دے اور ان ٹکڑوں کی کھالوں کا پوری طرح سے تجزیہ کر کے رپورٹ دے کہ ٹکڑے یورپی قومیت کے لوگوں کے ہیں یا ایشیائی۔ کیونکہ دونوں براعظموں کے

رہنے والوں کی کھالوں کے اندرونی سیلز جغرافیائی حالات کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں اور اسی وجہ سے یورپی قومیت کے لوگ سفید فارم اور ایشیائی ملکوں کے لوگوں کا جسمانی رنگ گندمی ہوتا ہے۔ میرا مطلب تھا کہ آخری بار سائنسی طور پر بھی یہ بات کنفرم ہو جائے۔ چنانچہ ابھی ڈاکٹر البرٹ نے مجھے رپورٹ دی ہے کہ بوڈی نے تجزیہ کر کے رپورٹ تیار کی ہے اس کے مطابق ایک عورت اور تین مختلف مردوں کے جسمانی اعضا کا تجزیہ کیا گیا ہے۔ عورت یورپی قومیت کی ہے جب کہ مرد ایشیائی قومیت کے حامل ہیں۔ میں نے اسے کہہ دیا ہے وہ باقاعدہ رپورٹ تیار کر کے مجھے بھجوا دے تاکہ اعلیٰ حکام کو بھجوا سکوں" کرنل گریفن نے مسلسل بولتے ہوئے اور پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا البتہ اس نے جان بوجھ کر دو چار باتیں کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ چیک نہ ہو سکے تھے پھر وہ موبائل بزنس کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے تبدیل کر دی تھیں تاکہ ڈیفنس سیکرٹری صاحب کو کوئی شک نہ پڑ سکے۔

"گڈ ویری گڈ کرنل گریفن۔ پروفائل سروس نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ ویری گڈ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہماری لیبارٹری حتمی طور پر خطرے سے نکل گئی ہے لیکن کہیں پاکیشیا دوسری ٹیم نہ بھیج دے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"جناب اول تو انہیں ان کی موت کی اطلاع ہی نہیں ملے گی۔ وہ انہیں گمشدہ سمجھیں گے اور پھر جب وہ کنفرم ہوں گے تب ہی

دوسری ٹیم بھیجیں گے اور جناب اصل مسئلہ تو اس علی عمران کی ہلاکت کا تھا۔ یہ شخص عفریت بنا ہوا تھا۔ باقی تو ظاہر ہے عام سطح کے ہی ایجنٹ ہوں گے۔ ان سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے"۔ کرنل گریفن نے کہا۔

"ٹھیک ہے واقعی عام ایجنٹ تو اس حد تک پہنچ ہی نہیں سکتے۔ او کے میں اعلیٰ حکام کو بھی خوشخبری سناتا ہوں اور جنرل اڈگر کو بھی اطلاع دیتا ہوں کہ اب چونکہ یہ لوگ ختم ہو چکے ہیں اس لئے اب ہنگامی صورت حال ختم کر دی جائے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور کرنل گریفن نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور پھر فون آ جانے پر اس نے فون پیس کے نیچے لگے ہوئے بٹن کو پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنا شروع کر دیئے۔

"پاک لائن کلب"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل گریفن بول رہا ہوں کیتھی سے بات کراؤ"...... کرنل گریفن نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو کیتھی بول رہی ہوں اب کیا ہو گیا ہے کرنل"...... کیتھی کی آواز سنائی دی۔

"میں تمہیں مبارک باد دینا چاہتا تھا کیتھی۔ لاشوں کے اعضا کی

سکریننگ سے یہ بات کنفرم ہو گئی ہے کہ یہ واقعی علی عمران اور اس کے ساتھی تھے۔" کرنل گریفن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"گڈ۔ مجھے تو بہرحال اپنے آدمیوں پر مکمل یقین تھا لیکن تم کنفرم ہو گئے۔ یہ بہت اچھا ہوا۔ لیکن ایک بات بتا دوں کرنل گریفن اس بار قدرت نے بھی ہمارا ساتھ دیا ہے ورنہ یہ لوگ اتنی آسانی سے مارے نہیں جا سکتے تھے۔ ان پر بلا مبالغہ لاکھوں بار اس سے بھی زیادہ خطرناک حملے ہو چکے ہوں گے لیکن یہ آج تک ہلاک نہیں ہو سکے۔ بہرحال یہ کارنامہ چونکہ میرے مقدر میں لکھا جا چکا تھا اس لئے کامیابی مجھے ہی ملی"۔۔ کیتھی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب تمہارا حلف تو پورا ہو گیا ہے۔ کیا خیال ہے اگر میں تمہیں شادی کی آفر کروں تو۔۔۔۔۔۔" کرنل گریفن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس آفر کا بے حد شکریہ۔ میں اس پر ضرور غور کروں گی"۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو کرنل گریفن نے بھی مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر ایسا اطمینان تھا جیسے اس کی زندگی کا سب سے بڑا مقصد پورا ہو گیا ہو۔

"اس بار واقعی ہم موت کے منہ سے نکلے ہیں مگر عمران یہ سب انتظامات نہ کرتا تو ہمیں علم ہی نہ ہوتا اور ہمارے سروں پر خوفناک میزائل برسنے شروع ہو جاتے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔ جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر عمران کے بتائے ہوئے نئے پتے پر کوٹھی میں اکٹھے ہو گئے تھے۔ جب کہ ابھی تک عمران واپس نہ آیا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ اس عمران کے دماغ میں اللہ تعالیٰ نے شاید کوئی خاص قسم کا پرزہ فٹ دیا ہے کہ اسے پہلے سے ہی آنے والے واقعات کا علم ہو جاتا ہے۔ اب دیکھو اس قسم کے کراس چیکنگ کے آلات اس نے پہلے کبھی کسی کوٹھی میں فٹ نہیں کئے اس بار فٹ کئے اور اس بار ہی انہوں نے کام دکھا دیا"۔ تنویر نے کہا۔

"پرزہ کیا فٹ ہونا ہے تنویر اصل بات یہ ہے کہ عمران کا ذہن حالات و واقعات کا ہر وقت اور صحیح تجزیہ کر لیتا ہے اور پھر وہ اس پر

فوری عمل بھی کر لیتا ہے۔ اب دیکھو یہ بات ہم بھی تو سوچ سکتے تھے کہ جب اس بات کا علم حکومت کو ہو گیا کہ ہم جنرل اڈگر کو چکر دے کر زندہ ہیڈ کوارٹر سے نکل آئے ہیں تو ظاہر ہے انہوں نے پوری قوت سے ہمیں تلاش کرنا ہے اور ہمیں اس سلسلے میں پیشگی بندوبست کر لینا چاہئے لیکن ہم سب وہاں سے بچ کر کوٹھی میں آکر بیٹھ گئے اور آئندہ مشن کے بارے میں سوچنا شروع کر دیا"۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اصل میں یہ سوچ عمران نے ہمارے اندر پیدا ہی نہیں ہونے دی۔ طویل عرصے سے وہ ہمارا لیڈر بنا ہوا ہے اس لئے ہم لاشعوری طور پر اس کے احکامات پر کام کرتے رہتے ہیں سوچتا تو آدمی اس وقت ہے جب اسے معلوم ہو کہ میں نے خود کام کرنا ہے"۔ کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور جولیا سمیت سب نے کیپٹن شکیل کی بات کی تائید میں سر ہلا دیئے۔

"اسی لئے تو اس مشن میں ہم نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم خود اس مشن پر کام کریں گے لیکن مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ شاید ایسا نہ ہو۔ ہمیں ایک بار پھر عمران کی لیڈر شپ کے پیچھے چلنا پڑے گا"۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں یہ مشن بہرحال ہم نے مکمل کرنا ہے اگر ہم اسے مکمل نہ کر سکے تو پھر شاید آئندہ کبھی بھی خود مختاری سے کام نہ کر سکیں گے"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"تو پھر اس بارے میں کوئی لائحہ عمل بنا لینا چاہئے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"لیبارٹری کا محل وقوع ہمیں معلوم ہو چکا ہے اس علاقے کے بارے میں بھی ہمیں علم ہے وہاں کے بیرونی حفاظتی انتظامات کا بھی علم ہو چکا ہے لیکن اصل مسئلہ یہ ہے کہ اندرونی انتظامات کا ہمیں علم نہیں ہے اور جب تک اس بارے میں معلومات نہ ہوں مشن مکمل نہیں ہو سکتا"۔۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تو پھر یہ معلومات کیسے حاصل ہو سکتی ہیں"۔۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"میری بات مانو تو ہم وہاں ایک بار پھر وہاں داخل ہو جاتے ہیں پھر آگے جو ہو گا دیکھا جائے گا"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"نہیں اس طرح یہ مشن مکمل نہیں ہو سکتا۔ ہمیں لامحالہ اس ڈاکٹر ناسٹر کے کسی خاص آدمی کو تلاش کرنا پڑے گا۔ ایسا آدمی جو اس لیبارٹری کے اندرونی حفاظتی انتظامات سے بخوبی واقف ہو اور اس کے بعد ہمارا کام آگے بڑھ سکتا ہے اب سوچنا یہ ہے کہ یہ آدمی کہاں سے ملے گا اور کیسے ملے گا"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مس جولیا جس طرح شراب کی سپلائی کا ٹھیکہ ہے اسی طرح خوراک وغیرہ کا بھی تو ٹھیکہ ہو گا"۔۔ صفدر نے کہا۔

"ظاہر ہے اب کھانے پینے بغیر تو یہ لوگ زندہ نہیں رہ سکتے لیکن میرا خیال ہے کہ خوراک وہاں سٹاک کی جاتی ہو گی"۔۔۔۔ جولیا نے

کہا۔

"خوراک کے علاوہ وہاں سائنسی سامان وغیرہ تو سپلائی ہوتا رہتا ہو گا۔ اگر اس فرم کا پتہ چل جائے تو آگے بڑھنے کا کلیو مل سکتا ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہ سپلائی کیا اسی دروازے سے ہوتی ہو گی جس دروازے سے ہم نے داخل ہونے کی کوشش کی تھی" جولیا نے کہا۔

"ظاہر ہے یہی مین گیٹ ہو گا"..... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہم اس کے کسی خفیہ راستے کو تلاش کریں"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیسے تلاش کریں اصل مسئلہ تو یہی ہے" جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ ظاہر ہے انہیں یہ توقع ہی نہ تھی کہ یہاں کوئی فون بھی کر سکتا ہے۔ صفدر فون پیس کے قریب بیٹھا ہوا تھا اس نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا اور ساتھ ہی لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا۔

"یس" صفدر نے مقامی لہجے میں کہا۔

"تمہارے یس کے لئے تو دوسرے یس کو جوانا پڑے گا"۔ دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔ ظاہر ہے وہ سمجھ گیا تھا کہ دوسرے یس سے عمران کا مطلب

صالح ہے۔

"چلئے جو یہاں ہے اس سے بات کرا دیتا ہوں" صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"تم نے فون کیوں کیا ہے۔ کیا یہاں نگرانی ہو رہی ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"جب تمہارے ساتھ رقیب روسیاہ اوہ سوری میرا مطلب ہے روسفید موجود ہو تو پھر نگرانی کرنے والے کو کیا ملے گا۔ میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ جو بندوبست میں نے کیا تھا وہ کامیاب رہا ہے وہ لوگ کنفرم ہو گئے ہیں کہ ہم آنجہانی ہو چکے ہیں اس لئے اب آپ لوگوں کے خلاف فوری خطرہ ٹل چکا ہے۔ اب آپ لوگ اطمینان سے اپنا آئندہ پروگرام مرتب کر سکتے ہیں جہاں تک میری ذات کا تعلق ہے تو میں چونکہ فارغ البال ہوں اوہ سوری میرا مطلب ہے فارغ اہل و عیال ہوں اس لئے میں ذرا رنگینیوں سے مستفید ہوں گا بڑا عرصہ ہو گیا ہے خشک اور بے رنگ زندگی گزارتے ہوئے۔ اس لئے اب آپ لوگ میرا انتظار نہ کریں البتہ جب آپ لوگ اپنا پروگرام مکمل کر لیں گے تو پھر مجھے یاد کر لینا بندہ حاضر ہو جائے گا"..... عمران نے کہا۔

"لیکن ہمیں کیسے معلوم ہو گا کہ تم سے کہاں رابطہ کیا جا سکتا ہے"..... جولیا نے کہا۔

"میں خود رابطہ کر لوں گا تاکہ رقیب اور روسفید یہ نہ سمجھ لے کہ

"میدان بالکل ہی صاف ہو چکا ہے"..... عمران نے جواب دیا۔

"سنو کیا تم کوئی ایسی ٹپ دے سکتے ہو جس سے ہمیں پروگرام مرتب کرنے میں آسانی ہو جائے" جولیا نے کہا۔

"ہاں کیوں نہیں۔ اس ایل ایس والے کو مطلب ذہن یاد کرا دو اور باقی دونوں کو گواہی کے لئے تیار کر لو بس پروگرام مکمل"۔ دوسری طرف سے عمران نے کہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ ہر وقت یہی بکواس کئے چلے جاتے ہو" جولیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔ اسے شاید اس موقع پر عمران کا مذاق قطعاً پسند نہ آیا تھا۔

"میں تو اس پروگرام کے بارے میں یہی کچھ بتا سکتا ہوں اگر پسند نہیں آیا تو گڈ بائی" .. دوسری طرف سے عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"کیا ضرورت تھی اس احمق سے بات کرنے کی" تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں نے سوچا شاید وہ کوئی ایسی بات بتا دے جس سے فائدہ ہو جائے لیکن شاید اس کے دل میں یہ رنج موجود ہے کہ ہم نے زبردستی اس سے لیڈر شپ چھین لی ہے" جولیا نے کہا۔

"مس جولیا میرے ذہن میں ایک تجویز آئی ہے کہ ہمیں اس سلسلے میں کسی معلومات فروخت کرنے والی ایجنسی سے رابطہ کرنا

چاہئے۔ یہاں تو نہیں البتہ ایکریمیا میں ایسے ہی ایک آدمی سے میں واقف ہوں میرا خیال ہے کہ اس سے بات کی جائے شاید وہ یہاں کے لئے کوئی ٹپ دے دے"... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں ضرور" .. جولیا نے کہا تو صفدر نے فون پیس اٹھا کر کیپٹن شکیل کے سامنے رکھ دیا تو کیپٹن شکیل نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔ لاؤڈر کا بٹن چونکہ پہلے سے دبا ہوا تھا اس لئے دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔

"انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ایکریمیا کا رابطہ نمبر پھر اس کے دارالحکومت ولنگٹن کا یہاں سے رابطہ نمبر بتا دیجئے"..... کیپٹن شکیل نے کہا تو دوسری طرف سے رابطہ نمبر بتا دیئے گئے۔ کیپٹن شکیل نے کریڈل دبایا اور پھر ٹون آنے پر اس نے مسلسل رابطہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ رابطہ نمبر پریس کرنے کے بعد اس نے ولنگٹن کا انکوائری نمبر پریس کر دیا۔

"یس انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رائل کلب کا نمبر دیں" .. کیپٹن شکیل نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا اور کیپٹن شکیل نے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر مسلسل نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"رافٹ کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رافٹ سے بات کرائیں میں پاکیشیا سے شکیل بول رہا ہوں"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رافٹ بول رہا ہوں۔ کون صاحب بات کر رہے ہیں"۔ چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پاکیشیا سے کیپٹن شکیل بول رہا ہوں رافٹ"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ۔ کیپٹن شکیل آپ۔ بڑے طویل عرصے بعد فون کیا ہے کوئی خاص بات"۔ دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ایک یورپی ملک ہے پراگ۔ اس کے دارالحکومت لاز میں مجھے کوئی ایسا آدمی یا ایجنسی چاہئے جو معلومات فروخت کرتی ہو لیکن بااعتماد ٹپ ہونی چاہئے تمہیں تمہارا معاوضہ پہنچ جائے گا"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"معاوضہ کی بات چھوڑیں کیپٹن صاحب صرف ٹپ کے لئے آپ سے کیسے کوئی معاوضہ لے سکتا ہوں۔ دیکھیے لاز میں ایک کلب ہے جس کا نام ہے بلاک لائن کلب اس کی مالک مادام کیتھی ہے یہ ایکریمین خاتون ہے یہاں ایکریمیا میں سرکاری ایجنسیوں سے طویل عرصہ تک وابستہ رہ چکی ہے لیکن اب پراگ میں مستقل ہو گئی ہے وہاں

اس کا نیٹ ورک انتہائی وسیع انداز میں پھیلا ہوا ہے اور انتہائی بااعتماد ہے۔ آپ اسے میری ٹپ دے دیں وہ آپ کا کام کر دے گی"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کیا وہ وہاں کی سرکاری معلومات مہیا کر سکے گی۔ خاص طور پر دفاعی نوعیت کی معلومات"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"ہاں وہ انتہائی تیز عورت ہے اور اس کے تعلقات بہت وسیع ہیں مگر وہ معاوضہ بہت زیادہ لیتی ہے"..... رافٹ نے کہا۔

"اوکے۔ بے حد شکریہ"..... کیپٹن شکیل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"میرے ذہن میں بھی یہ نام موجود ہے لیکن یاد نہیں آرہا کہ یہ نام کب اور کہاں سنا ہے"..... جولیا نے کہا۔

"مجھے یاد آگیا ہے۔ کوٹھی پر میزائلوں کے حملے سے پہلے جب عمران آلے سے چیک کر رہا تھا جو آدمی چیکنگ کر رہا تھا اس نے وائرلیس فون پر کسی کو ہمارے بارے میں اطلاع دی تھی تو دوسری طرف سے بولنے والی نے مادام کیتھی کا نام استعمال کیا تھا"۔ صفدر نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔

"اوہ۔ ہاں اب ہمیں بھی یاد آگیا ہے۔ اس کا تو مطلب ہے کہ یہ مادام کیتھی پروفائل سروس یا حکومت کے ساتھ مل کر ہمارے خلاف کام کر رہی ہے"..... جولیا نے کہا۔

"لیکن ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی اور ہو۔ کیتھی عام سا نام ہے"۔

تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں خود جا کر اس سے ملنا چاہئے" جولیا نے کہا۔

"لیکن ظاہر ہے ہمیں اس کے سامنے اوپن ہونا پڑے گا" ۔ صفدر نے کہا۔

"تو کیا ہوا اگر یہ وہی ہوئی تو کم از کم اسے ہم پر حملہ کرنے کی سزا تو مل جائے گی" تنویر نے کہا۔

"یہاں بیٹھے رہنے سے بہتر ہے کہ ہم وہاں چل کر صورت حال کو چیک کر لیں تو" جولیا نے کہا اور وہ سب اٹھ کھڑے ہوئے۔ کوٹھی میں کار موجود تھی اس سے تھوڑی دیر بعد وہ کار میں بیٹھے بلیک لائن کلب کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ جانے سے پہلے انہوں نے شہر کے نقشے کی مدد سے رابنسن کالونی کے علاقے اور بلیک لائن کلب والے علاقے اور راستے کو چیک کر لیا تھا اس لئے ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تنویر بڑے اطمینان سے کار چلاتا ہوا آگے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل اور صفدر موجود تھے۔

عمران جب کنفرم ہو گیا کہ کرنل گریفن نے تباہ شدہ کوٹھی کے ملبے سے ملنے والے اعضا کی سکریننگ کا کہہ دیا ہے تو وہ مطمئن ہو گیا۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ سکریننگ کا رزلٹ یہی آئے گا کہ یہ اعضا ایشیائی افراد کے ہیں۔ چنانچہ وہ وہاں سے نکلا اور ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر وہ شہر کی مین مارکیٹ میں پہنچ گیا۔ اس نے وہاں سے خاص قسم کا اسلحہ خریدا اور پھر وہ ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اسے معلوم تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھی اس دوران اس کوٹھی میں پہنچ گئے ہوں گے جس کا پتہ اس نے بتایا تھا اور پھر اس نے حفظ ماتقدم کے طور پر گرینائیڈ کالونی والی کوٹھی ایک پارٹی سے لینے کے بعد دوسری پارٹی کے ذریعے یہ دوسری کوٹھی حاصل کر لی تھی۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو دوبارہ اپنے طور پر کام کرنے کا موقع دے گا اس نے اس کوٹھی میں فون

کیا تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کو اس نے بھجوایا تھا اور پھر جولیا
سے یہ کہہ کر وہ اب کوٹھی نہیں آئے گا اور وہ خود اپنے طور پر کام
کریں اس نے کریڈل دبایا اور پھر اس نے انکوائری کے نمبر پریس کر
دیئے چونکہ انکوائری کے نمبر کے لئے سکے نہ ڈالنے پڑتے تھے اس لئے
اس نے سکے نہ ڈالے تھے۔

"یس انکوائری پلیز"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز
سنائی دی۔

"میں یہاں لاز میں اجنبی ہوں یہاں میں نے مادام کیتھی کا مہمان
بننا تھا لیکن بدقسمتی سے میں ان کا فون نمبر اور پتہ بھی بھول گیا
ہوں۔ آپ کے پاس مادام کیتھی کے جتنے بھی نمبر ہوں وہ مجھے بتا دیں
تاکہ میں باری باری ان کو فون کر کے معلوم کر لوں"۔ عمران
نے کہا۔

"لاز میں تو کیتھی کے نام پر ہزاروں نہیں تو سینکڑوں نمبر ہوں
گے۔ یا تو آپ پورا نام بتائیں یا پھر کوئی علاقہ بتا دیں"۔ دوسری
طرف سے انکوائری آپریٹر نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"یہی تو اصل مسئلہ ہے۔ مجھے سوائے ان کے اتنے نام کے کچھ یاد
نہیں رہا ویسے وہ طویل عرصے تک ایکریمیا میں رہ چکی ہیں"۔ عمران
نے کہا۔

"اس طرح تو مجھے معلوم نہ ہو سکے گا جناب آپ پوسٹ آفس سے
یا کسی کیمونٹی سنٹر سے رابطہ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا

اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ ظاہر ہے انکوائری لائن کو
زیادہ طویل وقفے تک مصروف نہ رکھا جا سکتا تھا۔ اس لئے اچانک
عمران کے ذہن میں ایک خیال آیا تو اس نے رسیور اٹھایا۔ سکے
ڈالے اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس پال جانسن جنرل سرونٹ" رابطہ قائم ہوتے ہی ایک
نسوانی آواز سنائی دی۔

"جانسن سے بات کرائیں میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا
ہوں"...... عمران نے کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو جانسن بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز
سنائی دی۔

"کیا تمہارا یہ نمبر محفوظ ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ تو۔ ایک منٹ"...... دوسری طرف سے چونک کر کہا گیا۔

"ہیلو اب یہ نمبر محفوظ ہے پرنس۔ لیکن ہماری گرینائیڈ کالونی
والی کوٹھی تو مکمل طور تباہ کر دی گئی ہے ہمیں دراصل آپ کی فکر
تھی"...... جانسن نے کہا۔

"اس کوٹھی کی قیمت تو آپ کو ادا کر دی جائے گی مسٹر جانسن
لیکن یہ بات آپ کے کاروبار کے لئے انتہائی خطرناک ہے کہ آپ کے
ادارے سے یہ بات ٹریس کر لی جائے کہ کس پارٹی نے کون سی
رہائش گاہ حاصل کی ہے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں مسٹر پرنس ایسا ہوتا تو ناممکن ہے ہم تو اس بات کا خاص طور پر خیال رکھتے ہیں"..... دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"آپ مادام کیتھی کو تو جانتے ہی ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"مادام کیتھی ہاں وہ ہاک لائن کلب کی مالکہ۔ ہاں اچھی طرح جانتا ہوں۔ وہ معلومات فروخت کرنے والے نیٹ ورک کی انچارج بھی ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس نے تمہارے ادارے سے یہ بات ٹریس کی ہے۔ یقیناً اس کے آدمی تمہارے ادارے میں موجود ہوں گے"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ اگر ایسی بات ہے جناب تو میں آج ہی تحقیقات شروع کرا دیتا ہوں"۔ دوسری طرف سے کہا۔

"اوکے۔ بس میں نے یہی بتانے کے لئے فون کیا تھا گڈ بائی"۔ عمران نے کہا اور رابطہ آف کر کے اس نے ایک بار پھر انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"..... رابطہ قائم ہوتے ہی نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہاک لائن کلب کا نمبر دیں"۔ عمران نے کہا تو دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے رابطہ ختم کیا اور مزید ٹیکے وال کر اس نے انکوائری آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر پریس کرنا شروع کر دیا۔

"ہاک لائن کلب"۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز

سنائی دی۔

"مادام کیتھی سے بات کرائیں میں ایکریمیا سے بول رہا ہوں جان رائٹ"..... عمران نے آواز بدل کر کہا۔ وہ جانتا تھا کہ جان رائٹ آج کل ایکریمیا کی مشہور ایجنسی ریڈ سرکل کا انتظامی انچارج ہے جس سے کیتھی وابستہ رہی تھی اور جس کے خلاف مشنز میں عمران کا اس سے ٹکراؤ ہوتا رہا تھا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو سر مادام کیتھی تو اپنی رہائش گاہ پر جا چکی ہے آپ وہاں فون کر لیں"..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا گیا۔

"کیا نمبر ہے اور کس علاقے میں ہے"..... عمران نے ویسے ہی روا روی میں کہا تو دوسری طرف سے نمبر بھی بتا دیا گیا اور ایک رہائشی پلازہ کا نام اور فلیٹ کا نمبر اور منزل کا نمبر بھی بتا دیا گیا۔ عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور رسیور کریڈل پر رکھ کر فون بوتھ سے باہر آ گیا۔ اس نے کیتھی کی رہائش گاہ پر خود جانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ براؤن نے اسے بتایا تھا کہ کیتھی نے یہاں معلومات فروخت کرنے کا دھندہ شروع کر رکھا ہے تو اب اسے معلوم ہو گیا تھا کہ کرنل گریفن نے بھی انہیں ٹریس کرنے کے لئے کیتھی کی ہی خدمات حاصل کی ہوں گی اس لئے اس فون گفتگو میں جو آدمی کیتھی سے باتیں کر رہا تھا ایکشن گروپ کا ذکر آیا تھا۔ عمران نے خالی ٹیکسی پکڑی اور تھوڑی دیر بعد وہ اس رہائشی پلازہ میں پہنچ گیا جہاں کیتھی کی

رہائش تھی۔ کیتھی کے فلیٹ کا دروازہ بند تھا۔ عمران نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے"..... نسوانی آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ وہ صحیح جگہ پر پہنچ گیا ہے۔

"کرنل گریفن"۔ عمران نے کرنل گریفن کی آواز اور لہجے میں جواب دیا کیونکہ وہ کرنل گریفن کو پولیس آفیسر سے باتیں کرتے ہوئے سن چکا تھا اس لئے اس کی آواز اور لہجے کی نقل کرنا اس کے لئے مشکل نہ تھا۔ دراصل یہ نام لے کر وہ چیک کرنا چاہتا تھا کہ کیا واقعی اس کا خیال درست ہے کہ کرنل گریفن نے کیتھی کی خدمات حاصل کی تھیں یا کیتھی نے براہ راست یہ کارروائی کی تھی۔

"اوہ۔ تم اچھا"۔ دوسری طرف سے حیرت بھری آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور عمران کو دروازے پر کیتھی کھڑی نظر آئی۔

"تم۔ تم کون ہو"..... کیتھی نے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کرنل گریفن نے بھیجا ہے مادام۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں کوڈ کے طور پر ان کا نام لوں"۔ عمران نے کرنل گریفن کے لہجے اور آواز میں ہی جواب دیا۔

"اوہ۔ حیرت انگیز طور پر تمہاری آواز اور تمہارا لہجہ تو بالکل کرنل گریفن سے ملتا ہے۔ بہرحال اندر آ جاؤ"۔ کیتھی نے کہا اور ایک طرف ہٹ گئی۔ عمران اندر داخل ہوا تو کیتھی نے دروازہ بند کیا اور

اسے لے کر ایک کمرے میں آ گئی جو ڈرائنگ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔

"ہاں اب بتاؤ کیا بات ہے کیوں بھیجا ہے اس نے تمہیں"۔ کیتھی نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے عمران کو بھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران اطمینان سے کرسی پر بیٹھ گیا۔

"انہوں نے کہا ہے کہ گرینائیڈ کالونی والا معاملہ مشکوک ثابت ہو رہا ہے"۔ عمران نے کہا تو کیتھی بے اختیار اچھل پڑی۔

"مشکوک کیا مطلب میں ابھی تھوڑی دیر پہلے کلب سے اٹھ کر آئی ہوں۔ میرے اٹھنے سے چند لمحے پہلے کرنل گریفن کا فون آیا تھا کہ معاملہ کنفرم ہو گیا ہے۔ سکریننگ سے یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ جن افراد کے اعضا ملے ہیں وہ ایشیائی ہیں پھر اتنی تھوڑی سی دیر میں معاملہ کیسے مشکوک ہو گیا اور اس نے خود بات کرنے کی بجائے تمہیں کیوں بھیجا ہے اور وہ بھی یہاں میری رہائش گاہ پر"۔ کیتھی نے کہا۔

"معاملہ اس لئے مشکوک ہے مس کیتھی کہ میں تمہارے سامنے زندہ سلامت بیٹھا ہوا ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے اس بار اپنے اصل لہجے اور اصل آواز میں کہا تو کیتھی بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"تک۔ تک۔ کیا مطلب۔ کون ہو تم"..... کیتھی نے رک

رک کر انتہائی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے۔ مادام کیتھی"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا تو کیتھی کے چہرے پر یکلخت انتہائی حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

"تم۔ تم اور یہاں۔ کیا مطلب"۔۔ کیتھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اطمینان سے بیٹھ جاؤ میں تم سے انتقام لینے نہیں آیا کیونکہ میں اپنی ذات کے خلاف کارروائی پر کسی سے انتقام نہیں لیا کرتا۔" عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو کیتھی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"تم۔ تم کیسے بچ گئے۔ وہاں سے تو۔..." کیتھی نے رک رک کر کہا۔

"میں وہاں تھا ہی نہیں اور نہ ہی میرے ساتھی وہاں تھے۔ تمہارے آدمی نے تمہیں کوٹھی کا غلط بلاک بتا دیا تھا۔ ہم اس نمبر کے اے بلاک میں تھے جبکہ کوٹھی بی بلاک کی تباہ کی گئی ہے"۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ تو یہ بات ہے لیکن وہاں تعداد تو وہی تھی ایک عورت اور چار مردوں والی"۔۔ کیتھی نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تم نے گنتی کے چکر میں بے چارے پانچ افراد کو ہلاک کرا دیا۔

کم از کم تصدیق تو کر لیتیں"... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں یہ بات کیسے معلوم ہوئی کہ یہ کارروائی میں نے یا کرنل گریفن نے کی ہے" کیتھی نے کہا۔

"میں نے تمہارے آدمی لارج کو تمہیں رپورٹ دیتے ہوئے سن لیا تھا۔ کوٹھی کی تباہی کے بعد میں بھی وہاں پہنچ گیا تھا اور تمہارے آدمی لارج کی حرکتیں مشکوک دیکھ کر میں نے اسے چیک کیا تو اس نے ایک درخت کی اوٹ سے تمہیں وائرلیس فون پر کال کر کے کامیابی کی رپورٹ دی اس طرح مجھے معلوم ہو گیا اور کوٹھی کی تباہی میں پروفائل سروس کے ایکشن گروپ کا نام لیا جا رہا تھا اس طرح کڑی سے کڑی مل گئی" عمران نے جواب دیا۔

"حیرت انگیز۔ انتہائی حیرت انگیز۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ تم اس قدر خوش قسمت ہو گے کہ صرف بلاک کی غلطی سے نہ صرف بچ جاؤ گے بلکہ مجھ تک بھی پہنچ جاؤ گے۔ بہرحال اب تم بتاؤ کہ تم کیوں آئے ہو"۔۔ کیتھی نے اس بار خاصے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مجھے معلوم ہوا کہ تم لاز میں ہو تو میں نے سوچا کہ چلو مل لیا جائے۔ پہلے تمہارے کلب فون کیا وہاں سے بتایا گیا کہ تم یہاں آ گئی ہو تو میں یہاں آ گیا"۔... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"دیکھو عمران میں تمہیں اچھی طرح جانتی ہوں اس لئے تم مجھے اس انداز میں بات کر کے چکر نہیں دے سکتے۔ پہلے بھی تمہاری اس

قسم کی باتوں کی وجہ سے میرا کیریئر ختم ہو گیا ہے۔ تمہاری باتوں کی وجہ سے جذباتی ہو گئی اور تم نے اپنا مقصد حل کر کے آنکھیں بدل لیں اور مجھے نہ صرف ریڈ سرکل بلکہ ایکریمیا سے ہی نکلنا پڑا۔ تمہارا یہاں آنا تو ایک طرف تم ایک قدم بھی بغیر کسی اپنے خاص مقصد کے نہیں اٹھاتے اس لئے کھل کر کہو کہ تم یہاں کیوں آئے ہو اور کیا چاہتے ہو" ...... کیتھی نے اس بار قدرے تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے افسوس ہے کیتھی کہ تمہیں میری وجہ سے کوئی نقصان اٹھانا پڑا۔ ویسے میرا خیال ہے کہ میں نے کوئی ایسی بات نہیں کی تھی جس سے تم جذباتی ہو سکو البتہ سچ بولنا تو جرم نہیں ہے۔ تم خوبصورت ہو تو تمہیں میں کیسے بدصورت کہہ سکتا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا تو کیتھی پہلی بار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

"بہرحال تم واقعی سچ بولنے کے عادی ہو۔ یہ بتاؤ کہ کیوں آئے ہو"۔ کیتھی نے کہا۔

"اگر تمہیں میرے آنے سے ذہنی طور پر الجھن محسوس ہو رہی ہے تو میں چلا جاتا ہوں" ...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"ارے ارے بیٹھو۔ ٹھیک ہے مجھے یقین آگیا ہے کہ تم بھی مجھ سے ملنے آئے ہو۔ بیٹھو اور بتاؤ کہ تم کیا پینا پسند کرو گے"۔ کیتھی نے کہا۔

"تمہیں معلوم ہے کہ میں شراب نہیں پیتا اس کے علاوہ تم جو چاہے پلوا سکتی ہو" ...... عمران نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

اور کیتھی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"کیتھی بول رہا ہوں۔ میرے فلیٹ میں دو کپ کافی اور سینکس بھجوا دو"۔ کیتھی نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو تم صرف مجھ سے ملنے آئے ہو بہت خوب۔ ویسے ایک بات ہے تم نے جس طرح جنرل اڈگر جیسے عقل مند آدمی کو احمق بنایا ہے وہ واقعی قابل داد ہے"۔ کیتھی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میری کیا جرأت ہے کہ کسی کو کچھ بنا سکوں۔ یہ سب خدا کے کام ہیں"۔ عمران نے جواب دیا۔

"ارے نہیں۔ میں اسے بہت اچھی طرح جانتی ہوں۔ وہ احمق نہیں ہے خاصا عقلمند ہے"۔ کیتھی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اچھا کتنی اچھی طرح جانتی ہو"۔ عمران نے کہا تو کیتھی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ اوہ اب میں سمجھ گئی کہ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ تو تم چاہتے ہو کہ جنرل اڈگر کے خلاف تمہاری مدد کروں" ...... کیتھی نے کہا۔

"میں نے جنرل اڈگر سے کیا لینا ہے۔ میرا اس سے کیا تعلق"۔ عمران نے کہا۔

"اب یوذر کے علاقے کا انچارج وہی ہے اور اس بار اس نے یقیناً فیصلہ کر رکھا ہوگا کہ تم جیسے ہی اس کے ہاتھ آؤ وہ تم سے سارا

حساب کتاب بیباق کر دے گا"..... کیتھی نے کہا۔

"تمہارے اس کرنل گریفن کو بھی تو غلط فہمی ہے کہ ہم لیبارٹری تباہ کرنے آئے ہیں۔ ہمیں کیا ضرورت ہے لیبارٹری تباہ کرنے کی کیونکہ اس لیبارٹری میں جو کچھ بن رہا ہے اس سے ہمیں براہ راست کوئی خطرہ نہیں ہے البتہ حکومت پراگل نے کافرستان سے معاہدہ کر لیا ہے کہ وہ یہ ممنوعہ ہتھیارات سپلائی کرے گی۔ ہم صرف اتنی بات چاہتے ہیں کہ یہ معاہدہ منسوخ ہو جائے اور بس"۔ عمران نے کہا۔

"لیکن تم لوگوں نے تو وہاں فوجیوں کو ہلاک کیا اور پھر تم لیبارٹری میں داخل ہو رہے تھے کہ پکڑے گئے۔ تم وہاں کیا کرنے جا رہے تھے"..... کیتھی نے کہا۔ اسی لمحے کال بیل کی آواز سنائی دی تو کیتھی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی بیرونی دروازے کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس کے ساتھ ایک ویٹر تھا جس نے ٹرے اٹھائی ہوئی تھی۔ ویٹر نے کافی کی دو پیالیاں اور سنیکس کی دو پلیٹیں میز پر رکھیں اور خاموشی سے واپس چلا گیا۔ کیتھی میز پر بیٹھ گئی اور اس نے کافی کی پیالی اٹھا کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

"تم نے پوچھا ہے کہ ہم وہاں کیا کرنے جا رہے تھے تو اصل بات یہ ہے کہ جنرل اڈگر نے غلط بیانی کی ہے میں تو اس لیبارٹری میں داخل ہی نہیں ہوا۔ میں تو ملٹری ہیلی کوپٹر میں باقاعدہ جنرل بیرک کے حکم پر وہاں پہنچا تو مجھ پر اچانک گیس اٹیک کیا گیا اور میں

بے ہوش ہو گیا۔ جب مجھے ہوش آیا تو میں بندھا ہوا بیٹھا تھا اور پھر جنرل اڈگر نے فوری طور پر کورٹ مارشل کی کارروائی شروع کر دی جس پر مجھے یہ بتانا پڑا کہ میں کون ہوں۔ بس اتنی سی بات ہے"..... عمران نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ کیا تم اپنے ساتھیوں سے علیحدہ کام کر رہے تھے"..... کیتھی نے چونک کر کہا۔

"وہ میرے ساتھی ضرور ہیں لیکن میرا وہ مشن نہیں ہے جو ان کا ہے۔ میں صرف ڈاکٹر ناسر سے بات کرنا چاہتا تھا اور بس"۔ عمران نے کہا۔

"ڈاکٹر ناسر۔ اور کیا بات کرنا چاہتے ہو تم اس سے"..... کیتھی نے چونک کر پوچھا۔

"تمہارا یہی انداز تو مجھے پسند ہے کہ تم بات اس انداز میں کرتی ہو جیسے دنیا کا بڑے سے بڑا پرابلم تمہارے لئے کوئی اہمیت نہ رکھتا ہو۔ اب تم اس طرح پوچھ رہی ہو جیسے تم میری بات ڈاکٹر ناسر سے کرا سکتی ہو"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں واقعی کرا سکتی ہوں۔ تم نے مجھے کیا سمجھ رکھا ہے"۔ کیتھی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"چھوڑو اور کوئی بات کرو۔ یہ بتاؤ کہ تم نے شادی بھی کی ہے یا نہیں"..... عمران نے کہا لیکن اس کا لہجہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ جان بوجھ کر موضوع بدلنے کے لئے یہ بات کر رہا ہو۔

"ابھی کراتی ہوں بات ساجھی"...... کیتھی نے چیلنج قبول کرنے والے لہجے میں کہا اور تیزی سے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ناسنر سے کہو کہ کیتھی اس سے ضروری بات کرنا چاہتی ہے"...... کیتھی نے ایسے لہجے میں کہا جیسے ڈاکٹر ناسنر کیتھی کا ملازم ہو اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔ وہ چونکہ کیتھی کا مزاج آشنا تھا اس لئے وہ جان بوجھ کر کیتھی کو اس راستے پر لے آیا تھا۔

"ڈاکٹر ناسنر بول رہا ہوں۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا کیونکہ ڈاکٹر ناسنر کی آواز وہ پہلے کیپٹن جان کے ساتھ ہونے والی گفتگو کے دوران سن چکا تھا اور اب بھی وہی آواز تھی۔

"میرے ایک دوست ہیں مسٹر جیکب۔ ان کو کوئی سائنسی پرابلم ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ آپ ہی حل کر سکتے ہیں اس لئے میں نے فون کیا ہے۔ ویسے ڈیئر تم کافی عرصے سے کلب نہیں آ رہے۔ کیا کوئی ناراضگی ہے"...... کیتھی نے بڑے بے تکلفانہ لہجے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ بوڑھا ڈاکٹر ناسنر اس عمر میں بھی عیاشی کا رسیا ہے۔

"اوہ نہیں۔ تم سے مجھے کیسے ناراضگی ہو سکتی ہے۔ اصل بات یہ

ہے کہ آج کل حالات نارمل نہیں ہیں لیبارٹری کو خطرات لاحق ہیں بہرحال تمہارے دوست کو سائنسی پرابلم کیا ہے"...... ڈاکٹر ناسنر نے کہا۔

"وہ خود ہی بتائے گا مجھے ظاہر ہے سائنس نہیں آتی مجھے تو بس سائنس دان پسند ہیں"...... کیتھی نے کہا تو دوسری طرف سے ڈاکٹر ناسنر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا اور کیتھی نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"ہیلو ڈاکٹر ناسنر صاحب میں جیکب بول رہا ہوں۔ میں سائنسی ریز کا ایک ادنیٰ طالب ہوں۔ آپ تو بہرحال اس موضوع پر بین الاقوامی اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں اور مجھے فخر ہے کہ میں آپ جیسے عظیم سائنس دان سے ہمکلام ہو رہا ہوں۔ میرے سامنے ان دنوں ایک پرابلم ہے۔ میں گاما ریز کی قوت مرکزیہ کو نیوز ریز کی قوت مرکزیہ کے ساتھ شامل کر کے ان دونوں کو ایک بنانا چاہتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر یہ دونوں کسی طرح ایک ہو جائیں تو ان میں اتنی قوت پیدا ہو جائے گی کہ جتنی شاید ایک ہزار ایٹموں سے بھی پیدا نہ ہو سکے گی لیکن ان دونوں کی قوت مرکزیہ کو اکٹھا کر کے آگے بڑھانے کا کوئی طریقہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔ میں نے دو طریقوں پر تجربہ کیا ہے۔ ایک طریقہ تو ایکس ریز اور نامر ریز کو اکٹھا کرنے والا ہے جبکہ دوسرا ایکس ریز اور بوسم ریز کو اکٹھا کرنے والا ہے لیکن یہ دونوں طریقے ناکام رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم احمق آدمی ہو۔ تمہیں ان دونوں ریز کی اصل ماہیت کا ہی علم نہیں ہے۔ کازر ریز اور کونیز ریز دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی مخالف سمت میں حرکت کرتی ہیں۔ ایک ریز دوسری کو دھکیل کر دور کرتی ہے اور تم انہیں ملانا چاہتے ہو۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ اگر یہ دونوں مل جائیں تو شاید اس کرۂ ارض کی سب سے خوفناک قوت بن جائیں لیکن ایسا ہونا ممکن ہی نہیں"۔ ڈاکٹر ناسٹر نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ناسٹر آپ تو جانتے ہیں کہ اس دنیا میں ناممکن کوئی چیز ہی نہیں ہوتی۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں لیکن اس کے باوجود یہ دونوں سلیکون میں جذب ہو جاتی ہیں اور اکٹھی جذب رہتی ہیں۔ جب یہ سلیکون میں جذب ہو کر اکٹھی رہ سکتی ہیں تو انہیں آپس میں ملایا بھی جاسکتا ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اوہ۔ اوہ ویری سٹرینج۔ واقعی یہ بات تو درست ہے۔ یہ دونوں سلیکون میں جذب ہو کر اکٹھی رہتی ہیں۔ واقعی۔ اس بات کے بارے میں تو میں نے پہلے کبھی سوچا ہی نہ تھا۔ مسئلہ تو واقعی یہی رہ گیا کہ سلیکون میں اکٹھی جذب شدہ ان متضاد ریز کو ملا کر کس طرح حرکت میں لایا جائے۔ اوہ واقعی اس پر تجربات ہو سکتے ہیں لیکن جبکہ اصل بات یہ ہے کہ یہ انتہائی طویل کام ہے اور ظاہر ہے اس میں سالوں لگ جائیں گے"۔۔۔۔ ڈاکٹر ناسٹر کا لہجہ اس بار تحسین آمیز تھا۔

"میں نے ایک طریقہ سوچا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ آپ جیسے سائنس دان کے سامنے اسے تفصیل سے بیان کیا جائے اور پھر اس کا چھوٹا سا تجربہ بھی کیا جائے۔ میں چاہتا ہوں کہ ان دونوں کے ملاپ سے جو قوت پیدا ہو اسے ناسٹر قوت کہا جائے تاکہ آپ کا نام پوری دنیا میں قیامت تک یاد رکھا جائے۔ اگر آپ مجھے صرف دو گھنٹے دے دیں تو مجھے یقین ہے کہ بات بن سکتی ہے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پہلے مجھے بتاؤ کہ اس طریقے کی بنیاد کیا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر ناسٹر نے کہا۔

"آپ کو تو معلوم ہے کہ سلیکون پر اگر سورج کی روشنی ڈالی جائے تو اس سے بجلی کی لہر پیدا ہوتی ہے اور اس بنیاد پر ان دنوں پوری دنیا میں شمسی توانائی پر تحقیق ہو رہی ہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر اس سلیکون پر جس میں یہ دونوں ریز جذب شدہ ہوں سورج کی روشنی ایک خاص مقدار میں ڈالی جائے تو یہ دونوں جذب شدہ ریز مل کر حرکت میں آ سکتی ہیں اور مفاد بہ نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں اور اگر ایسا ہو گیا تو اس سے دنیا کا سب سے خوفناک میزائل بھی بنایا جا سکتا ہے۔ ایسا میزائل جو ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں ایک پورے ملک کو جلا کر راکھ کر دے گا اور اس سے انسانی فلاح و بہبود کے کام بھی کئے جا سکتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یہ جدید ایٹم ہو گا۔ ایسا ایٹم جو ایک ایٹم کی قوت سے لاکھوں کروڑوں گنا زیادہ طاقتور ہو گا"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اور تم۔ تم تو خطرناک ترین حد تک ذہین نوجوان ہو۔ اور واقعی۔ اس پر تجربہ کیا جا سکتا ہے اور یقیناً آسانی سے کیا جا سکتا ہے۔ ٹھیک ہے تم ایسا کرو کہ آج ہی بلکہ ابھی مجھے فون کرو۔ میں تمہیں ایک ٹیلی فون نمبر دیتا ہوں تم اس نمبر پر فون کرو گے تو وہاں سے ایک لڑکی روشیا بولے گی۔ تم اسے سٹیکون کوڈ اور اپنا نام بتاؤ گے تو وہ تمہیں ایک پتہ دے گی تم اس پتے پر پہنچ جانا۔ وہاں میرے آدمی موجود ہوں گے۔ کوڈ سٹیکون ہی ہو گا وہ تمہیں مجھ تک پہنچا دیں گے اور اس تجربے کے بعد تمہیں واپس بھجوا دیا جائے گا" ڈاکٹر ناسر نے کہا اور ساتھ ہی ایک فون نمبر بتا دیا۔

"بے حد شکریہ ڈاکٹر ناسر۔ آپ واقعی قدر شناس ہیں" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ جلدی پہنچو میں تمہارا انتظار کروں گا۔ گڈ بائی" ۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس دوران ویٹر آ کر کافی کا سامان واپس لے جا چکا تھا۔

"تم واقعی خطرناک حد تک ذہین آدمی ہو۔ تم تو خواہ مخواہ اس سیکرٹ ایجنسی کے چکر میں پھنسے ہوئے ہو تمہیں تو سائنس دان ہونا چاہئے تھا" کیتھی نے جو اس دوران خاموش بیٹھی رہی تھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"سائنس دانوں کو تم جیسی خوبصورت لڑکیوں سے ملاقات کا

کب موقع ملتا ہے۔ وہ بیچارے تو بس گیسوں، شعاعوں اور مادوں کے چکر میں پھنسے رہتے ہیں۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے میرا ایک کام کرا دیا۔ اب مجھے اجازت"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"آؤ میں تمہیں دروازے تک چھوڑ آؤں" ..... کیتھی نے کہا اور عمران کے اثبات میں سر ہلانے پر وہ تیزی سے آگے بڑھی لیکن جیسے ہی وہ عمران کے قریب سے گزری عمران کا بازو بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور کیتھی کنپٹی پر پڑنے والی بھرپور ضرب سے چیختی ہوئی اچھل کر نیچے گری ہی تھی کہ عمران کی لات حرکت میں آئی اور کیتھی کا جسم ایک جھٹکا کھا کر ساکت ہو گیا۔ عمران نے اسے اٹھایا اور کرسی پر بٹھا کر اس نے اس کی نبض پکڑ لی۔ پھر اس نے نبض چھوڑی اور اٹھ کھڑا ہوا۔ اس نے پورے فلیٹ کی تلاشی لی تو اسے سٹور میں سے رسی کا ایک بنڈل مل گیا۔ اس نے رسی کی مدد سے کیتھی کو اس انداز میں کرسی سے باندھا کہ کیتھی کسی طرح بھی ہوش میں آ کر خود اپنے آپ کو نہ چھڑا سکے۔ اس کے بعد اس نے ایک کپڑا اٹھا کر اس کا گولہ بنایا اور بے ہوش کیتھی کے جبڑے دبا کر اس کا منہ کھولا اور اس کے منہ میں کپڑے کا گولہ ڈال دیا۔ اب کیتھی ہوش میں آنے کے باوجود نہ ہی اپنے آپ کو ان رسیوں سے چھڑا سکتی تھی اور نہ چیخ و پکار کر کے کسی کو مدد کے لئے بلوا سکتی تھی۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ جب وہ ڈاکٹر ناسر سے مل کر لیبارٹری سے واپس

آئے گا تو پھر پلازہ والوں کو فون کر کے کیتھی کو رہا کرا دے گا ورنہ اسے یقین تھا کہ کیتھی اس کے جانے کے بعد لامحالہ کرنل گریفن کو سب کچھ بتا دے گی اور اس طرح اول تو عمران کا لیبارٹری میں جانا ہی محال ہو جائے گا اور اگر وہ وہاں پہنچ گیا تو پھر اس کا وہاں سے نکلنا محال کر دیا جائے گا اس لئے اس نے کیتھی کو بے ہوش کر دیا تھا تاکہ وہ اطمینان سے اپنا کام کر سکے۔ عمران نے کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھایا اور وہ نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے جو ڈاکٹر ناسر نے بتائے تھے۔

"یس روشیا سپیکنگ"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں جیکب بول رہا ہوں۔ مجھے کہا گیا کہ میں کوڈ سیکون بتاؤں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ یس۔ آپ ایسا کریں کہ فوری طور پر ہاولن روڈ پر برنٹ گرین ہاؤس پہنچ جائیں وہاں آپ کو مسٹر ووگن ملیں گے آپ انہیں اپنا نام اور پھر کوڈ بتائیں گے تو وہ آپ کو آپ کی مطلوبہ جگہ پہنچا دیں گے"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا اور اٹھ کر اس نے کرسی پر بے ہوش اور بندھی ہوئی کیتھی پر ایک نظر ڈالی اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ہاک لائن کلب خاصے وسیع و عریض ایریئے میں پھیلا ہوا تھا۔ اس میں کئی عمارتیں تھیں جو سب کی سب تین منزلہ تھیں۔ ایک لحاظ سے یہ کمپلیکس تھا جس میں کلب، جوا خانہ، ریستوران اور نائٹ کلب وغیرہ ہر قسم کی تفریح مہیا کی جاتی تھی۔ ایک طرف وسیع و عریض پارکنگ تھی۔ تنویر نے کار پارکنگ میں لے جا کر روکی اور پھر وہ سب کار سے نیچے اترے اور کلب کے مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔ چونکہ مرکزی عمارت کلب کی تھی اس لئے ظاہر ہے کہ کیتھی اپنے آفس میں ہی مل سکتی تھی۔ کلب کا ہال خاصا وسیع و عریض تھا اور اس میں موجود لوگ شہر کے اعلیٰ طبقے سے متعلق نظر آتے تھے اس لئے ہال میں خاموشی اور سکون تھا۔ ہال کو انتہائی خوبصورت انداز میں سجایا گیا تھا اور اس سجاوٹ میں اعلیٰ ذوق کی نمائندگی نظر آ رہی تھی۔ ایک طرف وسیع کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے چار خوبصورت اور

نوجوان لڑکیاں موجود تھیں جن میں سے ایک فون سامنے رکھے ستول پر بیٹھی ہوئی تھی۔ جولیا اس کاؤنٹر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"یس مس"۔ ایک لڑکی نے جولیا اور اس کے ساتھیوں کے قریب آنے پر انتہائی مہذبانہ لہجے میں کہا۔

"مس کیتھی سے ملنا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وہ جا چکی ہیں۔ ٹھہریئے میں معلوم کرتی ہوں"۔ لڑکی نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے چند نمبر پریس کر دیئے۔

"کاؤنٹر سے بول رہی ہوں۔ مادام کیتھی سے ایک خاتون اور تین مرد ملاقات چاہتے ہیں"۔ لڑکی نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ میرا بھی یہی خیال تھا"۔ لڑکی نے دوسری طرف سے بات سن کر کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔

"سوری مس وہ اپنی رہائش گاہ پر جا چکی ہیں۔ آپ کل ملاقات کر لیں"۔ لڑکی نے کہا۔

"ان کی رہائش گاہ کہاں ہے۔ ہمیں آج ہی ملنا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"سوری مس۔ ہمیں خاص طور پر منع کیا گیا ہے کہ ہم کسی کو مادام کی رہائش گاہ کے بارے میں نہ بتائیں کیونکہ وہ اپنی رہائش گاہ پر کسی سے نہیں ملتیں"...... لڑکی نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ کیا ہم ان کے کسی اسسٹنٹ سے مل سکتے ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"او ہاں مسز نافٹ منیجر ہیں۔ آپ ان سے مل لیں"۔ لڑکی نے جواب دیا اور ایک سپروائزر کو اس نے اشارے سے بلایا۔

"یس مس"۔ سپروائزر نے قریب آکر پوچھا۔

"انہیں منیجر صاحب کے آفس میں لے جاؤ۔ انہوں نے ان سے ملاقات کرنی ہے"۔ لڑکی نے سپروائزر سے کہا۔

"آئیے"۔ سپروائزر نے کہا اور جولیا نے لڑکی کا شکریہ ادا کیا اور پھر اس سپروائزر کے پیچھے چلتے ہوئے وہ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچ گئے۔ اس منزل کے ایک کونے میں ایک چھوٹی سی راہداری تھی جس کے آخر میں منیجر کا آفس تھا۔

"یہ ان کا آفس ہے۔ اندر ان کی سیکرٹری موجود ہے"۔ سپروائزر نے دروازہ کھول کر انہیں اندر جانے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور اندر داخل ہو گئی۔ اس کے پیچھے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا جس کے کونے میں شیشے کا دروازہ تھا جس کے باہر کاؤنٹر پر ایک لڑکی سامنے فون رکھے ہوئے بیٹھی تھی۔ ہال میں کرسیاں اور میزیں موجود تھیں لیکن اس وقت ہال خالی تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھی کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"مسز نافٹ سے ملنا ہے۔ میرا نام مارگریٹ ہے اور یہ میرے

ساتھی ہیں۔ ہم نے بزنس کے سلسلے میں بات کرنی ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ ہم مادام کیتھی سے ملیں گے لیکن کاؤنٹر سے معلوم ہوا کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر جا چکی ہیں“ جولیا نے کہا۔

”صرف دو منٹ تشریف رکھیں ایک صاحب اندر موجود ہیں وہ جب باہر آ جائیں گے تو آپ منیجر صاحب سے ملاقات کر لیں“۔ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب ایک طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ تقریباً دس منٹ بعد شیشے کا دروازہ کھلا اور ایک صاحب باہر نکلے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ لڑکی نے رسیور اٹھایا اور بات کرنے کی پھر اس نے رسیور رکھا اور جولیا کو اندر جانے کا اشارہ کیا۔

”آؤ“۔۔۔ جولیا نے کہا اور وہ تینوں اٹھ کر اس شیشے والے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ شیشے کا دروازہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئے۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا لیکن اسے انتہائی بہترین انداز میں سجایا گیا تھا۔ ایک بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بہترین تراش کا سوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا اور میز کے پیچھے سے نکل کر ان کے استقبال کے لئے آگے بڑھا۔

”مجھے ناٹ کہتے ہیں۔ میں منیجر ہوں“ ناٹ نے مصافحے کے لئے جولیا کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام مارگریٹ ہے۔ میرے ساتھی آپ سے مصافحہ کریں

گے مجھے الرجی ہے اس لئے میں معذرت خواہ ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ ناراض نہیں ہوں گے“ جولیا نے کہا تو ناٹ نے مسکراتے ہوئے ہاتھ صفدر کی طرف بڑھا دیا۔ صفدر، تنویر اور کیپٹن شکیل سے مصافحے کے بعد وہ واپس اپنی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھ گیا تو جولیا اور اس کے ساتھی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

”جی فرمائیے میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں“ ناٹ نے کاروباری انداز میں کہا۔

”مادام کیتھی سے ہماری بات کرا دیں“ جولیا نے خشک لہجے میں کہا۔

”اوہ۔ آپ کاؤنٹر پر تشریف لائی تھیں تو کاؤنٹر گرل نے آپ کو بتایا نہیں کہ مادام تو اپنی رہائش گاہ پر چلی گئی ہیں آپ کی آمد سے تھوڑی دیر پہلے گئی ہیں اور اب تو ان سے ملاقات ناممکن ہے آپ فرمائیں کیا پرابلم ہے میں منیجر ہوں۔ میں آپ کی خدمت کرنے کی بھرپور کوشش کروں گا“ ناٹ نے کہا۔

”ان کی رہائش گاہ کہاں ہے وہ بتا دیں ہم خود ان سے بات کر لیں گے“ جولیا نے کہا۔

”اوہ سوری مس ایسا ممکن نہیں ہے مادام اس معاملے میں بے حد سخت ہیں اگر آپ نے ان سے ہی ملاقات کرنی ہو تو کل گیارہ بجے کے بعد کسی بھی وقت تشریف لے آئیں ملاقات ہو جائے گی رہائش

گاہ پر ایسا ممکن نہیں ہے“..... نافت نے کاؤنٹر گرل کی طرف صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مسز نافت کیتھی اس ملک کی صدر یا وزیراعظم نہیں ہے۔ وہ ایک کاروباری خاتون ہے اس لئے آپ اپنا اور ہمارا وقت ضائع نہ کریں اور اس کا پتہ بتا دیں“.. جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

”وہ صدر اور وزیراعظم سے بھی اہم شخصیت ہیں مس مارگریٹ۔ آپ برائے مہربانی ضد نہ کریں اور کل ان سے ملاقات کر لیں“۔ نافت کا لہجہ بھی خشک ہو گیا تھا۔

”اوکے۔ جیسے آپ کہیں“ جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اور اس کے اٹھتے ہی صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ نافت بھی کھڑا ہو گیا۔

”شکریہ مس مارگریٹ“..... نافت نے مسکراتے ہوئے کہا اسی لمحے تنویر نے آگے بڑھ کر نافت کی طرف مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا اور دوسرے لمحے نافت چیختا ہوا ایک جھٹکے سے اچھل کر میز کے اوپر سے گھسٹتا ہوا نیچے فرش پر ایک دھماکے سے آ گرا۔ اسی لمحے صفدر بجلی کی سی تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل بھی اس کے پیچھے تھا وہ دونوں باہر موجود لڑکی کو کور کرنے گئے تھے۔ انہیں معلوم تھا کہ تنویر اور جولیا نافت سے اپنی مرضی کی باتیں اگلوا لیں گے۔ جیسے ہی نافت نیچے گرا۔ تنویر کی لات حرکت میں آئی اور نافت ایک بار پھر چیختا ہوا سامنے کی دیوار سے اس طرح

جا ٹکرایا جیسے فٹ بال کک لگنے سے اڑتی ہوئی دیوار سے جا ٹکراتی ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم ڈھیلا پڑتا چلا گیا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔

”اس کا کوٹ اس کی پشت سے نیچے کر دو“..... جولیا نے کہا تو تنویر نے جھک کر نافت کا کوٹ اس کے عقب میں کر کے اسے اٹھا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا۔

”اب اسے ہوش میں لے آؤ“ جولیا نے کہا تو تنویر نے اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب نافت کے جسم میں حرکت کے تاثرات پیدا ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا تھا۔ چند لمحوں بعد نافت کراہتے ہوئے ہوش میں آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے کوٹ پشت کی طرف سے نیچے ہونے کی وجہ سے اس کا توازن درست نہ رہا تھا اس نے اٹھنے کی معمولی سی کوشش کے بعد دوبارہ بیٹھ گیا۔

”یہ۔ یہ۔ تم کون ہو۔ یہ تم نے کیا کیا ہے“ نافت نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”مسز نافت اگر تم اپنی اور اپنی سیکرٹری دونوں کی زندگی بچانا چاہتے ہو تو مادام کی رہائش گاہ کا پتہ بتا دو اور ہمارے سامنے اسے فون کر کے اس بات کو کنفرم کرا دو کہ وہ واقعی رہائش گاہ پر موجود ہے“..... جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"وہ مجھے سروس سے نکال دے گی وہ ان معاملات میں بے حد سخت ہے"..... نائفت نے تقریباً رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"اسے معلوم ہی نہیں ہو سکے گا کہ ہم نے تم سے اس کا پتہ معلوم کیا ہے یہ ہمارا وعدہ ہے"..... جولیا نے کہا۔

"وہ ریجنٹ روڈ پر واقع ریجنٹ پلازہ کی تیسری منزل پر رہتی ہیں۔ فلیٹ نمبر ایک سو اٹھارہ"..... نائفت نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ لڑنے بھڑنے والا آدمی نہیں ہے بلکہ عام سا دفتری آدمی ہے اس لئے اس وقت وہ اس طرح گھبرایا ہوا تھا جیسے اسے پھانسی پر چڑھا دیا گیا ہو۔

"اس کا فون نمبر بتاؤ"..... جولیا نے پوچھا اور اس نے فون نمبر بتا دیا۔ جولیا نے فون پیس اٹھا کر لاؤڈر کا بٹن پریس کر کے فون کو ڈائریکٹ کیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی پھر کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کیا میری بات مس کیتھی سے ہو رہی ہے"..... جولیا نے کہا۔

"یس آپ کون ہیں"..... دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"میرا نام مارگریٹ ہے اور میں نے آپ سے فوری ملاقات کرنی ہے۔ آپ کے کلب سے معلوم ہوا ہے کہ آپ اپنی رہائش گاہ پر چلی گئی ہیں۔ کیا آپ سے ملاقات ہو سکتی ہے۔ ایک اہم بزنس ڈیل

کے سلسلے میں فوری بات کرنی ہے"..... جولیا نے کہا۔

"سوری کل کلب میں ملاقات ہو سکتی ہے۔ اس وقت نہیں۔ ایم سوری"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جولیا نے رسیور رکھ دیا۔

"اسے آف کر دو"..... جولیا نے تنویر سے کہا اور تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ باہر کیپٹن شکیل اور صفدر موجود تھے۔ سیکرٹری جو کاؤنٹر کے پیچھے بیٹھی ہوئی تھی اب کاؤنٹر سے ہٹ کر علیحدہ کرسی پر بیٹھی تھی اور صفدر اس کے پاس کھڑا تھا جب کہ کیپٹن شکیل دروازے کے قریب موجود تھا۔

"اسے بھی آف کر دو اور آؤ"..... جولیا نے صفدر سے کہا اور تیزی سے بیرونی کی طرف بڑھ گئی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار انتہائی تیز رفتاری سے ریجنٹ روڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ریجنٹ روڈ تک پہنچتے پہنچتے انہیں تقریباً آدھ گھنٹہ لگ گیا۔ ریجنٹ پلازہ کی عمارت بے حد عالیشان تھی۔ انہوں نے کار پارکنگ میں روکی اور لفٹ کے ذریعے وہ تیسری منزل پر پہنچے تو فلیٹ نمبر ایک سو اٹھارہ کا دروازہ بند تھا اور باہر لاک لگا ہوا تھا البتہ سائیڈ پر کیتھی کے نام کی پلیٹ موجود تھی۔

"میرا خیال ہے وہ کال کی وجہ سے نکل گئی ہے"..... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اب اگر اسے منیجر اور اس کی سیکرٹری کی موت کی اطلاع مل گئی

تو وہ شاید ہی واپس آئے۔۔۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اندر جا کر فلیٹ کی تلاشی لینی چاہئے ہو سکتا ہے کہ کوئی ایسا کلیو مل جائے جس کے بعد اس لیتھی سے ملنے کی ضرورت ہی نہ رہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ صفدر نے بوٹ کا تسمہ نکالا اور اس کا سرا جس پر کور چڑھا ہوا تھا۔ لاک کے کی ہول میں داخل کر دیا اور چند لمحوں تک اسے ادھر ادھر گھمانے کے بعد کھٹک کی آواز سے اس نے تالا کھول دیا۔ اور پھر وہ فلیٹ کے اندر داخل ہو گئے۔ لگژری فلیٹ تھا۔ اندر داخل ہو کر انہوں نے اس کی بھرپور انداز میں تلاشی لینی شروع کر دی لیکن انتہائی باریک بینی سے تلاشی لینے کے باوجود وہ وہاں سے کوئی لیڈ نہ حاصل کر سکے جیسا وہ چاہتے تھے۔

"اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں ہے کہ اس کا یہاں انتظار کیا جائے۔ بہرحال اسے یہ تو معلوم نہ ہو سکے گا کہ ہم نے نیچ ناٹ سے یہاں کا پتہ معلوم کر لیا ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"کیا نمبر تھا مس جولیا"۔۔۔۔ اچانک کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیوں"۔۔۔۔ جولیا نے چونک کر پوچھا لیکن ساتھ ہی نمبر بتا دیا تو کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور فون پر موجود نمبر کی چٹ دیکھی تو چونک پڑا۔

"یہ تو وہ نمبر نہیں ہے"۔ کیپٹن شکیل نے کہا تو جولیا اور تنویر دونوں چونک پڑے۔

"او واقعی اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ڈاج دیا گیا تھا۔ پتہ یہ بتا دیا گیا اور نمبر کسی دوسری جگہ کا"۔ جولیا نے کہا۔

"لیکن بہرحال یہ تو لیتھی کی موجود ہے"۔ تنویر نے کہا۔

"لیتھی پراسرار عورت ہے ہو سکتا ہے کہ اس نے دو تین رہائش گاہیں رکھی ہوئی ہوں اور مخصوص دنوں میں مخصوص رہائش گاہ پر رہتی ہو۔ ناٹ سے اس نے پتہ یہ دے دیا اور نمبر دوسری رہائش گاہ کا دے دیا جس پر لیتھی موجود تھی"۔ صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ایسا ہی ہو گا۔ لیکن اب کیسے تلاش کیا جائے۔ ایک منٹ ایکس چینج سے معلوم کرتی ہوں"۔ جولیا نے کہا اور اس نے رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کر دیئے۔

"یس انکوائری پلیز"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"چیف کمشنر آفس سے بول رہی ہوں۔ انسپکٹر مارگریٹ۔ ایک نمبر نوٹ کرو اور مجھے بتاؤ کہ یہ نمبر کہاں نصب ہے"۔۔۔۔ جولیا نے رعب دار لہجے میں کہا۔

"یس میڈم فرمایئے"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو جولیا نے وہ نمبر بتا دیا جس پر اس کی لیتھی سے بات ہوئی تھی۔

"ایک منٹ ہولڈ آن کریں"۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی لائن پر خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو میڈم کیا آپ لائن پر ہیں"...... چند لمحوں بعد انکوائری آپریٹر کی دوبارہ آواز سنائی دی۔

"یس" جولیا نے کہا۔

"پتہ نوٹ کر لیں۔ رابرٹ لائن کوئین پلازہ کے فلیٹ نمبر ایٹ ایٹ تیسری منزل" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اچھی طرح کنفرم کر لیا ہے تم نے"...... جولیا نے اسی طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کس نام پر ہے یہ نمبر" جولیا نے پوچھا۔

"مس کیتھی پال" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ میرا خیال ہے یہ بتانے کی ضرورت نہیں اٹ از ٹاپ سیکرٹ"...... جولیا نے کہا۔

"نو میڈم میں سمجھتی ہوں" دوسری طرف سے کہا گیا اور جولیا نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"رابرٹ لائن تو شہر کے دوسرے کنارے پر ہے۔ ہمیں خواہ مخواہ لمبا چکر پڑا" تنویر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں بہرحال کام تو کرنا ہی ہے" جولیا نے کہا اور تنویر نے اثبات میں سرہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر کار میں بیٹھے رابرٹ لائن کی طرف بڑھتے چلے جا رہے تھے اور واقعی انہیں وہاں تک پہنچنے میں دو گھنٹے لگ گئے کیونکہ پورے شہر میں انہیں

گھومنا پڑا اور تمام راستے یک طرفہ ٹریفک کے تھے اس لئے انہیں بار بار لمبا چکر کاٹنا پڑتا تھا۔ بہرحال دو گھنٹے کے طویل اور تھکا دینے والے سفر کے بعد وہ بہرحال کوئین پلازہ پہنچ گئے۔ چند لمحوں بعد وہ لفٹ کے ذریعے تیسری منزل پر پہنچ گئے جہاں فلیٹ نمبر اٹھاسی کا دروازہ بند تھا اور یہاں بھی دروازے کے باہر کیتھی کی نیم پلیٹ موجود تھی۔ جولیا نے کال بیل بجائی جب اندر سے کوئی جواب نہ ملا تو جولیا نے دروازے کو دھکیلا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔

"ارے دروازہ تو کھلا ہوا ہے۔ کیا کیتھی یہاں بھی نہیں ہے"۔ جولیا نے چونک کر کہا اور پھر اندر داخل ہو گئی اس کے پیچھے صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر بھی اندر داخل ہو گئے۔

"ارے یہ کیا۔ یہ تو بندھی ہوئی ہے۔ اس کا منہ بھی بند ہے اور یہ بے ہوش ہے"...... جولیا نے سٹنگ روم میں داخل ہوتے ہی چونک کر کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سرہلا دیئے۔

"اس کے منہ سے کپڑا نکال کر اسے ہوش میں لے آؤ لیکن ابھی اسے کھولو نہیں۔ یہ کوئی خاص ہی چکر لگتا ہے"...... جولیا نے کہا تو تنویر آگے بڑھا اور اس نے کپڑا کیتھی کے منہ سے کھینچ کر نکال لیا اور پھر اس کا منہ اور ناک دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو تنویر نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر واپس اپنے ساتھیوں کے ساتھ کرسی پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کیتھی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور

اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے بندھی ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گئی۔

"تمہیں کس نے بے ہوش کر کے باندھا اور پھر تمہارے منہ میں کپڑا بھی ٹھونس دیا گیا تھا" جولیا نے کہا تو کیتھی نے چونک کر جولیا اور اس کے ساتھیوں کی طرف دیکھا۔

"تم۔ تم کون ہو" کیتھی نے کہا۔

"میرا نام مارگریٹ ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ میں نے تمہیں فون کیا تھا لیکن تم نے ملاقات سے انکار کر دیا۔ تمہارے مینیجر نالف(?) نے ہمیں تمہارا دوسرا پتہ دے دیا جب کہ فون نمبر اس فلیٹ کا دے دیا۔ وہاں تم نہیں ملیں تو ہم نے ایکس چینج کو فون نمبر بتا کر یہاں کا پتہ پوچھا اور اس طرح ہم یہاں آ گئے لیکن دروازہ کھلا ہوا تھا اور تم بے ہوشی کے عالم میں بندھی ہوئی تھیں اور تمہارے منہ میں یہ کپڑا ٹھونسا گیا تھا" جولیا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم میری رسیاں کھول دو پلیز" کیتھی نے کہا۔

"سوری کیتھی فی الحال ایسا ممکن نہیں ہے اب جب تک تم ہمارے سوالوں کے درست جواب نہیں دو گی تمہیں کھولا نہیں جائے گا" جولیا نے کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتی ہو۔ تم نے تو کہا تھا کہ بزنس ڈیل ہے" کیتھی نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تم نے کس کے کہنے پر گریفانیڈ(?) کالونی پر میزائلوں کی بارش

کرائی تھی" جولیا نے کہا تو کیتھی بے اختیار چونک پڑی۔

"اوہ۔ اوہ تم۔ تم کہیں عمران کے ساتھی تو نہیں ہو" کیتھی نے کہا تو جولیا کے ساتھ ساتھ اس کے باقی ساتھی بھی کیتھی کے منہ سے عمران کا نام سن کر بے اختیار چونک پڑے تھے۔

"کیا تم عمران کو جانتی ہو" جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کاش میں نہ جانتی ہوتی تو وہ میرا یہ حال کر کے نہ جا سکتا تھا" کیتھی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو جولیا اور اس کے ساتھیوں کے چہرے پر مزید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"عمران یہاں آیا تھا اس نے تمہیں باندھا ہے کیوں" جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔

"کیا تم عمران سے الگ رہ کر کام کر رہے ہو" کیتھی نے بجائے جواب دینے کے الٹا سوال کر دیا۔

"ہاں" جولیا نے جواب دیا تو کیتھی نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"پھر اس نے یہ حرکت کیوں کی حالانکہ میں نے اس کا کام کر دیا تھا میں نے اس کی بات ڈاکٹر ناسرٹ سے کرا دی تھی" کیتھی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کون ڈاکٹر ناسرٹ" جولیا نے پوچھا۔

"سنو تم مجھے کھول دو اگر تم واقعی عمران کے ساتھی ہو تو میں

تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گی"۔ کیتھی نے کہا۔

"میں نے کہا ہے کہ پہلے میرے سوالوں کے جواب دو۔ اور یہ بھی سن لو کہ یہ عمران تھا جس نے تمہیں صرف بے ہوش کرنے اور باندھنے پر اکتفا کیا ہے ہم اس قسم کے تکلفات کے قائل نہیں ہیں۔ ہم دل میں گولی اتار دینے کو اس بکھیڑے سے زیادہ آسان سمجھتے ہیں"۔ جولیا نے کہا۔

"تم کیا پوچھنا چاہتی ہو"۔ کیتھی نے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم عمران کو کیسے جانتی ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"میں ایکریمیا کی ایجنسی ریڈ سرکل میں کام کرتی رہی ہوں اور اس سلسلے میں اس کے ساتھ کئی بار ٹکراؤ بھی ہو چکا ہے میں اس کے لئے جذباتی ہو گئی تھی۔ عمران نے بھی حوصلہ افزائی کی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے میرے جذباتی پن سے فائدہ اٹھا کر مجھ سے وہ راز معلوم کر لئے جس سے اس کا تو مشن کامیاب ہو گیا لیکن ریڈ سرکل کو شکست ہو گئی اور اس کا ایک اہم پراجیکٹ تباہ ہو گیا۔ ریڈ سرکل کے چیف نے میری سابقہ خدمات کے پیش نظر مجھے موت کی سزا تو نہ دی لیکن مجھے ریڈ سرکل سے ہی نکال دیا اور ساتھ ہی ایکریمیا چھوڑنے کا بھی حکم دے دیا اور میں ایکریمیا سے یہاں آ گئی لیکن میں نے عہد کر لیا کہ میں جب بھی موقع ملا عمران سے اس کا انتقام ضرور لوں گی۔ اس نے مجھے دھوکہ دیا تھا۔ میں نے یہاں نفری کا ایک نیٹ ورک قائم کیا ہوا ہے اور اس کے لئے مجھے اعلیٰ سطح پر تعلقات رکھنے

پڑتے ہیں۔ پروفائل سروس کے چیف کرنل گریفن بھی ان میں شامل ہے۔ پھر کرنل گریفن نے مجھ سے رابطہ کیا۔ اس نے مجھے کہا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت یہاں موجود ہے لیکن ٹریس نہیں ہو رہا۔ میں اسے ٹریس کراؤں۔ چنانچہ میں نے اس سے بھاری معاوضہ وصول کیا اور ٹریس کر لیا کہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت گریفائیڈ کالونی کی ایک کوٹھی میں ہے جس پر کرنل گریفن نے پروفائل سروس کے ایکشن گروپ کو کال کیا اور اس کوٹھی کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ وہاں سے لاشوں کے ٹکڑے ملے جن کا اس نے باقاعدہ میڈیکل بورڈ کے ذریعے سکریننگ کرائی تو معلوم ہوا کہ یہ ایشیائی مردوں کے جسموں کے ٹکڑے ہیں۔ چنانچہ یہ کنفرم ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی مارے جا چکے ہیں۔ اس نے مجھے فون کر کے بتایا۔ میں اس وقت کلب میں تھی۔ عمران کی موت کا سن کر میری طبیعت خراب ہو گئی کیونکہ بہرحال میں اسے پسند کرتی تھی۔ چنانچہ میں یہاں آ گئی۔ پھر تمہارا فون آیا لیکن میں نے ملاقات سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد عمران خود آ گیا میں اسے دیکھ کر بے حد حیران ہوئی کیونکہ وہ زندہ تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ اور اس کے ساتھی گریفائیڈ کالونی کے اے بلاک میں تھے جب کہ میں نے بی بلاک کی کوٹھی ٹریس کی تھی اور وہی تباہ ہوئی۔ میں نے اس کی بات پر یقین کر لیا۔ عمران نے مجھے کہا کہ وہ اپنے ساتھیوں سے علیحدہ ہے اور اس مشن پر کام نہیں کر رہا۔ وہ صرف لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر ناسنز

سے ایک سائنسی پرابلم پر بات کرنا چاہتا ہے۔ میرے ڈاکٹر ناصر سے بھی بڑے گہرے مراسم ہیں چنانچہ میں نے ڈاکٹر ناصر کو فون کیا اور عمران کی اس سے بات کرائی۔ عمران نے اپنا نام جیکب بتایا تھا اس لئے میں نے بھی بطور جیکب اس کا تعارف کرایا۔ عمران اور ڈاکٹر ناصر کے درمیان سائنسی باتیں ہوتی رہیں۔ یہ باتیں ایسی تھیں کہ ڈاکٹر ناصر فوراً ہی عمران سے ملاقات پر آمادہ ہو گیا۔ اس نے اسے ایک فون نمبر دیا کہ اس نمبر پر بات کر کے وہ کوڈ دہرائے گا تو اسے ڈاکٹر ناصر تک پہنچا دیا جائے گا۔ عمران نے میرا شکریہ ادا کیا۔ میں اسے دروازے تک چھوڑنے جانے ہی لگی تھی کہ اس نے میری کنپٹی پر ضرب لگا دی اور میں بے ہوش ہو گئی اور اب تمہارے سامنے مجھے ہوش آیا ہے"۔۔۔۔ کیتھی نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا عمران ڈاکٹر ناصر کے پاس پہنچ گیا ہو گا"۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ وہ یہ بات سمجھ گئی تھی کہ عمران اپنے طور پر کام کر رہا ہے اور ایک بار پھر وہ ان سے پہلے لیبارٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

"یہ تو مجھے معلوم نہیں ہے"۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"تم فون کر کے ڈاکٹر ناصر سے بات کرو اور اس سے پوچھو"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ تم نمبر ملاؤ میں پوچھ لیتی ہوں"۔۔۔ کیتھی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک نمبر بتا دیا۔

"اس بار اگر ایسا ہوا کہ دوبارہ فون کی وجہ سے ڈاکٹر ناصر چونک پڑے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"کیوں چونکنے کی وجہ"۔۔۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور کیتھی کا بتایا ہوا نمبر پریس کر کے اس نے خود اٹھ کر رسیور کیتھی کے کان سے لگا دیا جبکہ صفدر نے لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ناصر سے بات کرائیں۔ کیتھی بول رہی ہوں"۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ڈاکٹر ناصر بول رہا ہوں۔ اب کیا بات ہے"۔۔۔ ڈاکٹر ناصر کی جھلائی ہوئی آواز سنائی دی۔

"جیکب آپ تک پہنچ گیا ہے یا نہیں"۔۔۔ کیتھی نے پوچھا۔

"جیکب۔ نہیں ابھی تو وہ راستے میں ہو گا۔ مجھ تک پہنچنا آسان تو نہیں ہے۔ کیوں کیا بات ہے"۔۔۔ ڈاکٹر ناصر نے کہا۔

"کوئی بات نہیں ڈاکٹر ناصر میں نے تو ایسے ہی پوچھا تھا۔ جیکب بے حد ذہین آدمی ہے تیز ذہانت کا مالک۔ آپ نے اس سے بات کرتے ہوئے خود محسوس کر لیا ہو گا اس لئے پیز اس کا کام پورا کر دیں یہ میری خصوصی درخواست ہے"۔۔۔ کیتھی نے کہا۔

"ٹھیک ہے اور کچھ"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تھینک یو۔۔۔" کیتھی نے کہا اور جولیا نے رسیور اس کے کان سے ہٹا کر واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

"اب تو مجھے کھول دو۔۔۔۔" کیتھی نے کہا۔

"دیکھو کیتھی بات دراصل یہ ہے کہ ہم عمران سے علیحدہ کام کر رہے ہیں اس لئے اگر تم ہمارے ساتھ تعاون کرو کہ کسی طرح ہمیں اس لیبارٹری کے اندر پہنچا دو تو تمہیں رہا کیا جا سکتا ہے اور زندہ بھی چھوڑا جا سکتا ہے"۔۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مس مارگریٹ میں بھی طویل عرصے تک فیلڈ میں کام کر چکی ہوں اس لئے میں تمہاری پوزیشن کو سمجھتی ہوں لیکن تم بھی میری پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ سکتی ہو۔ ڈاکٹر ناسر سے فون پر بات ہو جانا اور بات ہے۔ لیکن ان حالات میں کسی کو اس کی لیبارٹری تک پہنچانا اور بات ہے۔ ویسے بھی مجھے قطعاً یہ معلوم نہیں تھا کہ یہ لیبارٹری نیوزر کے علاقے میں ہے۔ ڈاکٹر ناسر میرے کلب آتا رہتا ہے عیاش فطرت آدمی ہے اس لئے تعلقات اس سے قائم ہو گئے۔ عمران کو بھی اس نے خود کال کیا ہے ورنہ عمران بھی وہاں تک نہ پہنچ سکتا اور اب بھی کوئی پتہ نہیں کہ عمران وہاں تک پہنچتا بھی ہے یا نہیں"۔ کیتھی نے کہا تو جولیا بے اختیار چونک پڑی۔

"یہ بات تم نے پہلی بار کی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے ڈاکٹر ناسر کو کوئی خاص اشارہ کر دیا ہے"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا۔

"مجھے پہلے ہی شک پڑا تھا اس نے خواہ مخواہ اس کی ذہانت کی باتیں کی ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نے جان بوجھ کر ڈاکٹر ناسر کو ہوشیار کر دیا ہے"۔۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سب تمہارا وہم ہے۔ مجھے کیا ضرورت تھی اسے ہوشیار کرنے کی۔ اگر ایسی بات تھی تو میں عمران کی ڈاکٹر ناسر سے بات ہی کیوں کراتی۔ باقی رہی اس کی ذہانت کی تعریف تو یہ بات ڈاکٹر ناسر نے بھی تسلیم کی تھی اور شاید اسی ذہانت کے سلسلے میں ہی اس نے ان حالات میں بھی عمران کو لیبارٹری میں کال کر لیا"۔ کیتھی نے کہا۔

"وہ کس طرح وہاں پہنچے گا"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ڈاکٹر ناسر نے اسے کوئی نمبر بتایا اس نے میرے سامنے وہ نمبر ڈائل نہیں کیا میری بے ہوشی کے بعد کیا ہو تو مجھے نہیں معلوم۔ ڈاکٹر ناسر نے اسے کہا تھا کہ اس نمبر پر فون کر کے وہ کوڈ دوہرائے جو اسے ڈاکٹر ناسر نے بتایا تھا تو اسے ایک پتہ دیا جائے گا اور عمران وہاں پہنچ کر یہی کوڈ دوہرائے گا تو اسے لیبارٹری پہنچا دیا جائے گا"۔۔۔۔ کیتھی نے جواب دیا اور جولیا اس کے لہجے سے ہی سمجھ گئی کہ وہ سچ بول رہی ہے۔

"دیکھو کیتھی ہم نے بہرحال اپنا مشن مکمل کرنا ہے۔ عمران کا یہ مشن نہیں ہے وہ وہاں سائنسی پرابلم ہی حل کرنے گیا ہو گا اور سائنسی پرابلم حل کر کے واپس آ جائے گا۔ تم اگر خود کچھ نہیں کر

سکتیں تو ہمیں کوئی حرج نہیں" جولیا نے کہا۔

"تم لیبارٹری تباہ کرنا چاہتی ہو تو ایسا ہونا ناممکن ہے کیونکہ اس علاقے کا اب کنٹرول جنرل البرٹا ہے اور میں جانتی ہوں کہ وہ کس قدر تیز آدمی ہے اور یہ تم لوگوں نے اسے احمق بنایا ہے اس لئے وہ تو چوٹ کھایا ہوا سانپ ہے" کیتھی نے کہا۔

"مس کیتھی ڈیفنس سیکرٹری سے تمہارے تعلقات کیسے ہیں" اچانک صفدر نے پوچھا تو کیتھی بے اختیار چونک پڑی۔

"ڈیفنس سیکرٹری پال براؤن سے میری صرف ملاقات ہے اور وہ بہت بڑا عہدہ ہے۔ ظاہر ہے اس سے زیادہ مراسم ہو ہی نہیں سکتے" کیتھی نے کہا۔

"کیا وہ تمہارے کلب میں آتا رہتا ہے" جولیا نے پوچھا۔

"ہاں سال میں ایک دو بار" کیتھی نے جواب دیا۔

"کیا تم اسے فون کر کے اس سے ہماری ملاقات کرا سکتی ہو" جولیا نے کہا۔

"نہیں مس مارگریٹ آپ جو کچھ سوچ رہی ہیں ایسا ہونا ناممکن ہے۔ ایسے لوگ انتہائی بہت ہوشیار ہوتے ہیں اور آسانی سے قابو میں نہیں آتے" کیتھی نے کہا۔

"اس کی رہائش گاہ کہاں ہے" جولیا نے پوچھا۔

"ہائی امیرز کالونی میں اور کہاں ہو سکتی ہے" کیتھی نے جواب دیا۔

"تمہیں اس کا فون نمبر معلوم ہے" جولیا نے پوچھا۔

"نہیں لیکن انکوائری سے معلوم کیا جا سکتا ہے" کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ تم سے ملاقات پر آمادہ ہو جائے گا" جولیا نے پوچھا۔

"جو تم سوچ رہی ہو ایسا نہیں ہو سکتا۔ ڈیفنس سیکرٹری بہت بڑا عہدہ ہے وہ ایک لحاظ سے اپنے ملک میں فوج کا انتظامی سربراہ ہوتا ہے اور موجودہ حالات میں تو وہ ویسے بھی محتاط ہو گا اس لئے وہ مجھ سے تو کیا شاید اپنے سے بڑے عہدے داروں کے علاوہ کسی سے ملاقات نہ کرے" کیتھی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتی" جولیا نے قدرے سرد لہجے میں کہا۔

"میں کیا کر سکتی ہوں جو کچھ میں کر سکتی تھی وہ میں نے کر دیا" کیتھی نے بھی منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اوکے ....." جولیا نے کہا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"ایک منٹ مس کیتھی۔ کرنل گریفن سے تمہارے انتہائی قریبی تعلقات ہیں تم کرنل گریفن کو یہاں بلواؤ" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"سوری۔ وہ میرے کہنے پر نہیں آئے گا" کیتھی نے جواب دیا۔

"دیکھو کیتھی ہم اس لئے تمہارا لحاظ کر رہے ہیں کہ تمہارا تعلق

فیلڈ سے رہا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ تم ہمیں اس طرح کے جواب دینا شروع کر دو۔ بولو کرنل گریفن کو یہاں بلواتی ہو یا نہیں"...... جولیا نے یکلخت پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

"وہ ایک سرکاری ایجنسی کا چیف ہے وہ کیوں میری کال پر بھاگا آئے گا۔ میں نے اس کا کام کیا ہے تو اس سے بھرپور معاوضہ بھی لیا ہے"...... کیتھی نے جواب دیا۔

"وہ اس وقت کہاں مل سکے گا"...... صفدر نے پوچھا۔

"مجھے صرف اس کے آفس کا فون نمبر معلوم ہے۔ وہ کہاں ہے اور کہاں نہیں یہ مجھے معلوم نہیں ہے"...... کیتھی نے جواب دیا۔

"تم مخبری کا نیٹ ورک بھی چلاتی ہو اور یہ اس قدر منظم اور وسیع نیٹ ورک ہے کہ سرکاری تنظیم اس معاملے میں تمہاری خدمات حاصل کرتی ہے اور تم کرنل گریفن کے بارے میں کچھ نہیں جانتیں۔ ہونہہ۔ تم نے ہماری نرمی سے اب ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کر دیا ہے"...... جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"وہ بھی ہائی آفیسرز کالونی میں رہتا ہے"...... کیتھی نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ شاید جولیا کی بات نے اسے لاجواب کر دیا تھا۔

"کونسی نمبر بتاؤ"...... جولیا نے پوچھا۔

"چالیس بی بلاک"...... کیتھی نے جواب دیا۔

"آفس اور رہائش گاہ کا فون نمبر بتاؤ"...... جولیا نے پوچھا۔

"مجھے صرف آفس کا فون نمبر معلوم ہے لیکن یہ خفیہ نمبر ہے"...... کیتھی نے کہا۔

"بتاؤ"...... جولیا نے کہا تو کیتھی نے ایک فون نمبر بتا دیا۔

"مس مارگریٹ یہ آپ نے کیا انٹرویو کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ خواہ مخواہ کی باتوں میں وقت ضائع کر رہی ہو۔ یہ کیتھی اس لئے معاملے کو لٹکا رہی ہے کہ شاید اس کا کوئی آدمی آ جائے۔ ہمیں آگے بڑھنا چاہئے"...... تنویر نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آگے بڑھنے کے لئے ہی تو بات چیت ہو رہی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"آپ گریفن کو یہاں بلوانا چاہتی ہیں حالانکہ یہ غلط ہے۔ اس کیتھی نے لامحالہ اسے بھی کوئی نہ کوئی اشارہ کر دینا ہے۔ ہمیں خود گریفن کے پاس چلنا چاہئے"...... تنویر نے جواب دیا۔

"یہ ٹھیک کہہ رہا ہے مس مارگریٹ"...... صفدر نے تنویر کا نام لئے بغیر اس کی بات کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ ٹھیک ہے۔ اسے آف کر دو"...... جولیا نے کیتھی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر آ گئی۔ اسے اپنے عقب میں کیتھی کی چیخ کی آواز سنائی دی لیکن اس نے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب کار میں بیٹھے اس پلازہ سے باہر آ چکے تھے۔

"کرنل گریفن کی بجائے ہمیں اس ڈیفنس سیکرٹری کو کور کرنا

چاہئے۔ اس کے ذریعے ہم آسانی سے لیبارٹری کو تباہ کر سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"ٹھیک ہے"..... جولیا نے کہا۔ تنویر کار چلانے میں مصروف تھا۔ اس کی منزل اب بائی آفیسر کالونی تھی۔ کالونی کے گرد باقاعدہ چار دیواری تھی اور باقاعدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی تھی۔

"آپ یہیں ٹھہریں میں بات کرتی ہوں"..... جولیا نے کار رکاوٹ کے قریب رکتے ہی کہا اور دروازہ کھول کر نیچے اتر آئی۔

"میں بھی آپ کے ساتھ چلتا ہوں"..... صفدر نے کہا اور وہ بھی دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے اس کمرے کی طرف بڑھ گئے جس پر چیک پوسٹ کا باقاعدہ بورڈ لگا ہوا تھا۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا جس میں دو میزیں تھیں اور دونوں میزوں کے پیچھے دو ادھیڑ عمر آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔

"میرا نام مارگریٹ ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں جیکب۔ ہم دونوں کا تعلق ڈیلی نیوز سے ہے اور ہم نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے ملاقات کرنی ہے"..... جولیا نے ایک آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا آپ کی ملاقات طے ہے"..... ادھیڑ عمر نے ایک رجسٹر جولیا کے سامنے کرتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں"..... جولیا نے کہا اور ایک خانے میں مارگریٹ کے نام کے دستخط کر دیئے۔

"آپ کے ساتھ کتنے ساتھی ہیں اور کار کا نمبر کیا ہے"..... ادھیڑ عمر نے رجسٹر اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا تو جولیا نے بتا دیا تو ادھیڑ عمر نے اندراجات کئے اور پھر ایک کارڈ پر مہر لگا کر جولیا کی طرف بڑھا دیا۔

"تھینک یو"..... جولیا نے کہا اور کارڈ لے کر وہ خاموشی سے باہر آ گئے۔

"رسمی کام ہو رہا ہے"..... صفدر نے کار کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے یہاں نہ کوئی لیبارٹری ہے اور نہ چھاؤنی۔ صرف پروٹوکول کے تحت چیک پوسٹ ہے"..... جولیا نے کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھتے ہوئے کہا۔ صفدر بھی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا اس لئے راؤ بنا لیا گیا اور تنویر نے کار آگے بڑھا دی لیکن تھوڑا آگے جاتے ہی ایک اور رکاوٹ آ گئی لیکن یہاں صرف چار مسلح افراد موجود تھے۔ جولیا نے انہیں کارڈ دکھایا تو انہوں نے رکاوٹ ہٹا دی اور تنویر کار آگے لے گیا۔ انہیں معلوم تھا کہ چیف سیکرٹری سپیشل بلاک میں رہتا ہو گا اس لئے کار کا رخ سپیشل بلاک کی طرف ہی کر دیا گیا۔ اندر باقاعدہ بورڈ نصب تھا جس میں باقاعدہ بلاکوں اور سڑکوں کی نشاندہی کی گئی تھی اس لئے انہیں کسی سے پوچھنے کی ضرورت محسوس نہ ہوئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے ایک عظیم الشان کوٹھی کے گیٹ پر ڈیفنس سیکرٹری کی نیم پلیٹ چیک کر لی۔ نام پال براؤن لکھا ہوا تھا۔ تنویر نے کار گیٹ کے سامنے روک دی اور

پھر وہ چاروں نیچے اتر آئے۔ تنویر نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے چھوٹا پھاٹک کھلا اور ایک مسلح دربان باہر آگیا۔

"گیٹ کھولو ہمارا تعلق اخبار سے ہے اور ہماری سیکرٹری صاحب سے ملاقات طے ہے"...... جولیا نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس میڈم"...... دربان نے کہا اور واپس مڑ گیا تو وہ چاروں واپس کار میں بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا اور تنویر کار اندر لے گیا۔ وسیع و عریض پورچ میں دو کاریں پہلے سے موجود تھیں۔ وہاں موجود ایک ملازم نے ان کی رہنمائی ڈرائنگ روم کی طرف کی اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ڈیفنس سیکرٹری صاحب اندر داخل ہوئے۔ ان کے چہرے پر حیرت تھی۔

"آپ لوگ کون ہیں اور کیسے یہاں آگئے ہیں۔ میری تو کسی اخبار والے سے کوئی ملاقات طے نہیں ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"طے نہیں تھی تو کوئی بات نہیں۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب اب تو ہو گئی ہے ملاقات"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا آپ کو چیک پوسٹ پر روکا نہیں گیا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"روکا گیا تھا لیکن ہم نے انہیں بتایا کہ ملاقات طے ہے تو انہوں نے ہمیں داخلے کا کارڈ دے دیا"...... جولیا نے جواب دیا۔

"لیکن سوری میرے پاس وقت نہیں ہے۔ آپ جا سکتے ہیں"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک منٹ"...... جولیا نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری مڑا۔

"میں نے سوری کہہ دیا ہے اور اتنا کافی ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے اور زیادہ غصیلے لہجے میں کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر صوفے پر گرا اور پھر رول ہو کر نیچے فرش پر جا گرا۔ جولیا کا بازو بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور ڈیفنس سیکرٹری کی کنپٹی پر بھرپور ضرب لگی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ اٹھتا پاس کھڑے صفدر نے لات گھمائی اور دوسری ضرب کھا کر ڈیفنس سیکرٹری کے حلق سے ایک چیخ نکلی اور وہ ساکت ہو گیا۔

"اب تو باہر موجود لوگوں کا خاتمہ کرنا پڑے گا"...... تنویر نے کہا۔

"ہاں اب اس کے سوا اور کوئی چارہ نہیں ہے"...... جولیا نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے پیچھے صفدر اور کیپٹن شکیل بھی باہر چلے گئے تو جولیا نے ڈیفنس سیکرٹری کو گھسیٹ کر صوفے پر ڈالا اور پھر اس کا کوٹ اس کے عقب میں کر دیا اس کے بعد اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگے تو جولیا نے ہاتھ ہٹا لئے اور پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی البتہ اس نے جیکٹ کی جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ڈیفنس

سیکرٹری نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور آنکھیں کھلتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن کوٹ پشت کی طرف سے خاصا نیچے ہونے کی وجہ سے اس کا توازن برقرار نہ رہا اس لئے وہ اٹھ نہ سکا اور پھر دھڑام سے صوفے پر بیٹھ گیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ کیا کیا ہے تم نے"..... ڈیفنس سیکرٹری نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ابھی خاموش بیٹھے رہو ورنہ گولی مار دوں گی"..... جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے تھوڑی دیر بعد صفدر اندر داخل ہوا۔

"باہر چھ افراد تھے۔ عورتیں اور بچے نہیں تھے۔ چھ کے چھ ختم کر دیئے گئے ہیں کیونکہ یہ سب مسلح تھے"..... صفدر نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کس کو ختم کر دیا ہے تم نے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے چونک کر کہا۔

"تمہارے مسلح ملازموں کو اب اس وسیع و عریض کوٹھی میں تمہاری چیخیں سننے والا بھی کوئی نہیں ہے"۔ جولیا نے سرد لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ یہ۔ یہ تم نے کیا کیا کون ہو تم۔ کون ہو"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے بری طرح خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ہوائیاں اڑنے لگی تھیں۔

"باہر کا خیال رکھو میں اس سے انٹرویو کرتی ہوں"..... جولیا نے کہا اور کرسی پر بیٹھ گئی۔

"میں نے کہہ دیا ہے آپ بے فکر ہو کر کام کریں"..... صفدر نے جواب دیا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"سنو پال براؤن تم ڈیفنس سیکرٹری ہو اور ہم نے ریڈ لیب میں داخل ہونا ہے۔ بولو کیا تم تعاون کرتے ہو یا تمہیں ہلاک کر دیا جائے"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیل سی گئی تھیں۔

"ریڈ۔ ریڈ لیب میں داخل ہونا ہے۔ مگر کیوں۔ کون ہو تم پہلے بتاؤ تو سہی"..... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"تمہیں سوال کرنے کی اجازت نہیں ہے صرف ہاں یا نہ میں جواب دو۔ تمہارے آٹھ ملازم ہلاک ہو چکے ہیں نویں لاش تمہاری گرے گی۔ بولو"..... جولیا کا لہجہ اور زیادہ سرد ہو گیا۔

"میں کیا تعاون کر سکتا ہوں۔ وہاں تو کوئی اجنبی آدمی داخل ہی نہیں ہو سکتا۔ ڈاکٹر ناسز اس معاملے میں بے حد سخت ہیں۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے ان کا فون آیا تھا کہ انہوں نے ایک آدمی کو گرفتار کر لیا ہے جو سائنس دان کے روپ میں لیبارٹری میں داخل ہونا چاہتا تھا۔ اس کا میک اپ صاف کیا گیا تو وہ ایشیائی نکلا حالانکہ ایشیائی گروپ تو پہلے ہی مارا جا چکا ہے۔ پھر یہ ایشیائی نجانے کون ہے اور اب تم مقامی افراد۔ اوہ۔ اوہ کہیں تم بھی میک اپ میں تو نہیں

ہو۔ کون ہو تم"...... ڈیفنس سیکرٹری نے بات کرتے ہوئے چونک کر کہا جیسے اسے اچانک میک اپ کا خیال آگیا ہو۔

"ڈاکٹر ناسٹر نے فون پر کس کی گرفتاری کا کہا ہے اور کیا ہوا ہے"...... جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے تیز لہجے میں کہا۔

"ایشیائی آدمی جو سائنس دان کے روپ میں وہاں پہنچ گیا تھا"...... ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا۔

"پھر کیا ہوا اس کا"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں نے ڈاکٹر ناسٹر کو کہا کہ وہ اسے ہلاک کر دے لیکن اس نے انکار کر دیا کیونکہ اس کا کہنا تھا کہ وہ اور اس کے ساتھی سائنس دان ہیں اس لئے کسی کو ہلاک نہیں کر سکتے اس پر میں نے اسے کہا کہ میں اسے منگوانے کا بندوبست کرتا ہوں۔ ابھی میں نے رسیور رکھا ہی تھا کہ تمہاری آمد کی اطلاع مل گئی"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"تم کیا انتظامات کرنے اسے بلوانے کا"...... جولیا نے پوچھا۔

"میں جنرل اڈگر کو حکم دیتا۔ ڈاکٹر ناسٹر اس ایشیائی کو لیبارٹری سے باہر بھجوا دیتے اور جنرل اڈگر کے فوجی اسے وہاں پک کر لیتے اور کیا ہو سکتا ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ہم اس ایشیائی کو واپس لانے کے لئے یہاں آئے ہیں ہمیں وہ زندہ چاہئے تم ایسا کرو کہ جنرل اڈگر کو کال کر کے اسے حکم دو کہ وہ

ہمارے ساتھ لیبارٹری میں جا کر اس ایشیائی کو ہمارے حوالے کرے اور پھر ہمیں واپس بھجوا دے"...... جولیا نے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم اس ایشیائی کے ساتھی ہو۔ کیا تم بھی ایشیائی ہو"...... ڈیفنس سیکرٹری نے حیران ہو کر کہا۔

"نہیں ہمارا تعلق ایک اور ملک سے ہے اور وہ بھی ایشیائی نہیں ہے اس نے ڈبل میک اپ کر رکھا ہے کیونکہ ہمیں معلوم ہوا تھا کہ ایشیائی ٹیم بھی اس لیبارٹری کے خلاف کام کر رہی ہے اس لئے ہم نے ڈبل میک اپ کیا تھا تاکہ اگر کوئی پکڑا جائے تو اسے بھی ایشیائی ہی سمجھا جائے"...... جولیا نے جواب دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے لیکن تم لیبارٹری کے خلاف کیوں کام کر رہے ہو۔ کس ملک سے تمہارا تعلق ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے چونک کر کہا۔

"ہمارا مشن لیبارٹری کے خلاف نہیں ہے اور نہ ہی ہمیں اس بات سے کوئی دلچسپی ہے کہ لیبارٹری میں کیا ہو رہا ہے یا نہیں۔ ہمارا مشن ڈاکٹر ناسٹر سے متعلق ہے۔ ایک اہم سائنسی پرابلم کے سلسلے میں ہمیں ڈاکٹر ناسٹر کی راہنمائی چاہئے تھی۔ چنانچہ ہم نے فیصلہ کیا تھا کہ ڈاکٹر ناسٹر کو اغوا کر لیا جائے لیکن ہمارے ساتھی نے ایک عورت کیتھی کے نام پر ڈاکٹر ناسٹر سے فون پر بات کی اور سائنسی پرابلم بتایا تو ڈاکٹر ناسٹر نے اسے خود لیبارٹری میں کال کر لیا لیکن شاید وہاں اس کا میک اپ چیک ہوا تو ایشیائی میک اپ کی وجہ سے

وہ خوفزدہ ہو گئے ہمیں اس کی اطلاع مل گئی تھی اس لئے ہم یہاں آ گئے تاکہ اپنے ساتھی کو بچایا جا سکے"..... جولیا نے بڑے خوبصورت انداز میں کہانی بناتے ہوئے کہا۔ صفدر کی نظروں میں بھی جولیا کے لئے تحسین کے تاثرات موجود تھے۔

"ٹھیک ہے میں اسے یہاں منگوا لیتا ہوں پھر تم اسے ساتھ لے جانا۔ اگر یہی بات تھی تو تم پہلے بتا دیتے۔ تم نے میرے ملازموں کو ہلاک کر دیا"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"سوری ڈیفنس سیکرٹری صاحب ہمارا وہ آدمی تمہارے اور تمہارے ملازموں سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے اس لئے اب تم نے ہمارے ساتھ جانا ہے اور اب اگر تم اپنی زندگی چاہتے ہو تو تم نے ہمارے ساتھی کو صحیح سلامت ہمارے حوالے بھی کرنا ہے اور پھر ہم نے واپس بھی آنا ہے۔ تم فوجی ہیلی کاپٹر یہیں منگواؤ گے اور پھر یہیں سے ہیلی کاپٹر پر وہاں جاؤ گے اور پھر واپس آؤ گے ورنہ یہ کام ہم خود کر لیں گے لیکن تمہیں ہلاک کر کے"..... جولیا نے کہا۔

"کیا تم لیبارٹری کے اندر جانا چاہتے ہو"..... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"نہیں۔ اندر جا کر ہم نے کیا کرنا ہے لیکن ہم اپنے ساتھی کو وہیں لیبارٹری کے باہر خود اپنی تحویل میں لینا چاہتے ہیں"..... جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہو جائے گا یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے"۔

ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا۔

"فون یہاں لے آؤ"..... جولیا نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور ڈرائنگ روم سے باہر چلا گیا۔

"تمہارا تعلق کس ملک سے ہے"..... ڈیفنس سیکرٹری نے پوچھا۔

"کارمن سے"..... جولیا نے جواب دیا تو ڈیفنس سیکرٹری نے بڑے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ کارمن کا سن کر نہ صرف اس کے چہرے بلکہ اس کی آنکھوں میں بھی اطمینان کی جھلکیاں نمایاں ہو گئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد صفدر کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"اسے اس کے سامنے رکھ دو"..... جولیا نے کہا تو صفدر نے ڈیفنس سیکرٹری صاحب کے سامنے میز پر فون پیس رکھ دیا۔

"سنو اگر تم ہم سے تعاون کرو گے تو زندہ رہ جاؤ گے ورنہ ہم تو بہرحال تربیت یافتہ لوگ ہیں اور ہم ہمیشہ مرنے کے لئے تیار رہتے ہیں لیکن تم پلک جھپکنے میں لاش میں تبدیل ہو جاؤ گے اور اتنی بات تو تم جیسا عہدے دار سمجھ سکتا ہے کہ تمہارے مرنے کے بعد نہ تمہیں یہ عہدہ کوئی فائدہ دے سکے گا اور نہ تم دنیا کی رنگینیوں سے لطف اندوز ہو سکو گے اور ہمارے لئے کسی انسان کو مارنا مکھی مارنے سے زیادہ آسان ثابت ہوتا ہے"..... جولیا نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو جب تم لیبارٹری میں داخل ہی نہیں ہونا چاہتے

اور صرف اپنے ساتھی کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو مجھے کیا ضرورت ہے کہ میں خواہ مخواہ اپنے آپ کو موت کے حوالے کر دوں۔ ویسے بھی وہ پاکیشیائی ٹیم ختم ہو چکی ہے اس لئے تو میں ایشیائی کا سن کر بے حد حیران ہوا تھا"..... ڈیفنس سیکرٹری نے جواب دیا۔

"جیب اس کا کوٹ ٹھیک کر دو۔ لیکن خیال رکھنا اگر یہ ذرا سی بھی غلط حرکت کرے تو گولی سے اڑا دینا"..... جولیا نے کہا۔

"یس میڈم"..... صفدر نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ڈیفنس سیکرٹری کا کوٹ اوپر کر دیا۔

"شکریہ۔ تم فکر مت کرو میں کوئی غلط حرکت نہیں کروں گا"..... ڈیفنس سیکرٹری نے سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر میز پر پڑا ہوا فون پیس اٹھا لیا جبکہ صفدر نے جیب سے ریوالور نکال کر ہاتھ میں پکڑ لیا تھا۔

"اس کے لاؤڈر کا بٹن آن کر دو"..... جولیا نے کہا تو اس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے لاؤڈر کا بٹن پریس کر دیا اور پھر تیزی سے بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"..... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"میں اپنی رہائش گاہ سے بول رہا ہوں۔ جنرل اڈگر سے میری فون پر بات کراؤ فوراً"..... ڈیفنس سیکرٹری نے تیز اور تحکمانہ لہجے میں کہا اور فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی تو چیف سیکرٹری نے فون پیس اٹھا کر اس کا

بٹن آن کیا اور اسے کان سے لگا لیا۔

"یس"..... ڈیفنس سیکرٹری نے اس طرح تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جنرل اڈگر صاحب سے بات کیجئے جناب"..... دوسری طرف سے وہی نسوانی آواز سنائی دی جس نے پہلے فون اٹنڈ کیا تھا۔ وہ یقیناً ڈیفنس سیکرٹری کی پی اے تھی۔

"یس۔ بات کراؤ"..... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ہیلو سر میں جنرل اڈگر بول رہا ہوں"..... چند لمحوں بعد جنرل اڈگر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔ جولیا اور صفدر چونکہ اس کی آواز کورٹ مارشل کی کارروائی کے دوران سن چکے تھے اس لئے انہوں نے اسے پہچان لیا تھا۔

"جنرل اڈگر میں چند سائنس دانوں کے ساتھ آپ کے پاس خود پہنچ رہا ہوں۔ ان کی بات ڈاکٹر ناسر سے کرانی ہے اور ڈاکٹر ناسر سے ایک سائنس دان کو حاصل بھی کرنا ہے آپ ایسا کریں کہ ایک فوجی ہیلی کاپٹر جس میں چھ سات افراد کے سفر کی گنجائش ہو میری رہائش گاہ پر بھجوا دیں"..... ڈیفنس سیکرٹری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"کیا آپ اور یہ سائنس دان لیبارٹری کے اندر جائیں گے سر"۔ جنرل اڈگر نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اوہ نہیں۔ ڈاکٹر ناسر لیبارٹری کے گیٹ پر آ جائیں گے وہیں بات ہو جائے گی۔ کچھ اہم سائنسی پرابلم ہے جس کے لئے حکومت

نے بندوبست کیا ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر۔ میں ابھی بھجواتا ہوں سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈیفنس سیکرٹری نے اوکے کہہ کر کال آف کی اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس"...... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک اور آواز سنائی دی بولنے والے کا لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ خاصا بوڑھا آدمی ہے۔

"ڈاکٹر ناصر میں ڈیفنس سیکرٹری پال براؤن بول رہا ہوں"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اس سائنس دان کو کیا پوزیشن ہے"..... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"میں نے اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا ہے اب آپ جیسے کہیں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"میں خود آ رہا ہوں۔ میں وہاں پہنچ کر آپ سے پھر رابطہ کروں گا آپ لیبارٹری کا گیٹ کھول کر اس سائنس دان کو باہر لا کر میرے حوالے کر دیں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"ٹھیک ہے"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈیفنس سیکرٹری نے فون آف کر کے اسے میز پر رکھ دیا۔

"جیکب تم باہر جاؤ اور ملازموں کی لاشیں اٹھا کر اندر کسی کمرے میں ڈال دو"...... جولیا نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا کمرے

سے باہر نکل گیا۔

"تم نے بہت ظلم کیا ہے۔ بے گناہ ملازموں کو ہلاک کر دیا ہے"..... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"تم اپنی زندگی کی خیر مناؤ پال براؤن۔ تم تعاون کر رہے ہو اس لئے سانس لے رہے ہو"...... جولیا نے سرد لہجے میں کہا تو ڈیفنس سیکرٹری ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد صفدر اندر آیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں باہر بنے ہوئے ہیلی پیڈ کے قریب جانا چاہئے"..... صفدر نے کہا۔

"نہیں البتہ ہم برآمدے میں رکیں۔ ڈیفنس سیکرٹری صاحب ہیں یہ اس کے پروٹوکول کے خلاف ہے کہ یہ چل کر ہیلی پیڈ کے قریب جا کر کھڑے ہو جائیں"..... جولیا نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اٹھو اور باہر برآمدے میں چلو"..... جولیا نے ڈیفنس سیکرٹری سے کہا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ بیرونی برآمدے میں آ کر کھڑے ہو گئے۔

"جب تم رہائش گاہ اور آفس میں نہیں ہوتے تو تم سے تمہاری سیکرٹری کیسے رابطہ کرتی ہے"..... جولیا نے اچانک ڈیفنس سیکرٹری سے پوچھا۔

"سپیشل فون ہمیں میرے پاس ہوتا ہے"..... ڈیفنس سیکرٹری

نے کہا۔

"کہاں ہے وہ" جولیا نے پوچھا۔

"اندر میرے آفس میں ہے"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"جیپ ڈیفنس سیکرٹری کو ساتھ لے جاؤ اور فون لے آؤ"۔ جولیا نے صفدر سے کہا۔

"یس میڈم آؤ"..... صفدر نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری اس کے ساتھ اندرونی طرف بڑھ گیا۔

"سنو میں نے اسے اس لئے بھیجا ہے تاکہ تم دونوں کو حالات بتا دوں" جولیا نے تنویر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر ساری بات بتا دی۔

"اوہ یہ یقیناً عمران ہوگا لیکن ہم اسے وصول کر کے واپس آ جائیں گے تو یہ مشن کیسے مکمل ہوگا" تنویر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم نے وہاں سوائے اس ڈیفنس سیکرٹری کے باقی سب کو ہلاک کر دینا ہے اور ڈاکٹر ناصر کو بھی یرغمال بنا لینا ہے اس کے بعد تم میں سے دو آدمی اندر جائیں گے اور وہاں سے ریڈ میزائلوں کا فارمولا حاصل کر کے وہاں وائرلیس بم نصب کر کے اندر موجود تمام افراد ہلاک کر دینا۔ اس کے بعد ہم فوجی ہیلی کاپٹر پر واپس ڈیفنس سیکرٹری کی کوٹھی پہنچیں گے اور وہاں سے ہم لیبارٹری میں موجود بم بلاسٹ کر کے نکل جائیں گے۔ عمران کو طو میں بے ہوشی کا انجکشن

لگا ہوا ہے اس لئے اسے معلوم ہی نہ ہو سکے گا اور ہم مشن مکمل کر لیں گے اس کے بعد یہاں سے نکل جانا کوئی مشکل نہ ہوگا"۔ جولیا نے کہا۔

"آپ نے واقعی انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے مس جولیا۔ آپ میں واقعی عمران صاحب جیسی ذہانت موجود ہے"..... کیپٹن شکیل نے بھی بڑے متاثر کن لہجے میں کہا۔

"شکریہ" جولیا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ویری گڈ۔ پھر عمران کو بھی پتہ چل جائے گا کہ وہ اکیلا ہی مشن مکمل نہیں کر سکتا ہم بھی کر سکتے ہیں" تنویر نے اس طرح خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے جولیا نے یہ بات نہ سوچی ہو بلکہ تنویر نے خود سوچی ہو۔

"کار میں سے ہمیں ضروری اسلحہ لے لینا چاہئے" کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اوہ ہاں یہ ضروری ہے جلدی کرو۔ اس ڈیفنس سیکرٹری کے آنے سے پہلے اسے جیبوں میں ڈال لو جلدی کرو"۔ جولیا نے چونک کر کہا تو تنویر اور کیپٹن شکیل تیزی سے پورچ میں کھڑی اپنی کار کی طرف بڑھ گئے۔ ضروری سامان کا بیگ انہوں نے مستقل طور پر کار کی ڈگی میں رکھا ہوا تھا۔ اسی لمحے صفدر ڈیفنس سیکرٹری کے ساتھ واپس آ گیا۔ صفدر کے ہاتھ میں سپیشل فون تھا۔

"انہیں ڈرائنگ روم میں لے جاؤ تاکہ یہ اپنا نام لے کر فون کر

کے کہہ دیں کہ اب جو کال بھی آئے اسے سپیشل فون پر لنک کرا دے"..... جولیا نے صفدر سے کہا۔

"میں انہیں بات کر لیتا ہوں"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"نہیں۔ یہ پروٹوکول کے خلاف ہے جاؤ اندر"۔ جولیا نے غراتے ہوئے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری ہونٹ بھینچ ڈرائنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر اور کیپٹن شکیل کار کے قریب جا کر خاموش کھڑے ہو گئے تھے کیونکہ ڈیفنس سیکرٹری ان کے ڈگی کھولنے سے پہلے ہی آ گیا تھا اس لئے جولیا نے اسے اندر بھجوا دیا تھا۔ جیسے ہی ڈیفنس سیکرٹری اور صفدر ڈرائنگ روم میں گئے تنویر اور کیپٹن شکیل نے جلدی سے ڈگی کھولی اور بیگ کھول کر ضروری اسلحہ نکال کر اپنی جیبوں میں بھر لیا۔ ان کے ہاتھ انتہائی تیز رفتاری سے چل رہے تھے۔ پھر جب صفدر اور ڈیفنس سیکرٹری واپس آئے وہ ڈگی بند کر کے برآمدے میں پہنچ چکے تھے۔

"کال ہو گئی"..... جولیا نے صفدر سے پوچھا۔

"یس میڈم"۔ صفدر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد ایک بڑا سا فوجی ہیلی کاپٹر ڈیفنس سیکرٹری کی وسیع و عریض کوٹھی کے اندر بنے ہوئے ہیلی پیڈ پر اتر گیا۔

"او۔ لیکن اب خیال رکھنا تمہاری زندگی ہمارے ہاتھوں میں ہو گی"..... جولیا نے کہا اور ڈیفنس سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا

اور پھر وہ سب تیزی سے برآمدے سے اتر کر ہیلی پیڈ کی طرف بڑھ گئے۔ ہیلی کاپٹر سے فوجی پائلٹ نیچے اترا اور اس نے آگے بڑھ کر فوجی انداز میں سیلوٹ کیا اور ڈیفنس سیکرٹری نے صرف سر ہلانے پر اکتفا کیا اور پھر وہ سب ہیلی کاپٹر میں سوار ہو گئے۔ ڈیفنس سیکرٹری پائلٹ کے عقب میں موجود سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جولیا اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی جبکہ تنویر، صفدر اور کیپٹن شکیل ان دونوں کے عقب میں بیٹھ گئے تھے اور ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر تیزی سے آگے بڑھ گیا۔

عمران جیسے ہی برنٹ گرین ہاؤس پہنچا۔ اس کی ملاقات ایک آدمی ولسن سے ہوئی۔

"جی صاحب"..... اس آدمی نے عمران کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"میرا نام جیکب ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ کوڈ سگنل دوہرانا ہے"..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس سر۔ آیئے سر"..... ولسن نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پھر وہ اس عمارت کے عقب میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک ہیلی کاپٹر موجود تھا جس پر کسی تجارتی کمپنی کا نام اور مونوگرام لکھا ہوا تھا۔ ولسن کے کہنے پر عمران ہیلی کاپٹر پر بیٹھ گیا تو ولسن پائلٹ سیٹ پر بیٹھا اور چند لمحوں بعد ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے مڑ کر ایک طرف کو بڑھ گیا۔

"آپ سائنس دان ہیں مسٹر جیکب"..... ولسن نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"سائنس دان کبھی اپنے آپ کو سائنس دان نہیں کہا کرتا سائنس کا طالب علم کہا کرتا ہے کیونکہ سائنس ایسا علم ہے جس میں ڈاکٹر ناسر جیسے بڑے لوگ بھی اپنے آپ کو طالب علم ہی کہتے ہیں"..... عمران نے جواب دیا تو ولسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ لیکن اس کے بعد اس نے مزید کوئی سوال نہ کیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر کھیتوں میں موجود ایک زرعی فارم کی عمارت میں اتر گیا۔ وہاں دس بارہ مسلح افراد موجود تھے۔

"سپیشل وے"..... ولسن نے ہیلی کاپٹر سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ آیئے"..... ان مسلح افراد میں سے ایک نے جواب دیا اور ولسن عمران کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کر کے آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ عمارت میں داخل ہو کر ایک کمرے میں پہنچ گئے۔ جہاں ایک میز کے پیچھے ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا۔

"سپیشل وے"..... ولسن نے کہا۔

"یس سر"..... اس آدمی نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس نے اس میں سے ریموٹ کنٹرول جیسا آلہ نکالا اور اس کے یکے بعد دیگرے دو بٹن پریس کر دیئے۔ اس کے ساتھ ہی اس کمرے کی عقبی دیوار درمیان سے پھٹ کر سائیڈ میں غائب ہو گئی۔

"جانیئے مسٹر جیکب۔ یہ طویل سرنگ ہے۔ اس کے اختتام پر ایک دیوار ہے۔ وہاں ایک فون پیس دیوار میں موجود ہوگا۔ آپ اس فون پیس پر ون سے فور تک مسلسل نمبر پریس کریں گے تو دوسری طرف سے کوڈ پوچھا جائے گا۔ آپ سپیشل ون کوڈ بتائیں گے نام پوچھا جائے تو آپ اپنا نام بتائیں گے تو راستہ کھل جائے گا اور پھر آپ کو ڈاکٹر ماسٹر کے آفس میں پہنچا دیا جائے گا"۔ ولسن نے وہیں کھڑے کھڑے عمران کو تفصیل سے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے"۔ عمران نے کہا اور اس راستہ کی طرف بڑھ گیا جو دیوار میں نمودار ہوا تھا دوسری طرف واقعی ایک طویل سرنگ تھی جس کی چھت سے روشنی نکل رہی تھی۔ عمران جیسے ہی آگے بڑھا اس کے عقب میں سرر کی آواز سے دیوار برابر ہو گئی۔ لیکن عمران آگے بڑھتا چلا گیا۔ سرنگ واقعی بے حد طویل تھی لیکن اس میں تازہ ہوا کا شاید کوئی خصوصی سسٹم رکھا گیا تھا اس لئے اسے یہاں گھٹن کا احساس نہ ہو رہا تھا۔ تقریباً نصف گھنٹہ تک مسلسل چلنے کے بعد سرنگ کا اختتام ایک ٹھوس دیوار پر ہوا۔ جس میں واقعی فون پیس موجود تھا۔ عمران نے فون پیس ہک سے ہٹا لیا اور اس پر ون سے فور تک بٹن یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے۔

"کوڈ بتائیے"۔ دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"سپیشل ون"۔ عمران نے جواب دیا۔

"نام"۔۔۔ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"جیکب"۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوکے۔ فون واپس ہک کر دیجئے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے فون پیس دوبارہ دیوار کے ساتھ ہک کر دیا۔ چند لمحوں بعد دیوار سرر کی آواز کے ساتھ ایک سائیڈ پر ہٹ گئی۔ دوسری طرف ایک اور راہداری تھی۔ عمران اس راہداری میں داخل ہوا تو اس کے عقب میں دیوار بند ہو گئی۔ عمران آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس راہداری کا اختتام بھی ایک دیوار پر ہوا۔ لیکن یہاں کوئی فون پیس موجود نہیں تھا۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک چھت سے سرخ رنگ کی شعاعوں کا دھارا سا نکل کر عمران کے جسم پر پڑا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم سے طاقت اور توانائی یکلخت غائب ہو گئی ہے۔ وہ نہ چاہتے ہوئے ریت کے بورے کی طرح زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ وہ دیکھ رہا تھا۔ سوچ رہا تھا لیکن حرکت نہ کر سکتا تھا۔ سرخ شعاعوں کا دھارا ختم ہو گیا۔ اس کے دیوار درمیان سے کھلی اور دو مسلح آدمی اندر داخل ہوئے اور انہوں نے عمران کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور آگے بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد عمران کو ایک کمرے میں لے جا کر ایک کرسی پر بٹھا دیا گیا اور پھر کڑ کڑ کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد راڈز نمودار ہو گئے اور اسے لے آنے والے ایک طرف دیوار کے ساتھ جا کر کھڑے ہو گئے۔ عمران حیران ہو رہا تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے کیا یہ بھی

سیکورٹی کے نقطہ نظر سے کیا جا رہا ہے یا ڈاکٹر ناسٹر کو کوئی شک پڑ گیا ہے کہ اچانک کرے کا دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی جس کا سر درمیان سے انڈے کی طرح صاف تھا البتہ سائیڈوں پر بالوں کی جھالریں لٹک رہی تھیں اور آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک تھی اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک آدمی نے ایک چھوٹی سی مشین اٹھائی ہوئی تھی۔

"تو یہ ایشیائی ہے لیکن ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے تو بتایا تھا کہ ایشیائی گروپ مارا جا چکا ہے"...... بوڑھے آدمی نے عمران کے چہرے کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور عمران اس کے بولتے ہی پہچان گیا کہ یہی بوڑھا ڈاکٹر ناسٹر ہے۔

"سپیشل ای ایم مشین نے راہداری میں اسے چیک کیا ہے جناب۔ میں یہ مشین لے آیا ہوں اب چیک کر لیں"...... اس آدمی نے جو ڈاکٹر ناسٹر کے پیچھے آیا تھا آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں چیک کراؤ"...... ڈاکٹر ناسٹر نے کہا تو اس آدمی نے مشین نیچے زمین پر رکھی اور پھر مشین کے ساتھ منسلک ایک شفاف پلاسٹک کا کنٹوپ اس نے عمران کے سر اور چہرے پر چڑھا کر اس کو بند کیا اور پھر اس نے جھک کر مشین کے بٹن پریس کر دیئے۔ عمران کی گردن اس انداز میں جکڑی ہوئی تھی کہ فرش پر رکھی ہوئی مشین اسے صاف دکھائی دے رہی تھی اور وہ اس شفاف پلاسٹک کے کنٹوپ میں سے آسانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ بٹن پریس ہوتے

ہی مشین کے درمیان میں ایک چھوٹی سی سکرین روشن ہو گئی۔ پہلے تو اس سکرین پر دھماکے سے ہوتے رہے اور پھر اس پر اچانک عمران کا اصل چہرہ نظر آنے لگ گیا اور عمران دل ہی دل میں اس مشین کی کارکردگی پر حیران رہ گیا۔ اس نے سپیشل میک اپ کیا تھا کہ کسی میک اپ واشر سے اسے چیک نہ کیا جا سکے لیکن اس مشین کی کارکردگی حیرت انگیز تھی۔ عمران اب غور سے اس مشین کو دیکھ رہا تھا۔

"ٹھیک ہے یہ واقعی ایشیائی ہے۔ تم ایسا کرو اسے یہیں اسی حالت میں رہنے دو میں ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کرتا ہوں۔ پھر اس کے بارے میں کوئی فیصلہ کیا جائے گا"...... ڈاکٹر ناسٹر نے کہا اور تیزی سے مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس آدمی نے مشین آف کی اور پھر عمران کے سر پر سے کنٹوپ ہٹا کر اس نے اسے مخصوص انداز میں تہہ کیا اور مشین کے ایک خانے میں ڈال کر خانہ بند کر دیا۔ پھر اس نے مشین اٹھا کر ایک طرف رکھی اور خود بھی اس کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ڈاکٹر ناسٹر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چپٹا سا باکس تھا۔

"میری ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ ہم اس ایشیائی کو گولی مار دیں لیکن میں نے انکار کر دیا ہے کیونکہ ہم سائنس دان ہیں کسی انسان کو ہلاک نہیں کر سکتے اس پر ڈیفنس سیکرٹری صاحب نے کہا ہے کہ وہ اس کو باہر لے جانے کا

بندوبست کرتے ہیں"۔۔۔ ڈاکٹر ناسٹر نے اس مشین والے سے بات کرتے ہوئے کہا اور عمران دل ہی دل میں ڈاکٹر ناسٹر کی بات پر ہنس پڑا۔ ڈاکٹر ناسٹر جو میزائل تیار کر رہا تھا اس سے لاکھوں بے گناہ مارے جانے تھے اور ڈاکٹر ناسٹر کہہ رہا تھا کہ سائنس دان کسی انسان کو ہلاک نہیں کر سکتے۔

"تو کیا یہ اسی حالت میں رہے گا سر۔ ہیگن بائیکو ریز کے اثرات تو زیادہ سے زیادہ پندرہ منٹ کام کرتے ہیں" اس مشین والے نے کہا۔

"تم مجھے احمق سمجھتے ہو ڈاکٹر چیری۔ کیا تمہیں یہ سب کچھ معلوم نہیں ہے اس نے ایٹم ون ہنڈرڈ کا انجکشن لے آیا ہوں اس سے یہ طویل مدت تک بے ہوش پڑا رہے گا۔ یہ لو گذرات"۔ ڈاکٹر ناسٹر نے ڈاکٹر چیری کو جھڑکتے ہوئے کہا۔

"آئی ایم سوری سر"۔ ڈاکٹر چیری نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کی اس مدد پر شکر ادا کرنے لگا۔ ڈاکٹر ناسٹر واقعی احمق تھا جسے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ مفلوج کر دینے والی بائیکو گیس کے اثرات کے دوران اگر بے ہوش کر دینے والے انجکشن کا استعمال کیا جائے تو ان ریز کی وجہ سے انجکشن کا کوئی اثر اعصاب اور دماغ پر نہیں پڑتا۔ وہ ضائع ہو جاتا ہے۔ ڈاکٹر چیری نے بھی اس بارے میں کوئی بات نہ کی تھی اس سے عمران سمجھ گیا کہ یہ لوگ صرف ریز کے بارے میں جانتے ہیں ریز سے ہٹ

کر انہیں اور کسی چیز کے تقابل اثرات کا علم نہیں ہے۔ ڈاکٹر چیری نے باکس کھول کر اس میں سے انجکشن نکالا اور پھر اس نے عمران کے بازو میں انجکشن لگا دیا۔

"اب اسے اس کرسی سے نکال کر میرے آفس کے ساتھ ریسٹ روم میں ڈال دو۔ مجھے خود اسے ساتھ لے کر جانا پڑے گا اس طرح آسانی ہو جائے گی"۔۔۔ ڈاکٹر ناسٹر نے ڈاکٹر چیری سے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"اسے کھولو اور ڈاکٹر ناسٹر کے ریسٹ روم کے فرش پر ڈال دو"۔۔۔ ڈاکٹر چیری نے ان دو آدمیوں سے کہا جو عمران کو اٹھا کر لائے تھے جو اب تک دیوار کے ساتھ پشت لگائے خاموش کھڑے رہے تھے۔

"یس سر"۔ ان دونوں نے کہا اور پھر ڈاکٹر چیری تو مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ ان دونوں میں سے ایک اس کرسی کی پشت پر آیا جس پر عمران موجود تھا جبکہ دوسرے نے سامنے سے عمران کو سنبھال لیا۔ پھر کٹاک کٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران کے جسم کے گرد سے راڈز ہٹ گئے اور عمران کا مفلوج جسم آگے کی طرف جھکا تو اس آدمی نے عمران کے جسم کو سنبھال لیا اور پھر ان دونوں نے مل کر عمران کو اٹھایا اور اس کمرے سے باہر راہداری میں آ گئے۔ مختلف راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ اسے ایک کمرے کے فرش پر ڈال کر واپس چلے گئے۔ ان کے جانے کے چند

لمحوں بعد ہی عمران کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہونے لگ گئے اور وہ سمجھ گیا کہ مفلوج کر دینے والی گیس کے اثرات ختم ہو رہے ہیں اور چونکہ اس گیس کے دوران اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگایا گیا تھا اس لئے اس انجکشن کے اثرات ایسے ہی ختم ہو گئے تھے۔ چند لمحوں بعد عمران اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے سب سے پہلے اپنے کوٹ کی اندرونی جیبوں کی تلاشی لی اور اسے یہ دیکھ کر بے حد اطمینان ہوا کہ اس کے کوٹ کے اندرونی جیب میں مخصوص ساخت کا وائرلیس بم مخصوص پیکنگ میں موجود ہے۔ وہ تیزی سے اٹھا اور اس نے سب سے پہلے اس دروازے کو اندر سے بند کر دیا جس سے اسے اس کمرے میں لایا گیا تھا۔ پھر وہ دوسرے اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور دوسری طرف جھانکا تو یہ واقعی آفس تھا۔ اسے ایک کرسی پر بیٹھا ہوا ناسٹر نظر آ گیا۔ اس کی پشت دروازے کی طرف تھی۔ وہ سامنے رکھی ہوئی میز پر جھکا ہوا تھا۔ شاید وہ کسی فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ اچانک ساتھ پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور ڈاکٹر ناسٹر نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ڈاکٹر ناسٹر نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری سے بات کیجئے"..... عمران کے کانوں میں ہلکی سی آواز سنائی دی۔ شاید آفس میں ماحول پر چھائی ہوئی خاموشی کی وجہ سے آواز اس تک پہنچ گئی تھی۔

"یس"..... ڈاکٹر ناسٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر ناسٹر میں ڈیفنس سیکرٹری پال براؤن بول رہا ہوں"۔ دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران کے کانوں میں پڑی۔

"یس سر"..... ڈاکٹر ناسٹر نے جواب دیا۔

"اس سائنس دان کا کیا ہوا جو ایشیائی ہے"..... دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"میں نے اسے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا ہے۔ اب آپ جیسے کہیں" ڈاکٹر ناسٹر نے جواب دیا۔

"میں خود آ رہا ہوں میں وہاں پہنچ کر آپ سے رابطہ کروں گا۔ آپ لیبارٹری کا گیٹ کھول کر اس سائنس دان کو باہر آ کر میرے حوالے کر دیں گے"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے"..... ڈاکٹر ناسٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر ناسٹر نے رسیور رکھا اور دوبارہ فائل پر جھک گیا۔ ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا چاہئے کہ اچانک فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور ڈاکٹر ناسٹر نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"..... ڈاکٹر ناسٹر نے کہا۔

"سپیشل روم میں آپ کی ضرورت ہے ڈاکٹر" ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں آ رہا ہوں"..... ڈاکٹر ناسٹر نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے سامنے رکھی ہوئی فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور

پھر کرسی سے اٹھ کر وہ تیزی سے سائیڈ دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران اندرونی دروازے کی اوٹ میں تھا لیکن ڈاکٹر ناسر نے ادھر مڑ کر بھی نہ دیکھا تھا۔ ظاہر ہے اس کے ذہن میں تو یہ خیال تک بھی نہ ہو گا کہ طویل بے ہوشی کا انجکشن لگنے کے باوجود عمران ہوش میں آ سکتا ہے۔ جب ڈاکٹر ناسر باہر چلا گیا تو عمران تیزی سے آفس میں داخل ہوا اور پھر اس نے انتہائی پھرتی سے وہ دروازہ اندر سے لاک کیا جس سے ڈاکٹر ناسر باہر نکل گیا تھا اور پھر انتہائی برق رفتاری سے اس نے آفس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ اسے دراصل ریز میزائل کے اصل فارمولے کی تلاش تھی۔ اسے یقین تھا کہ وہی بوڑھے سائنس دان نے اسے اپنی تحویل میں ہی رکھا ہوا ہو گا کیونکہ ایسے آدمیوں کے ذہن میں یہ بات ہوتی ہے کہ کسی چیز کی حفاظت وہ خود ہی زیادہ اچھی طرح کر سکتے ہیں اور تھوڑی دیر بعد وہ دیوار میں موجود ایک خفیہ سیف کو چیک کر لینے میں کامیاب ہو گیا۔ ایسے سیف جس انداز میں چھپائے جاتے تھے اور جس طرح کھولے جا سکتے تھے۔ چونکہ عمران کو اس بارے میں بخوبی علم تھا اس لئے چند لمحوں بعد ہی عمران نے سیف کھول لیا۔ اور پھر اس کی نظریں سیف کے سب سے نچلے خانے میں موجود سرخ رنگ کے کور والی فائل پر پڑیں۔ اس نے فائل اٹھائی اور اسے کھول کر دیکھنے لگا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ رینگ اٹھی۔ اس کے اندازے کے عین مطابق ریز میزائل کا اصل فارمولا تھا۔ عمران نے فائل کو سرسری طور پر دیکھا

اور پھر اسے موڑ کر اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈال لیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے وہ وائرلیس بم نکالا پھر اسے آن کر کے اس نے اسے اس خانے کے اندر ایک کونے میں رکھا اور پھر تیزی سے سیف بند کر دیا۔ سیف بند کر کے اور اسے دوبارہ دیوار میں غائب کر کے عمران نے اس دروازے کا لاک کھول دیا جس سے ڈاکٹر ناسر باہر گیا تھا اور پھر وہ تیزی سے مڑا اور اس کمرے میں آ گیا جہاں اسے فرش پر لٹایا گیا تھا۔ عمران نے وہ دروازہ بھی اندر سے کھول دیا جس سے اسے اس کمرے میں لایا گیا تھا تاکہ کسی کو شک نہ پڑ سکے۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے وہ فائل نکالی اور اسے کھول کر دیکھنا شروع کر دیا۔ وہ اسے مسلسل پڑھتا رہا وہ دراصل اس نقطہ نظر سے اسے پڑھ رہا تھا کہ اگر کسی بھی مرحلے پر یہ فائل اس کے ہاتھ سے نکل جائے تو کم از کم اس کا بنیادی آئیڈیا اس کے ذہن میں موجود ہونا چاہئے۔ جب اس نے ساری فائل پڑھ لی اور ڈاکٹر ناسر واپس نہ آیا تو وہ ایک بار پھر اٹھا اور فائل کو واپس اندر رکھ کر اس نے وہ وائرلیس بم اٹھایا اور اسے آف کر کے اس نے جیب میں ڈال لیا اور سیف کو بند کر کے اس نے اسے واپس دیوار میں غائب کیا اور انتہائی تیزی سے واپس ریسٹ روم میں آ گیا۔ اس نے اس فائل کو پڑھنے کے بعد دراصل ارادہ بدل دیا تھا۔ اسے اس ریز میزائل کے اصل اور بنیادی فارمولے کا علم ہو گیا تھا۔ بظاہر ناممکن نظر آنے والا یہ ٹاسک انتہائی آسان سا کام تھا اور اس کا علیحدہ

انٹی نظام بنانے کی ضرورت نہ تھی بلکہ پہلے سے موجود میزائل شکن نظام میں معمولی سی تبدیلی سے ان ریز میزائلوں کو بھی آف کیا جا سکتا تھا بلکہ ان کی نشاندہی بھی عام میزائلوں کے درمیان آسانی سے کی جا سکتی تھی اس لئے عمران نے سوچا کہ خواہ مخواہ اس لیبارٹری اور اتنے سارے سائنس دانوں کو ہلاک کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر کافرستان یہ میزائل حاصل کر بھی لے گا تو پاکیشیا اس کا نہ صرف دفاع آسانی سے کر لے گا بلکہ ان کی ہٹ سے نشاندہی کر کے اقوام متحدہ کو بھی شکایت کر سکتا ہے اس طرح کافرستان ان میزائلوں کے استعمال کی وجہ سے نہ صرف دنیا بھر میں بدنام ہو جائے گا بلکہ پوری دنیا کے ممالک اس کا معاشی مقاطعہ بھی کر دیں گے اور اس طرح پاکیشیا اپنا دفاع بخوبی کر سکتا ہے۔ چنانچہ وہ دوبارہ کرسی میں ڈھیر اس طرح لیٹ گیا جیسے بے ہوش ہو۔ اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ بے ہوشی کی یہ اداکاری کرتا ہوا لیبارٹری سے باہر جائے گا اور پھر وہاں موقع محل کے مطابق آگے کارروائی کرے گا کیونکہ اب اس کے لئے مسئلہ صرف یہاں سے اور پھر باہر سے صحیح سلامت نکلنا تھا اور اسے معلوم تھا کہ وہ ایسا کر لے گا۔ ایک لحاظ سے مشن اس نے مکمل کر لیا تھا اس لئے وہ پوری طرح مطمئن تھا۔

ہیلی کاپٹر فوجی علاقے میں پہنچ کر ایک جگہ پر اترنے لگا تو جولیا اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ وہاں فوج کا ایک پورا دستہ موجود تھا۔ سب سے آگے جنرل اڈگر موجود تھا۔ اس کے پیچھے دو کرنل مؤدب کھڑے ہوئے تھے۔ ایک طرف وہی عمارت تھی جہاں انہوں نے پہلے کارروائی کی تھی۔ ہیلی کاپٹر اتر گیا تو سب سے پہلے جولیا نیچے اتری اور اس کے بعد ڈیفنس سیکرٹری اور اس کے بعد صفدر اور آخر میں کیپٹن شکیل نیچے اترا۔ ڈیفنس سیکرٹری جیسے ہی آگے بڑھے جنرل اڈگر اور اس کے پیچھے موجود کرنل اور دوسرے فوجیوں نے انہیں باقاعدہ فوجی سیلوٹ کئے۔ ڈیفنس سیکرٹری نے آگے بڑھ کر جنرل اڈگر اور اس کے دو کرنلوں سے مصافحہ کیا۔ اور پھر وہ سب ایک دوسرے کے ساتھ چلتے ہوئے اس عمارت کی طرف بڑھ گئے۔

"یہ جنرل اڈگر ہیں۔ اور یہ مس مارگریٹ اور ان کے ساتھی

سائنس دان ہیں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے آفس میں پہنچ کر جنرل اڈگر اور جولیا اور اس کے ساتھیوں کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر ان کے درمیان رسمی فقروں کا تبادلہ ہوا۔ اور پھر وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"مجھے فون دیجئے میں ڈاکٹر ناسٹر سے بات کر لوں"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا تو جنرل اڈگر نے فون اٹھا کر ڈیفنس سیکرٹری کے سامنے رکھ دیا۔ ڈیفنس سیکرٹری نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دینے لگی اور جولیا اور اس کے ساتھی سمجھ گئے کہ چونکہ یہ فون فوجی استعمال کے لئے ہے اس لئے اس میں قانون کے مطابق ایسا سسٹم رکھا گیا ہے کہ دوسری طرف سے آنے والی آواز سب سن سکیں اس طرح خفیہ بات چیت کا سکوپ ختم ہو جاتا تھا اور ایسا سیکورٹی کے لئے کیا جاتا تھا پھر دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"یس"...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری بول رہا ہوں ڈاکٹر ناسٹر سے بات کرائیں"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ڈاکٹر ناسٹر بول رہا ہوں"...... تھوڑی دیر بعد ڈاکٹر ناسٹر کی آواز سنائی دی۔

"ڈیفنس سیکرٹری پال براؤن بول رہا ہوں ڈاکٹر آپ اس ایشیائی

سائنس دان کو ہمراہ لے کر لیبارٹری کے گیٹ پر آ جائیں۔ میری آپ سے وہیں ملاقات ہو گی"...... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا۔

"یس سر"...... دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا اور ڈیفنس سیکرٹری نے رسیور رکھ دیا۔

"آپ ڈاکٹر ناسٹر کو یہیں بلوا لیتے سر تاکہ اطمینان سے ان سے بات چیت ہو سکتی وہاں تو ایسا ماحول نہیں ہو گا"...... جنرل اڈگر نے ڈیفنس سیکرٹری سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ہم وہیں مل لیں گے چلیں"...... جولیا نے اٹھتے ہوئے کہا اور ڈیفنس سیکرٹری بھی اثبات میں سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔ اور وہ آفس سے باہر آ گئے۔ جنرل اڈگر نے ان کی رہنمائی کی اور تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں ابھی تک وہ سپاٹ چٹان ٹوٹی ہوئی موجود تھی جسے جولیا اور اس کے ساتھی نے توڑا تھا اور سرنگ کا دہانہ نظر آ رہا تھا۔ جولیا کے ہونٹ بھینچے ہوئے تھے کیونکہ اسے ہر طرف فوج اور فوجی سپاہی بھی نظر آ رہے تھے۔ ان کے پیچھے بھی دو کرنل موجود تھے۔

"یہ اس قدر فوجی یہاں کیوں کھڑے کئے گئے ہیں کیا کوئی خطرہ ہے جنرل اڈگر"...... جولیا نے اس بار براہ راست جنرل اڈگر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب چونکہ یہاں موجود ہیں اس لئے پروٹوکول کے تحت ان کی سیکورٹی ضروری ہے اور اسی وجہ سے یہاں

ہر طرف فوجی آپ کو نظر آ رہے ہیں یہ قانونی مجبوری ہے لیکن یہ کسی کام میں مداخلت نہیں کریں گے"...... جنرل اڈگر نے مسکرا کر جواب دیا تو جولیا نے ساتھ کھڑے صفدر کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"مس مارگریٹ میری بات سنیں"..... صفدر نے جولیا سے کہا اور ایک طرف کو چل پڑا جولیا اس کے ساتھ چل پڑی جبکہ تنویر اور کیپٹن شکیل ڈیفنس سیکرٹری کی سائیڈوں میں کھڑے رہے۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اگر یہ سب ہٹ گئے۔ تو ڈیفنس سیکرٹری جنرل اڈگر کو اصل صورت حال بھی بتا سکتا تھا اور ایسی صورت میں ان سب کا مارا جانا یقینی ہے۔

"یہاں تو حالات ٹھیک نہیں ہیں صفدر یہاں ہر طرف مسلح فوجی ہیں ہم بچ کر نہیں جا سکیں گے اس لئے میرا خیال ہے کہ صرف عمران کو ساتھ لے کر واپس چلے جائیں۔ پھر دوبارہ پلاننگ کریں"۔ جولیا نے آہستہ سے صفدر سے کہا۔ اس نے صفدر کو علیحدہ چلنے کا مخصوص اشارہ کیا تھا اس لئے صفدر نے اسے علیحدہ چلنے کا کہا تھا۔

"میں خود یہی بات محسوس کر رہا تھا مس جولیا یہاں واقعی ایسے حالات نہیں ہیں کہ ہم جبراً لیبارٹری میں داخل ہو کر اسے تباہ کریں اور فارمولا لے اڑیں۔ عمران بھی بے ہوش ہو گا اس لئے بہتر یہی ہے کہ عمران کو لے کر واپس چلے جائیں"..... صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور وہ دونوں مڑ کر واپس اسی جگہ پہنچ گئے

جہاں پہلے موجود تھے۔ تھوڑی دیر بعد غار کے دہانے میں ایک بوڑھا آدمی نمودار ہوا۔ اس کا سر درمیان سے انڈے کے چھلکے کی طرح صاف تھا جبکہ سائیڈوں میں بالوں کی جھالریں تھیں۔ اس کی آنکھوں پر موٹے شیشوں کی عینک تھی۔ اس کے عقب میں ایک آدمی نے کسی بے ہوش آدمی کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا۔ جبکہ اس کے پیچھے مشین گن سے مسلح دوسرا آدمی تھا جو بے حد چوکنا نظر آ رہا تھا۔

"یہ ڈاکٹر ناسر ہیں"..... ڈیفنس سیکرٹری نے جولیا سے کہا۔

"ٹھیک ہے ہم اپنے اس ساتھی کو لے کر واپس جائیں گے اور بس"..... جولیا نے کہا تو ڈیفنس سیکرٹری نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر آگے بڑھا۔ اس کے ساتھ ہی جولیا اور اس کے ساتھی اور جنرل اڈگر بھی آگے بڑھنے لگے۔

"آپ یہیں ٹھہریں جنرل"..... ڈیفنس سیکرٹری نے جنرل اڈگر سے کہا۔

"یس سر"..... جنرل اڈگر نے کہا اور وہ وہیں رک گیا۔ ڈیفنس سیکرٹری اور اس کے ساتھ جولیا اور اس کے ساتھی آگے بڑھ کر غار کے دہانے کے قریب پہنچ گئے۔ پھر ڈیفنس سیکرٹری اور ناسر کے درمیان رسمی کلمات کا تبادلہ ہوا جب کہ صفدر نے آگے بڑھ کر عمران کو اس آدمی سے لے کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا۔

"اوکے۔ ڈاکٹر ناسر اب ہمیں اجازت"..... ڈیفنس سیکرٹری

نے کہا اور ڈاکٹر ناصر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اپنے ساتھیوں سمیت واپس دہانے کے اندرونی طرف کو مڑ گیا۔

"آئیے"... ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور پھر وہ واپس جنرل اڈگر کے قریب آ گئے۔

"کیا ہوا سر۔ وہ بات چیت نہیں ہوئی"... جنرل اڈگر نے حیران ہو کر کہا۔

"اس سائنس دان کی حالت ٹھیک نہیں ہے اسے فوری طور پر ہسپتال پہنچانا ہے اس لئے بات چیت ملتوی کر دی گئی ہے آئیے"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے کہا اور جولیا نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے ڈیفنس سیکرٹری کی بات اسے بے حد پسند آئی ہو۔ اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر اسی ہیلی کاپٹر میں سوار واپس ڈیفنس سیکرٹری کی کوٹھی کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ عمران کو بے ہوشی کے عالم میں عقبی سیٹ پر لٹا دیا گیا تھا۔ اس کے ساتھ صفدر بیٹھ گیا تھا تاکہ دوران پرواز اسے سنبھال سکے ورنہ عمران نیچے گر بھی سکتا تھا۔ ہیلی کاپٹر میں خاموشی تھی۔ سب اپنے اپنے خیالات میں گم تھے اور تھوڑی دیر بعد ہیلی کاپٹر واپس ڈیفنس سیکرٹری کی رہائش گاہ کے اندر ہیلی پیڈ پر اتر گیا۔

"تم ہیلی کاپٹر لے کر واپس جا سکتے ہو"۔ ڈیفنس سیکرٹری نے نیچے اترنے سے پہلے فوجی پائلٹ سے کہا۔

"یس سر"..... فوجی پائلٹ نے جواب دیا اور پھر اس بار بھی پہلے

جولیا نیچے اتری۔ اس کے بعد ڈیفنس سیکرٹری پھر تنویر اور کیپٹن شکیل اور آخر میں صفدر جس نے عمران کو اٹھایا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل نے نیچے سے عمران کو صفدر سے لے کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا۔ اور پھر صفدر بھی نیچے اتر آیا اور وہ سب اندرونی عمارت کی طرف بڑھتے چلے آئے۔

"اب تو تمہارا کام ٹھیک ہو گیا ہے"... ڈیفنس سیکرٹری نے برآمدے کی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ چیختا ہوا اچھل کر نیچے برآمدے میں گرا۔ جولیا نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اپنا بازو گھما دیا تھا اور کنپٹی پر پڑنے والی ضرب تھی اور زوردار ضرب کھا کر ڈیفنس سیکرٹری چیختا ہوا برآمدے میں گرا ہی تھا کہ جولیا کی لات حرکت میں آئی اور دوسری ضرب کے بعد ڈیفنس سیکرٹری ساکت ہو گیا۔

"اسے اٹھا کر اندر ڈرائنگ روم میں ڈال دو اور عمران کو کار میں ڈالو۔ ہم نے فوری اس کالونی سے نکلنا ہے جلدی کرو"..... جولیا نے کہا تو تنویر جلدی سے فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے ڈیفنس سیکرٹری کو اٹھا کر اندر ڈرائنگ روم میں لے گیا جبکہ کیپٹن شکیل جس نے عمران کو کاندھے پر اٹھایا ہوا تھا، صفدر اور جولیا کے ساتھ کار کی طرف آ گیا۔ عمران کو جولیا کے کہنے پر عقبی سیٹ کے سامنے درمیانی جگہ پر لٹا دیا اور پھر جولیا آگے جبکہ کیپٹن شکیل اور صفدر عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد تنویر واپس آیا اور ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ

گیا۔ اس نے کار سٹارٹ کی اور واپس موڑ کر پھاٹک کی طرف لے گیا۔ پھاٹک کے قریب لے جا کر اس نے کار روکی تو صفدر تیزی سے نیچے اترا اور اس نے بڑا پھاٹک کھول دیا۔ تنویر کار باہر لے گیا تو صفدر نے پھاٹک بند کیا اور چھوٹے پھاٹک کو کراس کر کے وہ باہر آیا اس نے چھوٹا پھاٹک بند کر دیا اور پھر آ کر عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ عمران کی وجہ سے اس نے اور کیپٹن شکیل دونوں نے اپنے پیر سیٹ کی پشت سے لگائے ہوئے تھے اور تنویر نے کار آگے بڑھا دی۔

"یہ تو کچھ بھی نہ ہوا" ۔۔۔ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم عمران کو صحیح سلامت لے آنے میں کامیاب ہو گئے۔ کیا تمہارے خیال میں یہ کچھ نہیں ہوا" ۔۔۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن وہ ہمارا مشن تو رہ گیا" ۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"وہاں جس قدر فوجی موجود تھے۔ اس کے بعد وہاں رکنا حماقت کے سوا کچھ نہیں تھی اس لئے میں نے صفدر سے مشورہ کیا اور ہم خاموشی سے واپس آ گئے۔ عمران کی جان بچ گئی یہی بڑی کامیابی ہے۔ مزید پلاننگ کر لیں گے" ۔۔۔ جولیا نے کہا اور تنویر خاموش ہو گیا۔

عمران ریسٹ روم میں لیٹا ہوا تھا کہ اسے ڈاکٹر ناسٹر کے آفس میں داخل ہونے کی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران تیزی سے اٹھا اور دروازے کی اوٹ میں کھڑا ہو گیا۔

"یس" ۔۔۔ ڈاکٹر ناسٹر نے کہا۔

"ڈیفنس سیکرٹری صاحب سے بات کیجئے" ۔۔۔ ایک ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"یس" ۔۔۔ ڈاکٹر ناسٹر نے کہا اور پھر ڈیفنس سیکرٹری سے اس کی بات ہونے لگی۔ عمران سنتا رہا۔ جب ڈاکٹر ناسٹر نے رسیور رکھا تو عمران واپس مڑ کر ایک بار پھر قالین پر لیٹ گیا اور اس نے اپنے آپ پر مصنوعی بے ہوشی طاری کر لی۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا جس میں سے عمران کو اندر لے آ کر لٹایا گیا تھا۔ دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان دونوں نے مل کر عمران کو اٹھایا اور پھر ایک آدمی نے

اسے اٹھا کر اپنے کاندھے پر لاد لیا اور پھر وہ کمرے سے باہر آیا۔ عمران نے آنکھیں بند کی ہوئی تھیں کیونکہ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو اس پر شک پڑے۔ ویسے ڈیفنس سیکرٹری اور ڈاکٹر ناصر کے درمیان ہونے والی گفتگو سن چکا تھا اور اس گفتگو کے مطابق ڈاکٹر ناصر نے اسے لیبارٹری سے باہر لے جانا تھا اور ڈیفنس سیکرٹری کے حوالے کرنا تھا اس لئے وہ مطمئن تھا۔ مسلسل چلنے کے بعد عمران کی آنکھوں پر اچانک تیز روشنی کا اثر پڑا۔ اس نے معمولی سی آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سامنے جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل ایک آدمی کے ساتھ کھڑے ہوئے تھے چونکہ ان کا میک اپ اس نے خود کیا ہوا تھا اس لئے وہ انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ وہ دل ہی دل میں مسکرا دیا۔ پھر صفدر نے آگے بڑھ کر اسے اپنے کاندھے پر اٹھا لیا۔ ان کے ساتھ والا آدمی ڈیفنس سیکرٹری تھا چونکہ عمران ان کے پیچھے جنرل اڈگر اور دو کرنلوں کو دیکھ چکا تھا اس لئے وہ اسی طرح بے ہوش بنا رہا۔ پھر اسے ایک ہیلی کاپٹر کی عقبی سیٹ پر لٹا دیا گیا۔ صفدر اس کے ساتھ بیٹھ گیا جبکہ ڈیفنس سیکرٹری اور اس کے ساتھی آگے بیٹھے ہوئے تھے۔ ہیلی کاپٹر فوجی پائلٹ چلا رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو گیا۔ عمران اسی طرح بے ہوش بنا پڑا رہا۔ کیونکہ اسے نہیں معلوم تھا کہ جولیا اور اس کے ساتھیوں کا ڈیفنس سیکرٹری کے ساتھ کیا معاہدہ ہے ویسے فوجی پائلٹ بھی موجود تھا اس لئے اس نے فی الحال بے ہوش رہنا

ہی مناسب سمجھا۔ پھر ہیلی کاپٹر اتر گیا اور عمران کو بھی نیچے اتار لیا گیا۔ اب وہ کیپٹن شکیل کے کاندھے پر لدا ہوا تھا ہیلی کاپٹر واپس چلا گیا تو پھر اسے کار کی عقبی سیٹ کے سامنے نیچے لٹا دیا گیا اور اس کے بعد کار روانہ ہو گئی۔ عمران خاصی تنگی محسوس کر رہا تھا اور چونکہ کوئی اور غیر آدمی موجود نہ تھا اس لئے عمران نے ہوش میں آنے کا فیصلہ کر لیا اور پھر اس نے اپنے جسم میں ایسی حرکت پیدا کی جیسے اسے ہوش آ رہا ہو۔

"کار ایک طرف کر کے روک لو تنویر عمران صاحب کو ہوش آ رہا ہے"..... صفدر کی آواز سنائی دی۔ چند لمحوں بعد کار ایک سائیڈ پر ہو کر رک گئی تو صفدر اور کیپٹن شکیل نیچے اتر گئے اور عمران نے آنکھیں کھول دیں۔

"ارے یہ کیسا تابوت ہے۔ بڑا آرام دہ ہے واہ"۔ عمران نے آنکھیں کھولتے ہوئے کہا۔

"اٹھ کر اوپر بیٹھ جاؤ"..... جولیا کی آواز سنائی دی۔

"اوہ مشترکہ تابوت۔ کمال ہے۔ مشترکہ قبر تو سنی تھی یہ مشترکہ تابوت"..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اٹھ کر بیٹھ گیا اور حیرت سے ایسے ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے اسے واقعی ابھی ہوش آیا ہو اور اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کہاں ہے۔

"تم کار میں ہو۔ اٹھ کر اوپر بیٹھ جاؤ"..... جولیا نے کہا تو عمران

نے گردن موڑ کر دیکھا تو جولیا فرنٹ سیٹ سے پیچھے گردن کر کے اس سے مخاطب تھی۔

"موبائل مشترکہ تابوت اچھا واہ" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک طرف صفدر اور دوسری طرف کیپٹن شکیل بیٹھ گئے۔

"ارے یہ کیا۔ یہ کیا مطلب" عمران نے حیرت سے گردن گھما کر پہلے صفدر اور پھر گردن گھما کر کیپٹن شکیل کی طرف دیکھا جبکہ تنویر نے کار آگے بڑھا دی تھی۔

"عمران صاحب آپ بہت طویل وقت تک بے ہوش رہے ہیں حالانکہ عام طور پر تو آپ اتنے طویل عرصے تک بے ہوش نہیں رہتے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بے ہوش کیا مطلب کیا میں زندہ ہوں" ... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور جلدی سے اپنے آپ کو ٹٹولنا شروع کر دیا

"تو آپ کیا سمجھ رہے تھے"۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھا تھا کہ منکر نکیر حساب کتاب کے لئے آئے ہیں اور ان کی آوازیں تم سے ملتی جلتی ہیں" عمران نے کہا تو صفدر اور جولیا دونوں ہنس پڑے۔

"کیا تم نے مجھے نہیں دیکھا تھا۔ میری آواز نہیں سنی تھی"۔ جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سنی تھی اسی لئے تو میں سمجھا تھا کہ شاید مشترکہ تابوت ہے"۔

عمران نے کہا تو کار ایک بار پھر صفدر کے قہقہے سے گونج اٹھی۔ جبکہ کیپٹن شکیل بھی آہستہ سے ہنس دیا تھا۔

"بکواس مت کیا کرو۔ بتاؤ کہ تم وہاں لیبارٹری میں تو کیتھی کی وجہ سے داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے لیکن اس کے بعد کیا ہوا تھا۔ بے ہوش کیسے ہو گئے تھے"۔ جولیا نے مصنوعی غصے بھرے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے کیا مطلب۔ تمہیں کیتھی کے بارے میں کیسے معلوم ہو گیا" عمران نے واقعی حیران ہوتے ہوئے پوچھا تو جولیا نے کیتھی کے پاس جانے سے لے کر ڈیفنس سیکرٹری کی رہائش گاہ پر جانے اور پھر وہاں سے لیبارٹری کے دہانے تک پہنچنے اور وہاں سے عمران کی وصولی سے لے کر واپس آنے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

"اوہ بے حد شکریہ۔ تم لوگوں نے واقعی اس بار میری جان بچائی ہے میں تمہارا مشکور ہوں"۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یہ احمقوں جیسی باتیں مت کرو کیا تم غیر ہو جو ایسی باتیں کرتے ہو"۔ جولیا نے کہا۔

"ارے ارے یہ بات نہ کرو ایسا نہ ہو کہ لیبارٹری سے تو جان بچ گئی ہے یہاں سڑک پر ہی جنازہ نکل جائے"..... عمران نے خوفزدہ سا لہجہ بناتے ہوئے کہا۔

"کھومر سڑک پر کیا مطلب"...... جولیا نے حیران ہو کر پوچھا۔ اسے شاید عمران کے اس فقرے کی وجہ تسمیہ سمجھ میں نہ آئی تھی۔

"ظاہر ہے جب تم تنویر کی موجودگی میں مجھے اپنا ہو گی اور کار بھی تنویر چلا رہا ہو تو نتیجہ کسی خوفناک ایکسیڈنٹ کی صورت میں بھی نکل سکتا ہے اس نتیجے میں کھومر نہیں نکلے گا تو اور کیا ہو گا"۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"میں تمہاری طرح احمق نہیں ہوں سمجھے"... تنویر نے جواب تک خاموش بیٹھا ہوا تھا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ خدایا تیرا شکر ہے۔ رقیب روسیاہ اوہ سوری رقیب رو سفید تم نے میری مشکل حل کر دی اللہ تمہیں جزائے خیر دے"..... عمران نے بڑے والہانہ انداز میں کہا۔

"وہ کیسے عمران صاحب"..... صفدر نے لطف لیتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے وہ مجھ سے زیادہ عقلمند ہے اور بیچارے عقلمند بس کار ہی ڈرائیو کر سکتے ہیں۔ مم مم میرا مطلب ہے وہ کار جس میں دولہا دولہن کو لے کر فاتحانہ انداز میں اپنے گھر جا رہا ہوتا ہے"..... عمران نے کہا تو صفدر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بس یہی بکواس کرنی آتی ہے تمہیں"..... جولیا نے مصنوعی غصے سے کہا۔ اسی لمحے کار کوٹھی کے پھاٹک پر رک گئی تو صفدر تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اترا اور پھاٹک کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد کار اندر پورچ میں پہنچ گئی اور وہ سب کار سے اتر کر اندر سٹنگ

روم میں پہنچ گئے۔

"میرا خیال ہے اب یہ کار اور کوٹھی بھی ہمیں چھوڑنی پڑے گی اور میک اپ بھی تبدیل کرنا پڑے گا"..... جولیا نے کہا۔

"وہ کیوں"..... تنویر نے چونک کر پوچھا۔

"چیف سیکرٹری اس وقت تو بے بس تھا لیکن ہوش میں آنے کے بعد تو بے بس نہیں ہو گا اور ہم نے اس پر بھی تشدد کیا ہے اور اس کے ملازموں کو بھی ہلاک کیا ہے اور کار کا نمبر بھی وہ دیکھ چکا ہے اور اس میک اپ میں ہماری شکلیں بھی"..... جولیا نے کہا۔

"اوہ مس جولیا درست کہہ رہی ہیں"..... صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں نیا میک اپ کر کے یہ کوٹھی فوری طور چھوڑ دینی چاہئے"..... جولیا نے کہا اور صفدر اور تنویر نے اس کی تائید کر دی۔

"لیکن اس کے ساتھ نئی رہائش گاہ بھی تو حاصل کرنی پڑے گی"۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم لوگ میک اپ کر دیں نئی کوٹھی کا بندوبست کرتا ہوں"۔ عمران نے کہا سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ایگرو اسٹیٹ ایجنسی"..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"رابنسن سے بات کرائیں میں پرنس آف ڈھمپ بول رہا

ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ کیا مطلب یہ ڈھمپ کیا ہے"۔ دوسری طرف سے حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"آپ رابنسن سے بات کرائیں وہ آپ کو اس کا مطلب سمجھا دیں گے"..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اوکے۔ ہولڈ آن کریں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو رابنسن سپیکنگ"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"پرنس ڈھمپ فرام پاکیشیا۔ مسٹر رابنسن فوری طور پر ایک رہائش گاہ چاہئے جس میں تمام انتظامات موجود ہوں۔ لیکن اس کا علم آپ کے علاوہ اور کسی کو نہ ہو"۔ عمران نے اسی طرح انتہائی سنجیدگی سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"یس سر پتہ نوٹ کریں"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر ایک پتہ بتا دیا گیا۔ یہ اسی کالونی کا ہی پتہ تھا جس میں عمران اور اس کے ساتھی اس وقت موجود تھے۔

"وہاں کون ہو گا"۔ عمران نے پوچھا۔

"کوئی نہیں۔ نمبروں والا تالا گیٹ پر ہو گا۔ اس کوٹھی کا نمبر اس کی کی ہے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے۔ بل آپ پاکیشیا بھجوا دیں"۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد جب اس نے اپنے ساتھیوں کو بتایا کہ

اس کالونی میں ہی دوسری رہائش گاہ کا بندوبست ہو گیا ہے تو سب نے اطمینان کا اظہار کیا۔ عمران نے بھی اپنا میک اپ تبدیل کیا اور اس کے بعد ایک ایک کر کے اس کوٹھی سے نکلے اور دوسری رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔

"اب بتاؤ کہ تمہارے ساتھ کیا ہوا تھا"..... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور عمران نے اسے کیتھی سے ملنے سے لے کر لیبارٹری میں داخل ہونے اور پھر مفلوج ہونے اور مشین اور میک اپ سے باہر ہو اپنی اصل شکل نظر آنے والی تفصیل بتا دی۔

"اوہ یہ تو شکر ہے کہ ڈاکٹر ناسٹر نے تمہیں ہلاک کرنے سے انکار کر دیا ورنہ تم تو اس بار بری طرح پھنس گئے تھے"..... جولیا نے کہا اور عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"مس جولیا عمران صاحب کی بتائی ہوئی تفصیل سن کر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس لیبارٹری میں انتہائی سخت حفاظتی انتظامات ہیں اس لئے ہمیں اب فیصلہ کن قدم اٹھانے سے پہلے اچھی طرح سوچ سمجھ کر کوئی منصوبہ بندی کرنی چاہئے"..... صفدر نے کہا۔

"میں خود اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ لیبارٹری ناقابل تسخیر ہے اس لئے میرا خیال ہے کہ چیف کو میں کہہ دوں کہ ہم واپس آ رہے ہیں"۔ عمران نے کہا۔

"اوہ نہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ مشن مکمل کئے بغیر ہم واپس چلے جائیں"۔ جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا۔

"کوئی ضروری تو نہیں کہ یہ مشن مکمل کیا جائے اور ہر بار ہمیں کامیابی ہی ملے"..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں یہ مشن ہر صورت میں مکمل ہو گا چاہے ہمیں کوئی اندھا اقدام کیوں نہ کرنا پڑے"..... جولیا نے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"میں نے تو پہلے دن ہی کہا تھا کہ ڈائریکٹ ایکشن کیا جائے تم لوگ خواہ مخواہ منصوبہ بندی کے چکر میں پڑے رہے۔ ڈائریکٹ ایکشن اپنا راستہ خود بخود بنا لیا کرتا ہے"..... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لیکن"..... عمران نے کچھ کہنا چاہا۔

"بس مزید بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے تم چاہتے ہو کہ تم سے ہٹ کر ہم پہلا مشن یہاں ہی ناکام ہو جائیں۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا"..... جولیا نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"اوکے۔ پھر تم جو چاہے منصوبہ بندی کر لو۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے"..... عمران نے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"تم کہاں جا رہے ہو"..... جولیا نے اسے اٹھتے دیکھ کر پوچھا۔

"میں تم سے علیحدہ رہوں گا تاکہ تم آزادی سے کام کر سکو۔ میں کسی ہوٹل میں شفٹ ہو جاتا ہوں۔ میں تمہیں فون پر اپنا پتہ بتا دوں گا۔ جب تم اپنا مشن مکمل کر لینا تو مجھے اطلاع کر دینا"..... عمران نے کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ایک منٹ عمران صاحب"..... اچانک کیپٹن شکیل نے کہا تو

عمران دروازے پر رک گیا۔

"آپ نے مشن مکمل کر لیا ہے کیا"..... کیپٹن شکیل نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی سارے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا مطلب یہ بات تم نے کیسے سوچ لی"..... عمران نے حقیقتاً حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس لئے کہ آپ جیسا آدمی مشن مکمل کئے بغیر واپس جانے کی بات کر ہی نہیں سکتا اور آپ نے اپنے ریز کی وجہ سے ملوث ہونے تک کے بارے میں تو بتایا ہے لیکن اس کے بعد کی کارروائی آپ نے نہیں بتائی"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"بعد کی کارروائی کیا بتاتا۔ انہوں نے مجھے طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا کر بے ہوش کر دیا اور پھر مجھے ہوش کار میں آیا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں عمران صاحب۔ آپ کو لیبارٹری سے باہر لایا گیا تھا تو آپ ہوش میں تھے۔ اس وقت مجھے شک تو ہوا تھا لیکن میں خاموش رہا تھا لیکن جب آپ ہوش میں آئے تو اس سے میرا شک یقین میں بدل گیا ہے"..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیسے"..... عمران نے واپس جا کر کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

جولیا، صفدر اور تنویر تینوں حیرت سے کبھی عمران کو دیکھتے اور کبھی کیپٹن شکیل کو۔

"آپ جس انداز میں ہوش میں آئے ہیں اس پر مجھے یقین ہوا تھا۔ آپ کو طویل بے ہوشی کے انجکشن سے بے ہوش کیا گیا لیکن ہوش میں آتے ہوئے آپ کی آنکھوں میں وہ مخصوص دھند نظر نہیں آئی جو ایسی بے ہوشی کے بعد لازماً نظر آتی ہے۔ آپ نے جیسے ہی آنکھیں کھولیں آپ کی آنکھوں میں شعور کی چمک شروع سے ہی موجود تھی لیکن میں اس لئے خاموش رہا تھا کہ مجھے آپ کے اس انداز میں بے ہوش رہنے کی وجہ سمجھ میں نہ آتی تھی لیکن اب آپ نے جس طرح ناکام مشن کی بات کر کے واپسی کے لئے کہا ہے اس سے مجھے یقین ہو گیا کہ یا تو آپ وہاں ان کی توقع سے پہلے ہوش میں آ گئے اور آپ نے کارروائی کر کے دوبارہ اپنے آپ کو بے ہوش بنا لیا یا پھر آپ وہاں سرے سے بے ہوش نہیں ہوئے"...... کیپٹن شکیل نے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ تو یہ بات ہے اسی لئے تم واپسی کی بات کر رہے تھے۔ بتاؤ کیا کیا ہے تم نے وہاں۔ کیا وہاں وائرلیس بم لگا کر آئے ہو یا صرف فارمولا حاصل کر کے آ گئے ہو"...... جولیا نے آنکھیں نکالتے ہوئے کہا تو عمران نے جیب سے وہ وائرلیس بم نکال کر جولیا کے سامنے میز پر رکھ دیا جو اس نے سیف کے اندر رکھا تھا اور پھر واپس اٹھا لیا تھا۔

"وائرلیس بم تو یہ پڑا ہوا ہے۔ اگر مجھے ذرا سا بھی موقع مل جاتا تو میں اسے وہیں چھوڑ آتا اور پھر یہاں سے آسانی سے لیبارٹری اڑائی جا

سکتی تھی"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو واقعی تم بے ہوش رہے ہو"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"لیکن آپ کے پاس وہ بم بھی تو ہو سکتے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اسے اٹھا کر دیکھ لو۔ تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ آن ہو کر آف ہوا ہے۔ اس کا گراف تمہیں بتا دے گا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہاں جس طرح میرا میک اپ چیک ہو گیا۔ یہ بم بھی چیک ہو گیا تھا۔ اور اتنی بات تم جانتے ہو کہ جب ایسا ہے تو پھر آن ہو کر خود بخود آف ہو جاتا ہے"...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"اگر یہ چیک ہو جاتا تو وہ کسی صورت بھی اسے تمہارے پاس نہ چھوڑتے۔ اس کا مطلب ہے کہ تم نے اسے آن کیا اور پھر ارادہ بدل دیا اور اسے آف کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔ کیپٹن شکیل کا تجزیہ درست ہے۔ تم وہاں بے ہوش نہیں ہوئے۔ اس لئے تم اصل بات بتاؤ"...... جولیا نے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"اوہ مس جولیا آپ نے واقعی خوبصورت زاویہ سوچا ہے۔ [illegible] گو اب تو مجھے بھی یقین آ گیا ہے کہ عمران صاحب وہاں بے ہوش نہیں ہوئے اور یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ یہ وہاں ہوش میں رہیں اور کوئی کارروائی نہ کریں اور کارروائی اس بم کی پوزیشن سے نظر آ رہی ہے کہ عمران صاحب نے اسے وہاں رکھ کر آن کیا لیکن پھر ارادہ

بٹن کر اسے آف کیا اور جیب میں ڈال کر بے ہوش پڑے باہر آ گئے۔

"بہرحال دال میں کچھ نہ کچھ کالا ضرور ہے"۔۔۔ صفدر نے کہا۔

"آج زندگی میں پہلی بار مجھے احساس ہو رہا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بہرحال احمقوں کا ٹولہ نہیں ہے جیسا میں اسے سمجھتا رہا ہوں"۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار اچھل پڑے۔

"تو اس کا مطلب ہے کہ تم نے اعتراف کر لیا ہے کہ تم نے وہاں کوئی کارروائی کی ہے بتاؤ کیا کیا ہے"۔ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"کیا بتاؤں جو کچھ میں نے بتانا تھا وہ میں نے بتا دیا"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تنویر اس کی تلاشی لو اس کے پاس لازماً فارمولے کی فائل یا اس کی فلم یا کاپی موجود ہو گی"۔۔۔ جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تلاشی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں جانتا ہوں کہ اگر اس نے کوئی چیز چھپائی ہو گی تو پھر ہم لاکھ سر پٹخیں اسے تلاش نہیں کر سکتے"۔ تنویر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"تنویر درست کہہ رہا ہے۔ فارمولا میرے پاس موجود ہے لیکن تنویر تو کیا دنیا کا کوئی آدمی بھی اسے تلاش نہیں کر سکتا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو تم سیدھی طرح بات کرو کہ تم نے مشن مکمل کر لیا ہے"۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مشن میں نے نہیں تم نے مکمل کیا ہے اس لئے کہ اس لیبارٹری کے اندر واقعی انتہائی سخت انتظامات ہیں اور میں اندر جا کر اس بری طرح پھنس گیا تھا کہ اگر تم ڈیفنس سیکرٹری کو ساتھ لے کر نہ آتے تو میری زندگی بچ جانا ناممکن تھی۔ ڈاکٹر ناسر مجھے لامحالہ جنرل اوگر کے حوالے کر دیتا اور جنرل اوگر جب اس مشین پر میری اصلی شکل دیکھتا تو مجھے لازماً فوری طور پر گولی مار دی جاتی اور وہاں اس قدر فوج اکٹھی تھی کہ میں اکیلا کتنے آدمی مار سکتا تھا اس لئے مشن دراصل تم نے مکمل کیا ہے۔ تم جس خوبصورت انداز میں کیپٹی تک پہنچے اور پھر تم جس طرح چیف سیکرٹری کو ڈیل کر کے وہاں پہنچے اور مجھے صاف نکال لائے اس نے میرے دل میں تم سب کی قدر بے حد بڑھا دی ہے"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم یہ باتیں چھوڑو اور وہ فارمولا مجھے دکھاؤ"۔۔۔ جولیا نے کہا۔

"سوری مس جولیانا وہ فارمولا میں خود بھی نہیں دیکھ سکتا"۔ عمران نے کہا تو جولیا سمیت سب چونک پڑے۔

"کیا مطلب۔ کہاں ہے فارمولا"۔۔۔ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"فارمولے کی فائل ڈاکٹر ناسر کے آفس کے ایک خفیہ سیف میں موجود ہے۔ میں نے اسے اٹھایا تھا اور تہہ کر کے اپنی جیب میں ڈال لیا تھا اور اس کے ساتھ ہی میں نے وائرلیس بم بھی آن کر کے اس سیف میں رکھ دیا تھا پھر میں نے سب کچھ ختم کر دیا۔ فائل واپس رکھ دی اور بم آف کر کے اٹھا کر جیب میں ڈال لیا"۔۔۔ عمران نے

اس بار بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"کیوں تم نے ایسا کیوں کیا" ... جولیا نے اس بار حقیقی غصیلے لہجے میں کہا۔

"مجھے خیال آگیا تھا کہ مشن تو تم نے مکمل کرنا ہے۔ اگر میں نے مشن مکمل کر لیا تو تم سب نہ صرف ناراض ہو جاؤ گے بلکہ ہو سکتا ہے کہ نفسیاتی طور پر تمہارے اندر ہمیشہ کے لئے اعتماد ختم ہو جائے"..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا تم واقعی سچ کہہ رہے ہو" جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"جو کچھ میں نے کہا ہے وہ سو فیصد سچ ہے۔ ایک لفظ بھی اس میں جھوٹ نہیں ہے۔ اگر تم کہو تو میں حلف اٹھا سکتا ہوں"۔ عمران نے کہا۔

"ویری بیڈ۔ یہ تم نے بہت برا کیا۔ مشن پاکیشیا کا تھا۔ میرا یا صفدر، کیپٹن شکیل یا تنویر کا ذاتی نہیں تھا۔ مشن مکمل ہونا چاہئے تھا کون کرتا ہے اس سے ہمیں کیا دلچسپی ہو سکتی ہے کیا اس سے پہلے تم مشن مکمل نہیں کرتے رہے۔ اس بار تو ہم نے صرف اس لئے کام پر اصرار کیا تھا کہ اس طرح ہم بھی حرکت میں رہیں گے نانسنس۔ تم نے بہت گھٹیا کام کیا ہے"۔ جولیا نے پھنکارتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ اگر میں مشن مکمل کر لوں تو تم یا

تمہارے ساتھی ناراض نہیں ہوں گے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ایک تو تم گرگٹ کی طرح مسلسل رنگ بدلتے رہتے ہو۔ کبھی کچھ کہتے ہو کبھی کچھ"۔ جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھو جولیا اگر تم ناراض نہیں ہو تو مشن اب بھی یہیں بیٹھے بیٹھے مکمل ہو سکتا ہے اور اگر ناراض ہو جاؤ تو پھر یہ مشن تمہیں مکمل کرنا ہوگا"...... عمران نے کہا۔

"مشن مکمل ہونا چاہئے اور بس۔ کیونکہ پاکیشیا کی سلامتی اور تحفظ کے لئے اس کا مکمل ہونا ضروری ہے"۔ جولیا نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اوکے۔ میں ابھی مشن مکمل کر دیتا ہوں۔ یہ کون سی مشکل بات ہے۔ میں چاہتا تو وہیں پاکیشیا میں بیٹھے بیٹھے مشن مکمل کر دیتا لیکن مجھے مجبوراً یہ نمائشی بھاگ دوڑ کرنی پڑتی ہے تاکہ تمہارے چیف سے چیک وصول کیا جا سکے ورنہ وہ خزانے پر بیٹھے ہوئے سانپ کی طرح خزانے میں سے کچھ دینے کی بجائے اُلٹا پھنکارنا شروع کر دیتا ہے"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور اٹھا لیا۔

"بس بس زیادہ چھچھورا پن نہیں۔ مشن مکمل کرو"... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار مسکرا دیئے۔

"پھیلنے اور سکڑنے کا عمل تو موسم کا مرہون منت ہوتا ہے۔

گرمیوں کا موسم ہو تو پھیلنا اور سردیوں کا موسم ہو تو سکڑنا اسی لئے تو سرد علاقے کی خواتین سمارٹ ہوتی ہیں جب کہ گرم علاقے کی خواتین بس اب میں کیا کہوں"...... عمران کی زبان اسی طرح رواں رہی لیکن لاؤڈر کا بٹن پریس کرنے کے بعد وہ ساتھ ساتھ نمبر بھی پریس کرتا رہا۔

"یس"...... دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ناسٹر سے بات کراؤ۔ اسے کہو کہ جیکب بات کرنا چاہتا ہے وہی جیکب جسے انہوں نے ایشیائی سمجھ کر پہلے بے ہوش کر دیا اور پھر لیبارٹری سے باہر بھجوا دیا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا ہولڈ آن کریں"...... دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"ہیلو میں ڈاکٹر ناسٹر بول رہا ہوں"...... چند لمحوں بعد ڈاکٹر ناسٹر کی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر ناسٹر میں وہی جیکب بول رہا ہوں جسے آپ نے خود ہی لیبارٹری میں بلوایا اور پھر مفلوج کر دیا اور پھر بے ہوش کر کے لیبارٹری سے باہر بھجوا دیا۔ کیا آپ خود بلائے ہوئے مہمان کے ساتھ یہی سلوک کرتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تم زندہ ہو۔ کہاں سے بول رہے ہو"...... ڈاکٹر ناسٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہ صرف زندہ ہوں بلکہ بخیریت بھی ہوں آپ نے میرے سوال

کا جواب نہیں دیا"...... عمران نے کہا۔

"تم غلط آدمی ہو۔ تم اصل میں ایشیائی ہو۔ اور شکر کرو کہ تم اس لئے زندہ بچ گئے ہو کہ ہم سائنس دان کسی کو ہلاک نہیں کر سکتے۔ ورنہ تمہیں فوری طور پر گولی مار دی جاتی"...... ڈاکٹر ناسٹر نے کہا۔

"ڈاکٹر ناسٹر آپ لیبارٹری میں جو ریز میزائل تیار کر رہے ہیں کیا یہ حشرات الارض ہلاک کرنے کے کام آتے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ ان میزائلوں سے لاکھوں بے گناہ افراد پلک جھپکنے میں موت کے گھاٹ اتر جاتے ہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہم سائنس دان ہیں اور بس ہم انہیں تیار ضرور کرتے ہیں لیکن نہ انہیں چلاتے ہیں اور نہ ان سے کام لیتے ہیں لیکن تم نے فون کیوں کیا ہے"...... ڈاکٹر ناسٹر نے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

"میں نے فون اس لئے کیا ہے کہ آپ خود بھی دنیا کے احمق ترین سائنس دان ہیں اور آپ کے ساتھی بھی۔ آپ جو ریز میزائل تیار کر رہے ہیں یہ قطعی بے کار ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو"...... ڈاکٹر ناسٹر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"یہ بکواس نہیں ہے ڈاکٹر آپ ان ریز میزائلوں کے ساخت عام میزائلوں کی طرح بنانے کے چکر میں ہیں اس میں بنیادی طور پر بی ایس سیگنم ریز کا خول تیار کر کے اس کے اندر ریپی سے گنڈ فیلڈ نامی ریز

استعمال کر رہے ہیں جب کہ آپ کو اتنی بات بھی نہیں معلوم ہے کہ اس طرح یہ میزائل صرف ان علاقوں میں کام کر سکتے ہیں جہاں انتہائی سردی ہو۔ گرم علاقوں میں تو یہ کام ہی نہیں کر سکتے کیونکہ گرم علاقوں میں میگنم ریز کا بنایا ہوا خول گلڈ فیلڈ ریز سے توڑا ہی نہیں جا سکتا۔ اس کے لئے تو لامحالہ آپ کو میگنم کے ساتھ ایکم ریز کو شامل کرنا ہو گا اور یہ بات آپ بھی جانتے ہوں گے کہ ایکم اور میگنم اکٹھے ہو جائیں تو گلڈ فیلڈ ریز ان کے اندر تجری ہی نہیں جا سکتیں۔ اس طرح آپ کے یہ میزائل ہمارے ایشیا میں تو کام ہی نہیں کر سکتے اور اسی لئے آپ کی لیبارٹری بھی تباہ ہونے سے بچ گئی ہے اور آپ بھی زندہ رہ گئے ہیں ورنہ آپ کی اطلاع کے لئے بتا دوں کہ میں آپ کے طریں بے ہوشی والے انجکشن سے بے ہوش نہیں ہوا تھا میں لیبارٹری سے باہر آنے تک مسلسل ہوش میں رہا تھا کیونکہ آپ کو یہ بات معلوم ہی نہیں کہ جب انسانی جسم پر اعضا کو مفلوج کر دینے والی ریز فائر کر دی جائیں تو جب تک ان کے اثرات قائم رہتے ہیں بے ہوش کر دینے والی کوئی دوا اثر ہی نہیں کر سکتی۔ آپ کے آفس کی دائیں دیوار میں کارمور کمپنی کا بنا ہوا سیف موجود ہے جو آپ کے قائم سے محفوظ ہے لیکن میرے لئے نہیں۔ میں نے اسے کھول بھی لیا تھا۔ اس کے نچلے خانے میں سرخ کور والی ریز میزائل فارمولے کی فائل موجود ہے میں نے وہ فائل اٹھا بھی لی تھی اور اندر وائرلیس بم بھی رکھ دیا تھا لیکن میں نے اس فارمولے کو

دیکھا تو میں سمجھ گیا کہ یہ ایشیا کے لئے ناکارہ فارمولا ہے اس لئے میں نے اپنا ارادہ بدل دیا اور فائل واپس رکھ کر وہ وائرلیس بم واپس اٹھا لیا اور سیف بند کر دیا۔ نشانی کے طور پر اتنا بتا دوں کہ اس سیف کے اوپر والے خانے میں وہ شیلڈ پڑی ہوئی ہے جو آپ کو گلڈ فیلڈ ریز پر کام کرنے پر بین الاقوامی سائنس کانفرنس میں دی گئی تھی۔۔ عمران نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

اوہ۔ اوہ۔ تم دراصل ہو کون۔ اوہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ مم۔ مم۔ ڈاکٹر ناسٹر کی حالت اتنی خراب ہو رہی تھی کہ اس کے منہ سے بات بھی سیدھی نہ نکل رہی تھی۔

میرا نام علی عمران ہے۔ میرا پورا تعارف علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے۔ بس اتنا ہی آپ کے لئے کافی ہے۔ گڈ بائی۔ عمران نے کہا اور ہاتھ مار کر بٹن دبا دیا۔

کیا یہ فارمولا واقعی ناکارہ ہے یا تم نے اپنی عادت کے مطابق ڈاکٹر ناسٹر کو چکر دینے کی کوشش کی ہے۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر ناسٹر ریز پر بین الاقوامی اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں انہیں مجھ جیسا سائنس کا طالب علم بھلا کیسے چکر دے سکتا ہے لیکن یہ بات واقعی حقیقت ہے کہ ڈاکٹر ناسٹر نے اسے پراگل اور یورپی موسم کے مطابق ہی بنایا ہے ان کے ذہن میں یہ خیال ہی نہ آیا ہو گا کہ گرم علاقوں میں یہ ریز میزائل ناکارہ ہو جائیں گے۔ اسی لئے تو میں نے

فارمولا بھی واپس رکھ دیا تھا اور وائرلیس ہم بھی آف کر کے اٹھا لیا تھا۔ کیونکہ ان حالات میں لیبارٹری تباہ کرنا اور سائنس دانوں کو ہلاک کرنا بے کار تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"لیکن عمران صاحب آپ نے ڈاکٹر ناصر کو جو کچھ بتایا ہے اس کے بعد وہ ان میزائلوں میں تبدیلیاں بھی تو کر سکتا ہے جو وہ کافرستان کو فروخت کریں گے"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"اس سے کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ میں نے ان کا فارمولا دیکھ لیا ہے اس کے لئے علیحدہ کسی خاص اینٹی سسٹم بنانے کی ضرورت نہیں ہے اس وقت جو ریز میزائل سسٹمز موجود ہیں ان میں معمولی سی تبدیلی کر کے ان میزائلوں کو بھی ناکارہ کیا جا سکتا ہے بلکہ ان کی نشاندہی بھی کی جا سکتی ہے اور اگر کافرستان نے انہیں خریدا تو پھر حکومت پاکیشیا اقوام متحدہ سے رجوع کرے گی اور اس کے بعد کافرستان اور پراگل دونوں نہ صرف پوری دنیا میں بدنام ہو جائیں گے بلکہ ان کا معاشی مقاطعہ بھی ہو سکتا ہے۔ اور یہی سزا بہرحال کافرستان کے لئے بہت بڑی سزا ہو گی"...... عمران نے جواب دیا اور کیپٹن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ ہم بغیر فارمولا اور لیبارٹری تباہ کئے واپس چلے جائیں لیکن چیف کو کیسے مطمئن کرو گے"...... جولیا نے کہا۔

"چیف زیادہ سے زیادہ مجھے چیک دینے سے انکار کر دے گا۔ وہ ویسے بھی تمہارے ذمہ ہے کیونکہ اس مشن میں تم نے علیحدہ کام

کرنے کے لئے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ چیک تمہارے ذمے ہو گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جب تم جا ہی واپس خالی رہے ہو اور ہم بھی مشن مکمل نہیں کر سکے تو پھر چیک کیسا"...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے یہ تو بدعہدی ہے۔ کیوں صفدر یار تم ہی میری کچھ حمایت کرو"...... عمران نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب چیک کی بات چھوڑیں۔ مس جولیا کی بات درست ہے اس مشن کا انجام بڑا عجیب سا ہوا ہے مشن ایک لحاظ سے کامیاب بھی ہو گیا ہے اور ناکام بھی۔ چیف واقعی ان باتوں پر یقین نہیں کرے گا۔ چیف کو آخر کس طرح مطمئن کیا جائے گا"۔ صفدر نے انتہائی پریشان سے لہجے میں کہا۔

"تم کیوں فکر کرتے ہو صفدر۔ ٹیم کا لیڈر یہی ہے اور چیف کو بھی جواب دہ یہی ہے۔ ہم تو نہیں ہیں۔ خود ہی اسے مطمئن کرتا پھرے گا اور مجھے یقین ہے کہ اس کے شیطانی دماغ میں بہرحال اس کے لئے بھی لازماً کوئی تجویز موجود ہو گی"...... عمران کے جواب سے پہلے ہی تنویر بول پڑا۔

"تجویز کی کیا ضرورت ہے۔ چیف تم سے زیادہ مجھ پر اعتماد کرتا ہے۔ اس سے تمہارے سامنے بات کرتا ہوں"...... عمران نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو"...... رابطہ ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

لاؤڈر کا بٹن چونکہ پہلے سے ہی دبا ہوا تھا اس لیے چیف کی آواز سب بخوبی سن رہے تھے اور چیف کی آواز سنتے ہی کاسیاست سب کے چہروں پر ہلکی سی سنسنی سی پھیل گئی تھی۔

"حقیر فقیر۔ بے تقصیر۔ بندہ ناداں۔ نوآموز۔ علی عمران۔ ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں" عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

"کیا تم نے مشن مکمل کر لیا ہے جو اس انداز میں بات کر رہے ہو" دوسری طرف سے سرد لہجے میں پوچھا گیا۔

"کر بھی لیا ہے اور نہیں بھی۔ دوسرے الفاظ میں کامیاب مشن بھی ہے اور ناکام بھی اور اگر اسے مختصر کر دیا جائے تو کامیاب ناکام مشن اسے کہا جا سکتا ہے" عمران نے اسی طرح چہکتے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"لیکن کال کرنے کی وجہ" ایکسٹو نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"دراصل میری ٹیم کے ممبران سے شرط لگ گئی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ میری رپورٹ پر مطمئن نہیں ہوں گے جب کہ میں نے انہیں چیلنج کیا ہے کہ میں جو رپورٹ بھی دوں گا آپ اس سے مطمئن ہو جائیں گے"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں تمہیں ٹیم کا لیڈر بنا کر بھیجتا ہوں اس پر مکمل اعتماد کرتا ہوں اس لیے تم اگر اسے کامیاب کہہ رہے ہو تو پھر کامیاب ہی ہو گا ورنہ نہ۔ تم نے پہلے کامیاب کہا ہے اور ناکام بعد میں کہا ہے اس لیے یہ کامیاب ہی ہو گا" ایکسٹو نے کہا۔

"آپ پہلے اس بارے میں بنیادی رپورٹ سن لیں۔ پھر فیصلہ کریں" عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے وہی تفصیل دوہرا دی جو اس سے پہلے وہ ڈاکٹر ناصر کو بتا چکا تھا۔

"ان حالات میں اب آپ بتائیں کہ آپ اس مشن کو کیا کہتے ہیں" عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اصل مشن پاکیشیا کی سلامتی اور دفاع کا تھا۔ باقی امیدوں بیمار ذہنوں میں کیا بن رہا ہے اور کیا نہیں ہمیں اس سے مطلب نہیں ہے۔ تم یہ رپورٹ سرداور کو سمجھا دینا وہ خود ہی ریڈ میزائل سسٹم میں مناسب تبدیلیاں کر لیں گے" ایکسٹو نے کہا۔

"تو پھر آپ کی نظروں میں میرا مشن کامیاب ہو گیا ہے ناں۔ پھر تو مجھے چیک مل جائے گا۔ بڑی گئی۔ بس مجھے اسی فکر اس چیک کی تھی" عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"چیک کس بات کا" ایکسٹو نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ باقی ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"مشن کامیاب ہونے کا۔ وہ چھوٹا سا چیک۔ میرا مطلب ہے وہ جو آپ دیتے ہیں" عمران نے اس طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے چیک نہ ملنے کی بات نے اسے بوکھلا دیا ہو۔

"تم کیا لے کر آئے ہو جو تمہیں چیک دیا جائے۔ تم صرف

زبانی باتیں ہی کر رہے ہو۔ اور زبانی باتوں پر قومی خزانہ نہیں لٹایا جا سکتا۔ اس لئے اس بار چیک تو ایک طرف اس مشن کے تمام اخراجات بھی تمہارے آئندہ چیکوں میں سے کاٹ لئے جائیں گے"۔ چیف نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران کا منہ لٹک گیا۔ چہرے پر شدید مایوسی کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے مرے مرے انداز میں رسیور کریڈل پر رکھا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

"اب بولو مشن کامیاب ہوا ہے یا ناکام"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تمہارے اور تمہارے چیف کے لئے کامیاب اور میرے لئے ناکام۔ نہ صرف یہ چیک بلکہ آئندہ چیک بھی گئے۔ ویری بیڈ۔ اب کیا ہوگا۔ وہ۔ وہ آغا سلیمان پاشا نے تو میری کھال اتار لینی ہے"۔ عمران نے انتہائی پریشان لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی دونوں ہاتھوں میں اس طرح سر پکڑ لیا جیسے وہ واقعی مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہو۔

"آج کل کہانیاں واقعی بے حد مہنگی بکتی ہیں"...... صفدر نے کہا تو کمرہ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ایڈونچر

بلیس کیمپ

مصنف :- مظہر کلیم ایم اے

صادق چکاری —— وادی مشکبار کا ایک ایسا لیڈر جسے کافرستانی فوج نے گرفتار کر لیا۔

صادق چکاری —— جس کی گرفتاری سے وادی مشکبار میں چلنے والی تحریک آزادی کے خاتمے کا یقینی خدشہ پیدا ہو گیا۔

بلیس کیمپ —— کافرستان کی پہاڑیوں میں بنایا گیا ایک ایسا خفیہ اڈہ —— جسے ہر لحاظ سے ناقابل تسخیر بنا دیا گیا تھا اور صادق چکاری کو وہاں پہنچا دیا گیا۔

بلیس کیمپ —— جو واقعی ناقابل تسخیر تھا لیکن وادی مشکبار کی تحریک آزادی کیلئے صادق چکاری کی فوری رہائی انتہائی ضروری تھی اور پھر عمران اور اس کے ساتھی صادق چکاری کی فوری رہائی کیلئے میدان میں کود پڑے۔

بلیس کیمپ —— جس کی حفاظت کیلئے شاگل اور مادام ریکھا دونوں پوری قوت سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے